مکاشفات رحمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اُس ذات مقدس کو جو ارحم الراحمین ہی ۞ اور صلوٰۃ اور سلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکی ذات پاک رحمۃ للعالمین ہی
اور اُنکے آل و اصحاب پر جو وسیلہ اجر لیے دین ہین بعد اِسکے علی جونپوری معروف کراست علی بڑے اخلاص سے
تمام مسلمان بھائیون کی خدمت شریف مین بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے عرض کرتا ہی کہ حدیث شریف مین آیا
ہی کہ آنحضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہلاک ہوتا ہی وہ گانون کہ جسمین نیک لوگ
ہوتے ہین صحابہ نے [illegible] کہا کس سبب سے ۞ فرمایا بسبب اُنکے سہل جاننے اور سکوت کرنیکے گناہون سے ۞
اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالیٰ نے وحی بھیجا ایک فرشتے کو اپنے فرشتون مین سے کہ فلانے شہر کو اُسکے رہنے والون
پر الٹ دینے اُنکا اوپر اس شہر کو الٹ دے اُس فرشتے نے کہا کہ ای رب میرے اسمین ایک بندہ ہی تیرے بندون مین سے
کہ ہرگز تیرا گناہ نہین کیا ہی ۞ حکم آیا اسپر بھی الٹ دے اسواسطے کہ ہرگز چہرہ اُسکا متغیر نہوا بسبب گناہ خلق کے ۞
اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ حقتعالیٰ عذاب کریگا ایک گانون والون کو کہ اسمین اٹھارہ ہزار آدمی ہونگے کہ عمل اُنکا مانند
عمل نبیون کے ہوگا بسبب ترک کرنے اُنکے کے امر معروف اور نہی منکر کو ۞ ان حدیثون کے مضمون کو سمجھ کے اِس
فقیر کو بڑا خوف غالب ہوا خصوصًا اِسوقت کا حال دیکھ کے کہ اسقدر عذاب ابتلا آیا ہی اور لوگ ابتک غافل ہین اور
ابتک ڈھول باجے ناچ تماشے مین غرق ہین ۞ اور ابتک اُنکو یہ بھی خبر نہین کہ یہ عذاب ابتلا آیا ہی اور یہ عذاب کس
گناہون کی شامت سے آیا ہی اور اس عذاب کے دفع ہونیکا کیا علاج ہی ۞ تب یہ خاکسار دیہات اور شہرون مین
جہانتک خدا نے چاہا وہانتک اس عذاب ابتلا کا حال پہونچاتا پھرا ۞ اور جن گناہون کی شامت سے یہ عذاب آتا ہی اُن
گناہون سے توبہ نصوح کی خواہش دلاتا پھرا ۞ اب شہرۂ عام کیواسطے اس رسالہ مکاشفات رحمت مین اُن

مضامین عبرت انگیز لودس نصیحت مین لکھتا ہی حق سبحانہ و تعالی سانہ سے [illegible]

پڑھنے والے سننے والے عذاب سے محفوظ رہین گے بلکہ اُنکے سبب سے عذاب دور ہو جاویگا ✽ کیونکہ اُنکو گناہون سے نفرت آویگی اور وے لوگ اُن گناہون کے منع کرنیوالے مین داخل ہونگے

پہلی نصیحت

چونکہ توبۂ نصوح کی یہی حقیقت ہی کہ گناہون سے یکبارگی دل بھر جاوے اور اُن گناہون سے دل سے نفرت کرکے اور گھنا کے توبہ نصوح کرے اسواسطے جو گناہ سب عذاب کے باعث ہین اُنسے گھن اور نفرت دلانیکے واسطے اُن گناہون کی برائی بیان کرتا ہی تاکہ سب کوئی اپنے گناہ پر آپ آخ تھو کرکے توبہ نصوح کرین ✽ یہ سب پاکیزہ مضمون بالکل دینی کتاب حدیث قرآن تفسیر فقہ عقائد تصوف کا خلاصہ ہی اس مضمون کو لوگ دل کے کان سے سنین اور لوگو نکو سنا دین اور اس مضمون سے ہرگز ناراض نہون بلکہ اگر یہ مضمون اپنے نفس کے مخالف اور شرع کے موافق پاوین تو اپنے نفس کو بزور اس مضمون پر عمل کراوین اور شرع کے مخالف کام جو عذاب اُترنے کے باعث ہوتے ہین اُنکے پاس نہ جاوین اور خلق پر عذاب اُترنے کے سبب آپ نہ بنین اور شرع کے حکم سے ناراض نہون بلکہ اپنی بری چال کو شرع کی تابعداری کرکے بھلی کر ڈالین شریعت کے حکم مین پھیر پھار نہ لگاوین اور لوگون کے واہی تباہی قصے پر نہ بھولین جسکا قصہ شرع کے موافق ہی وہ اچھا ہی اور جسکا قصہ شرع کے مخالف ہی سو برا ہی کیونکہ سبکی بری چال شریعت کی تابعداری کی برکت سے نیک ہو جاتی ہی اور شریعت کا حکم کسیکی بری چال کے موافق پھیرا بدلا نہین جاتا جیساکہ عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ منصور حلاج نے جو انا الحق کہا یعنی کہا کہ مین حق ہون تو اُنکی مراد یہ نہ تھی جیساکہ نصاری کہتے ہین کہ ناسوت مین لاہوت سمایا یعنے انسان مین اللہ تعالی نے حلول کیا اور سمایا بلکہ یہ بات منصور نے حق سبحانہ کیطرف سے بطریق حکایت کے کہا تھا یعنی اپنی بیقراری اور بیہوشی کے وقت مین اللہ تعالی کیطرف سے اُنہون نے بطور الہام اور خطاب کے یہ بات حق سبحانہ سے سُنا حق سبحانہ نے اُنکی طرف متوجہ ہوکے فرمایا انا الحق یہ سنکے منصور نے بھی لذت پایا اسی لذت کے اسی بات کو آپ بھی دہرایا منصور کیطرف سے صاحب عوارف نے جواب دیکے بعد فرمایا ✽ اور اگر ہم جانین گے کہ منصور نے یہ بات کہا اسی حلول کی بات کچھ دلمین رکھکے یعنی سمجھکے کہ میرے اندر اللہ تعالی سمایا ہی نعوذ باللہ منہا تو ہم اُسکی بات کو بھی رد کرینگے جیساکہ نصاری کی بات کو ہم رد کرتے ہین ✽ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایسی شریعت روشن اور صاف پرچھی لائے کہ ہماری ٹیڑھی چیز سیدھی کی جاتی ہی ✽ اس مضمون سے ثابت ہوا کہ کوئی شخص ایسا ہی کہ اُسکو لوگ بزرگ جانتے ہین اُس سے ناپسند ہو پڑا ہی مگر وہ کام ایسا ہی کہ اُسمین تاویل کی گنجایش ہی تو اسمین تاویل کرینگے یعنی اُس [illegible] اور جب اس کام کو صاف صاف خلاف شرع پاوینگے تب اُسکو ہرگز بزرگ نہ جانینگے پھر اگر وہ فسق کا کام ہی تو اُسکو

بعضے نہ جانتے تھے اِس سبب سے شرک مین گرفتار تھے اور نماز اور روزے اور حج اور زکوٰۃ اور قربانی اور صدقہ
داکرنے سے مطلق غافل تھے اور جمعہ اور جماعت اور عیدین کو مطلق چھوڑ دیے تھے یہانتک کہ بعضے لوگ بڈھے
ہوگئے تھے اُنکو وضو بھی نہ آتا تھا تو بہ کرنیکا خیال مطلق نہ تھا اُنمین داڑھی منڈانے کا رواج تھا ٭ اور بعضے
لوگ ایسے بیہوش تھے کہ مسلمان ہوکے داڑھی منڈا لئے چیہ کی رکھا لئے رہتے تھے کہ پہچان نہ پڑتے تھے
کہ ہندو ہین یا مسلمان اور اُنمین روزے نماز کا تو کیا ذکر ہی ٭ اور بعضے لوگ روزہ بھی رکھتے تو افطار اور سحر
کیوقت سے نرے غافل تھے صبح صادق مین کھاتے پیتے تھے اور اِس ملک کے بہت لوگ نیوتہ کیواسطے سیکڑون
روپیہ مردون کے کھانے مین اور دوسرے واہیات خرافات مین خرچ کرتے تھے ٭ اور زکوٰۃ اور صدقہ فطر اور
اپنے مردے کیطرف سے روزے نماز کا فدیہ نہ دیتے اور نہ دینے کا ارادہ رکھتے اور جیسے لوگون کا دینا صدقہ
اور اللہ کی راہ مین خرچ کرنا کھلانا ہی ویسے لوگونکو نہ دیتے اگر کسبیون گویون کو ایک سو پیہ دیتے تو محتاج نمازیون
کو دو آنا دینا مشکل گذرتا باوجودیکہ حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکا درکھو اپنے مالونکو
زکوٰۃ دیکر اور دوا کرو اپنے بیمار کی صدقہ دیکر ٭ اور اللہ تعالی کی راہ مین خرچ کرنیکا فائدہ اور خوبی اس روایت سے
صاف موجود ہی فرمایا اللہ تعالی نے پانچوین سیپارہ سورہ نسا مین وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً
يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا اور کیا نقصان تھا اُنکا اگر ایمان لاتے اللہ پر اور پچھلے
دن پر اور خرچ کرتے اللہ کے دیے مین سے اور اللہ کو اُنکی خوب خبر ہی اللہ حق نہین رکھتا کسی کا ذرہ برابر اور اگر
نیکی ہو تو اسکو دونا کرے اور دیوے اپنے پاس سے بڑا ثواب ٭ فائدہ ٭ یعنی اللہ کی راہ مین خرچ کرنا کسیطرح
نقصان نہین آخرت کا ثواب بیشمار ہی اور دنیا مین بھی عوض پاتا ہی اسپر رسول خدا نے قسم کھائی ہی ٭ اور اکثر
اس ملک مین رواج تھا کہ اپنی طاقت اور لیاقت سے بڑھکے مہر مقرر کرتے اور اُسکو نہ ادا کرتے اور نہ ادا کرنیکا ارادہ
رکھتے بلکہ عورت مرد دونون جانتے تھے کہ مہر ادا کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہی ٭ قرآن حدیث وعظ نصائح کا سننا
سنانا یکبارگی موقوف ہوگیا تھا قصہ کہانی فسق وفجور کفر کی باتون کے سننے سنانے مین لوگ گرفتار تھے اذان
کی آواز سننے نہ پڑتی قرآن شریف کا لڑکون کو پڑھانا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسقدر بیدینی سمائی تھی کہ بعضے
کمبخت کہتے تھے کہ قرآن شریف پڑھانے سے کیا فائدہ فارسی پڑھین جو خط کتابت آوے ٭ اور بعضے کمبخت
شیطان کی تعلیم سے کہتے تھے کہ لڑکون کو طہارت کا لحاظ نہین رہتا ہر وقت بے وضو قرآن شریف چھوا کرینگے
اسواسطے لڑکون کو قرآن شریف پڑھانا نہ چاہیے ٭ اور حافظ لوگ یکبارگی نایاب ہوگئے تھے بڑے بڑے شہرون
مین تراویح کا ختم میسر نہوتا تھا اور نماز کی عظمت لوگون کے جی سے بالکل جاتی رہی تھی یہانتک کہ بے نمازی کو

لوگ برا نہ جانتے تھے نسبت کرنے کے اور کفو غیر کفو اور برادری کے معاملے مین نمازی بے نمازی کا فرق نہ تھا بے نمازی ہونا کچھ عیب نہ تھا برہمن پوجنا بت پوجنا فال کھلانا اوجھے کے پاس جانا تاڑی شراب پینا کچھ عیب نہ تھا بیوہ عورت کا نکاح ثانی کرنا بڑا عیب تھا باوجودیکہ نکاح ثانی ہمارے دین کی چال ہے اور اہل بیت اور ہمارے اسلام کے ملک مین ہمیشہ سے جاری ہے اور اس رسم کو بری جاننا کفر ہے نادان مسلمانون نے اس گندی رسم کو ہندوون سے سیکھا ✤ اور اس ملک کے اشراف لوگ نکاح ثانی نہ کرنیکو شرافت جانتے ہین اور مسلمان کے جس قوم مین نکاح ثانی کا رواج ہے اُنکو کمینہ کہتے ہین ✤ اور حقیقت مین ایسی سمجھ کا انجام یا کافر ہوتا ہے یا بگڑا ہوتا ہے ✤ اور یہ گندی رسم اور سب گناہونسے زیادہ تر عذاب آنیکی باعث ہوئی ✤ اور ہمارے دین مین سنت ہے نکاح کی شب کو دلھن کا گھوڑے میں لیجانا اسکو سارے ہندوستان نے ترک کیا اور اس سنت کی چال کو جلوا دینے وغیرہ ٹوٹکے اور زہر کی چال سے بدلا یعنے جلوا دینے وقت جتنی رسمین اور حرکات کیجاتی ہین وہ سب ایک قسم کے سحر مین داخل ہین کہ اپنے زعم مین دولھا کو دولھن کے تابعدار رہنے کے واسطے کرکے گنہگار اور بے دین ہوتی ہین ✤ اور بعضے قوم نے اس سنت کی چال کو گونا دینے کیواسطے بدلا ✤ اور عورتین بت پرستی اور پیریون کے پوجنے مین کہ حقیقت مین وہ شیطان پرستی تھی اور چیچک کے پوجنے مین اور سوا پہر کا روزہ رکھنے مین کہ حقیقت مین وہ ہندوون کے برت کی صورت تھی گرفتار تھین شادی غمی کی واہیات رسمون ہی خوب واقف تھین روزے نماز حیض نفاس کے مسئلے سے بالکل غافل تھین اور اس ملک کی عورتونکو کپڑا پہننے مین پردیکا لحاظ مطلق نہ تھا ✤ بعضے قوم کی عورتین پانی بھرنے وغیرہ کامون کے واسطے جن بدن کا چھپانا فرض ہے اُسکو ان کو بے لحاظ کھولے ہوئے باہر نکلتی تھین ✤ اور جو اشراف کہلاتے ہین اُنکی عورتین باہر تو نہ نکلتی تھین مگر کپڑا بے لحاظ پہنتی تھین ✤ اور باوجودیکہ مرد کو ناف سے زانو تک چھپانا فرض ہے اور کرتہ جبہ پائجامہ اور ٹوپی یا عمامہ اور تہبند چادر سنت ہے اور عورتونکو سارا بدن چھپانا فرض ہے ✤ مرد بہی نیمہ جامہ انگرکھا قبا کرتہ جبہ وغیرہ لباس خوب ٹھسٹ کے پہنتے تھے ✤ اور عورتین پائجامہ چادر یا اوڑھنی اور دراسی کرتی بازو دکھلانیوالی پیٹ کھلا رہتی تھین ✤ اور بعضے قوم کی عورتین رات کے میلون مین جاتی تھین اور بعضے قوم کی عورتین دن کے میلون مین بھی خصوصاً چھڑیون کے میلون مین بن ٹھن کے دکھلاتی پھرتی تھین ✤ اور یہ کام صاف اسلام کی چال کو کفر کی چال سے بدلنا تھا ✤ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ احزاب مین وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے فائدہ ✤ یعنے کفر کے وقت بے پردہ پھرتی تھین عورتین ✤ اور اس ملک مین عورتین جو شادی بیاہ کے کام کاج مین کسی دوسری کے گھرون بن ٹھن کے نیوتے جاتی ہین وے بھی اس آیت کے منع مین داخل ہین اور غیر مکان مین دو دو رات تین تین رات رہنا اس سے بڑھکے گندا ہے ✤ اور حقیقت مین عورتون کی یہ سب بے لحاظی اسلام کی چال کو کفر کی چال سے بدلنا

اور اسی طرح سے عورتون نے ماتم پرسی مین اسلام کی چال کو کفر کی چال سے بدلا کیونکہ شریعت مین ماتم پرسی کی یہی حقیقت ہی کہ جب کوئی کسیکا کوئی مرجاوے تب اُسکے دوست آشنا اور رشتہ مندونکو چاہیے کہ اُسکے پاس جاوین اونکو تسلی اور دلاسا دین اور سمجھاوین کہ صبر کرو سو اسکے برخلاف عورتین جو کسی کے گھر ماتم پرسی کو جاتی ہین تو اُنکو بھی رُلاتی بٹاتی ہین اور آپ بھی روتی بیٹھتی ہین اور اُنکے غم کو تازہ اور زیادہ کرتی ہین ✢ اور حدیث مین وارد ہی کہ بین کرنا کافرون کی چال ہی پس یہ سب باتین زیادہ تر موجب عذاب کی ہین ✢

چوتھی نصیحت

ہمارے دین کا یہ مسئلہ ہی کہ آدمی گناہ کرنے سے مردود نہین ہوتا بلکہ گناہ پر ہٹ کرنے اور اُڑ جانے سے مردود ہوتا ہی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہوگئی تھی وہ اُسپر اُڑ نہ گئے بلکہ فی الفور توبہ کیا اور گناہ کی شرم اور اللہ تعالی کے خوف سے اسقدر روئے کہ اُنکے رخسارہ مبارک پر آنسو کا نشان پڑ گیا اس سبب سے پھر اللہ تعالی کے مقبول باقی رہے ✢ اور ابلیس نے حضرت آدم کو سجدہ نہ کیا اور معبود حقیقی نے جو حضرت آدم کو اُسوقت ملائک کا قبلہ مقرر کیا تھا سو اُسطرف متوجہ ہوکے سجدہ نہ کیا اور اس گناہ پر اُڑ گیا یہانتک کہ اپنے زمانے مین موسی علیہ السلام ایک روز کوہ طور پر مناجات کیواسطے جاتے تھے شیطان نے کہا کہ اے موسی میری طرف سے اللہ تعالی کی جناب مین عرض کرو کہ ابلیس کے کوئی دوسرا خالق اور معبود اور رب نہین ہی وہ تیرے سوا دوسرے کس سے اپنا گناہ بخشواوے سو اسکی توبہ قبول ہونے اور گناہ بخشے جانے کی بھی کوئی راہ ہی حضرت موسی علیہ السلام نے حق سبحانہ کی جناب مین عرض کیا حکم ہوا کہ میری ذات رحمٰن اور رحیم ہی مین اُسکا توبہ بھی قبول کرونگا مگر میری عادت یون جاری ہی کہ مین جو حکم کرتا ہون سو بدل اور ٹل نہین سکتا ہان جب اُس حکم کے بجا لانے سے بندہ معذور ہوتا ہی تب اُس حکم کا بدلا اور قائم مقام مین مقرر کرتا ہون جیسا کہ عذر کیوقت وضو اور غسل کا بدلا تیمم مقرر کیا ویسا ہی مین نے شیطان کو حکم کیا تھا کہ آدم کو سجدہ کرے اُسنے بے حکمی کیا سجدہ نہ کیا اور اب توبہ کرنا چاہتا ہی سو بغیر آدم کے سجدہ کیے توبہ اُسکا قبول نہین ہوسکتا اور آدم کو سجدہ کرنے سے وہ اسوقت معذور ہی کیونکہ آدم موجود نہین مگر اُنکی قبر موجود ہی سو مین نے آدم کو سجدہ کرنیکا قائم مقام آدم کی قبر کو سجدہ کرنا مقرر کیا پھر جب موسی علیہ السلام نے شیطان کو یہ خوشخبری سنایا تب شیطان نے سوچ ساچ کے کہا کہ اے موسی جب خود آدم موجود تھے تب مین نے اُنکو سجدہ نہ کیا اور اب اُنکی قبر کو سجدہ کرون یہ بڑی شرم کی بات ہی آخر کو شیطان گناہ پر اڑ رہا اور مردود کا مردود رہا ✢ تو اب سمجھا چاہیے اور دیکھو کہ گناہ سے توبہ کرنا اور رونا حضرت آدم علیہ السلام کی چال ہی اور گناہ پر اڑ جانا شیطان کی چال ہی اس ملک کے لوگون نے باوجودیکہ آدم سچے ہین آدم کی چال کو چھوڑ کے گناہ پر اڑ جانے مین شیطان کی چال کو اختیار کیا ✢ اور باوجودیکہ اسوقت مین ایسا عذاب آیا ہی کہ ایسا عذاب کبھی سننے مین بھی نہ آیا مگر شرک

اور بدعت اور رسول دھاکا وغیرہ حرام کام کو جسکے سبب سے عذاب آیا ہی لوگ ابتک نہین چھوڑتے لازم تو یہ تھا

کہ سارے عورت و مرد ملک اسکے پاک توبہ کرتے جسمین باران رحمت کا اُترنا اور عذاب دفع ہوجاتا اس سے بڑھکے

چال کا بدلنا کیا ہوگا کہ آدم بچے ہوکے اپنے دشمن شیطان کی چال پکڑا

پانچوین نصیحت

مرشد کی چال اور مرشدی کا رتبہ حدیث اور قرآن کے مضمون سے حضرات صوفیہ نے اسطرح پر مقرر کیا ہی کہ مرشد وہ شخص

ہی جو مرید کو اللہ تعالی کا پیارا بنادے اور اللہ تعالی کو مرید کا پیارا بنادے سو مرشد اپنے حبیب کو اللہ تعالی کا محبوب

اور پیارا بنادیتا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع کرا کے اور اس بات کی دلیل یہ آیت ہی

فرمایا اللہ تعالے نے تیسرے سیپارہ سورۂ آل عمران مین قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ تو کہ اگر محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے

اور بخشے گناہ تمھارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی ۞ ترجمہ ہندی مین اسکا فائدہ یون لکھا ہی یعنی کوئی

کسی کی محبت کا دعوی کرے تو اس طرح محبت کرے جسطرح محبوب چاہے نہ جس طرح اپنا جی چاہے اور اسطرح

چاہے تو محبوب اسکو چاہے ۞ اور اللہ بندون کو چاہے تو یہی کہ انپر مہربان ہو اور گناہ پر نہ پکڑے ۞ او رضیا الاّ ہنستا

ہین ۞ اور مرشد اللہ تعالی کو اپنے مرید کا محبوب اور اپنا پیارا بنا دیتا ہی کفر اور شرک اور برے عقیدے اور حسد اور کینہ

وغیرہ گندی چالون سے مرید کے نفس کا تزکیہ کرا کے یعنی نفس کو پاک اور صاف کرا کے اور اسبات کی دلیل سورۂ شمس

کی یہ آیت ہی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۞ مراد کو پہونچا جسنے اپنے نفس کو سنوارا یعنے جب نفس کا آئینہ صاف

ہوجاتا ہی تب اسکو مشاہدہ حاصل ہوتا ہی اور جمال ازلی کو دیکھکے مرید اللہ تعالی کا محبوب بنالیتا ہی اور اسکی

محبت مین بیقرار ہوجاتا ہی ۞ تو جبتک ہر قسم کے کفر اور شرک اور برے عقیدے اور گندی چال کو نہ چھوڑیگا تب تک

اس نعمت سے محروم رہیگا اور کنوئین کی بلی کا جو مسئلہ ہی کہ کنوئین مین اگر بلی مرے اور سڑے اور پھولے نہین تو بلی

کو کنوئین سے نکال پھینک کے ساٹھ ڈول پانی کنوئین کا نکالڈالے کنوان پاک ہوجاوے اور اگر بلی کنوئین مین

پڑی رہے تو پانی نکالنا کچھ فائدہ نکرے اس طرح سے جبتک نفس کا تزکیہ نہوگا کوئی ذکر اور عبادت اور مراقبہ فائدہ

نکریگا اور ان دونون باتون یعنے اتباع اور تزکیہ کی راہ سورۂ حشر کی راہ اس آیت مین موجود ہی وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ

فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اور جو دے تمکو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو سو اتباع اور

تزکیہ کا طریقہ اس آیت پر روح اور نفس اور قلب سے عمل کرنا ہی اور سورۂ احزاب کی اس آیت مین بھی اس

بات کو صاف صاف بیان فرمایا ہی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ

الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۞ تمکو بھلی سیکھنی رسول کی چال جو کوئی امید رکھتا ہی اللہ کی اور پچھلے دن کی اور

یاد کرتا ہے اللہ کو بہت سا ✽ تو جن مرشدون کی یہ چال ہی اور جنکی صحبت سے یہ بات حاصل ہوتی ہی ایسے مرشد جتنے ہین سب کو ہم اپنا پیشوا اور مرشد جانتے ہین اور ایسے مرشد اولیا اللہ ہین ایسے مرشد سے عداوت رکھنے والے پر وبال آتا ہی ایسے مرشدون کی شان مین جو طعن کرے وہ خود گمراہ ہی مگر جو مفسد لوگ دنیا کمانے اور دین مین رخنہ ڈلنے کے واسطے مرشد بنگئے ہین اور مرشدون کی چال مذکور کو مٹانے چاہتے ہین خدا جانے وے مسلمان فاسق ہین یا کسی دوسرے دین والے ہین کہ مسلمانی کے پردے مین دین کو مٹانے چاہتے ہین ہم ان جعلی مرشدون کے حال بدمآل سے لوگون کو خبردار کرتے ہین تاکہ مسلمان لوگ اُنکے فریب کے جال مین نہ پھنسین سو اُن فریبیون نے مرشدی کی چال کو بدلا اور اپنا حق تو مرید سے پورا پورا بھر لیا اور مرید کا حق مارا نہ تو مرید کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع سکھایا اور مرید کے نفس کا تزکیہ کرایا بلکہ اِسکے اُلٹے شرک اور کفر اور بدعت اور حرام باتین تعلیم کیا ہزارون مرید بیچارے تعزیہ اور جھنڈے اور قبرون کو سجدہ کرتے کرتے بے نمازی اور شرک اور کفر مین گرفتار مرے اور جو لوگ کسی بزرگ اور سچے مرشد کے فرزندون مین ہین اور اُس بزرگ کے مذہب اور چال کو بدل ڈالے ہین وہ بھی اُن مفسدون مین داخل ہین غرض ان فریبیون نے لوگون کو نیک کام سے باز رکھا اور برے کام تعلیم کیا اور سورۂ حشر کی آیت مذکور کے صاف اُلٹے کیا اور منافقون کے حق مین جو یہ آیت ہی سو اُنکے حق مین ٹھیک آئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے دسوین سیپارہ سورۂ توبہ مین اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ منافق مرد اور عورتین سب کی ایک چال ہی سکھاوین بات بری اور چھڑاوین بھلے کام منع کرین بھلے کام سے اور بند رکھین اپنی مٹھی بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا اُنکو تحقیق منافق وہی ہین بے حکم ✽ ان فریبیون نے جو اپنے مریدون کو نیک کام سے باز رکھا ہی سو ظاہر ہی اور جو برے کام سکھایا ہی اور وہ کام غضب الٰہی کا سبب پڑا ہی اُنھین سے پانچ منکرات کا ہم ذکر کرتے ہین منکر کہتے ہین خلاف شرع اور برے کام کو

پہلا منکر

یہ کہ بیچارے جاہل لوگ جنکو استنجا اور آبدست کا شعور نہین اور نماز روزے سے غافل سود اور ناچ باجے مین گرفتار ہین اور اسی خوف سے کہ نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ عبادتین ادا کرنا ہوگا اور سود اور ناچ باجا چھوڑنا پڑیگا حضرت سید صاحب کے طریقہ مین مرید نہوئے تھے اور ان جعلی پیرون کو اپنا ایسا جاہل اور غافل اور حرام مین گرفتار پاکے اِسکے مرید ہوئے تب انھون نے ڈھول کت تنبورے وغیرہ باجون کے ساتھ راگ سننا اُن نادانون کو تعلیم کیا اور سمجھا دیا کہ چشتیہ طریقہ مین معازف اور مزامیر کے ساتھ راگ سننا عبادت ہی اور یہ اُنکا نرا افترا ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ

نے فرمایا کہ مجکو میرے رب نے معازف اور مزامیر کے مٹانیکا حکم دیا معازف وہ باجا ہی جو ناچنے گانے مین بجاوین
اور مزامیر وہ باجا ہی جو پھونکسا کے بجاوین سو حضرات صوفیہ اور پیشوایان طریقۂ چشتیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مخالفت کب کرنیوالے تھے وے لوگ تو ادنی مکروہ سے پرہیز کرتے تھے اور مستحب تک کو نہ چھوڑتے تھے اور وے
لوگ نیک اعمال اور بلند احوال اور سچی نیت مین اور دین قوت اور زہد مین یعنے دنیا سے بے رغبتی کرنے مین چھٹے
ہوئے اور طاق نکلے تھے اور اُنکو ایمان تحقیقی حاصل تھا وے لوگ ایسے منکرات کے مٹانیوالے تھے وے
لوگ ایسے راگ باجے کو حرام جانتے تھے ❊ ہان جیسا راگ حضرات صوفیہ کے نزدیک مباح ہی اور اُسکو اُنکی بولی
مین سماع کہتے ہین اُسکا پورا بیان ان چند ورقون مین دشوار ہی سو اُسکی حقیقت یہ ہی کہ اُنکے نزدیک اصل سماع
عرب کے لحن سے قرآن شریف کا سننا ہی اور اُسکی دلیل یہ آیت ہی فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ زمر مین ❊
فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ
اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ سو تو خوشی سُنا میرے بندون کو جو سنتے ہین بات پھر چلتے ہین
اُسکے نیک پر وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے ❊ موارف مین لکھا ہی کہ نیک کے
معنے بڑی سی بڑی سیدھی راہ اور فرمایا اللہ تعالے نے ❊ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى
اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ
اور جب سنین جو اُترا رسول پر تو دیکھے اُنکی آنکھین بہتی ہین آنسوؤن سے اُسپر جو پہچانے بات حق کہتے ہین اے
رب ہمنے یقین کیا سو تو لکھ ہمکو ماننے والون کے ساتھ ❊ تو یہ سماع کہ جسکے سبب سے سیدھی راہ چلے اور قرآن
سُنکے اُسکے حق بات کو پہچان کر آنکھ سے آنسو جاری ہو یہ سماع حق ہی کہ ایمان والون مین سے آجتک
کسی نے اس سماع کے حق ہونے مین انکار نہین کیا اور اِس سماع والے کو حق سبحانہ نے فرمایا کہ اُنکو اللہ
نے راہ دی اور فرمایا کہ وہی ہین عقل والے ❊ اور یہ سماع جو ہی سو اُسکی گرمی یقین کی سردی پر جب وارد
ہوتی ہی تب آنکھین آنسو بہاتی ہین ❊ کیونکہ قرآن کا سننا کبھی غم کو بھڑکاتا ہی اور غم گرم ہی اور کبھی
شوق کو بھڑکاتا ہے اور شوق بھی گرم ہے اور کبھی پشیمانی کو بھڑکاتا ہے اور پشیمانی بھی گرم ہی ❊ سو جو
شخص صاحب دل ہی اور اُسکا دل یقین کی سردی اور ٹھنڈھک سے پر ہی اُسکے دل پر قرآن کے سننے سے گرمی
مذکور جا پڑتی ہی تب روتا ہی اور آنسو گراتا ہی کیونکہ گرمی اور سردی جب جمع ہوتی ہی تب پانی نچڑتا ہی ❊ بعد
اُسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی اور اُنپر صلاۃ اور سلام کے مضمون کے قصیدے اور اُنکے مولد کے
مضامین خوش آوازی کے ساتھ پڑھنا اور سننا جیسا کہ عرب کے لوگون اور حرمین شریفین کے لوگون کا دستور
ہے ❊ بعد اُسکے اسی طرح کے مضمون اور توحید اور اللہ تعالے کی محبت کے مضمون کی شعرین بغیر باجے کے

مباح ہونا اسکو دوسرے لوگ عبادت جانتے ہین اور نہ کسیکو اسکا حکم دیتے ہین ✤ اسقدر سے زیادہ جو حضرات صوفیہ کے قول اور حنفی مذہب کی کتابون بموجب ثابت کرنے چاہیگا سو جھوٹھا بنیگا اور جو لوگ راگ باجا سنکے مست ہوکے گانے بجانے کی گت پر ناچتے ہین اور بھاؤ بتاتے ہین سو نرے فاسق ہین اور حاکم اسلام پر انکی تعزیر واجب ہی انکو درویش جاننا جاہلون اور بے دینون اور کمینون کا کام ہی ✤

دوسرا منکر

یہ کہ بعضے لوگون نے جو سابق مین خطا یا غفلت سے عرس کیا ہی تو کسیکو اسکی تعلیم اور تاکید نہ کرتے تھے اور منع کرنے والون سے اپنے قصور کا اقرار کرتے تھے کیونکہ عرس کی رسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہد امامون سے کسی کتاب مین ثابت نہین اور یقینی بدعت ہی سو ان فریبیون نے دنیا کا فائدہ سمجھ کے اس عرس بے سند کو اپنی سند سمجھ کے لوگون سے بھیکھ مانگ مانگ کے عرس کرنا شروع کیا اور اسمین کچھ کما رہے اور نادان مریدون کو بھی اس عرس کو تاکید کیا تاکہ انکو ہر مرید سے بھی کچھ عرس کے دن مل رہے ✤ اور اس عرس مین بہت سی رسمین خلاف شرع حرام مکروہ جاری ہین انہین سے اونی رسم یہ ہی کہ قبرون پر چراغ روشن کرتے ہین اور روشنی کے وقت کو کہ لعنت اترنے کا وقت ہی بعضے بدعتی جاہل مثل لیلۃ القدر اور لیلۃ البرات کے انوار ظاہر ہونے کیوقت کو دعا قبول ہونے کا وقت جانتے ہین حالانکہ قبرون پر چراغ روشن کرنے والون کے حق مین حدیث صحیح مین لعنت وارد ہوئی ہی وہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح وغیرہ کتابون مین ہی اور یہ بدعتی جاہل نرے بے شرم اور بیخوف ہوکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر کمر باندھتے ہین اور اس حدیث کو سنکے آگ ہو جاتے ہین اور طرح طرح کی تقریر کرتے ہین اور حدیث کے معنے بدلنے چاہتے ہین صرف اپنی بدعتی اور فریبی مرشد کی پچ کے سبب سے حالانکہ شرع محمدی کا یہ حکم ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل تقریر کے مخالف اگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام کا قول ہو تو ہم امت محمدی اسپر عمل نہ کرین تو دوسرا کوئی کس گنتی اور شمار مین ہی بڑا افسوس ہی کہ یہ نادان لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اتباع سے اسقدر محروم ہین کہ جھوٹھے مفتریون کی رسم کیواسطے جو نری بے سند اور ناچیز ہی مخبر صادق کی مخالفت پر کمر باندھے ہین اور رسول مقبول فرمانبرداری کیواسطے ان مفتریون کی بنائی رسم کا چھوڑنا گوارا نہین کرتے اور ان مفتریون کی رسم کیواسطے رسول مقبول کی فرمانبرداری کا چھوڑنا گوارا کرتے ہین اب اپنے دلمین آپ انصاف کرین کہ اس سے بڑھکے شیطان کی چال کا اختیار کرنا اور گناہ پر اڑنا کیا ہوگا ✤

تیسرا منکر

یہ کہ بے فریبی لوگ فقیری کا لباس پہنکر کے طرح طرح سے لوگون کو فریب دیتے ہین کبھی بڑ مارتے ہین کبھی کچھ مکر کی
باتین کرتے ہین اور کسی وقت لوگون کو فریب دینے کیواسطے اپنی عاجزی کی باتین کرتے ہین اور اسمین بھی فریب
بلکہ کفر بھرا ہوتا ہی مثلاً کہتے ہین کہ بابا مین بیچارہ درویش کنارے بیٹھا ہون تم عالم لوگ ہو تمسے ڈرتا ہون کہین
تم لوگ میری تعزیر نہ کر بیٹھو اس بات مین کسقدر فریب ہی ✤ اول تو عالمون کی مجلس سے جاہلونکا بہکانا ہی اور
دوسرے عالمون کو اشارے سے ظالم کہنا ہی اور اُنکی تعزیر کرنیکو بیجا ٹھہرانا اور جاہلون کے دلمین اسبات کا جمانا کہ
عالمون کی اور راہ ہوتی ہی اور درویشون کی اور راہ ✤ اور یہ بات نری غلط ہی بے علم کے اور عالمون کی تعلیم کے
درویشی کہان ✤ اور طرفہ تو یہ ہی کہ وہی فریبی جاہل پھر وعظ کہنے بھی بیٹھتے ہین اور اسمین عجیب عجیب قصہ کہانی کہکے
جاہلون کو پھسلاتے اور اُنکے عقیدے کو خراب کرتے ہین ✤ حالانکہ ایسے فریبی جاہل قرآن شریف کی تفسیر اور ناسخ
اور منسوخ سے واقف نہین ہین اور ایسے وعظ کہنے والون کا کان ملوا کے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ نے مسجد سے نکلوا دیا ہی ✤ سو ایسے لوگون سے دور رہنا اللہ سبحانہ کی نزدیکی کا سبب ہو ✤

چوتھا منکر

یہ کہ بہت سے پیرزادے لوگون نے جو اپنے بزرگون کے خلاف طریقہ اختیار کیے ہین اور جعلی پیرون نے جو
فریب سے آپکو پیر بنا کر گانون کے لوگون اور اپنے مریدون کو ایسا خراب کر دیا ہی کہ ہر بیماری کو وے لوگ
بھوت شیطان کی طرف سے سمجھتے ہین اور اللہ سبحانہ کو مطلق بھول گئے ہین اور جب یہ پیر اُنکے گھر جاتے ہین تب
سارے جاہل وسواس مین گرفتار اُنکے پاس سو لے بھوت شیطان لگنے اور پلیتہ جلانے اور بھوت چھڑانے
اور جادو چھڑانے کے اور کچھ دوسرا ذکر نہین رہتا روزے نماز وضو غسل کا اُنکے پاس مطلق ذکر نہین ✤ جیساکہ سچے
مرشد کی صحبت مین اللہ سبحانہ یاد آتا ہی اور لوگ مدت مدت کے شک وشبہہ رفع کر لیتے ہین اور دنیا بھول جاتی ہی ✤
ویسا ان جاہلون کی صحبت سے طرح طرح کے شک وشبہے دین مین پیدا ہوتے ہین اور اللہ سبحانہ بھول جاتا ہی
بھوت شیطان سے اعتقاد اور دین کے مسئلون مین وسواس زیادہ ہوتا ہی اور یہہ کاہن اور ادبھے پیر
عالمون کی برائی بیان کرتے اور اُنکا گلا شکوہ کرتے ہین اور ملک کو دین سے روکتے ہین ✤

پانچوان منکر

یہ کہ ایک قسم کے لامذہب مفسد لوگ ہین کہ وے غیر مجتہد کیواسطے تقلید مجتہد کی اور چارون حق مذہب مین سے
کسی مذہب کا اختیار کرنا اور اُس مذہب پر مضبوط رہنا حرام جانتے ہین ✤ اور مشکل یہ ہی کہ اُن مفسدون نے
ایسا مکر نکالا ہی کہ اُنکے چال مین وہی بیچارے دیندار پھنستے ہین جنکو دین کا شوق اور اتباع کی خواہش ہے
مگر جاہل ہین ✤ سو وہی لامذہب جعلی عالم شیطان کے نائب جاہل نمازیون کو جن بیچارون کو دین کا شوق ہی

مگر دین سے واقف نہین وہین سکھانے کے بتانے سے دھوکا دیکے گمراہ کرتے ہین اور دین پر چلنے کا رستہ جسکو
مذہب کہتے ہین اُس سے لوگون کو پھیرتے ہین اور کہتے ہین کہ مذہب پر چلنا بدعت ہی مذہب کا ذکر قرآن شریف
مین کہان ہی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے مذہب کا بیان کہان کیا ہی ✤ اور یہ ایسا گندہ عقیدہ ہی کہ جو
اس عقیدے کو اختیار کریگا وہ سارے علماے دین قاریون مفسرون محدثون مجتہدون فقیہون مرشدون
کو جنسے قرآن حدیث اور سارے احکام دین کی روایت چلی آتی ہے اور وے راوی لوگ صاحب
مذہب اور مذہب پر چلنے والے تھے اُن سبکو اور اپنے اُستاد اور مرشد کو گمراہ اور قرآن شریف کے خلاف
جانے گا اور اُس سے قرآن حدیث اور بالکل دین چھوٹ جاویگا اور مرتد ہو جاوے گا ✤ سو ان مفسدون
کا رد اس فقیر نے قوت الایمان مین اور سب علما دین نے اپنی اپنی تصنیفات مین بخوبی کیا ہی ان چند
ورقون مین اُسکے بیان کی حاجت نہین اسقدر کفایت ہی کہ اُن مفسدون سے کہو کہ قرآن شریف کے
تیس سیپارے ہونے کا اور سورہ پر بسم اللہ لکھنے کا اور تفسیر کی کتابون کا اور حدیث کے اقسام صحیح
حسن احاد متواتر وغیرہ مقرر کرنے کا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کتابون کے معتبر اور صحیح ہونے کا اور
قرآن شریف کے اعراب اور الفاظ کے صحیح پڑھنے کے علم صرف نحو کا اور الف بے پڑھنے کا اور ہجے کرنیکا
بیان قرآن شریف مین کہان ہی پس جہان سے یہ سب چیز درست ہی وہان سے مذہب بھی درست ہی ✤ اور وہی
جعلی مفسد لوگ اِس سبب سے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین مذہب جاری ہی اور تمام جہان کے اہل اسلام وہان
حج کیواسطے حاضر ہوتے چلے آئے ہین کسی نے آجتک چارون مذہب پر چلنے کا انکار نہ کیا تو چونکہ مکہ معظمہ کے
سبب سے چارون مذہب کے درست ہونے پر اجماع ثابت ہوا ✤ اور دستور ہی کہ جس دیس مین جو چیز پیدا ہوتی
ہی اُس چیز کی خوبی اور برائی اُس دیس والے خوب پہچانتے ہین اور اس باتکو سارے بنی آدم سچ جانتے ہین
سو مکہ مدینہ دین کا دیس ہی جو دین اور مذہب کہ مکے مدینہ مین جاری ہی وہی سچا ہی باقی جھوٹھا اِس ضد کے سبب
سے مکہ مدینہ کے لوگون کو برا کہتے ہین اور کہتے ہین کہ فلانے عالم نے مکے مدینے کے لوگون کی اسقدر بدعت گنا ہی ✤
اور فقہ کی کتابون کے سارے مصنفون اور فقہ کی ساری کتابون کو بھی برا کہتے ہین اور یہ مکر دین کی جڑ کھودنیکا
ہی ✤ سو ایسے دغابازون کے جال مین بھی لوگ پھنسے اور دین مین بہت سستی آگئی اور دین کی چال صاف
بدل گئی ✤ آخر کو جب لوگون نے اپنے دین اور مذہب اور اعتقاد کو چھوڑا اور اپنی اصلی چال کو بدعت اور
شرک اور منکرات سے بدلا تب اُنپر ایک قسم کا عذاب ابتلا نازل ہوا اور اُس عذاب کے اندر جو کئی طرح
کے عذاب وبا اور قحط وغیرہ کے چھپے تھے سو سب عذاب ظاہر ہونے لگے ✤ تب پھر خاتم النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت پر حق سبحانہ کی رحمت کی شان نے جوش مارا اور اس تیرھوین صدی کے مجدد کو ظاہر کیا ✤

مجدد کا بیان یہ ہے

کہ جب حضرت ارحم الراحمین نے اپنی رحمت کی شان کو ظاہر کرنے چاہا تب محض اپنے فضل کرم سے بموجب ارشاد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ تحقیق کہ اللہ عزوجل بھیجتا ہی اس امت کے واسطے
سرے پر ہر سو برس کے اُس شخص کو کہ نیا اور تازہ کرتا ہی اس امت کے واسطے دین اُسکا + اس امت
مرحومہ کیواسطے حضرت قطب الاقطاب امیر المومنین سید احمد قدس سرہ العزیز کو اس تیرھوین صدی کا
مجدد پیدا کیا اور اُس جناب نے دین کو تازہ اور نیا کردیا اور غافلون کو ہوشیار کردیا اور دین کے علم کو خوب
پھیلایا اور ذکر اور مراقبہ اس طرح فہمایش کر کے تعلیم کیا اور مشاہدہ کی حقیقت ایسا سمجھا دیا کہ جو نعمت برسون
مین حاصل نہوتی تھی سو اُس جناب کے طریقہ مین باسانی ایک ہفتہ عشرہ مین حاصل ہونے لگی + اور اُنکے
اوصاف اور کرامات لکھنے کی حاجت نہین تمام ملک مین مشہور ہین اِس سے بڑھکے کیا کرامات ہوگی کہ اِس
ملک کے مردون عورتون مین نماز روزہ خوب جاری ہوگیا اور آگے ہندوستان کے پیرزادون اور مولویون
سے لیکے عوام لوگون تک کی عورتون مین نماز کا چرچا بھی نہ تھا اور اب بالکل ہر قوم کی عورت مرد نماز مین مستعد
ہوگئے ہین + قرآن شریف کا صحیح اور باتجوید پڑھنا اور قرآن شریف کا حفظ خوب جاری ہوگیا ہی اور حافظون
کی کثرت ہوئی ہی یہانتک کہ عوام لوگون کی عورتین حافظہ ہوئین اور دیہات اور شہرون مین لوگ حفظ کر رہے
ہین + اور پرانی مسجدین آباد ہوئین اور نئی مسجدین بننے لگین + ہزارون آدمی مکے مدینے کے حج اور
زیارت سے مشرف ہوئے + اور شرک اور بدعت اور کفر کی رسم اور خلاف شرع کام سے لوگ باز آئے اور سبکو
دین کی تلاش ہوئی + اور دینی کتابین جو نادر اور کمیاب تھین سو شہر گانؤن مین ہر کہین گھر گھر پھیل گئین + از
حقیقت مین حضرت سید احمد صاحب اِس زمانے کے سارے مسلمانون کے مرشد ہین کوئی سمجھے یا نہ سمجھے
جانے یا نہ جانے مانے یا نہ مانے اور جسکو اللہ تعالی نے مجدد کیا ہی اُسکے طریقہ مین داخل ہونا دین مین مضبوطی
کی نشانی ہی + اور اُنکا طریقہ چونکہ عین اتباع سنت ہی + اور جن امور دین کے ظاہر اور جاری کرنیکو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے ہین بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مین سستی آجانے کے بعد مجدد اُن سب امور
دین کو زندہ اور تازہ کردیتا ہی + اور دین کی ساری نعمت مجدد کے پاس موجود ہوتی ہین اور دین مین فتور
پڑنے اور مجدد کے دین کو تازہ کرنے کے وقت مین مجدد کے طریقہ کے سوا جو طریقہ ہوگا سو راہبون اور
جوگیون اور فاسقون بدعتیون کا طریقہ ہوگا + اِسواسطے اُنکا طریقہ والا پھر کسی دوسرے طریقہ والے
کا ہرگز محتاج نہین ہوتا کیونکہ اتباع سنت کے بعد اور کوئی دوسرا حال اور مقام نہین ہی + اور اِس تیرہ صدی
کے زمانے تک جبتک کہ دوسرا مجدد چودھوین صدی کا پیدا نہو اِس ملک مین اِس امت مرحومہ کے سارے

لوگون کو حضرت سید احمد صاحب کے طریقے سے فیض لینے کی اور دین مین جو زیادتی کمی ہو گئی ہی اُسکے علاج کرانیکی
بڑی احتیاج ہی اسواسطے سارے عارف اور مقبول اور قطب لوگ ہونگے جنکے ہزارون مرید تھے حضرت سید صاحب
کے طریقے مین داخل ہوئے ؛ اور چونکہ حضرت سید صاحب کے طریقے کا مدار سورۂ حشر کی اس آیت پر ہی وَمَآ اٰتٰکُمُ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اور جو دے تمکو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو
اسواسطے سارے اولیا اللہ اور سچے مرشد سید صاحب کے طریقے کی حمایت کرتے ہین اور اُنکے خاص کام مین
سارے مقبول لوگ شریک ہین اور یہی اُنکے کمال کی نشانی ہی کیونکہ سب اللہ والون کا ایک طریقہ ہی ؛ اور جب
حق سبحانہ نے اُنکو مجدد دین کی خدمت کیواسطے پسند کیا تب سارے مقبولون نے اُنکو پسند کیا اور جو لوگ اپنے طریقے
اور مذہب کو بھول گئے تھے اور اُسکو چھوڑ دیے تھے اُنکو حضرت سید صاحب نے اُنکے طریقے پر چلایا اور بھولی باتونکو
یاد دلایا ؛ اسی طرح سے ہر ایک کو اُسکے مذہب پر مضبوط کر دیا الغرض جب حضرت سید صاحب نے دین کو تازہ کیا تب
شرع کے احکام روزے نماز حج زکوٰۃ جمعہ جماعات عیدین تراویح اذان قربانی وغیرہ نے خوب رونق پکڑا ؛ اور حضرت سید احمد
مجدد نے اور اُنکے طریقے والون نے منکرات کے رد کیواسطے حدیث اور قرآن اور فقہ اور عقائد اور تصوف کی دلیلین ظاہر کیا
اور شرک اور بدعت اور سارے منکرات مٹنے لگے اور اس عذاب مین بھی تخفیف ہونے لگی بلکہ وہ عذاب چلے جانے پر
ہوا ؛ اور فریبی اور مفسد لوگ جو بری باتین سکھاتے تھے اور نکلی بات چھڑاتے تھے سو گم ہو گئے اور اُنکے معتقد لوگ اپنی
نعمتون روزے نماز حفظ وغیرہ سے محروم ہو کے اکیلے پڑ گئے اور نہایت ذلیل اور بیقدر اور بیعزت کوڑی کے تین ہو گئے
تب سارے حسد اور دینی عداوت کے اُنکے پیٹ مین بلی کودنے لگی اور اُنکا بہت ہی برا حال ہوا ؛ کوئی قرآن حدیث کے
وعظ جاری ہونے فقہ اور دینی کتابون کے چھپنے اور لوگون کے مذہب اور دین کی مضبوطی اور جمعہ اور جماعات اور تراویح
کی کثرت اور مسجدون کی رونق اور محلہ محلہ گانون گانون ختم تراویح کا ہونا اور خواص و عوام کے لڑکے لڑکیون کا حافظ
ہونا اور دینی مسائل کا یاد رکھنا دیکھ کے جل بھن کے کباب ہو گیا ؛ کوئی تعزیے کیواسطے رونے لگا ؛ کوئی سیوم
چہارم دسوان بیسوان چالیسوان چھماہی برسی چھوٹنے کے غم سے مٹی ہو گیا ؛ کوئی ناچ باجے ڈھولک تمبورے
نقلی حال کا حرام ہونا سنکے کودنے لگا ؛ کوئی قبرون کی روشنی اور شب برات کو دیوالی کے مشابہ چراغون کے جلانے
آتشبازی کا منع سنکے جلنے لگا ؛ شب برات کے حلوے چھوٹنے کے غم مین کسی کا حلوا نکل گیا ؛ کنگنے سہرے کے
کفر کی رسم ثابت ہو جانے کے سبب کسیکی آنکھ مین پردہ پڑ گیا ؛ کوئی دیوالی کے چبوڑے مٹھائی کے چھوٹنے
کے غم سے چھاتی کوٹنے لگا ؛ کوئی بسنت کرنیوالا ہندون کے تہوارون کے مشابہ بسنتی کپڑا پہننے کو کفر کی مشابہت
سنکے زرد رو ہو گیا ؛ اور بدبختی اور فاسق لوگ اپنے سردار کی تلاش مین ہوئے ؛ تب وے فریبی مفسد لوگ
جو گم ہو گئے تھے اور اُنکو کوئی کوڑی کے مول نہین پوچھتا تھا وقت کو غنیمت جان کے پھر اپنے معتقدون کے اسلے

اور منکرات مذکور کی تعلیم کرنے لگے ✤ اور جیسا کہ سید صاحب نے دین کو تازہ اور سنت کو زندہ کیا ویسا ہی اُن لوگون
نے بدعت اور شرک اور کفر کی رسم کو تازہ کی کرنا شروع کیا اور قدیم کا فرون کیطرح سے اُن منکرات کی سند اپنے باپ
دادے کے عمل سے لانے لگے ✤ اور لوگون کو خواب اور قصہ کہانی پر عمل کرانے لگے ✤ اور سید صاحب کے گروہ
کے لوگون کو جو متبع سنت کے ہوتے ہین اور بدعت کی جڑ کھودتے ہین وہی فریبی لوگ سنت کی ضد اور بدعت
کی محبت کے سبب سے وہابی کہنے لگے اور یہ بات بھی عذاب ابتلا کی زیادہ تر باعث ہوئی اور یہ اُنکی نری جہالت
تھی ✤ کیونکہ سید صاحب کے گروہ کی سیکڑون کتابین موجود ہین اُنمین سوا حنفی مذہب کی کتابون کے اور
اہل سنت کے مذہب کی تفسیر اور حدیث کی کتابون کے دوسرے مذہب کی کتابون کا کچھ ذکر نہین ✤ اور سید صاحب
کے گروہ کے علما مین صحاح ستہ اور تفسیر اور حنفی مذہب کے عقائد اور فقہ اور اصول فقہ کا درس و تدریس نہایت
جاری ہی ✤ اور اُنھین علما نے صحاح ستہ اور اہل سنت کے مذہب کی تفسیرون اور عقائد اور فقہ کی کتابون کا متن
اور ترجمہ چھپوایا اور قرآن مجید اور حدیث شریف کی کتابون اور فقہ کی کتابون اور تصوف کی کتابون کا ترجمہ بھی
اُنھین علما نے کیا ✤ اور اُنکے گروہ مین زہد اور توکل کرنا اور تصوف کے موافق اتباع سنت کرنا اور علم تجوید
اور قراءت کی تحقیق کرنا اور اُسکے موافق قرآن شریف پڑھنا پڑھانا اور قرآن شریف کا حفظ کرنا اور لڑکون کو حفظ
کرانا اور ذکر اور مراقبہ سنت کی رعایت کے ساتھ کرنا اور کثرت درود اور دلائل الخیرات اور حزب الاعظم کی اور ختم
تراویح کی کثرت اور ساری سنتون کا رواج دینا اور بدعتون سے پرہیز کرنا جیسا جاری ہی ویسا دوسرے لوگون مین
نہین اور یہ بات آفتاب کی طرح سب پر ظاہر ہی ✤ سو یہ سب نشانی تو اہل اللہ اور محمدی اور صوفی اور حنفی کی معلوم
ہوتی ہی ✤ معلوم نہین کہ اِن باتون مین سے وہابی ہونیکی کونسی نشانی ہی ✤ اور حق یہ ہی کہ وہابی لوگون کا مذہب قدیم
مین نہ تھا اور نہ اُنکے مذہب کی کوئی کتاب نظر پڑی جو اُنکے مذہب کا حال معلوم ہوتا مگر افواہا لوگون کی زبانی جو
اُنکا حال سُنا تو معلوم ہوا کہ وے لوگ شرک سے خوب پاک ہین مگر اسقدر ضدی ہین کہ اپنے گروہ کے سوا
دوسرے کو مسلمان سمجھتے ہی نہین سبکو مشرک کہتے ہین اور سبکی طرف سے وے لوگ بدگمان ہین یہانتک کہ مکے
مدینے کے لوگ بھی اُنکے نزدیک مسلمان نہین اور بدعتی کو بھی زیادتی کر کے مشرک کہتے ہین ✤ تو سید صاحب کے
گروہ کے وے لوگ نرے مخالف ہین کیونکہ سید صاحب نے شرک اور بدعت کو خوب منع کیا اور دونون کا فرق
خوب سمجھا دیا جیسا کہ اُنکے گروہ کی ساری کتابون سے یہ بات صاف ظاہر ہی ✤ مگر یہ مفسد لوگ اہل سنت کو وہابی
کہنے والے البتہ ضد مین اور دینداروں کو بیدین کہنے مین وہابیون کے عقیدے پر ہین ✤ اور یہ مفسد لوگ
اسقدر ضدی ہین کہ ایک بستی مین جمعہ کی نماز کے بعد ایک مفسد ہاتھہ مین قرآن شریف لیکے منبر پر چڑھگیا کہ ہم
قرآن شریف کو اُٹھا کے اور قسم کھا کے کہتے ہین کہ مولوی محمد اسمعیل نے تقویۃ الایمان مین جتنی آیتین غلط لکھا ہی

وہ سب منسوخ ہین ٭ تب ایک شخص دیندار اُسی مفسد کا مرید اور رعیت ہاتھ مین سیپارہ عم لیکے منبر پر چڑھگیا اور کہا کہ
ہم اُسی خدا کی قسم کہا کے کہتے ہین جسنے اِس قرآن کو اپنے حبیب پر اُتارا یہ شخص اُنھین دجالون کذابون مین سے ہی
جسکا ذکر حدیث مین آیا ہی اور بسنت کے روز ایک مفسد بسنتی کپڑا پہنے ہوئے بسنت کی خوشی سے مست ہو کے کہنے لگا
کہ آتنا ہمنے خوب یقین کر لیا ہی کہ سید صاحب کے گروہ کے خلاف کرنے مین نجات ہی سو ہمنے سب بات مین اُنکی مخالفت
کیا مگر نماز مین ہمسے اُنکی مخالفت بن نہ پڑی سو اب انشاء اللہ تعالی ہم اپنے مریدون سے نماز کو بھی منع کر دینگے کہ سید احمد
کے گروہ کیطرح مسجد مین جماعت اور اول وقت کی قید کے ساتھ نماز نہ پڑھین ٭ وہان بھی قدرت خدا سے اُسکے نوکرون مین سے
ایک شخص دیندار موجود تھا اُسنے اُس سے کنارہ کر کے عالمون اور مسلمانون کے پاس اُسکی گمراہی کا حال بیان کیا
اور وہ مفسد رسوا اور ذلیل ہوا ٭ اسی طرح کے مفسدی جابجا ہوئے ہم پردہ پوشی کیواسطے اُس ملک اور اُن مفسدون
کا نام نہین لکھتے جو لوگ واقف ہین وہ سمجھ جاوینگے ٭ اسیطرح کے مفسدے بہت ہوئے ہین ہم کہانتک لکھین ٭
جیسا کہ بعضے شہر مین یہ آفت ہی کہ کسی مسلمان نے خط کے سرے پر لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اُسکے وہان کے
مفسدون نے وہابی مشہور کیا ٭ اور اُسی شہر مین ایک شخص کو وہابی ہونیکی تہمت پر گرفتار کیا قریب تھا کہ اُسکی سزا
ہو پھر اُس شخص کی صفائی کے گواہ گذرے اور بیان کیا کہ ہم لوگون نے اُسکو کل تاڑی پیتے دیکھا ہی پس وہ شخص
صاف بے جرم چھوٹ گیا ٭ یا بعضے مقام مین کسی کے حق مین ایک شخص نے گواہی دی کہ مین نے اُسکو اپنی آنکھ
سے ناچ دیکھتے دیکھا ہی پس وہ شخص وہابی کی تہمت سے بچگیا ٭ بعد اسکے وہابی مشہور کرنیکی اصل حقیقت یہ ہی کہ لامذہبون
مین سے ایک گروہ سید صاحب کو برا کہتے ہین اور تقلید کرنے اور مرید ہونیکو نادرست کہتے ہین ٭ اور ایک گروہ
فریب کی راہ سے لوگونکو دھوکھا دینے کیواسطے اپنے تئین سید صاحب کے گروہ مین داخل کرتے ہین حالانکہ
سید صاحب نے ایسے لوگون کو اپنے قافلے سے نکلوا دیا تھا اور سید صاحب کے گروہ کی کتاب تقویة الایمان اور نظام الاسلام
اور مائة مسائل وغیرہ مین اُن لامذہبون کا رد بخوبی موجود ہی سو یہ دونون قسم کے مفسد لامذہب لوگ باوجودیکہ اتباع
سنت کا دعوی کرتے ہین مگر جب بسبب جہالت کے بہتسی سنتونکو بلکہ واجبون کو بدعت کہنے لگے تب مجدد کے گروہ
والون نے اُنکو اپنے گروہ سے صاف نکالدیا چنانچہ اُن لامذہبون کے رد کی کتابون سے صاف ظاہر ہی ٭ بعد اسکے
بعضے بعضے علماء سو یعنے برے علما داڑھی منڈے بے نمازی اور فاسق اور قبر پرست اور شہوت پرست خلاف
شرع اور ظالمون کی مدد کر کے شہوات نفس اور شیطان کے ورغلانے سے سید صاحب کے مجدد ہونے سے ناراض ہو کے
اُن مذکور فریبی اور مفسدون مین جا ملے اور دینی عداوت کو طرح طرح کے مفسدون سے ظاہر کیا اور دونون جہان مین
روسیاہ ہوئے ٭ ایک مفسدہ یہ کہ ہندوستان کے دنیادارون اور بدعتیون سے جو سید صاحب سے دلمین ناراض
تھے مگر ظاہر مین ادب بھی کرتے تھے وہ برے علما جا ملے اور اُنکی بدعتون کو جھوٹی جھوٹی دلیلون سے ثابت کرنے لگے

اور بدعت کے منع کرنے والون سید صاحب کے وزیرون اور معاونون کو وہابی کہنا شروع کیا اور حضرت مجدد کے
گروہ کے وہابی ہونے کی دلیل کیواسطے اُن مذکور لانہبون کو حضرت سید صاحب کے گروہ مین داخل کیا اور اُنکی
بدمذہبی کا حال بیان کرنا شروع کیا باوجودیکہ سید صاحب کے گروہ کے لوگ خود اُن لامذہبون سے ناراض ہین اور
اُنکا رد کیا کرتے ہین مگر اُن بڑے علما کے دھوکھا دینے کے سبب سے دنیا دارون اور جاہلون نے بلاتحقیق
کے سید صاحب کے گروہ کو وہابی کہنا شروع کیا مگر حضرت سید صاحب کو کسی نے آجتک وہابی نہ کہا یہ غنیمت بھی
سنت کی اتباع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت صادق کی تاثیر سے اُس جناب کو علی اور اُس
بات مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو سید صاحب پر پڑا یعنی ویساہی مضمون نظر آیا جیسا کہ بعضے فرقے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیرون معاونون کو برا کہتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین ظاہر مین
بی ادبی نہین کرتے ؛ دوسرا مفسدہ یہ کہ اِس ملک کے کلمہ گو خواص وعوام عورت ومرد اسقدر شرک مین گرفتار
تھے کہ جاہلیت کے زمانے کو مشرکین مکہ اور مشرکین ہندوستان سے بھی اعتقاد اور ضد مین کچھ بڑھ گئے تھے
سو مومنون کی حمایت کرنے اور مشرکون کے شرک کو اعتقاد اور اُنکی ضد کے توڑنے کیواسطے حضرت مولانا محمد اسمعیل
محدث دہلوی شہید فی سبیل اللہ علیہ الرحمہ نے اپنے چچا اور اُستاد اور مرشد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث
دہلوی قدس سرہ کے عقیدے اور تصنیفات بموجب کتاب مستطاب تقویۃ الایمان کو تصنیف کیا اور اُس سے بڑی
ہدایت ہوئی اور مشرکون کی ضد بلکہ کمر بھی ٹوٹ گئی تب اُن بڑے علماء نے اُس کتاب کے مصنف کے حق مین کفر کا
فتوا لکھا اور فریب اور دھوکے کی راہ سے حاکمون کو اور سارے لوگون کو وسواس دلایا کہ تقویۃ الایمان مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار اور انبیا اور اولیاء کے حق مین بے ادبی کے الفاظ لکھا ہی یہانتک کہ اِس مضمون کو
ہندی اور ترکی زبان مین چھپوا کے اشتہار دیا اور اِس مفسدی اور افترا سے مفسد لوگ اور اکثر جاہل
لوگ خراب ہوئے ؛ اور حقیقت حال یہ ہی کہ اُس کتاب مین توحید اور اتباع سنت اور شفاعت عظمے
کی حقیقت کی تعلیم بڑی خوبی کے ساتھ کیا ہی اُس کتاب کے شروع کی عبارت سے مصنف کا مذہب صاف
معلوم ہوتا ہی وہ عبارت یہ ہی کہ جو ہر خاص وعام کو چاہیے کہ اللہ اور رسول ہی کے کلام کو تحقیق کرین اور اسکو
سمجھین اور اُسی پر چلین اور اُسی کے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کرین سو سننا چاہیے کہ ایمان کی دو چیزین
ہین ؛ خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول ؛ و خدا کو خدا سمجھنا اسطرح ہوتا ہی کہ اُسکا شریک کسیکو نہ سمجھے ؛ اور رسول کو
رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہی کہ اُسکے سوا کسیکی راہ نہ پکڑے اِس پہلی بات کو توحید کہتے ہین اور اُسکے خلاف
کو شرک اور دوسری بات کو اتباع سنت کہتے ہین اور اُسکے خلاف کو بدعت سو سمجھ چاہیے کہ توحید اور اتباع
سنت کو خوب پکڑے اور شرک اور بدعت سے بہت بچے کہ یہ دونون چیزین اصل ایمان مین خلل ڈالتی ہین اور

باقی گناہ ایسے سمجھتے ہین کہ دست عمال مین خلل ڈالتے ہین اور چاہتے کہ جو کوئی توحید اور اتباع سنت مین بڑا کامل
ہوا وہ شرک اور بدعت سے دور اور لوگون کو جسکی صحبت سے یہی بات حاصل ہوتی ہو اُسی کو اپنا پیر استاد سمجھے انتہی ؛
پس مصنف نے ساری کتاب مین حدیث اور قرآن سے اسی مضمون کو ثابت کیا ہی ؛ اور صراط المستقیم کہ اُسکے
مصنف حضرت سید صاحب اور اُنکے کاتب مولانا محمد اسمعیل محدث دہلوی ہین سو اُسمین راہ ولایت کے سلوک ثانی
مین مراقبہ وجہ اللہ کے سمجھانے کے مقام مین فرمایا ہی کہ اعلے اور ارفع اور سارے مخلوقات سے بڑے سے بڑے
درجے والے وہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین انتہی ؛ معلوم نہین کہ اُن جاہلون نے جو اپنے تئین
فریب سے عالم مشہور کر رکھے ہین ان دونون مذکور چیزون مین سے کس چیز کو موجب کفر اور کس چیز کو باعث وہابی
ہونے کا سمجھا ہے ہان حدیث سے یہ بات البتہ ثابت ہے کہ ایسے ولیون سے عداوت کرنا موجب وبال
اور عذاب کا ہوتا ہی سو لازم ہی کہ سب لوگ اِس دینی عداوت سے توبہ نصوح کرین اور لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والے قبلے کیطرف نماز پڑھنے والے کے کافر کہنے سے بچین اور اہل سنت کے مذہب
ہو جیسا جس شخص مین ننانوے وجہ کفر کی پاوین اور ایک وجہ اسلام کی تو اُس ننانوے وجہ کی تاویل کرین اور
اُسکو مسلمان کہین اور وہابیون کیطرح کسی بدعت یا خطا کے سبب سے کسیکو کافر یا وہابی یا رافضی یا خارجی یا مشرک
نہ کہین ؛ ایک اشتہار اِس فقیر نے مولانا محمد اسمعیل محدث دہلوی رحمۃ اللہ کی تفسیر مین لکھا ہوا دیکھا اُس اشتہار مین محدث
مرحوم کی تکفیر وجہ یہی لکھی تھی کہ تقویۃ الایمان کے الفاظ سے انبیا اور اولیا کی شان مین بے ادبی سمجھی جاتی ہی اور
بے ادبی کا وہم پیدا ہوتا ہی ؛ حق سبحانہ اُس اشتہار کے لکھنے والے کو دین کی سمجھ دے اور اُسکا خاتمہ بخیر کرے
یہ فقرہ اُسنے اہل سنت کے مذہب کے خلاف لکھا ؛ باقی حقیقت یہ ہی کہ اللہ اور اُسکے رسول کے سوا کسی کا کلام
ایسا نہین ہی کہ سہو اور بھول چوک سے پاک ہو سو اِس فقیر نے تقویۃ الایمان کو جو خوب بغور دیکھا تو اُسکا اصل مطلب
سب اہل سنت کے مذہب کے موافق پایا اور عبارات اور الفاظ بھی اُسکے بہت اچھے پائے گئے مگر پھر بھی اگر
اُس کتاب کی کوئی عبارت بے ڈھب پاوین اور جانین کہ لفظ کے لکھنے مین مصنف سے خطا ہوئی تو ایک
دو الفاظ مین خطا ہونے کے سبب سے اُس سچی کتاب کو جو شرک کے رد مین ہی جھوٹی سمجھ کے مشرک نہ بنین
دیکھو تفسیر جلالین کے مصنف سے سورۂ روم کے اخیر مین لَيَقُولَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کی تعلیل کے بیان
کرنے مین سہو ہوگیا لَيَقُوْلُنَّ کو جمع کا صیغہ سمجھا باوجودیکہ اُسکو کسی قاری نے جمع کا صیغہ نہ پڑھا تو اِس سبب
سے بالکل تفسیر جلالین غیر معتبر نہین ہوسکتی بڑا افسوس ہی کہ بدعتیون کی ساری بے سند اور بے دلیل رسمون اور
شرک اور کفر کی چالون کو دیکھ کے اُنکو بدعتی اور مشرک اور کافر نہین کہتے باوجودیکہ وہ سب اُدھیڑ گئے اور
اصرار اور ہٹ کرتے ہین بلکہ اُسی ہٹ نے اُنکو اس اشتہار تک پہونچایا اور ایسی ہندی کتاب کے مصنف

شہید فی سبیل اللہ کو کافر کہتے ہین نعوذ باللہ منہا ٭ غرض جب ان فریبیون نے مجدد کی مخالفت پر کمر باندھی تب با وجود
وعظ و نصیحت کی کثرت اور دینی کتابون کی شہرت کے جو لوگ بدبخت ازلی تھے سو سابق سے بھی بڑھ کے بھی جاہل
بنگئے ٭ اور پانچوین سیپارہ سورۂ نساء کی جو آیت ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
سو قسم ہے تیرے رب کی انکو ایمان نہوگا جبتک تجھی کو منصف نجانین جو جھگڑا اٹھے آپس مین پھر نپاوین اپنے
جی مین خفگی تیری چکوتی سے اور قبول رکھین مان کر ٭ سو اس آیت شریف کے خلاف پر لوگون نے اسقدر کمر باندھا
کہ اسکے ذکر سے بدن پر رونگٹا کھڑا ہوتا ہے ٭ خلاصہ کہ دجال کو مسیح سمجھنے لگے اور کالے سانپ کو پھول کا ہار سمجھ کے
گلے مین ڈالا تب پھر قہر اور بدلا لینے کی شان جوش مین آئی اور آخر کو پھر ایک طور کا عذاب ابتلا پہلے عذاب سے
بھی بہت ہی بڑھ چڑھ کے آیا اور انتقام اور بدلا لینے کی شان نے بھی اس دونون طرح کے عذاب مین ظہور
فرمایا اور اکثر لوگون نے اپنے عمل کا بدلا بقدر پایا ٭ اس عذاب ابتلا کا یہ حال ہے کہ اس سے کچھ کچھ صدمہ خواص
و عوام حاکم و رعیت سبکو پہونچا کسیکو کم کسیکو زیادہ اور اس صدمہ کے بیان سے روح لرزتی ہے اور رونا آتا ہے
اور بدن تھرتھراتا ہے ٭ کسی دیار مین لوگون کو اسقدر تباہی ہوئی کہ سیکڑون آدمی گھر چھوڑ کے خدا جانے کہان گئے انکے
گھر ویران پڑے ہین ٭ سیکڑون آدمیون نے اپنے بچون کو چار چار آنے دو دو آنہ پر بیچا اور عورتون نے اپنے
بچون کو کنوئین مین ڈالا اب خدا جانے کیا ہوئین ٭ لوگون کا روزگار بند ہوا ٭ ملک مین قحط [illegible] پڑا اور بیماری آئی
جسکو کھانا ملتا وہ بھوکون کا رونا سنکے نکھا سکتا ٭ سیکڑون آدمی راہون مین مرے پڑے ہوئے بے غسل
بے کفن دریا مین پھینکے جاتے ٭ سیکڑون مکانون مین مرے پڑے رہجاتے پھینکنے بھی نجاسکے یا اللہ توبہ یا
اللہ توبہ ٭ اور کسی دیار مین قحط تھا تو وہان کے لوگ آپسمین لڑ مرے ٭ سیکڑون کے گھر لٹے کھدے جلے ٭
اور کسی دیار مین بھگیل کی آفت آئی ہر گانون اور ہر شہر کے لوگ بھاگے بھاگے پھرتے ٭ لاکھون سیکڑون روپیون
کا مال بھگیل مین لٹتا ضائع ہوتا ٭ اور کسی دیار کا شہر ہی صاف ہو گیا ٭ غرض جس ملک مین جسقدر نیک چال کو
فساد سے بدلا تھا اسقدر زیادہ عذاب آیا ٭ اور چونکہ کھلم کھلا اللہ سے عداوت کرنا اور اسکے دشمن سے مقابلہ کرنا زیادہ تر
موجب عذاب کا ہوا اس سبب سے جس شہر مین وہابی کہنے والے لوگ زیادہ تھے تو وہان زیادہ عذاب آیا ہو یا
جس مقام مین خواص لوگ دین کی ہتک کے روادار ہوئے ٭ یا جس مقام مین رسول مقبول کے اصحاب کی
نقل بنانے اور اسکے ٹھٹھا کرنیکی رسم نکلی تھی وہان پر زیادہ عذاب آیا ٭ اور جس پور شہر کے لوگ چونکہ اس فساد سے
پاک پاک ہین اور کسی کام مذاہب کے مانع بھی وہان پر موجود ہین مثلاً اکثر لوگ وہان کے زکوۃ دیتے ہین ٭ اور
اللہ سبحانہ کے کام مین انکساری گنے ہین ٭ اور ذکر کرتے ہین ٭ اور [illegible]

اور جمعہ اور عیدین ایک ہی مقام مین ہوتا ہی ٭ اور قرآن مجید کے حفظ کا مدرسہ جاری ہو ٭ اور شہر اور اطراف شہر کے لوگ اُس مدرسہ کے خرچ کی مدد کرتے ہین اِس سبب سے جو نیچو تلاوت محفوظ رہا ٭ اب اِن سب عذاب کا حال سنکے لوگون کو عبرت پکڑنا اور دہشت ماننا بہت ضرور ہی ٭ فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ حشر مین فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ سو عبرت پکڑو اے آنکھ والو ٭ غرض بڑا عذاب آیا اور طرح طرح کا عذاب آیا آخر کو مقبول لوگون نے جمعہ اور عیدین اور پنجوقتی جماعت مین اور ہر وقت مین ظاہری اور باطنی کوشش کیا اور اپنے باپ آدم اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کے موافق توبہ نصوح اور دعا اور گریہ و زاری کرنا شروع کیا کہ اُسکی تاثیر سے کچھ عذاب کم ہوگیا ٭

اب اسوقت دہشت ماننے اور توبہ نصوح مین بہت فائدہ ہے

چھٹی نصیحت

اب پہلے اِسلام کی چال کو کفر کی چال سے بدلنے والے لوگ ہوشیار ہوجاوین اور کفر کی چال کو جو کچھ مذکور ہوئین ایکبارگی ترک کرین ٭ اور عالم لوگ عوام لوگون کو اللہ کی معرفت اور اُسکی ذات اور صفات کا بیان بقدر اُنکی سمجھ کے خوبی سنا دین تاکہ اُنکا اصل ایمان درست ہوجاوے اور وے لوگ خود بخود ہر طرح کے کفر اور شرک سے محفوظ رہین لوگ جو شرک اور کفر مین گرفتار رہین سو حق سبحانہ کے پہچاننے کے سبب سے ٭ اور جو بیرحم لوگ مال والے ہوکے مومنون متقیون کی جان اور عزت آبرو کی محافظت سے جی چرالے ہین کہ ہزارون آدمی بھوک سے مرکے بے غسل بے کفن کے گڑھے ٭ ہزارون پھینکے گئے ٭ ہزارون مرکے پڑے رہے اور اُن بیرحم بخیلون نے ترس نہ کھایا ٭ اور زکوٰۃ کا مال جو محتاجون اور بھوکون کا حق ہی اُسکو نہ ادا کیا ٭ اور نہ اپنے سارے مال کو گندا کیا سو نہایت مین وہ بخیل لوگ زکوٰۃ نہ دینے کے سبب سے سونے چاندی کا تختہ آگ مین دہکا کے اُس سے بچہ داغنے جاوینگے اور اُنکا مال کالا سانپ بنیگے جو اُنکو دوڑاتا پھریگا سو تو ظاہر ہی ہی دنیا مین بھی وے بخیل لوگ عذاب ابتلا مین گرفتار ہونے کے قابل ہین چنانچہ کہین کہین عجائبات قدرت کاملہ کے نظر پڑے ہین کہ بیرحمون کا مال بالکل جل گیا یا بدمعاشون نے لوٹ لیا یا اور کسی طرح سے اُنکا مال ضائع ہوا اور جو مغرور لوگ محتاجونکو بہیر سمجھتے تھے اُنکے غرور کی شامت سے اُنپر لات جوتی مار بھی پڑی ٭ اور حدیث مین جو فرمایا ہی کہ جو شخص رحم نہین کرتا اُسپر رحم نہین کیا جاتا سو سچے رسول کی خبر ہو سب بیرحم لوگون پر رحم نہوا اور اُن بیرحمون کی جو جو خرابی ہوئی اُسکے بیان سے جی لرزتا ہی ٭ اور جو لوگ محتاجون بیچارون بے بسون پر ترس کھاتے اور رحم کرتے رہے اُن لوگون پر اسقدر باران رحمت کا برستا رہا کہ ہر طرح سے اُنکو آرام رہا یہانتک کہ لوگون کا مال جلگیا اور اُنکا مال آگ کے اندر سے بچگیا اس عجائب کو دیکھ کے اگر اب بھی آدمی ہوش نہ کرے تو کمبختی ہی ٭ اب لازم ہی کہ جن لوگون پر زکوٰۃ فرض ہی مگر زکوٰۃ کا دینا اُنکو سخت معلوم ہوتا ہی تو وے لوگ اپنی جڑ اور شاخ اور زوجیت کا رشتہ

چھوڑکر اور صاحب نصاب غنی کو جسپر صدقہ فطر قربانی زکوٰۃ فرض ہی اور اُسکے غلام اور اپنے سید کو چھوڑا
کے اور کافر کو بچا کے اپنے باقی اقربا کو زکوٰۃ کا مال دیوین مثلاً اپنے بھائی بھوجائی بھتیجے بھتیجی بہن بہنوئی بھانجے
بھانجی چچا چچی پھوپھا پھوپھی خالو خالا ماموں ممانی پھوپھیرے خلیرے ممیرے بھائی بہن ساس سسر سالے سالی وغیرہ اقربا
کو زکوٰۃ کا مال دیوین تاکہ زکوٰۃ دینا سخت نہ معلوم ہو اور اللہ تعالیٰ کا اور اقربا کا حق بھی ادا ہوجاوے ÷ اور زکوٰۃ کا
نہ دینا ایسا برا ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ نہ دینے والون سے جہاد کیا ہی ÷

ساتوین نصیحت

اب اس عذاب ابتلا کے دفع کرنے کی بڑا مجرب علاج یہ ہی کہ سارے لوگ اپنے اور اپنے بال بچون کے جان کو
شرک اور بدعت اور سارے برے کام کو ترک کرا کے اور توبہ نصوح کرا کے بچاوین اور چھپا صدقہ دینا شروع
کردین اور اُس صدقے کو داہنے ہاتھ سے دیوین اور بائین ہاتھ سے چھپاوین کیونکہ چھپا کے صدقہ دینا پروردگار
کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہی خصوصاً جو لوگ اللہ سبحانہ کے کام مین اٹک گئے ہین ÷ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسرے سیپارہ
سورہ بقرہ مین لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ الخ
دینا ہی اُن مفلسون کو جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے ملک مین ÷ اس آیت کا فائدہ ترجمہ ہندی
مین یون لکھا ہی یعنے بڑا ثواب ہی اُنکا دینا جو اللہ کے کام مین اٹک گئے ہین کما نہین سکتے اور اپنی حاجت ظاہر
نہین کرتے جیسے حضرت کے اصحاب تھے اہل صفہ گھر بار چھوڑ کر حضرت کی صحبت پڑی تھی علم سیکھنے کو اور جہاد کرنیکو
اسیطرح اب بھی جو کوئی حفظ کرنے قرآن کو یا علم دین مین مشغول ہو لوگونکو لازم ہی کہ انکی مدد کرین ÷ اور اللہ تعالیٰ کے
سارے بندون پر رحمت عام کرین ÷ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کرنیوالون پر حضرت رحمن رحمت کرتا ہے
رحمت کرو تم لوگ زمین والون پر رحمت کریگا تم پر آسمان والا ÷ اور رحمت عام کے یہ معنے نہین ہین کہ ہر کسیکو راضی اور
شاکر کیا دے بلکہ رحمت عام کی یہ حقیقت ہی کہ جو کچھ فی الواقع بندون کے حق مین بہتر ہی گو کہ انکی ناقص عقل مین
اُس بات مین اُنکا نقصان معلوم ہو مگر اُس بات کے حاصل ہونیکے واسطے اُنکے حق مین دل سے سعی کرے ÷
اور تمام لوگون کے بھلے کیواسطے ظاہر مین کوشش نہین ہوسکتی ÷ اسواسطے تمام خلق اللہ کے حق مین خواہ کافر
ہو خواہ مسلمان بڑی التجا کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اُنکو ہدایت کرے اور توفیق نیک دے اور اپنی
خوشی کے کامون کی راہ بتاوے کیونکہ دعا سے رحمن کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہین اور آنحضرت نے
فرمایا ہی کہ الْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ یعنے کہ خلق پر حق سبحانہ تعالیٰ پرورش عیال کیطرح سے رکھتا ہی ÷ سو سارے
خلق کو عیال سمجھ کے سارے خلق پر رحمت کرنیکو اُسکی خوشی کا موجب سمجھے اور سارے خلق مین سے
امت صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق اور تعظیم اور رحمت کرنے مین خاص کرلے اور اپنے تئین اور اُنکے تئین یک ہی

آقا کا نوکر جانے بلکہ ایک ہی مالک کا غلام جانے اور خلق زبانی کے ساتھ ہر ایک سے پیش آوے اور اپنے مقدور بھر ہر طرح سے سلوک اور خدمت کرے اور جس وضع سے ہوسکے مال دیکے اُنکی غمخواری کرے اور خوراک اور پوشاک سے مدد کرنے مین دریغ نہ کرے اور اُسکو کوئی چیز دینے سے اگرچہ خرمے کا ٹکڑا ہی ہو دہشت نہ کرے ÷ ہان بہت سا مال رکھ کے مسلمان کو ذلیل سمجھ کے اگر خرمے کا ٹکڑا دیگا تو اللہ سے اُسکی جزا پاویگا اور اخلاق مین تمام لوگون کو برابر نہ کردے بلکہ فضیلت اور بزرگی والون کے مرتبے کی نگاہ رکھنا ضرور ہی ÷ جو شخص کہ دینی صفتون مین سے کوئی صفت رکھتا ہو اُسکو اُس دینی صفت کے موافق تعظیم اور توقیر اور سلوک اور غمخواری کرنے مین اورون سے زیادہ سمجھے ÷ اور اخلاق کی تفصیل اور لوگون کے مراتب کا تفاوت سنت اور آثار سے دریافت کرلے اور دنیا والون مین سے جو شخص اپنی دنیا کے سبب سے تکبر کرے اور اپنے جاہ و حشم پر مغرور ہو اُسکے ساتھ اخلاق ظاہری نہ چاہیے بلکہ اُس سے بے پروا رہے اور اُسکی طرف التفات نہ کرے لیکن ہمیشہ غائبانہ دعا کرنے اور خیرخواہی کرنے سے قصور نہ کرے نیک ہو یا بدکار ہو ÷

آٹھوین نصیحت

اب اِسوقت مین اِس عذاب ابتلا کے دفع ہونے کیواسطے مصلحت وقت یہی ہی کہ کلمہ گو ہر قوم کے سب لوگ عورت مرد بُڈھے جوان خصوصًا بُڈھے دن رات توبہ اور استغفار کرین اور اپنے سارے مسلمان بھائیون کیواسطے استغفار اور دعاے خیر کرین اور سب کا بھلا چاہین اور آپسمین نہ پھوٹین اور ایک دوسرے کو برا نہ کہین ÷ اور مسجدون کا بڑا ادب کرین اور اُسکی عزت کی ہتک نہ کرین ÷ اور اگر کسی بات کی بدعت ہونے مین دو شخص جھگڑتے ہون تو فقہ کی کتاب کا اعتبار کرین کیونکہ فقہ کو اسی واسطے شارع نے مقرر کیا ہی کہ جو بات ہمارے فائدہ کی ہو اور جو بات ہمارے نقصان کی ہو اُس سے فقہ ہمکو خبردار کردے جتنی کچھ خرابی اِسوقت مین نظر پڑتی ہی وہ سب فقہ کے چھوڑنے اور اپنی عقل کے دخل دینے سے ہی ÷ اور بہت بہتر طریقہ توبہ کا یہ معلوم ہوتا ہی کہ خوب تحقیق کرین مرشدی کا رتبہ جو مذکور ہوا وہ رتبہ جس شخص مین پاوین اور وہ توحید اور اتباع سنت جسکی صحبت سے حاصل ہوتی ہو اُسی کو اپنا مرشد مقرر کرین اور اِس زمانے مین خاکسار کے نزدیک یہ بات سید صاحب کے لوگون مین پوری پوری موجود ہی یہ بات دلمین انصاف کرنے سے کھلجاتی ہی ÷ سو جن لوگون کو سید صاحب سے ایسا اعتقاد ہووے لوگ حضرت سید صاحب کے طریقہ مین بیعت کرین کیونکہ اُنکے طریقہ مین جو جو برکتین اور باطنی خوبیان ہین سو تو ہی ہین ظاہر مین بھی ایک بہت ہی عجیب و غریب برکت موجود ہی وہ یہ ہی کہ جو شخص اُنکے طریقہ مین بیعت ہونیکا ارادہ کرتا ہی وہ پہلے ہی سے بت پرستی اور شرک اور بدعت اور ڈھول باجے ناچ تماشے کے چھوڑنے پر مضبوط ہو لیتا ہی تو حقیقت مین سید صاحب کے طریقہ مین داخل ہونا اِس ملک مین اِسلام کی نشانی ہی ÷ تو اِس راہ سے سبکو لازم ہی کہ اپنے بال بچون دوست آشنا

نوکر چاکر کو سید صاحب کے طریقہ مین داخل ہونیکی خواہش دلاوے ✣ کیونکہ اِس نیت پر اور ایسی بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی طرح سے بیعت اسلام کی سی ٹھہری ✣ اور جنکو حضرت سید صاحب سے ایسا اعتقاد نہووے لوگ جسکو مرشدی کا رتبہ الا پاوین اُسکو اپنا مرشد مقرر کرین ✣ اور حق یہ ہی کہ سارے اللہ والون کے طریقہ ایک ہین اور سبکا اصل مقصود توحید اور اتباع سنت ہی سید صاحب کے طریقہ پر منحصر نہین ✣ اور سچے مرشد لوگ اپنے قدیم طریقہ مین لوگون کو مرید کرین اور توبہ کرادین مگر دو بات کا لحاظ ضرور رکھین ✣ ایک یہ کہ اپنے طریقہ کا مدار سورۂ حشر کی آیت مذکور پر مقرر کرین اور اتباع سنت کو مضبوط پکڑین اور بدعت کو ایکبارگی چھوڑ دین ✣ اور دوسرے یہ کہ خوب دریافت اور تحقیق کرلین کہ کہین اُس طریقہ کا سلسلہ بیچ سے کٹ نہ گیا ہو سلسلہ کٹنے کی یہ صورت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکے آجتک جو مرشد لوگ بیعت ہوتے اور مرشد کی صحبت کی برکت حاصل کرتے اور مرشد سے تعلیم پاتے یا خرقہ پاتے یا ہاتھ ملاتے چلے آئے ہین سو یہ واسطہ بیچ سے کٹ نہ گیا ہو ✣ مثلاً کوئی شخص کسی مرشد سے بیعت نہوا ہو اور اُس مرشد کے نام سے لوگون کو بیعت کرنے لگے ✣ یا ایک مرشد مرگیا اور اُسکا بیٹا نابالغ تھا اور اپنے باپ سے نہ تو بیعت ہوا نہ ہاتھ ملایا نہ خلافت پایا پھر جب بڑا ہوا تب لوگون کو مرید کرنے لگا اور اپنے باپ کے سلسلہ مین اپنا نام بھی داخل کیا اُسکا سلسلہ کا کوئی شخص کفر کے عقیدے پر یا سنت وجماعت کے عقیدے کے سوا دوسرے عقیدے پر یا قصداً کفر کی رسم اور چال کے اختیار کرنے پر بغیر توبہ کے مرا ہو ✣ کیونکہ ایسے کٹے سلسلہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی خوشبو اور تاثیر کہان سو ایسے سلسلہ کو بالکل چھوڑ دے اور اگر اپنے مرشد مین جس سے بیعت کرچکا ہی عقیدے کا فساد نہ پاوے اگرچہ وہ مرشد گناہ کبیرہ مین گرفتار ہو تو اُسکے بیعت کے علاقہ کو نہ چھوڑے اور اُسکو اکیلے مین نصیحت کرے اور اُسکے حق مین اُس بلا مین نجات کیواسطے دعا کرے ✣ اور ظاہری مین اور باطنی کوشش کرے اور اُس گناہ کے کام مین اُس مرشد کی تابعداری کو حرام جانے ✣

نوین نصیحت

اب اِسوقت مین سنت کے جاری کرنے اور بدعت کے مٹانے کیواسطے مصلحت وقت یہی ہی کہ حضرت سید احمد قدس سرہ العزیز کے طریقہ مین داخل ہو کیونکہ وہ جناب سید عالی نسب حنفی المذہب مجاہد اور شہید اور عالم ربانی اور اِس زمانے کے مجدد اور بڑے صاحب تاثیر ہین اور اُنکا سلسلہ حدیث اور تفسیر اور طریقت کا سید العلما و سند الاولیا حجت اللہ علی العالمین وارث الانبیاء والمرسلین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز سے ملتا ہی ✣ اور وہ سلسلہ نہایت مشہور اور معتبر ہی ✣ اور اِس ملک کے سارے محدث اور مفسر کا سلسلہ اُنھین سے جا ملتا ہی اور محدث ممدوح نے حضرت سید صاحب کو اپنی ساری نعمتین ظاہری اور باطنی بخش کے اُنکو اپنا خاص خلیفہ کیا ✣ اور یہ جو عوام لوگون مین مشہور ہی کہ سید صاحب کو علم نہ تھا سو یہ بات غلط ہی اُسکی حقیقت یہ ہے کہ علم

ظاہری بھی سید صاحب نے اپنے مرشد محدث ممدوح کے درسمین حاصل کرنا شروع کیا تھا ایک روز حضرت
محدث ممدوح نے حضرت سید صاحب کے علم لدنی کی استعداد دیکھ کے اُنکی کتاب کو رکھوا دیا اور باطنی تعلیم مین
متوجہ ہوئے تب حضرت ممدوح کی تعلیم کی برکت سے حضرت مجدد ممدوح کو سارے علم جو ظاہری تحصیل مین باقی رہگئے
تھے سو سب آگئے* اور حضرت مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت سند الاولیا شاہ صاحب کی خدمت فیضدرجت
مین عرض کیا کہ حضرت سید صاحب کے فرمادینے سے تہجد کی نماز مین مثل صحابہ کے مین نے لذت پایا اور اُنسے مین
بیعت حاصل کیا* اور پوچھا کہ یا حضرت مین اکثر طریقہ والون کے حلقۂ توجہ مین بیٹھا مگر جو فائدہ مجکو رات کو سید صاحب کے
فرمادینے سے حاصل ہوا سو کبھی نہوا تھا سو یہ سید صاحب کی تعلیم کون طریقہ کی تعلیم ہی* تب حضرت شاہ صاحب نے
فرمایا کہ میان ایسے لوگ جو زبان سے کہ دیوین وہی طریقہ ہی ایسے لوگ خود صاحب طریقہ ہوتے ہین جسکے حق مین
اتنے بڑے محدث شیخ زمانے کے اسقدر تعریفین فرماوین اُسکے مقبول اور کامل ہونے مین کیا شک ہی جو کوئی مکے
مدینے مین گیا ہوگا اور وہان کی جمعہ اور جماعات کی محافظت کو وہان کے وعظ اور درس کو اور وہان کے لوگونکی
رسم اور چال کو دیکھا ہوگا اور حضرت سید صاحب کے قافلہ کو دیکھا ہوگا وہان کی جمعہ اور جماعات کی محافظت
اور سارے احکام شرعی کی قید اور تاکید کو دیکھا ہوگا اُنکے دین مذہب کی مضبوطی کو دیکھا ہوگا اُن لوگونکی خاکساری
اور مراقبہ اور توجہ کی تاثیر کو دیکھا ہوگا اُن لوگون کے گھاس لانے لکڑی چیر نے بوجھا ڈھونے
کو دیکھا ہوگا اور ان کامون مین جو اس قافلے مین پیر مرید پڑھے ان پڑھے سب برابر
تھے اور سبکی ایک رائے تھی اسباب کو دیکھا یا سُنا ہوگا اور اُنکے جہاد کرنیکی ہمت اور قوت اور ثابت قدمی کو دیکھا
یا سنا ہوگا وہ شخص پہچانے گا کہ حضرت سید صاحب کیسے بزرگ تھے اور اُس شخص پر صاف کھلجاویگا کہ ایسے کے
مسلمانون کا دشمن اور حاسد سوائے کافرون اور منافقون کے کوئی نہین ہوتا* جب یہ خاکسار مکہ معظمہ مین گیا
اور شیخ مصطفے مرداور رحمۃ اللہ حنفی اماموں کے سردار سے جب خوب ملاقات اور محبت ہوئی اور اُس جناب نے
حضرت سید صاحب سے اپنے بیعت ہونیکا سارا حال اور سید صاحب کی مدح بیان کیا تب روح کو تازگی اور
ایمان کو قوت دونی اور تگونی ہوگئی* جو لوگ سید صاحب کو دیکھے ہونگے وہ پہچانین گے کہ اس خاکسار نے
سید صاحب کا جو اسقدر مذکور کیا ہی سو ہزار مین سے ایک بھی نہین ہی* اور حق یہ ہی کہ فقیر سید صاحب کا کچھ
حال بیان کر کے اس ملک کے لوگون کا حال اچھا کر دینا چاہتا ہی* اب سید صاحب کی ابتدا کا کچھ مختصر حال
سنو حضرت سید صاحب کو حضرت محدث ممدوح سے بیعت کرتے اور اُس سند اولیا کے توجہ کی برکت سے آچھے
اچھے معاملات ظاہر ہوئے کہ ان معاملات کا ذکر صراط المستقیم کے آخر مین ہی* اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ حضرت سید صاحب
کو خواب مین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے تین خرما ایک ایک

کرکے کھلایا اور جب سید صاحب جاگے تو اُسکا اثر اپنے جی مین پایا اور اُسی واقعہ سے سید صاحب کو راہ نبوت کے سلوک کا شروع حاصل ہوا ✤ بعد اسکے ایک روز خواب مین جناب ولایت مآب علی مرتضے کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضے اللہ تعالے عنہا نے سید صاحب کو اپنے تئین ہاتھہ مبارک سے خوب سا نہلایا جیساکہ اپنے بچون کو نہلاتے ہین ✤ اور جناب فاطمۃ الزہرا نے ایک لباس بہت ہی عزت کا اپنے ہاتھہ مبارک سے سید صاحب کو پہنایا ہی تب اس واقعہ کے سبب سے یعنے رسول مقبول کے دونون پیارون کے نہلانے اور عمدہ لباس پہنانے کی برکت سے راہ نبوت کے کمالات ظاہر ہوئے ✤ یہانتک کہ جناب حضرت حق کیطرف سے حکم ہوا کہ جو شخص کہ تیرے ہاتھہ پر بیعت کریگا اگرچہ لاکھون ہونگے مین ہر ایک کو کفایت کرونگا ✤ یہ سب بیان سنکے معتقد شخص کو اعتقاد زیادہ ہوتا ہی ✤ اور دین مین مضبوطی کا باعث ہوتا ہی ✤ اور جس شخص کو حضرت سید صاحب سے اعتقاد نہو وہ شخص سید صاحب کی مجددی کی تاثیر کی باتون مین جو مذکور ہوئین بنظر انصاف کے غور کرے اور اُنکے ظاہر ہونے کے قبل کے حال اور دین کی سستی ہوجانے مین غور کرے تو یقین ہی کہ اُسکا اعتقاد بھی درست ہوجاوے ✤ الغرض یہ خاکسار اخلاق کی نظر سے جو خوب غور کرتا ہی تو یہی مضمون حق معلوم ہوتا ہی کہ جسکو حق سبحانہ کے ملنے کیواسطے اخلاص کے ساتھہ بیعت طریقت کی منظور ہو تو وہ اگر اس زمانے کے کسی بزرگ سے بیعت ہوچکا ہی تب بھی تبرکًا برکت حاصل کرنے کیواسطے حضرت سید صاحب کے سلسلہ مین داخل ہوجاوے اور وہ شخص اگر مرشد ہی تو وہ بھی اخلاص کے ساتھہ تبرکًا سید صاحب کے سلسلہ مین داخل ہوجاوے اور اپنے مریدون کو قدیم بزرگون کی طرح سے دونون خاندان کا شجرہ دیا کرے ✤ اور اپنے دونون خاندان مین بیعت حاصل کرنے کی دلیل اس صحیح اور معتبر خبر کو مقرر کرے ✤ کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کو بیعت حاصل تھی حضرت امام محمد باقر رضے اللہ تعالی عنہ سے اُنکو حضرت امام زین العابدین رضے اللہ تعالی عنہ سے اُنکو حضرت سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے اُنکو سید الاولیا خاتم الخلفا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اُنکو سید الانبیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ✤ اور پھر اُنھین حضرات امام جعفر صادق رضے اللہ تعالے عنہ کا بیعت حاصل تھی رئیس الفقہاء تابعین قاسم ابن محمد رضے اللہ تعالے عنہ سے اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے اُنکو امیر المومنین سید المسلمین افضل الخلفاء الراشدین ابی بکر الصدیق رضے اللہ تعالی عنہ سے اُسکو سید المرسلین امام المتقین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح سے بہت سے اولیاء اللہ کا سلسلہ دو دو تین تین چار چار شخص کے وسیلہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جاملتا ہی ✤

دسوین نصیحت

اور اِس نصیحت مین چار فائدہ ہین ✣ پہلا فائدہ ✣ جو شخص خود منڈا اور بے سند ہو اُس سے خبردار نہ کوئی وعظ سنے اور نہ کوئی مرید ہو خصوصاً وعظ سننے کے مقدمہ مین لوگ بڑی احتیاط کرین ✣ ہان جو شخص کہ شہرون مین عالمون کے روبرو سند کے ساتھ وعظ کہتا ہی اور عالم لوگ اُسکے وعظ کو پسند کرتے ہین یا وہ شخص کسی معتبر عالم کا شاگرد ہو اور حدیث شریف کی شرح ✣ اور قرآن مجید کی تفسیر سے واقف ہی ✣ اور دین اور مذہب مین کامل ہی اگرچہ وہ شخص وعظ نہین کہا کرتا مگر وہ شخص وعظ کے قابل ہی ایسے شخص کا وعظ سنین اور جو شخص ایسا نہین ہی اور فقط گانون گنوئین مین وعظ سنانا چاہتا ہی اور اُسکا وعظ ہرگز نہ سنین کیونکہ عوام مین جو غلط غلط مسئلے اور بدعت کی درستی کی جھوٹی جھوٹی دلیلین مشہور ہین سو ایسے واعظون کے سبب سے ✣ شمائل ترمذی کے آخر مین ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُسنے کہا کہ یہ حدیث جو ہی سو دین ہی سو اُس شخص کا حال دریافت کرلو جس سے اپنا دین سیکھو گے اسواسطے مفسرون محدثون قاریون فقیہون طریقت والون مین قدیم سے یعنی صحابہ اور تابعین کے زمانے سے آجتک اپنے علم کی سند کا بیان کرتا چلا آتا ہی ✣ اور محدثون نے لکھا ہی کہ اگر سند نہوئی تو جو شخص جو چاہتا سو کہدیتا اور یہ سند کا یاد رکھنا اور قرآن شریف اور علم کی سند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچانا اِس امت مرحومہ کا خاصہ ہی دوسری امت مین نعمت موجود نہین ہی ✣ تو جو شخص سند والا ہو اور اُس سے دین اور معرفت ملے وہی عالم ہی اُسیکو اپنا مرشد مقرر کرے ✣ اور جب اُسکا مرید ہو تب جیسا کہ شریعت مین مرشد کی تابعداری کا حکم ہی اُسکی ویسی ہی تابعداری کرے فقط نام کیواسطے مرشد مقرر نہ کرے کہ جسطرح سے ہمارے یہان اور سب سامان اور اسباب موجود ہی ویسا مرشد بھی ہی تاکہ لوگون مین ہمارا نام مشہور رہے ✣ اور لوگ کہین کہ یہ فلانے کا گھوڑا ہاتھی اور اونٹ ہی ✣ یہ فلانے کا شیر چیتا پاڑھا گینڈا ہی ✣ یہ فلانے کا بھانڈ بھگتیا ہی ✣ یہ فلانے کی بائی کسبی ہی ✣ یہ فلانے کا مرشد ہی ✣ اب مرشد سے اعتقاد درست ہونے کیواسطے ایک بڑے فائدہ کا مضمون عوارف کے مضمون کا خلاصہ یاد رکھنا بہت مفید ہی وہ یہ ہی جیسا کہ باپ مان سے جو فرزند پیدا ہوتا ہی تو اِس پیدایش کو ولادت طبیعی ظاہری کہتے ہین ✣ اور مرشد سے مرید ہونے سے چونکہ اُسکی جبلت صاف بدل جاتی ہی کہ بدجبلت نیک ہوجاتی ہی اور گویا کہ اُسکی نئی پیدایش ہوتی ہی اِس سبب سے اِس پیدایش کو ولادت معنوی کہتے ہین ✣ اور جیسا کہ ولادت طبیعی کے فائدہ کیواسطے چار طبیعت آب آتش خاک باد حق سبحانہ تعالی نے مقرر کیا ہی ویسا اِس ولادت معنوی کے فائدے کے واسطے بھی چار چیزین مقرر کیا ہی ایمان اور توبۂ نصوح اور دنیا مین زہد کرنا ✣ اللہ کیواسطے ہمیشہ برابر ظاہر اور باطن مین عمل کرکے اپنے واسطے مقام عبودیت کا ثابت کرنا ✣ آدم علیہ السلام کے قالب کی ظاہری پیدایش چونکہ زمین کے اجزا سے ہوئی اِس سبب سے اُسمین خواہش نفسانی پیدا ہوئی ✣ اور اسی سبب سے آدم علیہ السلام نے فنا کے درخت کی طرف یعنے گیہون کے درخت کی طرف ہاتھ بڑھایا ✣ اور اُنکے قالب مین جب روح پھونکی گئی اور روح کا تعلق ہونے سے معنوی پیدایش حاصل

ہوئی تب آدم علیہ السلام کو علم اور معرفت حاصل ہوئی + اور آدم علیہ السلام کا قلب علم اور معرفت کی کھان ٹھہرا + اور اُنکا قالب خواہش نفسانی کی کھان ٹھہرا + بعد اُسکے آدم علیہ السلام سے خواہش نفسانی اور علم دونون نکل کے اُنکے فرزندون مین میراث رہے + اور ظاہری پیدائش کی راہ سے آب آتش خاک باد ان چارون طبیعت کے وسیلہ اور لگاؤ کے ساتھ آدم علیہ السلام اپنے فرزند کے باپ ٹھہرے اور باطنی پیدائش کہ بارہ سی علم کے وسیلہ اور لگاؤ کیساتھ اپنے فرزندونکے باپ ٹھہرے فرزندونمین فنا اور موت نے راہ کیا + اور باطنی پیدائش جو ہی سو فنا اور موت سے محفوظ ہی + کیونکہ وہ شجرۃ الخلد یعنی ہمیشہ رہنے کے درخت سے حاصل ہوئی ہی اور شجرۃ الخلد علم کا درخت ہی گیہون کا درخت شجرۃ الخلد نہین ہی جسکو شیطان نے فریب کی راہ سے آدم علیہ السلام سے شجرۃ الخلد کہا تھا + اور شیطان کا دستور ہی کہ ہر چیز کو اُسکے اُلٹے دکھاتا ہی تو اس دلیل سے صاف کھل گیا کہ اس دنیا مین اس ظاہری پیدائش کا وسیلہ ماں باپ ہوتا ہی + اور اس باطنی پیدائش کا وسیلہ مرشد ہوتا ہی + اور اُسکے وسیلے سے آدم علیہ السلام کے علم اور معرفت کی میراث ملتی ہی + تو اب لوگون کو لازم ہی کہ مرشد کی قدر پہچانین + اور اُسکا حق خوب ادا کرین + کیونکہ مرشد کے وسیلے سے نعمت بے زوال علم اور معرفت کی ملتی ہی + اور ماں باپ سے بھلائی کا حکم قرآن شریف مین بہت مقام مین فرمایا + اور فرمایا کہ اگر تیرے سامنے ماں باپ دونون یا اُنمین سے ایک بڑھاپے کو پہونچ جاوے تو اُنکو ہون بھی نہ کہہ + اور اُنکو نہ جھڑک + اور اُنسے ادب کے ساتھ بات کر + اور اُنکے آگے عاجزی کر پیار سے اور اُنکے حق مین دعا کر کہ ای رب اُنپر رحم کر جیسا کہ اُنھون نے مجکو چھوٹا سا پالا + **دوسرا فائدہ** اور ماں باپ اور مرشد اور سب حقدارون نے حق سے اللہ سبحانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا نگاہ رکھنا مقدم سمجھے + اور اُنکے حق کا نگاہ رکھنا یہی ہی کہ اللہ رسول کی محبت اپنے جان مال فرزند اور سارے لوگون سے زیادہ رکھے + اور دونون محبت کی نشانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی سو اُنکی اتباع جیسا کہ مذکور ہوئی پوری پوری اختیار کرے + اور کفر کی ساری رسم اور چال اور مشابہت + اور تہوار شراکت اور بدعت کو یک قلم چھوڑ دے + اور کفر کی رسم اور مشابہت کا ہمنے صرف تھوڑا سا ذکر کر دیا ہی + اب اپنی نظر مین اور دیندار عالمون کے فرمانے سے اور بھی جو کچھ تحقیق معلوم ہو کہ یہ رسم کفر کی یا مشابہت کفر کی ہی اُسکو ایکبارگی ترک کرے + مثلاً شادی کی ضیافت جو بعضے تو ہمساری بیجج کرتے ہین + اور باوجودیکہ قرآن شریف اور حدیث شریف سے ثابت ہی کہ سارے مومن بھائی ہین لوگ اِسکے خلاف کھانے پینے کیواسطے برگ مقرر کرتے ہین یعنے اپنا اپنا جتھا اور سنگت جدا جدا کر لیتے ہین + اور ایک گروہ کے ساتھ دوسرے نہین کھاتے + اور مسلمانون کے کھانے کے بعد جو کھانا بچ رہتا ہی اُسکے کھانے سے نفرت اور گھن کرتے ہین + اور ضیافت کیواسطے

جو مٹی کا برتن طباق وغیرہ لاتے ہین اُسکو بعد کھلانے کے پھینک دیتے ہین اور اُس مٹی کے برتن کے دھونے سے بھی پاک نہین جانتے حالانکہ ہمارے دین مین کتے کا چاٹا مٹی کا برتن بھی ایکبار مٹی لگاکے اور چھ بار صرف پانی سے دھونے سے پاک ہوجاتا ہی ✤ یا عربی لباس جو مستحب ہی قطع نظر اُس سے انگرکھا قبا پائجامہ جو مباح اور اِس ملک کے مسلمانون کا لباس ہی اُسکو بھی اِس ملک کے اکثر لوگ ترک کئے ہین بلکہ اُسکے پہننے سے شرماتے ہین ✤ اور ہندؤن کے مشابہ دھوتی پہنتے ہین کہ اُس سے پچھلی طرف کی ران اور زانو کھلا رہتا ہی وعلی ہذا القیاس ✤

تیسرا فائدہ

اِس آخری زمانے مین خصوصًا اِس ملک مین اکثر ضیافتون اور عرسون اور شادی اور غمی اور خیرات اور صدقات مین بلکہ عبادتون اور وعظ اور تلاوت اور امامت اور اقتدا اور مرید کرنے مین مرید ہونے وغیرہ نیک کامون مین جتنے خلل اور فساد ہوتے ہین سو سب اخلاص کے ترک کرنے اور ریا اور سمعت کے اختیار کرنے کے سبب سے ہوتے ہین ✤ اور یہ کام صاف صاف بھلی چال کو بری چال سے بدلتا ہی کیونکہ اخلاص کے اختیار کرنے اور ریا اور سمعت کے چھوڑنیکا صاف صاف آیتون حدیثون مین موجود ہی ✤ ریا یعنے دکھلانے کو عمل کرنا اور سمعت یعنے سنانے کو عمل کرنا ✤ اور اخلاص کے یہ معنے ہین کہ جو عمل کرے اُس سے اللہ ہی کو چاہیے اور وہ عمل خالص اور نرا اللہ ہی کیواسطے کرے ✤ ابو یعقوب سوسی نے کہا کہ اعمال مین سے وہ عمل خالص ہی جسکو فرشتہ نہ جانے تاکہ لکھے ✤ اور دشمن یعنے شیطان نہ جانے تاکہ اُسکو خراب کرے ✤ اور نفس نہ جانے تاکہ اُس عمل مین تکبر اور غرور کرے یہ مضمون تعریف وغیرہ تصوف کی کتابون کا خلاصہ ہی ✤ اب اپنے دلمین لوگ آپ انصاف کرین کہ ضیافتون وغیرہ مذکورہ چیزون مین جو لوگ زیر بار اور بدعت اور گناہ مین گرفتار اور قرضدار اور ذلیل ہوتے ہین اور نفسانیت کو دخل دیتے ہین تو اخلاص کے ترک کرنے اور ریا اور سمعت کے اختیار کرنے کے سبب سے ہی یا نہین ✤ مثلًا ایک شخص کو دس آدمی کے کھلانیکا مقدور ہو اور وہ اخلاص پر عمل کرکے دس ہی آدمی کے کھلانے پر کفایت کرے اور زیادہ تکلف کرے اور نمود کیواسطے قرض نہ کرے اور جنکے کھلانے مین زیادہ ثواب سمجھے اور جو لوگ مستحق معلوم ہون اُنھین کو خالص نیت سے کھلاوے اور ریا اور اپنی نمود کا خیال نہ کرے تو اُسپر کیسی آسانی ہوگی اور ہر طرح کی آفت اور بلا سے کیسا بچ جاویگا اس بات کو ہر کام مین قیاس کرین تاکہ دونون جہان کی راحت اُنکے نصیب ہو اور باران رحمت کا اُنپر برسے

چوتھا فائدہ

✤ یہ فائدہ عام کیواسطے بطور نمونہ کے سند کی صورت لکھنا مصلحت وقت نظر آیا سو یہ خاکسار اپنی سندون مین سے بعض سند لکھہ دیتا ہی تاکہ لوگون کو خود منڈے مکار اور سندی عالم اور مرشد دیندار کا پہچاننا آسان ہوجاوے وہ

ہہی کہ اِس خاکسار کو حدیث کی کتاب جامع ترمذی کی سند اِسطرح پر حاصل ہی کہ اِس خاکسار نے جامع ترمذی کو
حضرت مولانا احمد اللہ ابن ولیل اللہ صدیقی آنامی سے پڑھا ❊ اور اُسکی اجازت بھی اُس جناب سے حاصل کی
اُنھون نے حضرت مولانا محمد اسحٰق سے پڑھا ❊ اُنھون نے کہا کہ مجھکو اجازت اور قراءت اور سماعت شیخ عبد العزیز
سے حاصل ہوئی ❊ اور اُس جناب کو اجازت اور قراءت اور سماعت اپنے باپ شیخ ولی اللہ ابن شیخ عبد الرحیم
دہلوی سے حاصل ہوئی ❊ اُنھون نے کہا خبر دی مجھکو ابو طاہر مدنی نے یعنی مجھکو اُس کتاب کو پڑھایا خبردار کیا ابو طاہر
مدنی نے ❊ اُنھون نے اپنے باپ ابراہیم کردی سے اُسکا علم حاصل کیا ❊ اُنھون نے شیخ مزاحی سے ❊ اُنھون نے
شہاب احمد سبکی سے ❊ اُنھون نے شیخ نجم غیطی سے ❊ اُنھون نے زین زکریا سے ❊ اُنھون نے عز عبد الرحیم
سے ❊ اُنھون نے شیخ عمر مراغی سے ❊ اُنھون نے فخر ابن بخاری سے ❊ اُنھون نے عمر ابن طبرزد بغدادی سے
اُنھون نے کہا کہ وے ہمکو ابو الفتح عبد الملک ابن عبد اللہ ابن ابی سہل ہروی کرخی نے ❊ اُنھون نے کہا کہ
خبر دی ہمکو قاضی زاہد ابو عامر محمود ابن قاسم ابن محمد ازدی رحمۃ اللہ نے ❊ اور شیخ ابو نصر عبد العزیز ابن محمد ابن
علی ابن ابراہیم تریاقی ❊ اور شیخ ابو بکر احمد ابن عبد الصمد ابن ابی الفضل ابن ابی حامد غورجی رحمہما اللہ نے ❊ تینون
بزرگون نے کہا خبر دی ہمکو ابو محمد عبد الجبار ابن محمد ابن عبد اللہ ابن ابی الجراح جراحی مروزی مرزبانی نے ❊ اُنھون
نے کہا خبر دی ہمکو ابو العباس محمد ابن احمد ابن محبوب ابن فضیل محبوبی مروزی نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو
ابو عیسیٰ محمد ابن عیسیٰ ابن سورہ ابن موسیٰ ترمذی حافظ نے محدثون کی بولی مین حافظ کہتے ہین جسکو سند کے ساتھ
لاکھ حدیث یاد ہوتی ہی ❊ پھر ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی ساری کتاب مین اپنے سے لیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تک سند دیا ہی ❊ اسطرح سے کہا ابو عیسیٰ ترمذی نے اِس حدیث کو بیان کیا ہمسے عمر ابن حفص شیبانی نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ ابن وہب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمرو ابن حارث نے اُسنے سنا دراج سے ❊ اُسنے
سنا ابن حجیرہ سے ❊ اُسنے سنا ابو ہریرہ سے ❊ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتَ
زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ادا کیا تونے زکوٰۃ اپنے مال کی تحقیق ادا
کیا تونے جو حق تجھپر ہی اسطرح سے اِس خاکسار کو حدیث کی بہت سی کتابون کی سند حاصل ہی ❊ اور

قرآن شریف

کی سند اسطرح پر حاصل ہی کہ اِس خاکسار کو قراءت اور سماعت سورۂ فاتحہ اور سورۂ صف کی اور اجازت تمام قرآن مجید
کی حاصل ہوئی مولانا احمد اللہ ابن دلیل اللہ صدیقی انامی سے اُنکو شیخ عمر ابن عبد الرسول ابن عبد الکریم
مکی حنفی سے اُنکو بہت سے قاریون سے اور اُنھین سے ایک ابو الحسن علی ابن عبد البر ونائی حسنی ہین اُنکو
سید محمد مرتضیٰ ابی الفیض حسینی زبیدی مصری سے اور شیخ القراء والقراءت عبد الرحمٰن ابن عبد اللہ ابن

محمد زبیری سے دونون کو محمد حسنی بلدی سے ✤ اور ایک اور دوسرے شخص سے کہ وہ نام ہمارے پاس سے
جاتا رہا ہی اور عبد الرحمن ابن عبد اللہ نے اور بھی دو شخصون کا نام ذکر کیا اور محمد حسنی اور اُس دوسرے شخص
دونون کو شیخ القراء کے دیار مین شمس ابی عبد اللہ محمد بن قاسم ابن اسمعیل البقری سے اُنکو شمس الدین بابلی سے
اُنکو اپنے مامون سلیمان ابن عبد الدائم بابلی سے اُنکو نجم الدین ابی الاشراق محمد ابن احمد ابن علی سکندری سے
اُنکو شمس الدین محمد ابن محمد ابن عمر سے اُنکو قطب الدین محمد ابن محمد ابن عبد الخیفر سے اُنکو شمس محمد ابن ناصر دمشقی
سے اُنکو عمار ابی بکر ابن ابراہیم ابن ابی قدامہ سے اُنکو ابی عبد اللہ محمد ابن ہبا بہ وادی آشی سے اُنکو امام ابی العباس
احمد ابن محمد خزرجی سے جو ابن العماد بھی مشہور رہین اُنکو ابی الحسن محمد ابن احمد سلمون بلسبنی سے اُنکو ابی الحسن علی ابن
محمد ابن ہذیل سے اُنکو ابی داؤد سلیمان ابن نجاہ اموی سے اُنکو ابی عمر عثمان ابن سعید ابن عمر عثمان دانی سے اُنکو
فارس ابن احمد حمصی سے اُنکو عبد الباقی ابن حسین مقری سے اُنکو احمد ابن سالم ختلی سے اُنکو حسن ابن مخلد سے
اُنکو بزی سے اُنکو عکرمہ ابن سلیمان سے اُنکو اسماعیل ابن عبد اللہ سے اُنکو ابن کثیر سے اُنکو مجاہد سے
اُنکو عبد اللہ ابن عباس سے اُنکو ابی ابن کعب سے اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ابی نے جب مین
پہنچا والضحیٰ پہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہ تو یہانتک کہ ختم کرے ✤ اور مشائخ طریقت کے
سلسلہ کی سند اِس خاکسار کو جو حاصل ہوئی ہی سو اِس خاکسار کے شجرہ سے دریافت کرین والسلام خیر الکلام تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم پھر بعد اور صلواۃ کے خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی کیطرف سے
دینی بھائیون کی خدمت شریف مین بعد سلام وعلیکم ورحمۃ اللہ کے ظاہر ہو کہ اس خاکسار نے نقشبندیہ طریقہ کے
اشغال مین سے چھوٹون لطیفون مین سے لیکے مشاہدہ حاصل ہونے تک کا شغل کا بیان زاد التقوی ورفیق السالکین
مین لکھا ہی اور ہزارون بھائیون کو توجہ دیکے اس شغل کی تعلیم بھی کیا تھا سواب مجددیہ طریقہ کے جس شغل کو اپنے
بھائیون کیواسطے بہت مفید جانا اُسکو اپنے رسالہ نور علی نور سے نکال کے اس رسالہ فیض عام مین نہایت
مختصر لکھا تاکہ ہر کوئی چند ساعت مین دیکھ سکے اور فیض عام ہو اور جو شخص کہ اس رسالہ کے مضمون کے موافق ذکر
اور مراقبہ کریگا اُسکو اطمینان قلب اور اللہ تعالی کی محبت حاصل ہوگی بلکہ غور کے ساتھ اس رسالہ کے صرف دیکھ
جانے سے بھی ایک طور پر یہ مقصد حاصل ہوگا اسیواسطے اس رسالہ کا نام فیض عام ہوا اور صرف لطیفون کی
حقیقت اور اُنمین ذکر کرنیکا فائدہ دو فائدون مین کھول دیا اور باقی جو مضامین کہ سلوک مین ضروری ہین
سو نور علی نور مین ضرور دیکھین مگر اُسمین کا ایک مضمون نور علی نور کی نوین ہدایت کی چھٹھین وعظ سے +اور دوسرا
مضمون نوین وعظ کا چوتھے فائدے کا + اور تیسرا مضمون + نوین ہدایت کے چھٹھین وعظ کا اس رسالہ
کے تیسرے فائدہ مین لکھا اور ایک خاتمہ متفرق فائدون کے بیان مین لکھا اور جس مقام مین مکتوب کا ذکر
آوے وہان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا مکتوب سمجھنا + پہلا فائدہ + اب مناسب ہی
کہ بھائی لوگ اسیطور سے شغل کیا کرین اور اس خاکسار کی روحانیت یعنے روح کا متوجہ ہونا اور روح کی آرزو اور
روح کا قصد اور روح کی تاثیر جو طالبون کی تعلیم کیطرف متوجہ ہی اور ایک التفات خاص اُنکی طرف رکھتی ہی اُسکو

توجہ جانین قول الجمیل مین نقشبندیہ بزرگون کے تصرفات کے بیان مین اور نور علی نور مین رابطۂ شیخ کے بیان
مین اِس مضمون کی حقیقت دریافت کرین ﴿اب پہلے ایک مضمون کا رآمدنی اُس شغل کے فہم مین آنے کے
واسطے سُنکے تب اُس شغل کا بیان سُنو وہ یہ ہی کہ عالم خلق اور عالم امر کیا ہی اور سلوک کی راہ سات قدم ہی یا دو
قدم ہی اور کون لطیفہ عالم خلق ہی اور کون لطیفہ عالم امر ہی اور انسان مین کتنے لطیفے ہین اِن سب باتون
کا یہ بیان ہی کہ نقشبندیہ طریقے مین چھ لطیفے مشہور ہین اور حضرت مجدد رحمہ اللہ کے بعضے مکتوب مین سات
لطیفے لکھا ہی اور حضرت شیخ ابوسعید مجددی قدس سرہ کے رسالہ مین دس لطیفے لکھا ہی اُس رسالہ مین فرماتے
ہین جان تو کہ حضرت امام ربانی اعنی مجدد الفثانی رضی اللہ عنہ اور اُنکے تابعدارون نے تحقیق فرمایا ہی کہ انسان
مرکب ہی دس لطیفون سے جو پانچ عالم امر سے ہین اور پانچ عالم خلق سے وہ پانچ جو
عالم امر سے ہین یہ ہین ﴿قلب روح سر خفی اخفی اور عالم خلق کے یہ ہین لطیفۂ نفس اور اربع عناصر ﴿اور عالم امر
اُسکو کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جب حکم کیا کہ کن یعنے پیدا ہو جا اُس حکم کے ساتھ ہی فی الفور پیدا ہوگئے اور عالم
خلق اُسکو کہتے ہین جو بتدریج یعنی آہستہ آہستہ اور اپنے اپنے وقت معین مین مخلوق ہوئے ہین انتہی ﴿اور یہ بعضے
بھی کہ عالم خلق محسوس ہین یعنے حواس سے دریافت ہوتے ہین اور ظاہر ہین اور عالم امر جو حواس سے دریافت
نہین ہوتے اور پوشیدہ ہین کسی نے انھین عالم امر کا اعتبار کرکے سلوک کی راہ کو دو ہی قدم کہا اور کسی نے
سات قدم کہا اور رسالہ مکیہ مین بھی سات لطیفے لکھا ہی چھ مذکورہ اور ایک قالبیہ اور وہی قالبیہ اربع عناصر ہی یعنی
آب آتش خاک باد ﴿اور حضرت مجدد رحمہ اللہ کے بعضے بعضے مکتوبات سے بھی دس لطیفے سمجھے جاتے ہین
سو سب بات ٹھیک ہی کسی حساب سے چھ ہین کسی حساب سے سات ہین کسی حساب سے دس ہین اب
اِس بات کی شرح کیواسطے ہم حضرت مجدد کے ایک مکتوب کو شرح کرکے لکھتے ہین سنو مکتوب پنجاہ
وہشتم مین جو سید محمود کے پاس لکھا تھا فرماتے ہین ای مخدوم یہ راہ کہ ہم جسکے قطع اور طی کرنے اور پار
ہو جانے کے نزدیک ہین سو سات قدم ہین انسان کے ساتون لطیفون کے شمار کے موافق دو قدم
عالم خلق مین ہین کہ قالب اور نفس سے علاقہ رکھتے ہین اور پانچ قدم عالم امر مین ہین جو قلب اور روح اور
سر اور خفی اور اخفی سے علاقہ رکھتے ہین اور اِن ساتون قدمون مین سے ہر ایک قدم مین سالک دس ہزار
پردے کو پھاڑتا ہی یعنے پردے پھاڑکے اُس پردے کے پار گذر جاتا ہی وہ پردے نور کے ہون یا تاریکی کے
حدیث مین آیا ہی کہ بیشک اللہ تعالے کے ستر ہزار پردے ہین نور کے اور تاریکی کے ﴿
اور پہلا قدم کہ عالم امر مین رکھتے ہین تجلی افعال کی ظاہر ہوتی ہی یعنے جب لطیفۂ قلب مین ذکر اور مراقبہ
کرتے ہین تب اللہ سبحانہ کے افعال کھل جاتے ہین یعنے افعال کی حقیقت دل سمجھتا ہی اور افعال کے سمجھنے کی

لیاقت اور استعداد اللہ سبحانہ نے دل کو دیا ہی + اور دوسرے قدم مین تجلی صفات کی ہوتی ہی یعنے روح پر
اللہ سبحانہ کی صفات ثبوتیہ کھل جاتی ہین اس بات کی لیاقت اور استعداد اللہ سبحانہ نے روح کو دیا ہی یعنے
قلب سے بڑھ کے روح کا درجہ ہی اور صفات ثبوتیہ وہ صفات ہین جو ذات مقدس کیواسطے ثابت ہین +
اور تیسرے قدم مین ذات کی تجلیون مین شروع ہوتا ہی یعنے اللہ سبحانہ کی معرفت کھلنی شروع ہوتی ہی یعنے
شیون اور اعتبارات اسپر کھلتے ہین اور شیون اور اعتبارات کا بیان نور علی نور کی آٹھوین ہدایت مین لکھا
اسکا خلاصہ یہ ہی کہ صفات جو ہین سو خارج مین سمجھی جاتی ہین وجود زائد کے ساتھ یعنے ذات کے سواے
اور ذات سے جدا اور شیون جو ہین سو نرے اعتبارات اور فرض کیے گئے اور ٹھہرا لیے گئے ہین اور شیون
کا علم ہوتا ہی کہ یہ صفت ذات مین ہی اور ذات سے خارج نہین بلکہ عین ذات ہین اور روح سے بڑھ کے
سر کی لیاقت اور استعداد ہی پھر اسکے بعد خفی اور اخفی مین ذات کی تجلیون اور معرفت کا حاصل ہونا بڑھتا
جاتا ہی ان دونون لطیفون کے درجون کے تفاوت کے اندازے پر اس مضمون کو نور علی نور کی نوین
ہدایت کے تیسرے اور ساتوین وعظ مین دیکھو اسکا خلاصہ یہ ہی کہ خفی مین صفات سلبیہ کھل جاتی ہین صفات سلبیہ
وہ صفات ہین جو اپنی ضد کو مٹاتی اور نفی کرتی ہین مثل قدم کے کہ نئے ہونیکو مٹاتا ہی اور مثل بقا کے
کہ فنا کو مٹاتا ہی اور سلبیہ صفات کے سوا سب صفات ثبوتیہ ہین اور اخفی مین ذات صرف یعنی نری ذات
کھل جاتی ہی جسمین صفات اور شیون سب جمع ہین اس بات کی شرح یہ ہی کہ اصل جڑ ہی سو روح ہی اور قلب
اور سر اور خفی اور اخفی سب اسکے تابع اور اسکی شاخ ہین تو قلب کا درجہ ادنی ہی اور قلب روح کے
فرزند کے مانند ہی اور وہ بھی ایک شاخ ہی روح کی اور اس سے بڑھ کے روح ہی پھر اس سے بڑھ کے
سر اور اس سے بڑھ کے خفی اور اس سے بڑھ کے اخفی اس بات کی حقیقت یہ ہی کہ یہ سب روح کی کیفیت
اور اسکی روحانیت کے نام ہین اور جیسی جیسی صفائی اور باریک بینی اور ماسوی اللہ سے علاقہ کا ٹوٹنا روح کو حاصل
ہوجاتا ہی ویسا ویسا اسکا نام مقرر ہوتا جاتا ہی جیسا کہ یہ بات پوشیدہ نہین ہی اس درجہ کے لوگون پر جنپر تینون
قسم کی تجلی کھل گئی ہی اور یہ جو فرمایا کہ روح مین تجلی صفات کی ہوتی ہی اور سر مین ذات کی تجلیون کا کھلنا شروع
ہوتا ہی پھر اسکے بعد تجلیون کا کھلنا بڑھتا جاتا ہی تو اس بات کی حقیقت یہ ہی کہ جب تجلی ذات کی شروع ہوئی
تو سیر الی اللہ اور مقام فنا کا حاصل ہوا پھر اسکے بعد مقام فنا کا بڑھتا جاتا ہی اور مقام بقا کا حاصل ہوتا جاتا
ہی اور یہ قدمون ہین ان ساتون قدمون مین سے سالک اپنی ذات سے دور ہوتا ہی اور حق سبحانہ
سے نزدیک ہوتا ہی یہانتک کہ حاصل ہو جاتا ہی قرب ان قدمون کے تمام ہونے سے تب اسوقت میان ایسے
لوگ فنا اور بقا سے مشرف ہوتے ہین اور خاص ولایت کے درجہ مین پہونچتے ہین مشائخ طریقہ نقشبندیہ قدس

تعالی اسرارہم نے اس سیر کا شروع کرنا عالم امر سے اختیار کیا ہی اور اسی سیر کے شامل عالم خلق کی سیر کو بھی تمام کر لیتے ہین یعنے قلب سے ذکر شروع کر کے جو اخفی تک پہونچاتے ہین تو لطیفہ سر کے بعد لطیفہ نفس کا بھی ذکر کرتے ہین جو عالم خلق ہی پھر خفی اخفی کا ذکر کر کے تمام بدن سے سلطان الذکر کرتے ہین اور بدن عالم خلق ہی اور اسیکو لطیفۂ قالبیہ کہتے ہین بخلاف دوسرے سلسلون کے مشائخ کے قدس اللہ تعالی اسرارہم کہ وے لوگ زبان سے ذکر شروع کرتے ہین اور زبان عالم خلق ہی کیونکہ قالب مین داخل ہی اسیواسطے طریق نقشبندیہ کا اور سب طریقون کے بہ نسبت اقرب ہوا کہ جو چیز سلوک کی تمامی اور نہایت مین ملتی ہی سو اس طریقہ مین بہت قریب ملتی ہی یعنے لطیفۂ قلب اور روح اور سر اور خفی اور اخفی جو تجلی کے دریافت کرنے والے ہین اُنکا ذکر پہلے کر لیتے ہین تب مشاہدہ جو دوسرے طریقہ مین نہایت مین حاصل ہونے کی چیز ہی سو اُنکو ہدایت یعنے شروع مین حاصل ہو جاتا ہی تو اسواسطے دوسرون کا نہایت انکی ہدایت مین داخل ہوا ؞ مصرع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ؞ یعنے ہمارے باغ کی خوبی کو دیکھکے دریافت کرو کہ ابھی بغیر موسم بہار کے تو اسطرح کی تر و تازہ اور پھولی پھلی ہی بہار مین کیسی خوب ہوتی ہوگی ان بزرگوارون کا طریق بعینہ اصحاب کرام کا طریق ہی اللہ تعالی اُن سب سے راضی رہے کیونکہ اصحاب کرام کے تئین اُس خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی صحبت مین بطریق داخل ہونے نہایت کے ہدایت مین وہ بات حاصل ہو جاتی تھی کہ امت کے بڑے بڑے کامل اولیا لوگون کو نہایت مین اُس بات کا حاصل ہونا کم ہی یعنے اصحاب کرام کو مشاہدہ اور حق الیقین اور فنا اور بقا کا مقام آنحضرت کی صحبت کے ساتھہ ہی حاصل ہو جاتا تھا اور آنحضرت کی کسی چیز مین اُنکو شک اور تردد باقی نہ رہتا تھا غیب کی باتون کا یقین اُنکو دیکھنے کے برابر حاصل ہو جاتا تھا اسلیواسطے وحشی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل جو ایکبار حضرت کی صحبت مین پہونچا تھا یعنے مسلمان ہوکے اسکو ایکبار صحبت نصیب ہوئی تھی سو وہ اویس قرنی سے جو خیر التابعین ہین افضل ٹھہرا عبد اللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے جو تابعین تھے لوگون نے پوچھا کہ دونون مین سے کون افضل ہی معاویہ یا عمر ابن عبد العزیز تابعین تب اُنھون نے کہا کہ معاویہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد وغیرہ مین جو تھے سو جو غبار کہ معاویہ کے گھوڑے کی ناک مین گیا وہ غبار بہتر ہی ابن عبد العزیز سے تو اب سوچنا چاہیے کہ جو گروہ ایسے ہین کہ اُنکے ہدایت مین دوسرون کا نہایت داخل ہوتا ہی تو اُنکا نہایت کیا ہوگا اور اُنکا نہایت دوسرون کی سمجھ مین کسطرح آویگا ؞ وما یعلم جنود ربک الا ھو ؞ اور کوئی نہین جانتا تیرے رب کے لشکر مگر وہی آپ ؞ دوسرا فائدہ ؞ اب لطیفون کا ذکر جو ترتیب کے ساتھہ کرتے ہین اُسکا کیا فائدہ ہی سنو مکتوب دو بست شصتم مین فرماتے ہین پوشیدہ نہ رہے کہ سلوک لطائف کا ترتیب مذکور کے ساتھہ کہ قلب سے روح مین جاوین اور روح سے سر مین جاوین

اور سر سے خفی مین جاوین اور خفی سے اخفا مین جاوین سو یہ بھی محمدی مشرب کیواسطے مخصوص ہی یعنے جسکو باوجود
کمالات سب لطیفون کے کمالات اخفی کے جو آنحضرت کیواسطے خاص تھے پورے حاصل ہین یعنے جسکو فنا
اور بقا کا مقام حاصل ہو چکا ہی اور حضرت مجددؒ نے اُسیکو محمدی المشرب کہا ہی اُسکے واسطے مخصوص ہی کہ ترتیب
کے ساتھ ان عالم امر کے پانچون لطیفون کے سلوک کو تمام کرکے اسی ترتیب کے ساتھ اُنکی اصول مین سیر یعنے
مراقبہ کرے بعد اسکے ان اصول کی اُصول مین اسی ترتیب کو نگاہ رکھکے کام کو تمام کرے انتہی یعنی پہلے پانچون
لطیفون مین ذکر کرکے اُن لطیفون کی اصول کی سیر کرے یعنے مراقبہ کرے اور اس خاکسار کے نزدیک اس
شغل کا بہت آسان طور یہ ہی کہ نقشبندیہ طریقہ کا ذکر جیسا کہ ہمنے رفیق السالکین اور زاد التقویٰ مین لکھا ہی
چاہیے تو اُسکے موافق چھؤن لطیفون کے ذکر سے لیکے نسبت بیرنگی اور مشاہدہ تک پہونچنے کے بعد ان پانچون عالم
امر کے لطیفون کی ذکر اور اُنکی اصول کی ذکر ترتیب کے ساتھ جیسا کہ لکھا ہی اُسیطرح سے کرکے پھر مع لطیفۂ نفس کے
چھؤن لطیفون بطور معلوم کے ملاوے اور موافق دستور معلوم کے سلوک کو تمام کرے اور چاہے تو ہر لطیفون
سے ایک ایک کرکے ذکر کرکے پھر چھؤن کو ملاکے ایکبارگی ذکر کرے بعد اسکے ان پانچون عالم امر کے لطیفون
مین سے ہر ایک کی ذکر اور ہر ایک کی اصول کی ذکر ترتیب کے ساتھ کرکے حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کی ذکر
کرکے سلطان الذکر کرکے نفی اور نفی النفی کا شغل کرکے بطور معلوم کے سلوک کو تمام کرے اور نقشبندیہ طریقہ
کے موافق سلوک تمام کرنے کے بعد مجددیہ طریقہ کے موافق عالم امر کے لطیفون کی سیر کا یہ طور ہی کہ اُنمین سے ایک
لطیفہ سے لفظ اللہ کا ذکر کرے اور اُس لفظ کی (رہا) تمام ہو اُس لطیفہ اصل یعنے جڑ مین اسیطرح سب لطیفون
کی ذکر کرے اور اصل لطیفۂ قلب کی عرش پر ہی اور یہ مراقبہ عرش سے شروع ہوگا اُسکے اوپر لطیفۂ روح کی اُسکے
اوپر لطیفۂ سر کی اُسکے اوپر لطیفۂ خفی کی اُسکے اوپر لطیفۂ اخفی کی اصل ہی بعد اسکے اسی ذکر کے ساتھ اسی طرح سے کہ
(رہا) اصل مین جاکے تمام ہو ان اصول کی سیر کرے اور ان اصول کی اُصول اللہ تعالےٰ کے اسما کے ظلال
یعنے سائے ہین بعد اسکے اسی طور مذکور کے ساتھ ان ظلال کے اصول کی سیر کرے اور ان ظلال کی اُصول
اسما اور صفات ہین تب اسطور کے ساتھ ذکر کرنے سے لفظ اللہ کی (رہا) اسما اور صفات مین جاکے
تمام ہوگی اسی مین اُنکا مراقبہ بھی ہو جاویگا اور اُسکو اُس لطیفے سے لیکے اسما تک ایک علاقہ معلوم ہوگا اور
اسما کی اصل ذات مقدس ہی پھر ذات مقدس تک علاقہ ہوگا اور بلا شبہہ معرفت حاصل ہوگی اور معرفت
کا بیان ہم جو بار بار نور علی نور بین کر چکے ہین سو اُسمین غور کرے اور سمجھے خلاصہ یہ کہ سالک اللہ سبحانہ تک
پہونچ جاویگا اگرچہ وہان سواے حیرت کے کچھ نظر نہ پڑے گا مگر بآسانی معرفت تک پہونچ جاویگا
اس مقام مین عجب خوبی اور لذت کے ساتھ بآسانی عروج حاصل ہوتا ہی کہ سالک قلب سے ذکر کرکے لفظ اللہ

کی دہا ہو کہ قلب کی اصل مین پہونچاتا ہی پھر اُس مقام سے ذکر مذکور کو شروع کرکے ظلال تک پہونچاتا ہی پھر اُس
مقام سے شروع کرکے اسما اور صفات تک اور وہان سے ذات پاک تک پہونچاتا ہی اور سالک کو اپنے بیٹھنے کے
مقام کا خیال مطلق نہین رہتا کہ ہم زمین پر ہین اور عرش کی صورت شکل کا تصور کرنا ضرور نہین فقط خیال سے عروج
کرنا یعنے بلندی پر جانا کہ ہم عرش تک پہونچے کفایت ہی اسیطرح ظلال اور اسما اور صفات تک بھی خیال سے
عروج کرنا کفایت ہی اور اسیطرح ذات کے قرب اور نزدیک ہونیکا خیال کافی ہی اور جب بندے نے خیال
کیا کہ اللہ تعالیٰ میرے پاس ہی بس اللہ تعالیٰ اُسکے پاس ہی جیسا کہ حدیث سے ثابت ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ
عَبْدِیْ بِیْ یعنے مین بندے کے گمان کے پاس ہون جو بندہ مجھ سے گمان رکھتا ہی اور اسی قرب اور
حضوری کے خیال کا مضبوط ہونا مشاہدہ ہی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر دو پھر یا ایک دور وزمین مرشد
کامل مکمل کی توجہ سے یہ حال حاصل ہوتا ہی اسی واسطے حضرت مجدد قدس سرہ آگے فرماتے ہین اور یہ راہ ترتیب
مذکور کے ساتھ جو ہی سو وصول یعنے معرفت حاصل ہونے کیواسطے شاہ راہ اور کشادہ سڑک ہی اور صراط المستقیم
اور سیدھی سڑک ہی احدیت کے متوجہون کیواسطے انتہی یعنے جو لوگ ایک ہی ذات کیطرف متوجہ ہین اُنکے واسطے
اسطرح سے سیر اور مراقبہ کرنا آسانی ذات تک پہونچا دیتا ہی پھر آگے فرماتے ہین بخلاف دوسری ولایتون کے
انتہی یعنے دوسرے طریقون مین درجہ ولایت کا حاصل کرنے کیواسطے جو طریقہ مقرر کیا ہی سو انکے خلاف یہ
طریقہ ہی کہ جسطرح سے سڑک کے رستے سے مسافرخانے اور سرائے اور منزلون پہ اُترتے اور آرام لیتے ہوئے
منزل مقصود پر پہونچ جاتے ہین اُسی طرح سے لطیفون پر اور اُنکی اصول پر اور ظلال اور اسما پر آرام لیتے ہوئے ذات
تک پہونچ جاتے ہین اور دوسرے طریقون کی مثال مین فرماتے ہین کہ دوسرے طریقہ کا یہ حال ہی کہ گو یا کہ
ہر درجہ سے ایک نقب اور سرنگ کھودا ہی اور مطلب تک پہونچا دیا ہی مثلاً قلب سے ایک سرنگ کھودا ہی اور
صفات افعال تک پہونچا دیا ہی کیونکہ صفات افعال قلب کی اصل کی اصل ہی اسیطرح سے روح کے مقام سے
گو یا کہ ایک سرنگ کھودا ہی و صفات ذاتیہ تک پہونچا دیا ہی و علیٰ ہذا القیاس انتہی یعنے جس لطیفہ مین جس بات
کی لیاقت ہی وہانتک وہ سرنگ پہونچا دی جاتی ہی جیسا کہ نوین ہدایت کے تیسرے وعظ مین نور علیٰ نور مین مذکور
ہوا اور یہان بھی دوسرے فائدے آخر مین مذکور ہوگا پھر آگے فرماتے ہین اور شک نہین کہ افعال اور
صفات اُس تعالےٰ کے اُسکی ذات سے جدا نہین ہی اور اگر جدا ہوتا ہی تو ظلال مین ہی تو اُس مقام مین اپنے
افعال اور صفات کے مقام مین افعال و صفات کے واصلون کو بھی تجلیات ذات بیچون تعالیٰ و تقدس کی
حاصل ہوگی یعنے افعال اور صفات چونکہ ذات سے ملے ہین تو وہان تک پہونچنے سے ذات کی تجلی بھی نصیب
ہوگی جیسا کہ صاحب اخفیٰ کو بعد تمام کرنے کام کے یہ دولت تجلی ذات کی میسر ہوگی اگرچہ اخفیٰ کی بلندی

اور قلب اور روح کی پستی کے باعتبار اخفی مین اور قلب اور روح مین تفاوت باقی رہیگا اور صاحب قلب کا
صاحب اخفی کے ساتھ برابری نہ کرسکے گا لیکن اِس مقام مین غلطی نہ کرنا یعنے ہر مقام مین ایسا نہ سمجھنا کیونکہ یہ
تفاوت آپسمین اولیا لوگون کے درمیان مین متصور ہی کہ صاحب ولایت قلب کا نیچے درجے مین ہی صاحب
ولایت اخفی سے مرتبہ کمال مین دونون کے پہونچنے کے بعد لیکن اولیا لوگون کو انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات
کے ساتھ یہ تفاوت کم ہی اِسواسطے کہ جو ولایت نبی کی کہ مقام قلب سے حاصل ہوتی ہی سو وہ ولایت افضل ہی
ولی کی اِس ولایت سے جو مقام اخفی سے حاصل ہوتی ہی اگرچہ وہ دل اخفی کے کمالات کو انجام مین پہونچائے
ہوئے ہوتا ہی اور اِس ولایت والے یعنے اخفی کی ولایت والے کا سر اُس ولایت والے یعنے قلب کی ولایت
والے نبی کے قدم کے نیچے رہتا ہی فرمایا اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے سورۂ والصافات مین ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ
كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ﴾
اور پہلے ہوچکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک اُنھین کو مدد ہوتی ہی اور ہمارا لشکر
جو ہی بیشک وہی زبر ہی انتہیٰ اب جاننا چاہیے کہ اِس خاکسار نے مذکور طور کے ساتھ جو ذکر کرنے کو کہا تو
مراقبہ کی آسانی کے واسطے کیونکہ اِس طرح سے خیال خوب جمے گا اور مراقبہ کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پاویگا اور
خیال پراگندہ نہوگا باقی رہا یہ کہ اگر کوئی شبہہ کرے کہ حضرت مجدد نے اِس مقام مین پانچ ہی لطیفون
کے سلوک کا بیان کیا حالانکہ دس لطیفے سے انسان مرکب ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا تو اُسکا جواب یہ ہی
کہ یہ سلوک اُسکے واسطے ہی جو سب لطیفون کا ذکر پہلے کرچکا ہی اور اخفی کے کمالات کو حاصل کرچکا ہے
اور وہ منتہی ہی اُسی کو محمدی المشرب کہا ؀ اور دوسرا جواب یہ ہی کہ چونکہ اِس سلوک مین ولایت
حاصل کرنے کے طریق کا بیان منظور ہی اِسواسطے اول سے آخر تک عالم امر کے لطیفون اور اُنکی جڑ کا
ذکر کیا کیونکہ عالم امر کے کمالات ولایت سے علاقہ رکھتے ہین جیسا کہ عالم خلق کے کمالات نبوت سے
علاقہ رکھتے ہین اور عالم امر کے کمالات نبوت کے مقامات پر چڑھنے کی سیڑھی ہین اور نبوت کے
مقامات پر چڑھنا احکام شرعی کو پہچاننا اور اُسپر عمل کرنا ہے اور اِس بات کی تصریح نور علیٰ نور
کی تین ہدایت کے چھٹھین وعظ مین دیکھیین اور نور علیٰ نور مین چارون سیر کا جو بیان ہوا ہی اُسکا
مراقبہ بھی منتہی کرے اور نفی کے شغل مین بھی ایک طور سے سیر الی اللہ حاصل ہوجاتی ہی اور فنا حاصل
ہوتا ہی اور نور کے پردون کے طے کرنے مین مراقبہ صمدیت کا جو کرتے ہین تو چونکہ اسما حسنیٰ مین سے صمد
بھی ایک اسم ہی اور صمد کی شان اور صفت اور نیز یہ اور تقدیس کا غور جو سالک کرتا ہی سو اُسمین سیر
فی اللہ بھی حاصل ہوجاتی ہی اور مقام بقا کا حاصل ہوتا ہی اور یہی سیر فی اللہ مقام جذبہ کا ہی اور اسیکو

سیر فی اللہ بقا باللہ بولتے ہین اور جذبہ کی یہ حقیقت ہی کہ سالک کو اللہ کیطرف سے ایک خاص کشش ہوتی
ہی اور اُسکو اللہ سبحانہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہی اور مشاہدہ حاصل ہونے مین جو تجلی دیکھتا ہی سو وہ مقام
جمع کا کہلاتا ہی اور اِس تجلی کے بعد جب نیچے کو رجوع کیا اور کائنات کی طرف متوجہ ہوا تب اِس
حالت کو استتار کہتے بھی ہین اور تفرقہ بھی کہتے ہین اور یہی سیر عن اللہ باللہ ہی اور یہ سیر خود بخود ہوتی
ہی جیساکہ مکتوب دوبست وہشتاد وہفتم مین فرماتے ہین کہ بعضے مشائخ نے فرمایا ہی کہ جب طالب کا کام
جذبہ تک پہونچے تب اُسکے بعد وہی جذبہ راہبر ہی اور بس یعنے کسی دوسرے راہبر کے توسط کی احتیاج
نہین رکھتا ہی وہی جذبہ کافی ہی اگر اِس جذبہ سے جذبۂ سیر فی اللہ کا ارادہ کیا ہی تو صحیح ہے وہی جذبہ
کافی ہی لیکن لفظ راہبر کی یعنے راہ بتانے والے کی اِس ارادہ کے خلاف ہی کیونکہ سیر فی اللہ کے بعد کوئی
مسافت اور منزل اور راہ نہین ہی کہ اُسکے قطع کرنے مین محتاج راہبر کا ہو اور یہی حال ہی سیر فی الاشیاء باللہ کا
سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیاء باللہ کا بیان نور علی نور ہین اور جمع اور
تفرقہ اور تجلی اور استتار کا بیان زاد التقوی مین دیکھین اب نقشبندیہ طریقہ والون نے اپنا طریق جس
حکمت کیواسطے مقرر کیا ہی اُسکو بھی سُنو مکتوب دوبست وہشتاد وہشتم مین اِس مقدمہ مین جو فرماتے ہین
سو ہم اُسکا خلاصہ مختصر کر کے لکھتے ہین پہلے کئی لفظ کے معنے یاد رہے کہ جس طرح سے لوگ بزرگون کو
حضرت فلانے کہتے ہین اِسی طرح سے معرفت فلانی بھی کہتے ہین اور جذبہ کہتے ہین اللہ تعالی کی طرف سے
جو کشش ہوتی ہی اُسکو اور اُس کشش کے قبول کرنے اور اللہ کی طرف کھینچ جانے کو انجذاب کہتے ہین
اب سنو وہ مضمون یہ ہی فرماتے ہین کہ معرفت حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالے سرہ الاقدس نے
فرمایا ہی کہ ہم نہایت کو ہدایت اور شروع مین داخل کرتے ہین سو اِس عبارت کے معنے یہ ہین کہ جو انجذاب
اور محبت کہ منتہی لوگون کو نہایت مین میسر ہوتی ہی سو اِس طریق مین جو انجذاب اور محبت ابتدا مین پیدا
ہوتی ہی اُسمین وہ انجذاب اور منتہی لوگون کی داخل ہوتی ہی اور پائی جاتی ہی اسواسطے کہ انجذاب منتہی کا انجذاب
روحی ہی یعنی وہ انجذاب منتہی کی روح کو حاصل ہوتا ہی اور روح حق سبحانہ کیطرف کھینچی جاتی ہی اور جذب مبتدی
کا جذب قلبی ہی یعنے اُسکے دل کو اللہ سبحانہ اپنی طرف کھینچتا ہی اور اُسکا دل اُسکی طرف کھینچا جاتا ہی اور
چونکہ قلب برزخ ہی روح اور نفس کے درمیان مین اسی واسطے قلب کے جذب کے شامل روح کا
جذب بھی حاصل ہو جاتا ہی اور تخصیص اِس اندراج یعنے داخل کرنیکی اِس نقشبندیہ طریق مین باوجودیکہ
یہ بات سب جذبات مین حاصل ہی اسواسطے کہ اِس خانوادہ کے بزرگون نے اِس بات کے حاصل ہونیکے
واسطے ایک طریق وضع کیا ہی اور ایک مسلک اور راہ اِس مطلب کے ملنے کے واسطے مقرر کیا ہی منتھیٰ

اور وہ طریق وہی لطیفون کا ذکر اور مراقبہ ہی جو مذکور ہوا پھر فرماتے ہین اور دوسرے خانوادہ والون کو اتفاقاً یہ بات
میسر ہوتی ہی اِس بات کے حاصل ہونے کا ضابطہ اور فائدہ اُنکے پاس نہین ہی اور یہ بھی ہو کہ اِن بزرگون کو جذبے کے
مقام مین ایک شان اور حال خاص ہو کہ دوسرون کو وہ شان نہین ہی اور اگر ہی تو نادر اور کمیاب ہی اور اسیواسطے
یعنے نقشبندیہ لوگون کو اِس جذبہ کے مقام مین بغیر اِسکے کہ سلوک کی منزلون کو قطع کرین یعنے سیر الی اللہ اور
سیر فی اللہ کے سلوک کو تمام کرین ایک فنا اور بقا ارباب سلوک کے فنا اور بقا کے مشابہ حاصل ہوتا ہی یعنے سیر
الی اللہ والون کا ایسا فنا اور سیر فی اللہ والون کا ایسا بقا حاصل ہوتا ہی اور ایک شرب اور حصہ تکمیل کے مقام
سے یعنے دوسرون کو کامل کرنے کے مقام سے سیر عن اللہ باللہ کے مقام کے مشابہ حاصل ہوتا ہی کہ اسکے سبب
سے مستعد لوگونکو تربیت کرتے ہین اِس بحث کی تحقیق انشاء اللہ عنقریب لکھین گے انتہی سوا سکے لکھنے کی یہان
حاجت نہین کیونکہ نور علی نور مین سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الارشاد اللہ کے بیان بیان مین مذکور ہو چکا ہی اُس مقام
مین دیکھو پھر فرماتے ہین کہ اِس جگہ مین یعنی سیر اور سلوک کے مقرر کرتے ہین ایک دقیقہ اور باریک بات ہی جاننا چاہیے کہ
روح کو بدن کے ساتھ تعلق ہونے کے پہلے ایک طرح کا توجہ مقصود کیطرف یعنی حق سبحانہ کیطرف حاصل تھا پھر جب بدن کے
ساتھ روح متعلق ہوئی تب وہ توجہ جاتا رہا اسیواسطے اِس سلسلہ علیہ کے بزرگون نے اُس سابق کے توجہ کے ظاہر ہونے
کیواسطے ایک طریق وضع کیا ہی یعنے تاکہ اُس طریق کے سلوک سے جیسا توجہ کہ سابق مین تھا پھر ویسا ہی سابق کا سا
توجہ حاصل ہو لیکن چونکہ روح بدن کے ساتھ متعلق ہی اسیواسطے سالک کو توجہ قلب کا جامع اور اکٹھا کرنے والا
نفس اور روح دونون کے توجہ کا ہی اور شک نہین ہی کہ توجہ روحی توجہ قلبی مین داخل ہی لیکن وہ توجہ روحی
جو منتہیون کو حاصل ہوتا ہی سو بعد فنا روح کے ہی یعنے روح کو مقام فنا کا حاصل ہونیکے بعد ہی اور بعد بقا روح کے ہی
ساتھ وجود حقانی کے جسکو بقا باللہ بولتے ہین اور توجہ روحی جو توجہ قلبی کے شامل کے حاصل ہوتا ہی بلکہ وہ توجہ
جو بدن کے ساتھ روح کے متعلق ہونے کے قبل روح کو حاصل تھا وہ بھی ایسا توجہ ہی کہ با وجود ہستی روح کے ہی
کہ دونون صورتون مین روح کو فنا کا مقام حاصل نہین ہوا ہی اور جو توجہ کہ روح کو باوجود ہستی روح کے یعنی قبل حاصل
ہونے مقام فنا کے روح کو حاصل ہی اور جو توجہ کہ مقام فنا کا حاصل ہونے سے حاصل ہی اِن دونون توجہ مین بہت
فرق ہی انتہی بعد اِسکے سنا چاہیے کہ سیر مستطیل اور سیر مستدیر جو نقشبندیہ بزرگین بولتے ہین سو سیر مستطیل ہندی کیواسطے ہی
اور اُس سے علم الیقین حاصل ہوتا ہی اور سیر مستدیر منتہی کیواسطے ہی اور اُس سے عین الیقین اور حق الیقین حاصل
ہوتا ہی چنانچہ نور علی نور مین نوین وعظ کے ساتوین فائدہ مین مذکور ہی وہان دیکھو باقی یہ بات یاد رہے کہ جتنے قسم کا
مراقبہ اور سیر نور علی نور مین بیان ہوا ہی سو سالک چاہے تو ایک ایک کر کے سبکو حاصل کرے اور چاہے تو ایک
ہی پہ کفایت کرے مگر اصل مقصود حق الیقین اور شہود تنزیہی کو سمجھے یہانتک کہ حیرت کے مقام مین پہونچے

اب عالم امر کے اِن پانچون لطیفون اور اُنکی اصل کی حقیقت سمجھ مین آجانے کیواسطے نورعلی نور کی نوین ہدایت کے ساتوین وعظ کا مضمون ہم لکھے دیتے ہین وہ یہی فرماتے ہین جو طریق کہ ہمنے اختیار کیا ہو اُسکی سیر یعنے مراقبہ کا شروع قلب سے ہو جو عالم امر سے ہو اور قلب کے بعد روح کے مراتب کی سیر ہو جو قلب سے اوپر ہی اور روح کے بعد سر کی سیر ہی جو روح کے اوپر ہو اُسکے بعد خفی کی سیر ہو جو سر کے اوپر ہو اُسکے بعد اخفی کی سیر ہی جو خفی کے اوپر ہو اور بعد طے کرنے اِن پانچون لطیفون کی منزلون کے اور جو علوم اور معرفتین کہ ان پانچون مین سے ہر ایک کے ساتھ علٰحدہ علٰحدہ علاقہ رکھتے ہین جیساکہ نورعلی نور کی نوین ہدایت کے تیسرے وعظ مین اور ساتوین وعظ کے آخر مین بھی معلوم ہوا اور اِس رسالہ مین بھی پہلے فائدے مین معلوم ہوا اور تیسرے فائدہ کے آخر مین بھی معلوم ہوگا انشاءاللہ تعالی سو اُنھین علوم اور معرفتون کے حاصل ہونے کے بعد اور جو احوال اور وجد ہین کہ اِن پانچون سے ہر ایک کے واسطے جدا جدا خاص کیے گئے ہین اُنکے حاصل ہونے کے بعد اِن پانچون کے اصول مین جو عالم کبیر مین ہی سیر کرنا ہی اور جو کچھ کہ عالم صغیر مین ہی اصل اور جڑ اُسکی عالم کبیر مین ہی اور مراد عالم صغیر سے انسان ہی اور مراد عالم کبیر سے سارے کائنات اور اِن پانچون لطیفون کی اصول مین سیر اور مراقبہ کرنا عرش مجید سے شروع ہوتا ہی جو انسان کے قلب کی اصل ہی اور عرش لامکانیت کے ساتھ موصوف ہی جیساکہ نورعلی نور کی نوین ہدایت کے ساتوین وعظ مین مکتوب دویست وشصتم مین مذکور ہی اور مشارق الانوار کے ترجمۂ ہندی مین لکھا ہی کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی ہی اور اُسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اُسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین انتہی اور عرش کے اوپر یعنے عرش سے گذر کے انسان کی روح کی اصل ہی اور اُسکے اوپر یعنے اُس سے بھی گذر کے انسان کے سر کی اصل ہی اور سر کی اصل کے اوپر خفی کی اصل ہی اور خفی کی اصل کے اوپر اخفی کی اصل ہی اور جب پانچون لطیفون کی جڑ کو جو عالم کبیر مین ہین تفصیل یعنے جدا جدا کر کے طے کیا اور اُسکے آخری نقطہ مین پہونچا تب دائرۂ امکان کو تمام کیا اور فنا کی منزلون مین سے پہلی منزل مین قدم رکھا بعد اِسکے اگر ترقی اور اوپر کو چڑھنا ہوگا تو ذات واجب جل سلطانہ کے اسما اور صفات جو ہین سو اُنکے ظلال مین سیر ہوگی اور یہ ظلال جو ہین سو مانند برزخ کے ہین وجوب اور امکان کے درمیان مین اور عالم کبیر مین جو پانچون لطیفون کی اصول اور جڑین تھا ہین سو اُن جڑون کی جڑ ظلال ہین یعنے جیساکہ لطیفون کی جڑین ہین کہ مراقبہ اور غور کرنے سے خیال مین معلوم ہوتا ہے کہ یہان سے وہانتک ایک رسی اور ڈور کی طرح سے علاقہ لگا ہی اِسی طرح سے اِن جڑون کا علاقہ بھی اسما اور صفات کے ظلال سے لگا ہی اور اُس ظلال کا علاقہ اسما اور صفات سے لگا ہی اور اِن سبکا

علاقہ ذات سے لگا ہی اور یہ مراقبہ نور کے پردون کے طے کرنے کے وقت بھی کرسکتا ہی تاکہ مذکور
جڑون سے ظلال مین اور ظلال سے صفات مین اور صفات سے اسما مین اور اسماے ذات
تک پہونچ جاوے اب جاننا چاہیے کہ ظلال کے طے ہونے سے نور کے پردے طے ہو جاتے ہین اور
صفات مین پہونچنے سے مشاہدہ حاصل ہوتا ہی مشاہدہ کا بیان رفیق السالکین اور زاد التقوی اور فتوح الغیب
مین دیکھین اور اسما تک پہونچنے سے مقام فنا اور بقا کا حاصل ہوتا ہی اسکا بیان نور علے نور مین سیر فی اللہ
کے بیان مین دیکھین اور ذات تک پہونچنے سے شہود ذاتی اور حق الیقین حاصل ہوتا ہی اور نقشبندیہ
طریقہ مین نور کے پردون کے طے کرتے وقت مراقبہ معیت کا جو لگا رہتا ہی وہی مراقبہ اسما کا ہوا اور طرح
طرح کے رنگ جو نظر پڑتے ہین سو وے اسما کے ظلال ہین اور نسبت بیرنگی بھی ظلال ہی اور ان ظلال مین
بھی اسی ترتیب مذکور کے ساتھ سیر ہوگی جو ترتیب انکے فروع مین مذکور ہوئی یعنے پہلے لطیفۂ قلب تب اسکی
جڑ تب ظلال پھر لطیفۂ روح تب اسکی جڑ تب ظلال کی سیر ہوگی وعلی ہذا القیاس اور اگر جل شانہ کے فضل سے
ان ظلال کی سب منزلون کو طے کرکے اسکے آخری نقطہ مین پہونچے گا تب خود اسما اور صفات ذات واجب
جل سلطانہ مین سیر شروع ہوگی اور اسما اور صفات کی تجلیان ظاہر ہونگی یعنے اسما اور صفات کھل جاوین گے
اور شیون اور اعتبارات ظاہر ہونگے اور شیون اور اعتبارات کے معنے نور علے نور مین چار و سیر کے بیان
مین دیکھیے تب اسوقت مین پانچو عالم امر کا معاملہ تمام کیا ہوگا اور انکا حق ادا کیا ہوگا بعد اسکے اگر اللہ جل شانہ
کے فضل سے اس مقام سے بھی ترقی ہوگی اور اوپر کو چڑھے گا جسکا بیان دوسرے مکتوب مین آتا ہی تب نفس کو
اطمینان حاصل ہوگی اور مقام رضا کا حاصل ہوگا جو سلوک کے مقامات کا نہایت ہی اور بعض مقام مین شرح
صدر یعنے سینہ کی کشادگی حاصل ہوتی ہی اور اسلام حقیقی کی خبر کے ساتھ مشرف ہوتا ہی انتہی اس دوسرے
مکتوب کو نور علی نور مین ساتوین وعظ مین دیکھین اور شیون کا بیان بھی اسمین دیکھین اب آسانی سب کے
فہم مین آجانے کے واسطے عالم خلق کے پانچون لطیفون کا اور عالم امر کے پانچون لطیفون اور انکے اصول
کا ایک نقشہ بھی لکھ دیتے ہین اور ان سب لطیفون اور انکی اصول مین سیر یعنے مراقبہ اور ذکر کرنے کا یہ
طریق ہی کہ ایک ایک کرکے ہر ایک پر اسم مبارک اللہ کا جاری کرے یعنے خیال سے اس مقام سے
کہے اللہ اللہ یہانتک کہ خیال ہی مین نبض کی سی حرکت معلوم ہونے لگے اور اسوقت اپنے قصد سے کسی عضو
کو حرکت نہ دے اور اپنے بالکل سے اس لطیفہ کی طرف متوجہ ہوکے بیٹھے یہ مضمون نور علے نور کے نوین
وعظ کے چھٹھین فائدے مین سے بطور خلاصہ کے اس مقام کے کام کے لائق جسقدر تھا اسقدر لکھا
اس بات کی تصحیح اس مقام مین دیکھین ٭ نصیحت ٭ اب اس مقام مین اللہ تعالی کی صفتون کا بیان اور

اس بات کا بیان کہ کس لطیفہ کو کس صفت سے مناسبت ہی اور کون لطیفہ کس نبی کے قدم کے نیچے ہی بہت
مفید سمجھ کے ساتوین وخط مذکور سے ہم لکھتے ہین اب جاننا چاہیے کہ درجۂ اولی یعنے قلب کو مناسبت یعنے
میل اور علاقہ تجلی افعال کے ساتھ ہی اور درجۂ ثانیہ یعنے روح کو مناسبت صفات ثبوتیہ ذاتیہ کی تجلی کے ساتھ
ہی ثبوتیہ وسے صفات ہین جو ذات مقدس کے واسطے ثابت ہین اور درجۂ ثالث یعنے سر کو شیون اور اعتبارات
ذاتیہ کے ساتھ مناسبت ہی اور درجۂ رابعہ یعنے خفی صفات سلبیہ کے ساتھ مناسبت رکھتا ہی جو مقام تقدیس
اور تنزیہ کا ہی + انتہی +

پانچوین درجہ کو حضرت مجدد نے آگے چل کے دوسرے مضمون کے شامل لکھا ہی سو اُسکو یہان ہم بآسانی سمجھ مین
کے واسطے لکھتے ہین کہ درجۂ پانچوین یعنے اخفی کو ذات صرف کی معرفت سے مناسبت ہی جو جامع ہی ساری صفات
اور شیونات اور تقدیسات اور تنزیہات کی اب جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی کی ہیں صفتین ہین پہلے وجود
سو یہ صفت نفسیہ کہلاتی ہی اور دوسری قدم یعنے اُسکا اول نہین وہ قدیم ہی ہمیشہ سے تیسری بقا یعنے اُسکو
فنا نہین ہمیشہ باقی رہیگا اور چوتھی مخالفت اللہ تعالے کی حوادث کے ساتھ کہ اُسکے ساتھ کسی کو مماثلت
اور مانند ہونا نہین اور پانچوین قیام اُس اللہ تعالے کا اپنی ذات سے یعنے آپ ہی کہ وہ کسی محل کا جسکے
ساتھ وہ قائم ہو محتاج نہین اور کسی مخصص کا جو اُسکو بہت سی چیزون مین سے جدا کردے اور فرق کردے
اور خاص کردے اور چھانٹ دے محتاج نہین اور چھٹین وحدانیت یعنے ویسا دوسرا کوئی نہین نہ ذات
مین نہ صفات مین نہ افعال مین پس وجود کے بعد کی یہی پانچو صفات سلبیہ کہلاتی ہین اور اپنی ضد کو مٹاتی
اور نفی کرتی ہین اور باقی ساری صفات ثبوتیہ ہین اور سات صفات جو اُس تعالی کی ہین اُنکو صفات المعانی
کہتے ہین وسے یہ ہین قدرت ارادہ علم حیات سمع بصر کلام اور سات صفات صفات معنویہ کہلاتی ہین اور
وسے کیا ہین کہ ان ساتون صفتون کا اُسکی ذات کے ساتھ برابر لگا رہنا یعنے اُس تعالی کا قادر مرید عالم
حی سمیع بصیر متکلم ہونا ایسا ہی ہی کتاب سنوسیہ مین پھر آگے فرماتے ہین اور درجات ولایت مین سے ہر درجہ
انبیاء اولو العزم مین سے ایک نبی کے قدم کے نیچے ہوتا ہی سو درجہ پہلا ولایت کا کہ مرتبۂ قلب کا ہی نیچے قدم
حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی اور رب اُنکا صفت التکوین یعنے مخلوقات کے پیدا
کرنے کی صفت ہی کہ منشاء صدور افعال کا ہی یعنے اُسی صفت سے افعال ظاہر ہوتی ہین درجہ دوسرا
ولایت کا کہ مقام روح کا ہی نیچے قدم حضرت ابراہیم کے ہی اور حضرت نوح بھی اِس مقام مین مشارکت
رکھتے ہین علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والتسلیمات اور رب اُن دونون کا صفت العلم ہی کہ اجمع یعنے جمع کرنے
والی صفات ذاتیہ کی ہی درجہ تیسرا ولایت کا کہ مقام سر کا ہی نیچے قدم حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ہی اور رب اُنکا شان الکلام کے شیونات کے مقام مین سے ایک مقام ہی اور درجہ چوتھا ولایت کا کہ
مقام خفی کا ہی نیچے قدم حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی اور رب اُنکا صفات سلبیہ مین سے
ایک صفت ہی کہ موطن اور بسیرا اور مقام تقدیس اور تنزیہ کا ہی اور اکثر ملائکہ کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام
اس مقام مین حضرت عیسیٰ کے ساتھ مشارکت رکھتے ہین اور اس مقام مین ان لوگون کو شان عظیم حاصل
ہی اور درجہ پانچوان ولایت کا کہ مقام اخفیٰ کا ہی اور خود ذات عروج کی معرفت کا مقام ہی سو نیچے قدم خاتم الرسل
کے ہی علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور رب اُس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رب الارباب ہی کہ جامع تمام
صفات اور شیونات اور تقدیسات اور تنزیہات کا اور ان کمالات مذکورہ کے دائرہ کا مرکز اور اصل ہی اور
صفات اور شیونات کے مرتبہ کا لحاظ کرکے اس رب جامع کو شان العلیم بولنا مناسب ہی کیونکہ یہ شان تمام
سارے کمالات کی جامع ہی اور اسی مناسبت کے سبب سے یعنے حضرت ابراہیم کا رب چونکہ صفت العلم
ہی اور خاتم الرسل کا رب شان العلیم ہی علیہما الصلوٰۃ والسلام لہٰذا اُس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ملت حضرت
ابراہیم کا ہوا اور قبلہ اُنکا قبلہ ہوا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ؛؛ ؛؛ انتہیٰ ؛؛
انبیا اولوالعزم یہی چھؤ مذکور نبی ہین اور انھین کے پاس شریعت اُتری کہ اُسمین امر اور نہی تھا اور دوسرے نبیون کے
پاس جو کتابین اُترین اُنمین امر اور نہی نہ تھا اُنمین وعظ اور دعائین تھین اسواسطے وہ صاحب شریعت نہین کہلاتین
اور یہ جو کہا کہ فلانا لطیفہ فلانے نبی کے قدم کے نیچے ہی تو اُسکے یہ معنے ہین کہ اُس لطیفہ کا کمال اُس نبی کو حاصل
تھا اور محمد رسول اللہ صلعم کے ایک ایک لطیفہ کا فیض ایک ایک نبی کے ایک ایک لطیفہ مین پہونچا تھا یعنے آنحضرت
کے لطیفۂ قلب سے حضرت آدم کے لطیفۂ قلب مین اور لطیفۂ روح سے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے لطیفۂ روح
مین اور لطیفۂ سر سے حضرت موسیٰ کے لطیفۂ سر مین اور لطیفۂ خفی سے حضرت عیسیٰ کے لطیفۂ خفی مین فیض پہونچا تھا
علی نبینا وعلیہم السلام ایسا ہی حضرت ابوسعید مجددی قدس سرہ کے رسالہ مین سبحان اللہ ؛؛ مصرع آنچہ خوبان
ہمہ دارند تو تنہا داری ؛؛ صلے اللہ علیہ وسلم اور زاد التقوی اور صراط المستقیم مین جسطور سے اسماء حسنیٰ مین سے
فقط ایک نام صمد کا مراقبہ لکھا ہی اُسی طور سے سارے اسماء حسنیٰ کے معنے سمجھ کے اُن نامون کا مراقبہ یعنے
غور اسماء کے ذکر کے وقت مین کرتے رہین اور اسماء حسنیٰ کے معنے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ اور ظفر جلیل
حصن حصین کی ہندی شرح اور دعوات مسنونہ وغیرہ مین دیکھ لین الغرض لطیفۂ قلب اور اُسکی اصول کی سیر
اور ذکر کے وقت مراقبہ صفت التکوین کا کرتا رہے اور لطیفۂ روح اور اُسکی اصول کی سیر اور ذکر کے وقت مراقبہ
صفات ثبوتیہ کا کرتا رہے اور لطیفۂ سر اور اُسکی اصول کی سیر اور مراقبہ کے وقت مراقبہ شیون اور اعتبارات ذاتیہ
کا یعنے اُن صفتون کا جو ذات مین پوشیدہ ہین ابھی ظاہر نہین ہوئی ہین اور اُن صفتون کا اعتبار عقل مین ہی کرتا رہے

اور لطیفۂ خفی اور اُسکی اصول کی سیر اور ذکر کے وقت مراقبہ صفات سلبیہ کا کرتا رہے اور لطیفۂ اخفی اور اُسکی اصول کی سیر اور ذکر کرنے کے وقت مراقبہ شانِ ذات کی معرفت کا کرتا رہے تاکہ پہلے لطیفہ مین تجلی افعال کی ہو اور دوسرے اور تیسرے اور چوتھے مین تجلی صفات کی ہو اور شیون بھی صفات مین داخل ہین یعنے کسی مین صفات ثبوتیہ اور کسی مین شیون اور کسی مین صفات سلبیہ کی تجلی ہوتی ہی اور بے سبب تجلی صفات مین داخل ہین جیسا کہ معلوم ہو چکا اور پانچوین مین تجلی ذات کی ہو جیسا کہ یہ مضمون اوپر کے بیان سے فہم مین آچکا ٭

٭ نصیحت ٭

اب کوئی شخص ایسا گمان نہ کرے کہ مبتدی کے لطیفۂ قلب مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے ابتدا ہی مین تجلی افعال کی ہوتی ہی اور لطیفۂ روح مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے تجلی صفات ثبوتیہ کی ہوتی ہی اور سر مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے تجلی شیون اور اعتبارات کی ہوتی ہی اور یہ دونون ایسی صفتین ہین کہ ذات مین پوشیدہ ہین اور لطیفۂ خفی مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے صفات سلبیہ کی تجلی ہوتی ہی اور لطیفۂ اخفی مین ذکر اور مراقبہ کرنے سے تجلی ذات کی ہوتی ہی بلکہ اس بات کی حقیقت یہ ہی کہ سلوک تمام ہونے کے بعد یعنے لطیفۂ قلب سے لیکے مشاہدہ تک پہونچنے کے بعد لطیفۂ قلب مین تجلی افعال کی ہوتی ہی اُسکے بعد جب درجہ مین ترقی ہوتی ہی تب لطیفۂ روح وغیرہ مین تجلی صفات کی ہوتی ہی پھر درجہ مین ترقی ہوکے لطیفۂ اخفی مین تجلی ذات کی ہوتی ہی اور بعضا سالک تجلی افعال ہی مین رہجاتا ہی غرض سلوک کے تمام کرنے کے بعد بھی ان لطیفون کی ذکر اور مراقبہ مین ہمیشہ مشغول رہنا چاہیے تاکہ ترقی ہوتی جاوے جیسا کہ نور علی نور مین وعظ کے چھٹین فائدہ مین مکتوب صد و چہل و ششم سے لکھا ہی کہ جو سبق کرایا ہی یعنے ذکر کا سبق جو دیا ہی اُسکے تکرار مین وقت کو معمور رکھین یعنے اُسکو برابر کیا کرین اور فرصت کو ہاتھ سے نہ دین یعنے ضائع نہ کرین تا ذاکر و فرفنا ہونے والا جگہہ سے لے جاوے اور طمطراق دور ہونیوالا حلاوت کر دے ٭

٭ یہ مقام نقشہ کا ہی ٭

تیسرا فائدہ ❊ اُن تینون مضامین کے بیان مین جنکے لکھنے کا وعدہ شروع رسالہ مین کیا تھا ❊ پہلا مضمون اُن چارو
رکن کے بیان مین جنسے آدمی کامل ہوتا ہی اور ابدال وغیرہ کی خدمت پانے کے قابل ہوتا اب ایک مضمون
نور علی نور کی نوین ہدایت کے چھٹھین وعظ کا بڑا کارآمد تو یاد رہے کہ جو شخص اہل خدمت ہوتا ہی مثل ابدال
قطب مجدد وغیرہ کے تو وہ خواہ مخواہ دین کی محافظت مین کوشش کرتا ہی اور دین کو نیا اور تازہ کر دیتا ہی
اور بدمذہبون اور بدعقیدون کی جڑ کھود دیتا ہی چنانچہ فقہ اور تصوف اور عقائد کی قدیم کتابون کے دیکھنے سے
اور اُنکے مصنفون کے حال سے یہ بات صاف ظاہر ہی اور متاخرین مین سے حضرت قطب ربانی عبد الوہاب
شعرانی قدس سرہ کی تصنیف میزان شعرانیہ سے اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تصنیفات
سے اور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات سے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
قدس سرہ کی تصنیف عقد الجید اور انصاف اور ہمعات اور قول الجمیل وغیرہ سے اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز
محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف تحفہ اثنا عشریہ اور تفسیر فتح العزیز وغیرہ سے اور حضرت مرشد برحق سید احمد قدس
سرہ کی تصنیف صراط المستقیم سے اور اُنکے خلفا کی تصنیفات مثل ترجمہ ہندی مشارق الانوار اور ظفر جلیل وغیرہ سے
یہ بات صاف ظاہر ہی کہ ان بزرگون نے لامذہبون اور بدعقیدون کی جڑ کھود ا ہی جب یہ مضمون ذہن نشین ہوا
تو اب خوب ہوشیار رہو کہ جب کسیکو کہ وہ عالمون اور مرشدون کی شکل بناکے وعظ اور نصیحت کرتا ہی اور بڑا
خوش بیان ہی اور لوگون کو مرید کرتا ہی اور لوگ اُسکی طرف رجوع بھی ہین یا اِس زمانے مین جو لوگ
ہادی اور نیک اور نبی صلعم کے وارث ہین یعنے علم اور احکام اور علم اسرار دونون کے عالم اور عامل
ہین اُنکی غیبت کرتا ہی اور کنایۃً یا صراحۃً اُنسے لوگون کو بے اعتقاد کر دینے کی باتین کرتا ہی تو اِس حال
کے دیکھنے کے ساتھ ہی اُسکو اہل خدمت اور ہادی نہ جانو بلکہ اُسکے حال کی تلاش کرو اگر فقہ عقائد تصوف کے
موافق اُسکا قول وفعل ہی تو وہ شخص ہادی ہی اور اہل خدمت سے بھی ہوسکتا ہی اور نہین تو وہ شخص دجالون
اور کذابون مین سے ہی اُسکی صحبت سے پرہیز کرو اور اُسکے ذلیل اور رسوا کرنے مین دین کی محافظت کی مد دیجو
اور اِس بات کی صداقت کے واسطے وہ مضمون جو نور علی نور کی وعظ مذکور مین مکتوب صد و پنجاہ ہشتم کا مضمون
ہمنے لکھا ہی سو یہان لکھتے ہین فرماتے ہین کہ جو بات ہمپر اور تمپر لازم ہی پہلے یہ ہی کہ درست کرنا اپنے عقائد
کا موافق کتاب اور سنت کے اُس طور پر کہ علماء اہل حق یعنے اہل سنت وجماعت نے کتاب اور سنت سے
اُس عقائد کو سمجھا ہی اور کتاب اور سنت سے اُسکو نکالا ہی اسواسطے کہ ہمارا اور تمھارا سمجھنا اگر اہل سنت و
جماعت کے علما کے فہم کے موافق نہو تو وہ اعتبار کے قابل نہین ہی کیونکہ جتنے مبتدع اور ضال یعنے بدعتی
اور گمراہ لوگ ہین وہ سب کے سب احکام باطلہ کو یعنے اپنی بدعت اور گمراہی کی باتون کو کتاب اور سنت

سے سمجھتے ہین اور اُسی سے نکالتے ہین اور حقیقت مین وہ جھوٹھ ہوتی ہین اور اُن باتون سے حق دین کا کچھ
فائدہ نہین ہوتا ٭ اور دوسرے یہ ہی کہ احکام شرعیہ کا علم حاصل ہو مثل حلال اور حرام اور فرض اور واجب
کے ٭ اور تیسرے ٭ یہ ہی کہ احکام شرعیہ کے موافق عمل کرے اور چوتھے یہ ہی کہ تصفیہ اور تزکیہ نفس کا
حاصل کرے جو صوفیۂ کرام قدس اللہ اسرارہم کے ساتھ خاص کیا گیا ہی یعنے علم تصوف مین اُسکی
علاج اور اُسکا بیان ہی تو جبتک کہ عقائد کو درست نہ کرینگے تب تک احکام شرعیہ کا علم فائدہ نہ کریگا
اور جبتک کہ عقائد درست نہوگا اور احکام شرعیہ کا علم نہوگا تب تک عمل فائدہ نہ کریگا اور جبتک کہ
یہ تینون میسر نہونگے یعنے جبتک عقائد درست نہوگا اور احکام شرعیہ کا علم نہوگا اور اُس علم کے موافق
عمل نہوگا تب تک تصفیہ اور تزکیہ محال ہی اور ان چار رکن کے سوا اور ان چارون رکن کی پوری
کرنے والی جو چیزین ہین اُنکے سوا مثلاً سنت ہی کہ وہ فرض کی پوری اور کامل کرنے والی ہی اُسکے سوا
جو کچھ ہی سو سب فضول ہی اور مالا یعنے یعنے بیفائدہ کے کام مین داخل ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ مرد
کے اسلام کی خوبی مین سے ہی اُسکا ترک کرنا مالا یعنے کو یعنے بیفائدہ کے کام کو اور اُسکا مشغول رہنا ہی اُس
چیز مین جو اُسکو فائدہ دے انتہی ٭ تو بس جس شخص مین یہ چار رکن موجود ہین وہ شخص کامل ہی اور اُس سے
اتباع کا حق پورا پورا ادا ہوتا ہی اور وہ شخص ولایت کا درجہ پانے اور ابدال اور قطب وغیرہ خدمت والون
کی خدمت پانے کے قابل ہی اور جس شخص مین یہ چار رکن موجود نہین ہین مثلاً نماز روزے زکوٰۃ حج
وغیرہ فرض اور واجب کو ادا نہین کرتا اُسے پوری اتباع ہرگز نہو سکے گی اور وہ ناقص ہی یا مفسد اور
مکار ہی اور وہ شخص قابل التفات کے نہین بس یہی شناخت اصل ہی اور باقی عوام کی سمجھ کا کچھ اعتبار نہین
اب اِس مقام مین ایک بڑا عمدہ مضمون صراط المستقیم سے خلاصہ کرکے لکھ دیتے ہین تاکہ معلوم ہوجاوے کہ تصفیہ
اور تزکیہ نفس کا کس چیز سے حاصل ہوتا ہی اور کس لطیفہ کو کس مراقبہ سے فیض حاصل ہوتا ہی وہ بڑا عمدہ مضمون
یہ ہی کہ اللہ تعالےٰ کے دو نام پاک ہین ظاہر اور باطن اور ہر نام کے مظاہر بیشمار ہین اور ہر نام کا مصداق
اور مضمون اُسکی ذات پاک مین موجود ہی جسقدر کہ معرفت اور پہچاننا دقیق اور باریک زیادہ ہوتا ہی اُسقدر
مظاہر کو زیادہ پہچانتا ہی اور سارے مصداق کی امتیاز اُس ذات پاک مین خوب کرتا ہی اور مظاہر یعنے مظہرین
اسم ظاہر کے تمام عالم اور اجسام اور افعال اور احکام ہین کہ مخلوقات کے پیدا کرنے اور شریعت کے مقرر
کرنے سے ظاہر ہوتے ہین اور جتنے کارخانے کہ رزاقیت کے ساتھ متعلق ہین سو ایک مظہر ہین اُسکے مظہرون
مین سے اور اسی طرح سے جتنے کارخانے کہ ہدایت کی شان سے علاقہ رکھتے ہین کتاب کے اُتارنے
اور رسولون کے بھیجنے سے لیکے نصیحت کی بات بولنے کی توفیق تک جو ہر مسلمان سے صادر ہوتی ہے

ایک دوسرا مظہر ہی اور اسی طرح سے گمراہ کرنے کے مظہر ہین ابلیس کے پیدا کرنے سے لیکے گیت گانے تک اور ایسا
ہی دو مظہر دوسرے ہین جو دونون مذکور مظہرون یعنے ہدایت اور گمراہ کرنے کے سبب سے ظاہر ہوتے ہین وہ دونون
مظہر کیا ہین ثواب اور عذاب جو بہشت اور دوزخ مین ہوگا اور قبر اور جان کندن اور آگ اور لحمہ اور خوف اور
دہشت کے حالات جو نیک اور بد کو خواب مین ظاہر ہوتے ہین الغرض اسم ظاہر کے مظہرون کو ملاحظہ کرکے اور
اس اسم کے مبارک کے مسمی کو کہ اُسکی ذات پاک ہی ان بیشمار عالمون کے ظاہر ہونے کی جہت سے ملاحظہ اور مراقبہ
کرے اور یہ نہ جانے کہ یہ ملاحظہ ممکن نہین ہی بلکہ یہ ملاحظہ بالاجمال یعنے مجملاً نہایت سہل اور آسان ہی اور جب بصیرت
کی نگاہ زیادہ تیز ہوگی تب اُسکی تیزی کے موافق ملاحظہ تفصیلی خوب آسان ہوگا الغرض جیسا کہ چاہیے ویسا اس مراقبہ
کو ہمیشہ کرتا رہے اور اس مراقبہ کے فیضون کے اُترنے کے مقام مین کہ لطیفہ نفس اصالۃً ہی اور باقی سب لطیفے
بالتبع ہین جسوقت کہ اس مراقبہ کے فیضون سے کماینبغی مستفیض ہونگے یعنے جیسا کہ چاہیے ویسا اُنہین فیض پہنچین اُترینگے
تب اس مراقبہ کے آثار ظاہر ہونگے اور اُن آثار مین سے نفس کا فنا ہونا ہی یعنے اپنے جاننے اور افعال کی نسبت
اپنی طرف کرنے سے نفس کا مضمحل ہونا ہی یعنے شکست ہوتا اور مٹ جاتا ہی اور تہذیب اخلاق کا حاصل ہونا ہی
اور تہذیب اخلاق کہتے ہین بری اخلاق اور چال کے بدل جانے کو نیک اخلاق اور چال کے ساتھ اور اس
مراقبہ کے فیضون کے اُترنے مین لطیفہ نفس کے اصالت کا یہ درجہ ہی کہ اسم ظاہر کے مظاہر کو عقل دریافت
کرسکتی ہی بخلاف اسم باطن کے مظاہر کے کہ اُسکے دریافت کرنے مین سوا کشف اور الہام کے کسیکو دخل
نہین اور چونکہ مقام لطیفہ نفس کا کہ مجددیہ طریقہ کے موافق سر ہی اور وہی مقام عقل اور دریافت کا ہی اسواسطے
اس لطیفہ کے تئین ایک خصوصیت زیادہ اسم ظاہر کے مراقبہ کے ساتھ حاصل ہوئی اور اس آثار کے حاصل
ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسم ظاہر کے مراقبہ کے سبب سے تمام حرکات اور سکنات اور اسباب اور مسببات کا صادر
اور ظاہر ہونا حضرت حق کی ذات پاک سے ایسا اُسکے دل مین نقش ہوجاویگا کہ اُسی ایک ذات کی تاثیر سے
ہرگز اُسکو غفلت نہوگی اور رجا اور خوف اور محبت اور خشیت یعنے ڈر نا صرف اُسی ذات پاک سے رکھیگا اور
اُس ذات کے سوا دوسرے کا اعتبار سالک کی نظر مین باقی نہ رہیگا اور اُسکے سوا کو مانند قلم کے کاتب
کے ہاتھ مین جانیگا تو بس عالی ہمت کریم الطبع کے تئین صرف بسبب محبت اور الفت اُس ذات پاک کے
جو اسقدر کمالات کے ظاہر ہونے کی سبب ہی وہ آثار مذکورہ سب کے سب حاصل ہونگے اور اس مراقبہ
کے دائرہ کو بھی اُسوقت پورا کریگا کہ باوجود اس مراقبہ کے آثار کماینبغی ظاہر ہونے کے انوار مین
بھی ترقیات ظاہر ہون جیسا کہ سابق مین اسکا بیان ہوا یعنے مجددیہ طریقہ کے موافق دائرون کا مراقبہ جو صراط المستقیم
مین بیان کیا ہی تو سب مین نور کا ظاہر ہونا اور پہلے مراقبہ سے دوسرے مین انوار کی ترقی ہونا مذکور رہے

اُسی کا ذکر بیان کیا پھر بعد اِسکے مراقبہ اسم الباطن کا کرنا چاہیے اُسکا بیان یہ ہی کہ اُنھین ظاہر چیزون کا ایک باطن ہی کہ حضرت حق تعالےٰ کے اسم باطن سے حاصل ہوا ہی اُسکی مثال بادشاہت کا انتظام ہی جو خوب ظاہر ہی اور اُسکا باطن بادشاہ کی عقل اور تدبیر ہی تو بس سالک کو چاہیے کہ اپنی ادراک کے لائق ان سب مظاہر کے باطنون کو دریافت کرے کے اسم باطن کے مسمّی یعنے نام والے کا مراقبہ اِس اعتبار کے ساتھ کرے کہ اُسکے سارے مظاہر مین اُسکا سریان یعنے تاثیر کرنا ثابت ہی اور دریافت ہوتا ہی اور اِس ولایت کو ولایت علیا کہتے ہین اِس سبب سے کہ یہ ولایت ملا اعلیٰ کی ولایت ہی اور مراد ملا اعلیٰ سے وہ ملائکہ ہین جو مدبرات الامر اور متلقیان احکام الٰہیہ ہین کہ جو حکم کہ جاری ہوتا ہی پہلے وے لوگ سیکھ لیتے ہین بعد اِسکے وہ حکم تمام عالم مین ظاہر ہوتا ہے اور وے فرشتے عالم اجسام کے سارے عالمون کے اور اجسام کے مدبر ساری ارواح کے باطن ہین اِسواسطے اُنکا کمال اسم الباطن کے ساتھ علاقہ رکھتا ہے اور اِس مراقبہ کے فیض اُترنے کا مقام جسد انسانی کے اجزا مین سے آتش اور آب اور ہوا ہے اِسواسطے کہ انسان کے جسم مین یہی تینون عنصر باطن ہین اور خاک تو اُس جسم مین ظاہر ہے اِس سبب سے یہی تینون عنصر اسم باطن کے فیض اُترنیکا اثر یہ ہے کہ وے تینون عنصر اپنے آثار کے ظاہر ہونے مین بدل جاتے ہین کیونکہ آتش اپنی حقیقت سے بدل نہین جاتی بلکہ اپنی طبیعت کے مقتضا یعنے خواہش اور چاہت پر باقی رہتی ہے لیکن اُسکی طبیعت کا مقتضا حق سبحانہ کی رضامندی مین ظاہر ہوتا ہی مثلاً آتش کا مقتضا غلبہ اور بلندی ہے کہ انسان مین وہی مقتضا نخوت اور تکبر پیدا کرتا ہے اور کبھی معبود بننے کے دعوی تک پہونچا دیتا ہے اور ابلیس کو آتش کا مقتضا موجب لعنت کا ہوا اور اُسکو درگاہ رحیم الرحمت سے نرا مایوس اور نا امید کر دیا اور جبکہ آتش اِس مراقبہ کے فیض سے فیض پانے والی ہوگی تب اعزاہم باللہ یعنے قصدین بلند اللہ تعالےٰ کے احکام کی فرمانبرداری مین ظاہر ہونگے اور اُنہین کوشش کرنا اور سبقت اور چالاکی کرنا ظاہر ہوگا اور مقتضا ہوا کا انسان کی اخلاق مین حرص اور خواہشین ہین اور بدل جانا اُس مقتضا کا مصروف ہونا اور لگا رہنا حرص اور خواہش کا ہے مرضیات الٰہی مین اور منحرف ہونا اور پھر جانا اُس مقتضا کا ہے مزخرفات دنیوی یعنے آرایش دنیوی سے اور اثر آب کا انسان مین آسکت اور سستی اور افتادگی یعنے گرا رہنا اور تسفل یعنے نیچے پڑا رہنا اور نیچے کو جانا ہے اور اصلاح اور درست ہو جانا اُسکا آسکت اور سستی کرنا ہے گناہون سے اور گرا رہنا اور عاجزی کرنا بارگاہ الٰہی مین اور حضرت رب العزت کی عظمت کے حضور مین پہونچنا اور ذلیل بنا رہنا اور اِس مراقبہ مین تجلیات اسم الباطن کی ظاہر ہوتی ہین اور تمام ہونا اِس مراقبہ کا بھی باوجود حاصل ہونے اُسکے آثار کے اِس مراقبہ کے موافق نور کے پردون کے طے کرنے سے

ہوتا ہے بعد اِسکے مراقبہ تجلی ذاتی دائمی کا ہے اور معنے تجلی ذاتی کے ظاہر ہین یعنے وہ تجلی کہ منشا اُسکا اور اصل اور جڑ اُسکی خود ذات ہے اور غرض دائمی سے یہ ہے کہ وہ تجلی ایسی تجلی ہے کہ ہمیشہ مستقر اور قرار پکڑنے والی اور ثابت ہے مانند آسمان اور زمین کے اور تجلی موصوف کے قرار پکڑے رہنے اور ثابت رہنے مین اگرچہ تفاوت بے شمار ہے لیکن دائمی کی لفظ سے ظاہری معنے کے سوا کوئی دوسری بات مراد نہین ہے یعنے تجلی ذاتی دائمی کے یہی معنے ہین کہ وہ تجلی ذات کی ہمیشہ ثابت رہتی ہے اور انبیا اور مرسلین اور اولوالعزم کے کمالات کے ظاہر ہونے کی مبدا اور جڑ اور شروع یہی تجلی ہے تو بس اِس تجلی ذاتی دائمی کے مراقبہ کرنے کا تین درجہ ہے ✤ درجۂ اول ✤ یہ ہے کہ اِس بات کا غور اور تصور اور لحاظ کرے کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمالات کی منشا اور اصل یہی تجلی ہے یعنے ظاہر ہونا علوم ہدایت کا اِس طور پر کہ غلط کو کبھی علوم مین کسی طرح سے دخل نہو اسی تجلی سے ہی اور یہ بات انبیا علیہم السلام مین برابر ہمیشہ ثابت اور موجود ہوتی ہے یہانتک کہ نیند کی حالت مین بھی موجود ہوتی ہے کیونکہ وجود باوجود انبیا کا ہدایت کے فیضون کا چشمہ ہوتا ہے اور اُنکے منافع اور فائدے خلائق کو پہونچتے ہین گو کہ اُنکو خبر نہو تو بس اُنکا وجود بجاے چراغ کے ہے کہ اُسکی روشنی سے فائدے حاصل ہین گو کہ چراغ کو خبر نہو تو بس انبیا علیہم السلام ہمیشہ اپنے کاروبار مین لگے رہتے ہین اِسی واسطے اُنکے فیوض تجلی ذاتی دائمی سے علاقہ رکھتے ہین بخلاف ملائکہ کے کہ وے سب ہمیشہ ایک کام مین مستغرق نہین رہتے ہین بلکہ کسی کام کے حکم پہونچنے کے وقت اُسکو بجالاتے ہین اور پھر بیکار اور منتظر اور مستعد رہتے ہین اِسواسطے ملائکہ کے کمالات کا منشا تجلی ذاتی دائمی نہین ہوتی اور جو انوار اور تجلیات کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے ثمرے ہین سو اِس مراقبہ مین حاصل ہوتے ہین اور اِس مراقبہ کے فیض کے اُترنے کا مقام عنصر خاک ہے دو سبب سے پہلے یہ کہ قرار پکڑے رہنا اور ثابت رہنا خاک کی خاصیت ہے اِسی واسطے اِس مراقبہ کے مناسب خاک ہے ✤ دوسرے ✤ یہ تجلی ذاتی دائمی مین معنے ظہور کے ہین کیونکہ ایک وجہ سے کہہ سکتے ہین کہ سارا عالم تجلی ذاتی دائمی ہے یعنے ظاہر ہے اور عالم کا ظاہر ہونا ظاہر ہے اور عالم کے ظاہر ہونے سے اُس تجلی کا ظاہر ہونا سمجھنا چاہیے اور عنصر خاک کا بھی انسان مین ظاہر ہے اور اِس مراقبہ کے فیض کے ظاہر ہونے کا اثر اور نشان عنصر خاک مین تواضع اور فروتنی ہے انسان مین اور اِس تواضع سے مقصد ہے تواضع اور فروتنی کرنا اپنے مالک کے آگے اور اُسکے فرمان کے قبول کرنے سے سرکشی نہ کرنا اگرچہ اپنے مالک کے حکم کی فرمانبرداری مین مالک کے دشمنون پر ایک طرح کی تعلی اور غلبہ اور اُنکو دبا لینا اور بڑائی کرنا پایا جاوے یعنے مثلاً مالک کے حکم سے جہاد کیا اور اُسمین کافرون پر بڑائی کرنا پایا گیا تو اِس سے تواضع فوت نہوئی

بلکہ تواضع باقی رہی اور انسان مین جو تسفل کہ بسبب پانی کے ہی سو اِس تواضع کے سوا ہے کیونکہ تسفل مین
اپنی نری پستی اور تواضع کے یہ معنے ہین کہ خفض جناح یعنے بازو کا پست کرنا اور عاجزی اور فروتنی کرنا
دوسرے کے مقابلے مین سو تواضع ہر وقت کہ نیا مضمون ہے پیش آیا کرتا ہے یعنے جب کسی سے مقابلہ
آپڑتا ہے تب تواضع اور عاجزی کا وہی وقت ہوتا ہے ہر وقت تواضع کا وقت نہین ہوتا بخلاف تسفل کے
کہ وہ ایک مضمون لازم غیر منفک ہے یعنے تسفل آدمی کی طبیعت مین ہر وقت موجود رہتا ہے اور جیسا کہ سابق
مین مذکور ہوا یعنے نفس اور آتش اور ہوا اور آب اور خاک کی اصلاح اور تزکیہ اور اُنہین مراقبون کے
فیض کے آثار کا ظاہر ہونا سو اُن آثار کی ابتدا ذکر کرنا چاہیے کہ ہمارے اندر وہ آثار پائے جاتے
ہین یا نہین کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ عقلمند آدمی صفات نفسانیہ مین سے کسی صفت کے تصور اور خیال کرنیکو
اُس صفت کا حاصل ہونا معلوم کرتا ہے یعنے اپنے دل مین خوب انصاف کے ساتھ غور کرے کہ فلانی صفت
مجھ مین موجود ہے یا فقط نفس اور شیطان کا فریب ہو کہ جو خوبی اور صفت مجھ مین نہین ہے اُسکو مین اپنے
اندر موجود سمجھتا ہون اور جو گفتگو کہ ایک بڑے دانا حکیم اور بڑے عارف مین جو معرفت مین بڑا کامل تھا
ہوئی ہی سو اِس مضمون کے بیان کے واسطے بہت عمدہ تفصیل ہے وہ یہ ہے کہ اُس حکیم کا احوال اُس
عارف سے پوچھا عارف نے فرمایا کہ وہ اخلاق نہین رکھتا ہے اِس بات کو لوگون نے حکیم کے پاس
پہونچایا تب حکیم نے ایک کتاب اخلاق کے بیان مین بہت صاف صاف اور شائستہ تصنیف کر کے
عالم کی خدمت مین بھیجا تب عارف نے فرمایا کہ مین نے کہا ہے کہ اخلاق نہین رکھتا ہے یہ نہین کہا
کہ اخلاق نہین جانتا ہے تو بس اخلاق کا جاننا جدا ہے اور اخلاق کا حاصل ہونا جدا سو ایسا بھی ہوتا
ہے کہ کبھی عبادت کے سبب سے اور کبھی نفس کے فریب اور شیطان کے مکر کے سبب سے کمالات
کا تصور کرنا کمالات کے حاصل ہونے کے ساتھ مشتبہ اور ہمشکل ہوجاتا ہے اور انسان جہل مرکب کی
ہلاک کرنے والی بیماری مین رہجاتا ہے اور یہ بات بیشک صریح محروم رہنے کا نشان ہے اور حاصل ہونا
کمالات کا وہی معتبر ہے جو دل کے غار سے جوش مارے اور یہ نہین کہ اُس کمالات کو اپنے اوپر زور سے
باندھے یعنے اُس کمالات کو اپنے اندر زبردستی ثابت کرے اور اِس مراقبہ کے پورے کرنے کے
واسطے انوار کا بدلنا بھی جیسا کہ کئی بار مذکور ہوا ضرور ہے اور تجلی موصوف کے مراقبہ کا دوسرا درجہ
یہ ہی کہ اُس تجلی کو کمالات رسالت کا منشا لحاظ کر کے مراقبہ کرے اور تجلی موصوف کے مراقبہ کا تیسرا درجہ
یہ ہے کہ اُس تجلی کو کمالات اولوالعزم کا منشا لحاظ کر کے مراقبہ کرے اور امتیاز رسالت کی نبوت سے
اور امتیاز اولوالعزم کی سارے رسولون سے صراط المستقیم سے دریافت کرلینا جسقدر بیان کی اِس

مقام مین حاجت تھی اُسقدر بیان کردیا پھر صراط المستقیم مین فرماتے ہین کہ بقیہ کلام کا یہ ہے کہ آثار کا حاصل ہونا جو ہر
مقام کے مراقبہ کے منتہا تک پہونچنے کی دلیل ہو یہ ہے کہ ہر مقام کے مراقبہ کے منتہا تک پہونچنے مین تین چیز
ضرور ہوتی ہین ٭ پہلی چیز ٭ بدلنا انوار کا کہ مکرر سہ کرر مذکور ہوا ٭ دوسری چیز ٭ بدلنا صفات کا جیساکہ یہ بھی بیان
ہوا یعنے نفس کی صفت اور آتش اور ہوا اور آب اور خاک کی صفت کا بدلنا بھی بیان ہوچکا اور صفات کے بدلنے
مین تازی بات یہ ہے کہ صفات کے بدلنے کے شامل ہی تھوڑا سا اور کسیقدر اُس صفت اور شان کا حاصل ہونا
جسمین مراقبہ کیا جاتا ہے تو بس جو شخص کہ مراقبہ ذات کا کمالات نبوت کی مناسبت یعنے منشا اور جڑ ہونے کے
لحاظ سے کریگا تو اُسکو نبوت کے معنون مین سے ایک حصے مین خواہ مخواہ پہونچا دین گے کہ اُدنا اُن معنون
مین سے نیک خوابین ہین اور اسی طرح سے دوسرے درجہ کے مراقبہ مین رسالت کے معنے اُسکو حاصل ہونگے
اور تفہیم اور تعلیم کا اور غافلون اور جاہلون اور معاندون کے ساتھ مناظرہ کرنے کا اُسکو الہام ہوگا ٭ اور
تیسرے درجہ کے ٭ مراقبہ سے گنہگارون اور متمردون کے ہلاک کرنے مین اور فرمانبردارون اور مخلصون
کے انعام اور اکرام مین اُسکو بہت قوی بخشین گے اور اِس مدعا کو بالعموم جاننا چاہیے کہ سالک اسماے الٰہی
مین سے جس اسم کا مراقبہ کریگا اُس اسم سے ایک حصہ پاویگا مثلاً جو شخص کہ اُسکی رزاقیت کا مراقبہ کرے گا
اور اِس مراقبہ کو کمال تک پہونچا دیگا تو اُس شخص مین ایک شان رزاقیت کی جلوہ گر اور ظاہر ہوگی اور
اِس حصہ ملنے کا سبب اُس کریم مطلق کا کمال کرم ہی کیونکہ کریمون کی عادت ہی کہ مثلاً جو شخص کہ کھانا کھانے
کے وقت مین اُنکے روبرو ہوتا ہی اور اپنی طمع سے اُسکی طرف ٹک لگائے رہتا ہے تو کریم لوگ اُسکو لقمہ
خواہ مخواہ دیتے ہین اور اسی تمثیل سے اِس بات کے مقصود کو سمجھنا چاہیے یعنے جو شخص کہ مثلاً مراقبہ
اسم محی کا کرتا ہے تو گویا وہ شخص اُسکی احیا یعنے زندہ کرنے کی شان کے روبرو کھڑا ہے تو اُس سبحانہ کے
کرم کا مقتضا یہ ہے کہ شان احیا سے کوئی اثر اُس شخص کو خواہ مخواہ سپرد کرینگے ٭ تیسری چیز ٭ ایک
عنایت خاص حضرت حق کی طرف سے ہوتی ہے اُسکا بیان یہ ہے کہ جب کوئی بندہ برگزیدہ اور مقبول
خدا کے کامون مین سے کسی کام کو بخوبی سرانجام دیتا ہے تب وہ چیز کا مستحق ہوتا ہی ایک اجر یعنے مزدوری
اور دوسرے انعام سو اجر کتنی ہی بڑی نہایت ہو لیکن بمنزلہ مزدوری کے ہے اور اُس کام کے اوپر
موقوف ہوتی ہی اور اُس کام کے مناسب ہوتی ہے اور انعام جو ہے سو بمنزلہ خلعت فاخرہ کے ہے
کہ سبب اُسکا مولا کا خوش ہوتا ہے اور جب انسان اِس کارگذاری کے درجہ مین پہونچتا ہے تب
امتیاز دونون چیزکی یعنے اجرت اور انعام کی کما ینبغی کرتا ہی اور مثال انعام کی مستجاب الدعوات ہونا یا ملاء علی
وغیرہ فرشتون مین وجاہت اور رودداری کا پاتا ہے اور یہی انعام ایسی چیز ہوتا ہے کہ سارے

کاموں مین کارآمدنی ہوتی ہے سو بہشت مین رویت یعنے اللہ تعالے کا دیکھنا جو ہے سو انعام ہے اور حور اور
قصور اور غلمان اجرت اور مزدوری ہین ✤ انتہی ✤ اور ولایت تین قسم ہے ولایت صغری ولایت کبرے
ولایت علیا کا بیان مختصر تو اسی بڑے عمدہ مضمون مین سُن چکے باقی دونون ولایت کا بیان نور علی نور مین دیکھو
اور جنتے جو اوپر اسی بڑے مضمون مین قریب ہی اقتیاز کرنے کو لکھا ہی سو اُسی طرح سے مناسب ہی کہ مبتدی اپنے
حال مین غور کرے کہ لطیفون اور اُنکی اصول اور اُن اصول کی اصول مذکورہ کے سلوک مین اور چارون قسم کی
سیر اور سیر مستطیل اور مستدیر اور اسم الظاہر اور اسم الباطن کے مراقبہ مین اور علم الیقین اور عین الیقین
اور حق الیقین اور شہود تنزیہی اور معرفت ذات بیچون اور بےچگون کے حاصل ہونے مین اور تجلی افعال اور
صفات اور ذات کے حاصل ہونے مین وغیرہ احوال اور مقامات اور ارکان تصوف اور کلمات اشارہ جنکا
بیان زاد التقویٰ مین ہے اُن سب کے مضمون کے حاصل کرنے اور حاصل ہونے مین ہم کیسے ہین یقین ہی
کہ ایسے غور کرنے اور انصاف کرنے سے اپنے کمال کے خیال اور وسواس سے اور بلا مین پڑنے سے
انشاء اللہ تعالے محفوظ رہیگا اور اس ناچیز کو بھی دعاے خیر کے ساتھ یاد کرتا رہیگا باقی ایک بات
بڑے فائدے کی یاد رہے کہ جس شخص کو مرشد کامل نہین ملا ہی یا مرشد کامل ملا تھا مگر اُس سے اِن سب
باتون کی تحقیق اِس شخص نے نہین کیا تو اب مرشد کامل کو تلاش کرکے اُسسے اِن سب باتون
کو حاصل کرے اور مرشد کامل کی شناخت ہم نور علی نور کی تیسری ہدایت مین لکھ چکے اُسی کے موافق
مرشد تلاش کر لے اور اگر زیادہ نہ پہچان سکے تو اسقدر بھی کفایت ہے کہ وہ مرشد اِن سب مذکور سیر اور سلوک اور
یقین کے مراتب کو بخوبی سمجھوا کے ذہن نشین کردے ✤ دوسرا مضمون ✤ نور علی نور کی نوین وعظ کے چوتھے
فائدے کا جو ذکر کرنے والون کے واسطے بہت ہی مفید ہے اُسکو ہم لکھے دیتے ہین نور علی نور مین لکھا ہے ✤
چوتھا فائدہ ✤ اِس بیان مین کہ سلوک طریقہ صوفیہ کا اسواسطے نہین ہے کہ اعتقاد اور عمل سے کوئی زائد چیز
حاصل کرین بلکہ اسواسطے ہے کہ جو اعتقادی باتین ہین اُنپر ایسا یقین حاصل ہو کہ کسی کے شک دلانے
سے ہرگز وہ دور نہو اور دل کو اطمینان حاصل ہو اور اِس بیان مین کہ یہ مقصد بھی نہین ہے کہ صورتین اور
انوار غیبی دیکھین بلکہ متابعت سنت کی اور اجتناب بدعت سے مقصود ہے مکتوب دویست و شصت و ششم مین
فرماتے ہین کہ دو بازو ہین عملی اور اعتقادی حاصل کرنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق رہنمونی کرے تو صوفیہ
کے طریقۂ علیہ کا سلوک ہی اور وہ سلوک اِس غرض کے واسطے نہین ہے کہ اہل سنت وجماعت کے عقائد
کے موافق جو اعتقاد اور فقہ کے موافق جو عمل حاصل کر چکے ہین اُس سے کوئی زیادہ چیز حاصل کرین
اور کوئی نیا امر حاصل کرین بلکہ مقصود یہ ہے کہ معتقدات یعنے اعتقادی باتون کے بہ نسبت ایسا یقین حاصل

کرین کہ کسی شک دلانے والے کے شک دلانے سے ہرگز وہ یقین دور نہو اور کسی کے شبہہ بیان کرنے سے وہ
یقین باطل نہو اِسواسطے کہ دلیل تلاش کرنے کا پاؤن لکڑی کا ہے اور دلیل تلاش کرنے والا تمکین اور کمزور ہے
انتہی ٭ یعنے دلیل سے جو چیز معلوم ہوتی ہے اُسمین شک کی گنجایش ہوتی ہے اور سلوک اختیار کرنے سے دل
کی شک دور ہوتی ہی اور دل کو چین ہوتی ہے اور پھر شک کا دخل نہین ہوتا اِسی بات کے اشارہ کے
واسطے حضرت مجدد قدس سرہ آگے سورۂ رعد کی آیت لکھتے ہین ٭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ٭
سنتاہے اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہین دل تاکہ اعمال کی نسبت یعنے اعمال کے ادا کرنے مین ایک
آسانی اور سہولت حاصل کرین اور کسل اور آسکت اور سرکسی کہ نفس امارہ سے پیدا ہوتی ہے اُسکو
دور کرین یعنے سلوک اِسواسطے ہے کہ دل کو چین ہو اور اعمال شرعی کا بجا لانا آسان ہو اور سہل معلوم
ہو اور نفس امارہ جو اعمال شرعی کے بجالانے مین آسکت اور سرکشی کرتاہے سو دور ہوجاوے اور یہ
بات بھی ہے کہ صوفیہ کے طریقہ کے سلوک سے یہ مقصود نہین ہے کہ صورتین اور شکلین غیبی کو مشاہدہ
کرین اور نوروں اور رنگوں کو معائنہ کرین یعنے دیکھین کیونکہ یہ دیکھنا لہو اور لعب یعنے کھیل اور تماشے
کے داخل ہے صورتین اور نورین حسّی یعنے جو حواس خمسہ سے دریافت ہوتے ہین اُنمین کیا نقصان ہے
کہ کوئی شخص اُن سب کو چھوڑ کے ریاضت اور مجاہدات کرکے غیبی صورتون اور نورون کی تمنا اور
آرزو کرے کیونکہ یہ صورتین اور وہ صورتین اور یہ نورین اور وہ نورین سب کے سب مخلوق حق جل وعلا
کے ہین اور اُس تعالےٰ کے وجود پر دلالت کرنے والی نشانیون مین سے ہین اور صوفیہ طریقہ مین
سے طریقۂ علیہ نقشبندیہ کا اختیار کرنا اولےٰ اور انسب یعنے بہت خوب اور بہت مناسب ہے کیونکہ ان
بزرگوارون نے متابعت سنت کا التزام کیاہے اور بدعت سے اجتناب فرمایاہے اِسواسطے یے
بزرگوار لوگ اگر دولت متابعت کی رکھتے ہین اور احوال مین سے کچھ نہین رکھتے ہین تو خوش ہین اور
اگر احوال رکھتے ہین اور متابعت مین سُستی رکھتے ہین تو احوال کو پسند نہین کرتے ہین یہی سبب ہے کہ اِن
بزرگوارون نے سماع اور رقص کو تجویز نہین کیا اور جو احوال کہ سماع پر مترتب ہے یعنے سماع سے
جو احوال حاصل ہوتا ہے اُسکا اعتبار نہین کیاہے بلکہ ذکر جہر کو بدعت جان کے اُسکو منع فرمایاہے اور جو
ثمرات کہ سماع سے حاصل ہوتے ہین اُسکی طرف التفات نہین کیا ٭ انتہی ٭ اب یہ خاکسار کہتاہے کہ ذکر کا فائدہ
جو حضرت مجدد کے لکھنے سے معلوم ہواہے وہی سمجھ کے جو شخص ذکر کرتا رہے گا تو اُسکو پہلے ہی روز سے
فائدہ ملنا شروع ہوگا ٭ اور جو شخص یہ سمجھے گا کہ ذکر سے کوئی صورت شکل اور انوار نظر پڑین گے تو
جب اُسکو کچھ نظر نہ پڑے گا تب ذکر سے اور اپنے مرشد سے بھی بے اعتقاد ہوجاوے گا اور اگر نظر پڑے گا

اور اُسیکو مقصود اصلی معلوم کریگا تو اِس صورت مین بھی خرابی ہوگی ۞ اب اِس بات کی حقیقت یہ ہو کہ ذکر سے
مقصود اصلی اطمینان قلب اور اللہ تعالی کی محبت کا حاصل ہونا ہی اور غیبی صورتون اور نورون اور رنگون کا
دیکھنا مقصود نہین ہی اور نہ اِسواسطے ذکر مقرر ہوتی ہی مگر ذکر کی تاثیر ہی کہ خود بخود عروج کے وقت بہشت کا
اور عرش کا دیکھنا میسر ہوتا ہی اور ظلال کے مراقبے کے وقت نورین نظر پڑتے ہین جیساکہ نور کے پردون
کے طی کرنے کے وقت مین طرح طرح کے رنگ نظر پڑتے ہین اور وہ سب ظلال ہین اور مشائخ عظام اور ائمۂ
اہل بیت اور خلفاء راشدین کے مقامین نظر پڑتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام خاص نظر پڑتا
ہی اِسی طرح سے سارے نبی لوگ اور رسول لوگون کے مقام نظر پڑتے ہین اور ملاء اعلے یعنے اوپر کے
گروہ کے فرشتون کے مقام یعنے جو فرشتے سارے کارخانے کی تدبیر کے واسطے مقرر ہین اور اُنکو مدبرات امر
کہتے ہین اُنکے مقام نظر پڑتے ہین چنانچہ دورہ قادریہ کے بیان مین یہ مضمون صراط المستقیم مین موجود ہے
اور حضرت مجدد قدس سرہ کے مکتوب اول مین جو اپنے مرشد کی خدمت مین لکھا ہے یہ بات صاف
موجود ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مجدد عروج کے وقت حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ
کے مقام تک پہونچے اور اُس مقام کے اوپر کتنے مشائخ تھے بلکہ اُسی مقام مین تھوڑا سا اوپر چڑھ کے
مثل شیخ معروف کرخی اور شیخ ابوسعید خراز کے تھے اور باقی مشائخ اُس مقام کے نیچے اپنے اپنے
مقام مین تھے اور بعضے اُسی مقام مین تھے لیکن نیچے جو تھے سوا اور اُس مقام کے اوپر ائمہ اہل بیت
تھے اور اُسکے اوپر خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین تھے اور سارے انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے مقامات اُن سرور کے مقام سے ایک طرف کو علحدہ تھے اور اِسی طرح سے اوپر کے
فرشتون کے مقام دوسری طرف کو اُس مقام سے جدا تھے لیکن اُس حضور کے مقام کو سارے
مقامات پر فوقیت اور سروری تھی واللہ سبحانہ اعلم بحقائق الامور کا تھا ۞ انتہی ۞ تو ان سب مقامون
کا دیکھنا سالک کے واسطے نعمت غیر مترقب ہے یعنے اِس نعمت کی سالک کو امید نہین ہوتی الا سب
مقامون کے دیکھنے سے سالک کو معلوم ہوگا کہ ہمکو عروج ہوا اور کبھی پیشوا اُن کی ارواح سے اپنے
مقصد حاصل ہونے کی راہ بھی پا جاوے گا جیساکہ دورۂ قادریہ کے بیان مین صراط المستقیم مین
مذکور ہے غرض اپنے مقصود اصلی کے پہچاننے کے سبب سے اِن مقامات کے دیکھنے سے بہتری
ہوگی ۞ اور انہین مقامات کو اور مقامات والون کو اگر مقصود جانتا تو خرابی ہوتی اور ہمکو سب لوگ دوام
مین ذکر سے دل کی چین پانے کے بیان مین فرماتے ہین ۞ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ
سنتا ہے اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہین دل دل کی اطمینان اور چین پانے کی راہ اللہ سبحانہ کی ذکر ہی

نہ نظر اور استدلال یعنے غور اور فکر اور دلیل تلاش کرنا دل کی اطمینان کی راہ نہین ہے + بیت + پاے
استدلالیان چوبین بود + پاے چوبین سخت بے تمکین بود + اسواسطے کہ ذکر مین حاصل کرنا مناسبت اور میل
کا ہی ساتھ اُس جناب پاک کے اگرچہ بندے کو اُس سبحانہ کے ساتھ کچھ مناسبت نہین ہے + مَا لِلتُّرَابِ
وَ رَبِّ الْاَرْبَابِ کیا مناسبت ہے خاک کو رب الارباب کے ساتھ لیکن ایک قسم کا علاقہ ذاکر اور مذکور
کے درمیان مین پیدا ہوتا ہے + کہ موجب محبت کا ہوتا ہے اور جب محبت غالب ہوئی تب سواے اطمینان
کے کچھ نہین ہے + اور جب اطمینان قلب تک پہونچا تب دولت ابدی اُسکے وقت کی نقد ہوئی + یعنی دولت
ابدی اُسکو نقد انقد حاصل ہوئی + بیت + ذکر گو ذکر تا ترا جان است + پاکئی دل ز ذکر رحمان است +
تیسرا مضمون + پوشیدہ نہ رہے کہ ہمنے پانچون لطیفون اور اُنکی اصول کی سیر کا جو بیان کردیا ہے سو انشاء اللہ
تعالے بہت مفید ہوگا مگر اس سیر کو کوئی سہل نہ معلوم کرے بلکہ اُسکی آسانی اور دشواری کی حقیقت نور علی نور
کی نوین ہدایت کے ساتوین وعظ کے مضمون کے خلاصہ سے دریافت کرین وہ خلاصہ یہ ہے + کہ حضرت
مجدد قدس سرہ مکتوب دو بست و شصتم مین فرماتے ہین + اور اسم الظاہر اور اسم الباطن کے بیان مین
جو فرق کہ علم اور علیم کے درمیان مین بیان کیا ہے سو اُس فرق کو تھوڑا خیال نہ کرے اور یہ بات نہ کہے
کہ علم سے علیم تک تھوڑی سی راہ ہے سو ایسا نہین ہے بلکہ فرق کہ درمیان مرکز خاک اور محدب یعنے خمی عرش
کے سو علم اور علیم کے درمیان مین جو فرق ہے اُسکی بہ نسبت حکم قطرہ کا رکھتا ہے بہ نسبت دریاے محیط
کے سو علم سے علیم تک کا فرق کہنے مین نزدیک ہے اور حاصل کرنے مین بہت دور ہے ایسا ہی حال ہی
اُن مقامات کے ذکر کا جو بطریق اجمال کے بیان مین آتا ہے مثلاً کہا گیا ہے کہ عالم امر کے پانچون لطیفون
کو طے کرکے اُنکی اصول مین سیر کرے تاکہ دائرہ امکان کا تمام ہو اِس عبارت مین سیر الے اللہ کا پورا
ذکر آگیا یعنے جیساکہ سیر الے اللہ مین سارے ممکنات کے علوم کے طے کرنے کے بعد اور سب کے مٹ
جانے کے بعد حق سبحانہ و تعالے کی معرفت تک حرکت علمیہ پہونچ جاتی ہے ویساہی حال ہے پانچو لطیفون
کو طے کرکے اُنکی اصول مین سیر کرنے کا اور اِس سیر کے حاصل کرنے کا اندازہ مدت پچاس ہزار برس کی
راہ ٹھرایا گیا ہے یہ آیت جو ہے + تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ
خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ چڑھینگے اُسکی طرف فرشتے اور روح اُس دن مین جسکا لنبا پچاس ہزار برس ہے سو اُسمین
اِسی مضمون کا اشارہ ہے ہان اِسقدر البتہ کہسکتے ہین کہ اللہ جل شانہ کی عنایت کی کشش نزدیک ہے کہ ایسا
مدت دراز کے کام کو ایک پل مین آسان کردے + مصرعہ + باکریمان کارہا دشوار نیست + یعنے کرم
والون کے نزدیک بڑے بڑے کامون کا انجام دینا مشکل نہین ہے اور ایسا ہی کہا گیا ہے کہ دائرہ اسما

اور صفات اور شیون اور اعتبارات کو طے کر کے اُنکی اصول مین سیر کرے سو طے کرنا سارے اسما اور صفات اور شیون اور اعتبارات کا کہنے مین آسان ہے اور ان سب کو طے کرنا مشکل ہے ان سب کے طے کرنے کی سختی اور مشکل کے سبب سے مشائخ نے فرمایا ہے کہ ◆ مَنَازِلُ الْوُصُوْلِ لَا يَنْقَطِعُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ یعنے ان سب دائرون کو طے کر کے اللہ تعالے سے ملنے کی منزلین تمام نہین ہوتی ہین کبھی اور ان سب مراتب کی سیر کے تمام ہونے کا مشائخ نے منع اور انکار کیا ہے ◆ بیت ◆ نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایان ◆ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی ◆ یہ گمان تو نہ کرے کہ وصول کے مراتب اور منزلون کا تمام نہونا باعتبار تجلیات ذاتی کے مشائخ نے کہا ہے سو ایسا نہین ہے بلکہ باعتبار تجلیات صفاتی کے کہا ہے اور تو یہ گمان نہ کرے کہ حسن سے مشائخ کی مراد حسن ذاتی ہے کیونکہ ایسا نہین ہے بلکہ مشائخ کی مراد حسن صفاتی ہے اسواسطے کہ ہم کہتے ہین کہ وہ تجلیات ذاتی بے ملاحظہ شیون اور اعتبارات کے نہین ہوتی ہے یعنے وہ ذات مقدس نری پاک ہے اُسکی تجلی اور ظہور کو فہم اور عقل دریافت نہین کر سکتی مگر اُسکے کارخانے اور صفتین البتہ عقل پر کھل جاتی ہین تو یہ کھل جاتا تجلی صفاتی ہے یعنے یہ صفات کا کھل جانا ہے سو اسی تجلی صفاتی کا انتہا نہین ہے اور اس تجلی کے وصول کے مراتب اور منزلین کبھی طے ہونے والی نہین اور وہ حسن ذاتی بے روپوش صفات جمالی کے ظاہر نہین ہوتا اسواسطے کہ گفتگو کو اس مقام مین بغیر اس روپوش کے مجال نہین یعنے صفات ہی کے ظہور کے سبب سے اس معرفت کے مقام مین کچھ بات کرنے سکتے ہین اور ذات کے ظہور اور معرفت مین سوا حیرت اور گونگے ہونے کے دوسری مجال نہین ◆ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ جس شخص نے کہ پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اُسکی یعنے اُس پہچاننے کا بیان کرنے سے گونگا ہوجاتا ہے ◆ انتہی ◆ اس تیسرے مضمون مین جسقدر سالک غور کریگا اور مرشد کامل سے جسقدر اسکو سمجھے گا اُسقدر معرفت کی لذت پاوے گا یہ اسواسطے لکھا تاکہ ہر ایک کو ہوش ہوجاوے اور اس مضمون کے سمجھنے کی عظمت اُسکے دل مین سماوے ◆ خاتمہ ◆ متفرق فائدون کے بیان مین نور علی نور کے نوین وعظ مین لکھا ہے تیسرا فائدہ نفس امارہ کے ساتھ مجاہدہ کرنے کے بیان مین اور اس بیان مین کہ بغیر تصرف شیخ مقتدا کے مقصود حاصل نہین ہوتا اور نقشبندیہ بزرگین جیسا کہ نسبت کے دینے کی قدرت رکھتے ہین ویسا اُسکے سلب اور نیست کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہین اور اس طریقہ مین فائدہ لینا اور دینا سکوت سے ہوتا ہے اور اس بیان مین کہ ان بزرگون کے پاس خالی ہوکے آنا چاہیے تاکہ بھرا ہوا ہوکے پھرے مکتوب دلبست و لبست دیکم مین فرماتے ہین اور اس نقشبندیہ طریق مین ریاضات

اور مجاہدات نفس امارہ کے ساتھ احکام شرعیہ کے بجا لانے اور سنت سنیہ یعنے سنت بلند کی متابعت
کے التزام کے ساتھ ہوتا ہے اسواسطے کہ رسولوں کے بھیجنے اور کتابوں کے نازل کرنے سے یہی مقصود
ہے کہ نفس امارہ جو اپنے مولا کے ساتھ عداوت کے ساتھ مقابلہ کرنے پر قائم اور مستعد ہو گیا ہے سو
اُسکی خواہشین دور ہو جاوین سو نفس امارہ کی خواہش کا دور ہونا احکام شرعیہ کے بجا لانے پر موقوف ہے
جسقدر کہ شریعت مین زیادہ مضبوط ہوگا اُسقدر ہوائے نفس سے دور زیادہ ہوگا اور نفس امارہ پر کوئی
چیز شریعت کے اوامر اور نواہی کی فرمانبرداری سے سخت زیادہ نہین ہوتی ہے اور اُسکی خرابی اور شکست
صاحب شریعت کی تقلید کے سوا متصور نہین ہے جو ریاضات اور مجاہدے کہ سنت کی تقلید کے سوا کے
اختیار کرین سو معتبر نہین ہے کیونکہ جوگئین اور برہمنین ہند کے اور فلاسفہ یونان کے اس کام مین
شرکت رکھتے ہین اور وہ سب ریاضتین اُنکے حق مین سوائے گمراہی کے زیادہ نہین کرتین اور سوائے زیان
کے راہ نہین دکھاتین اور اِس نقشبندیہ طریق مین سلوک کرنا طالب کا شیخ مقتدا کے تصرف پر موقوف ہے
اُسکے تصرف کے بغیر مقصد حاصل نہین ہوتا اسواسطے کہ شروع مین نہایت کا داخل ہونا یعنے جذبی کو مشاہدہ
اور حضوری کا حاصل ہونا شیخ کے توجہ شریفہ کا اثر ہے اور بیچونی اور بیچگونگی کے معنے کا حاصل ہونا یعنے
اِس معنے کا کھل جانا شیخ کے تصرف کے کمال کا نتیجہ ہے کیفیت بیخودی اور بیہوشی کی کہ اُسکو پوشیدہ
راہ اعتبار کیے اور ٹھیرائے ہین سو اُسکا حاصل ہونا جذبی کے اختیار مین نہین ہے اور جو توجہ کہ شش جہت
سے جدا ہے یعنے اُس توجہ مین شش جہت کا خیال مطلق نہین ہے بلکہ بغیر جہت کے صرف ذات کی
طرف سالک متوجہ رہتا ہے سو اِس توجہ کا ہونا طالب کے حوصلے کے لائق نہین ہے یعنے یہ بڑا مشکل
مراقبہ ہے سو نقشبندیہ طریقہ کے مرشد کے توجہ سے حاصل ہوتا ہے ؎ نقشبندیہ عجب قافلہ
سالار انند ؞ کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را ؞ یعنے نقشبندیہ بزرگ عجیب ذکر خفی کراکے اپنے توجہ کے
زور سے اپنے مریدون کے قافلے کو منزل مقصود کو پہونچا دیتے ہین اور دوسرے کسی کو خبر نہین ہوتی اور
یہ بزرگوار جیسا کہ نسبت کے دینے پر قدرت کاملہ اور پوری رکھتے ہین اور حضوری اور آگاہی کو تھوڑے
وقت مین طالب صادق کو بخشدیتے ہین ویسا ہی اُس نسبت کے سلب اور نیست کرنے مین بھی قدرت
تامہ اور پوری رکھتے ہین اور ایک بے التفاتی مین صاحب نسبت کو مفلس کر دیتے ہین سچ ہے جو
لوگ دیتے ہین وے لیتے بھی ہین ہم اللہ سبحانہ سے پناہ مانگتے ہین اُسکے غضب سے اور اُسکے اولیاء
کرام کے غضب سے ؞ انتہی ؞ اس سے معلوم ہوا کہ جو مرشد دیتا ہے وہی لیتا ہے تو جو عوام مین مشہور
ہے کہ بعضے درویش کسی کی نعمت کو چھین لیتے ہین سو غلط ہے کسی کی دی نعمت کو دوسرا چھین لینے والا

کون ہے اور جو ایسا ارادہ کرے سو چور ہے اور چور کو قدرت کہان اور چور مرشد نہین ہوتا اور نسبت
کے معنے زاد التقوی کی دسوین فصل مین دیکھو اور اِس نسبت کو سکینہ اور نور اور بصیرت بولتے ہین
اور توجہ کی حقیقت زاد التقوی کی ساتوین فصل مین دیکھو اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ کامل لوگ جو اپنی روح کی
تاثیر دوسرون مین دیتے ہین اور اہل طریقت کہ اُسکو توجہ بولتے ہین سو وہ تاثیر چار قسم کی ہوتی ہے +
تاثیر انعکاسی تاثیر القائی تاثیر اصلاحی تاثیر اتحادی + پھر فرماتے ہین اور اِس نقشبند یہ طریقہ مین بیشتر اور
اکثر فائدہ دینا اور فائدہ لینا سکوت کے ساتھ ہوتا ہے اُن بزرگون نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ ہمارے
سکوت سے منتفع نہوا یعنے فائدہ نہ لیا وہ شخص ہمارے کلام سے کیا فائدہ لیگا اور اِس سکوت کو اِن
بزرگون نے تکلف اختیار نہین کیا ہے بلکہ یہ سکوت اِن بزرگون کے طریق کے لوازمون مین سے ہی
کیونکہ اِن بزرگوارون کا مراقبہ اور توجہ ابتدا سے نری احدیت کے ساتھ ہے اسم اور صفت سے یہ
بزرگوار بین سوا سے ذات کے کچھ نہین چاہتے ہین اور یہ بات معلوم ہے کہ اِس توجہ کے مناسب
اور اِس مقام کے موافق سکوت اور خرس ہے یعنے چپ رہنا اور گونگا پن ہے اِس بات کی
سچ کرنے والی یہ حدیث ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ جس شخص نے پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی
زبان اُسکی + انتہی + اور مکتوب صد و پنجاہ و ہفتم مین فرماتے ہین کہ مقصود مقامات سے فائدہ دینا
یا فائدہ لینا ہے اور جب مجلس اِن دونون بات سے خالی ہو تو وہ مجلس کسی گنتی شمار کے قابل نہین اِس
گروہ کے پاس خالی ہو کے آنا چاہیے تا کہ بھرا ہو کے پھرے اور اپنی مفلسی کا اظہار کرنا چاہیے تا کہ اِن
بزرگون کو اُسپر شفقت آوے اور فیض پہونچانے کی راہ کشادہ ہو آسودہ اور بھرا ہوا پیٹ آنا اور بھرا
ہوا پیٹ جانا مزا نہین رکھتا پیٹ بھرے رہنے کا پھل سوا ے بیماری کے نہین ہے
اور بے پروائی مین سوا ے طغیان اور شرارت کے کام حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالے سرہ نے فرمایا
ہے پہلے نیاز یعنے عاجزی اور فروتنی خستہ کی یعنے بیمار کی چاہیے بعد اِسکے توجہ خاطر شکستہ کا یعنے درویش کا
بوبس توجہ کی شرط نیاز ہے + انتہی + اِس مقام کے مناسب یہ بیتین ہین + شعر + آنکس کہ بداند وبداند
کہ بداند + اسپ خرد خویش بگردون بدواند + وآنکس کہ بداند وبداند کہ بداند + لاش خرد خویش بمنزل
برساند + وآنکس کہ نداند وبداند کہ بداند + در جہل مرکب ابد الدہر بماند + نصیحت + اب یہ خاکسار جس
عمل کو اپنے واسطے بہتر جانتا اور پسند کرتا ہے اور مفید جانتا ہے اور آزمایا ہے اور اُس سے فائدہ پایا
ہے سو اُسکو اپنے بھائیون کے واسطے بھی لکھ دیتا ہے وہ عمل یہ ہے کہ رسالۂ سبیل الرشاد مین جو اِس
خاکسار کے مشائخ کے طریقہ کا ہے اور اُسکے مصنف حضرت شاہ محمد عاشق ہین جو مرید ہین حضرت

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ تعالےٰ سرہما کے فرماتے ہین کہ حضرت شیخ میرے مرشد میرے نے
ارشاد فرمایا کہ اشارۂ غیبی ایسا ہوا ہے کہ سالک کے واسطے بڑی فائدہ دینے والی چیز یہ ہے کہ سالک بعد
عشا کے قبلہ کی طرف منھ کرے اور اپنے دونون ہاتھون کو جمع اور اکٹھا کرے اور تصور اور خیال
کرے کہ یہ ہمارا دونون ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھون مین ہے یہ خیال کرکے
یہ لفظین کہے بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ
رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْ لَّا اُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِیَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِیَ
بِبُہْتَانٍ اَفْتَرِیْہِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَا اَعْصِیَہٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ ٭ ترجمہ ٭ بیعت کیا مین نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پانچ بات پر ایک اس بات کی گواہی دینے پر کہ نہین کوئی معبود بندگی کے
لائق مگر اللہ اور بیشک محمد رسول اللہ کے ہین اور دوسری نماز کے ٹھیک اور درست ادا کرنے پر اور
تیسری زکوۃ کے دینے پر اور چوتھی رمضان کے روزہ رکھنے پر اور پانچوین بیت اللہ کے حج کرنے پر
اگر مین پاؤن اُس تک راہ بیعت کیا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر کہ شریک
نہ ٹھہراؤن مین اللہ کا کسی چیز کو اور چوری نہ کرون مین اور زنا نہ کرون مین اور طوفان نہ لاؤن مین بیچ
اپنے ہاتھ اور پاؤن مین یعنے اپنی طرف سے کسی پر طوفان نہ باندھون اور بہتان نہ لگاؤن اور بے حکمی
نہ کرون مین رسول کی کسی بھلے کام مین ٭ ان لفظون کو زبان سے کہے اور بیعت کو نئی اور تازی کرے
اور دل اور جان سے اِس بیعت کے مضمون کو قبول کرے بعد اسکے سو بار درود پڑھے جو شخص کہ
اِس عمل کو ہر رات مین کرے گا وہ شخص مرشد کامل کی صحبت کا اثر اِس عمل مین پاوے گا اور اس فائدہ
سے بہت زیادہ فائدے ہین اِس عمل مین ٭ انتہی ٭ اس عمل مین صورت مبارک کا نظر پڑنا ضرور
نہین بلکہ اپنے دونون ہاتھون کا آنحضرت کے دونون ہاتھون مین ہونے کا مراقبہ کافی ہے اور
اِس عمل کے واسطے اشارہ غیبی ہوا جو فرمایا تو اسکے یہ معنے ہین کہ الہام ہوا اور یہ الہام عمل کے قابل
ہے کیونکہ اسکی اصل شریعت سے ثابت ہے اور اِس طرح کا مراقبہ اور تصور کرنا بھی شریعت سے ثابت
ہے اس بات کی دلیل پکڑنے کے واسطے اُسی قدر کفایت ہے جو اِس خاکسار نے قرۃ العیون مین
فتاوی عالمگیری کے کتاب المناسک کے خاتمہ سے لکھا ہے وہ یہ ہے اور متوجہ ہو آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی قبر شریف کی طرف اور کھڑا ہو آپ کے سر کے پاس قبلہ کی طرف منھ کرکے پھر قریب

تربت کی ... ہاتھ کے فاصلہ پر ہو اور اس سے زیادہ اُسکے قریب نہو اور اپنا ہاتھ تربت کی دیوار پر نہ رکھے
کیونکہ وہ بڑی جہت ادب ... کا مقام ہے ... جیسا کہ نماز مین کھڑا ہوتا ہے یعنے دہنا ہاتھ بائین
ہاتھ پر رکھے جیسا کہ نماز کی حالت مین رکھتے ہین جذب القلوب مین لکھا ہے کہ کرمانی نے جو حنفی عالمون سے ہی
اِس بات کو صاف تصریح کے ساتھ لکھا ہے اور آنحضرت کی صورت بزرگ اور خوبصورت کا دل مین خیال اور
تصور کرے گویا آنحضرت اپنی لحد مین سوتے ہین اور یہ شخص جو حاضر ہی سو آپ کو معلوم ہے اور اسکی بات کو سنتے
ہین ایسا ہی اختیار شرح مختار مین ⁂ فائدہ ⁂ اس مقام مین کوئی شبہہ نہ کرے کہ اس طرح کا کھڑا ہونا اور
ایسا تصور کرنا درست ہی یا نہین کیونکہ جب فقہ کی کتاب مین اُس مقام مین ان دونون کام کا حکم پایا بس
اسکو درست جانے اُسکا بھید سمجھ مین آوے یا نہ آوے ہر مسئلہ کا بھید سواے اللہ اور اُسکے رسول کے کسی کو
معلوم نہین بس ایمان والے کو اسیقدر کفایت ہی اور مدارج النبوۃ کے آخر مین جو حضرت محقق شیخ عبد الحق
محدث دہلوی قدس سرہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت اور معنی کے ہمیشہ ملاحظہ کرنے کی وصیت
کیا ہی اگرچہ تکلف کے ساتھ یہ ملاحظہ اور یہ حضوری حاصل کرے سو وہ وصیت بھی اِس عمل کی دلیل قوی ہی
اور حقیقت اِس بات کی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت یعنے روح کی تاثیر اور توجہ کامل
اب بھی باقی ہے یعنے فرشتون اور نبیون کی ارواح کو تاثیر رہتی ہے اِس بات کا بیان نور علی نور کی نوین ہدایت
کے ساتوین وعظ مین دیکھو اور اِس رسالہ مین بھی آنحضرت کے لطیفون سے اولو العزم نبیون کے لطیفون کو فیض
کا پہونچنا معلوم ہو چکا اور بعد وفات کے روح مبارک کا جسم شریف مین زندگی کی طرح سے رہنا بھی اشعۃ اللمعات
وغیرہ کتابون سے ثابت ہے اسکا بیان مرآۃ الحق مین دیکھو اور آنحضرت کی روحانیت جو امت کی طرف ہمیشہ
متوجہ ہے اور قیامت کے روز کی شفاعت عظمی کے سوا اب بھی شفاعت کیا کرتی ہے اسکا بیان قرۃ العیون
مین دیکھو تو اب اِس صورت مین اِس عمل مین کسی طرح سے شبہہ نہ رہا اور محمد ابن حرب ہلالی نے جیسا کہ اعرابی
کا قصہ روایت کیا ہے جسکا بیان مفصل قرۃ العیون مین ہے اور اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ اُس اعرابی نے جو آنحضرت
سے شفاعت کرانا چاہا تھا تو آنحضرت نے محمد ابن حرب ہلالی سے خواب مین فرمایا کہ اُس مرد سے جا مل اور
خوشخبری دے کہ حق تعالے نے میری شفاعت کے سبب سے اُسکی مغفرت کی اور اُسکے سارے گناہ بخشے اِس
قصہ بموجب اِس عمل مین بڑی تاثیر اور خیر و برکت کی امید ہے انشاء اللہ تعالی ہم سب مسلمانون کی امید بر لاوے

آمین یا الٰہ العالمین ⁂

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اُس ذات پاک منزہ اور مقدس کو جسنے دین اسلام کے قیامت تک باقی رکھنے کی بشارت مین سورۂ صف مین فرمایا ہ۔ چاہتے ہین کہ بجھا دین اللہ کی روشنی اپنے منھ سے اور اللہ کو پوری کرنی اپنی روشنی اور پڑے برا مانین منکر اور صلوٰۃ اور سلام اُسکے رسول مقبول پر جسکے دین کے غالب رکھنے کی خوشخبری مین سورۂ صف مین فرمایا وہی ہے جسنے بھیجا اپنا رسول راہ کی سوجھ دیکر اور سچا دین کہ اُسکو اوپر کرے دینون سے سب سے اور پڑے برا مانین شرک کے کرنے والے ؞ تمہید بعد اِسکے خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی کی طرف سے ہندوستان اور بنگالے کے سارے مسلمان بھائی جو اس فقیر سے محبت رکھتے ہین عموماً اور جو لوگ طریقہ محمدیہ مین داخل ہین یا کسی طریقہ مین داخل ہین مگر حق کے طالب ہین یا طریقہ محمدیہ مین جو لوگ خلافت رکھتے ہین خصوصاً بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے یہ عرض ہے کہ اس ملک ہندوستان کے متعلق بنگالے کے ملک مین دو فرقون نے ایک تو لا مذہب لوگون نے اور دوسرے بنگالے کے خارجی لوگون نے طرح طرح کے وسواس ڈالکے اور افترا کرکے اور جھوٹھ کہکے لوگون کو دین اور مذہب مین شک ڈالکے گمراہ کر دیا اور چونکہ بنگالے کے عوام سنت جماعت لوگ اپنے عقائد سے واقف نہین ہین اِس سبب سے اہل سنت و جماعت کے عقائد کے خلاف لا مذہب لوگون نے معتزلہ کے عقائد کی بات عوام لوگون کو تعلیم کیا پس عوام کالانعام نے مان لیا مثلاً سنت و جماعت کے عقائد مین ہے کہ حق ایک ہی ہے اسواسطے ایک امام کی تقلید کرنا فرض ہے سو اِسکے خلاف معتزلہ کے عقائد کی یہ بات کہ حق متعدد ہے اسواسطے جس امام کی جس بات پر اُسکا جی چاہے اُس بات مین اُس

امام کی تقلید کرکے اور ایک شخص معین کی تقلید نہ کرے عوام کو تعلیم کیا یا مثلاً عوام سے کہا کہ امام بخاری آنحضرت صلعم کے زمانے مین تھے اور امام اعظم اُنکے چارسو برس کے بعد ہوئے سو بخاری کی بات کے مقابلہ مین امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بات کو کس طرح مانین حالانکہ امام اعظم رحمہ اللہ سنہ اسی ہجری مین پیدا ہوئے اور سنہ ڈیڑھ سو ہجری مین وفات پائی اور امام محمد اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ سنہ ایکسو چورانوے ہجری مین پیدا ہوئے اور دوسو چھپین ہجری مین وفات پائی اسی طرح سے سیکڑون جھوٹھی اور بدمذہبی کی باتین عوام لوگون کو سنایا کرتے ہین اسی بدمذہبی اور جھوٹھی بات پر اُن لوگون کے سارے جھوٹھ اور بدمذہبی کو قیاس کرو اور رنگا لیکے خارجی لوگون سنے خارجی مذہب کی بات عوام لوگون کو تعلیم کیا تب جنگل اور کوردہ کے عوام کالانعام نے جنکو عالمون کی ملاقات کبھی نصیب نہوئی اُنکی بات کو مان لیا مثلاً تارک الصلوٰۃ کے جنازے کی نماز کو منع کردیا اور جھوٹھی جھوٹھی باتون اور چیزون کا مشہور کرنا اور شہرون مین نہ جانا اور عالمون کے روبرو وعظ نہ کرنا اور جنگل اور گانؤن مین اپنی عقل کے موافق قرآن شریف کے معنے کہنا اور جمعہ اور عیدین کی نماز کا منع کرنا اور مکہ معظمہ مین جاکے اپنے مذہب سے اور اپنے بدعقیدہ سے توبہ کرنا اور پھر اپنے ملک مین آکے اِس توبہ سے پھرجانا اور مکہ معظمہ مین جو توبہ کیا اور سیکڑون حاجی اُسکے گواہ موجود ہین اُس توبہ کرنے کا لوگون سے انکار کرنا اور عوام سے قسم کھاکے کہنا کہ تم لوگ جمعہ کی نماز نہ پڑھو اگر جمعہ کی نماز ترک کرنے مین کچھ گناہ ہوگا تو ہمارے گردن پر ہے اور یہ بلاشبہ یہودیون کی خصلت ہے جسکے رد مین فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ انعام مین وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور بوجھ نہ اُٹھاوے گا ایک شخص دوسرے کا وعلی ہذا القیاس اِس قسم کی حرکات اِن دونون گمراہ فرقون کی مشہور ہین زیادہ لکھنے کی حاجت نہین اور اِس دو فرقون کا یہ حال ہی کہ سمجھکے بھی نہین سمجھتے ہین اگر اللہ تعالےٰ اُن دونون فرقون پر رحم کرکے اُنکو ہدایت کرے تو خیر ہے اور اور نہین تو ہرقل نصرانی اور حی بن خطب یہودی کا حال نظر پڑتا ہے ٭

قصہ ہرقل کا ٭ جو صحیح بخاری کی اول جلد مین تفصیل کے ساتھ مذکور ہی سو اِسکا خلاصہ یہ ہے کہ اُسکے نزدیک ... دلیل کے ساتھ آنحضرت صلعم کا نبی ہونا ثابت ہوگیا تھا اور وہ آنحضرت صلعم کی ملاقات کی بڑی آرزو رکھتا تھا اور دین اِسلام قبول کرنے کے واسطے اپنے سرداروں کو اور رعیتون کو جمع بھی کیا تھا اور سب کو دین اِسلام قبول کرنے کی خواہش بھی دلایا تھا مگر چونکہ سب لوگ اُس سے بگڑ گئے اِس سبب سے دنیا کو دین پر مقدم سمجھ کے اُن سب کی خاطر سے آپ بھی وہ دین اِسلام سے محروم رہا اور آنحضرت کے نبی ہونے کی دلیلیں جو ہرقل کے قصہ مین صحیح بخاری مین موجود ہے سو آنکھوالے ... مین دیکھکے آپ سمجھین اور دوسرون کو بھی سمجھا دین اور اِن سب دلیلون کے سوا

جو ہرقل کے پاس آنحضرت کی شناخت اور اُنکے نبی ہونے کی بڑی عجیب وغریب دلیل اور نشانی موجود تھی اور اسکو
مدارج النبوۃ مین لکھا ہے سو اُسکو بھی مسلمانون کی خوشی اور تسکین کے واسطے ہم اس مقام مین لکھ دیتے ہین
وہ یہ ہے کہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابو امامہ باہلیؓ سے روایت کیا اُسنے ہشام بن العاص اموی سے
روایت کیا کہ کہا ہشام نے بھیجا گیا مین اور ایک مرد دوسرا طرف ہرقل قیصر روم کے یعنے بادشاہ روم کے
تاکہ مین اُسکو اسلام کی طرف دعوت کرون اور بلاؤن اور ذکر کیا تمام حدیث کو اور کہا کہ بلایا ہمکو ہرقل نے
ایک رات کو اپنے پاس تب آئے ہم اُسکے پاس تب منگایا اُسنے ایک بڑا صندوق سونے کا ملمع کیا ہوا کہ
اُسمین چھوٹے چھوٹے خانے تھے اور ہر خانے مین چھوٹے چھوٹے دروازے تھے پھر کھولا اُس صندوق
کو اور ایک حریر کا ٹکڑا سیاہ نکالا اور بچھا دیا اُسمین ایک مرد کی صورت کھینچی تھی بڑی بڑی آنکھ اور بڑی
سرین دراز گردن اُسکے گیسو مین تھے گوندھے ہوئے بہترین خلق خدا کا ہرقل نے کہا تم اس صورت
کو پہچانتے ہو ہمنے کہا ہم نہین پہچانتے کہا یہ صورت آدم علیہ السلام کی ہے بعد اسکے کھولا ایک دوسرا
دروازہ اور نکالا ایک حریر کا ٹکڑا سیاہ اور اُسمین ایک شکل تھی گورا مُنھ سرخ چشم بڑا سر اچھی ڈاڑھی
کہا تم پہچانتے ہو اسکو ہمنے کہا کہ نہین کہا یہ صورت نوح پیغمبر علیہ السلام کی ہے اور کھولا ایک دوسرا
دروازہ اور نکالا ایک حریر کا ٹکڑا اُسمین ایک شکل تھی گورا مُنھ قسم خدا کی گویا ہین رسول اللہ ہین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہا کہ اسکو پہچانتے ہو ہمنے کہا کہ ہان یہ وہی ہے اسکو جو تونے دیکھا تو گویا اُسکو دیکھا پھر
ایک ساعت پھر اُس صورت کو مین دیکھتا رہا بعد اسکے کہا واللہ یہ آخر نبوت کا ہے یعنے ختم نبیون کے ساتھ
جیساکہ دنیا مین سب نبیون کے بعد بھیجے گئے ہین اُسی طرح سے اس صندوق مین اُنکی صورت مبارک
بھی سب نبیون کی تصویر کے بعد رکھی ہے ولیکن مین نے جلدی کیا یعنے سب نبیون کی تصویر کا نکالنا
موقوف رکھ کے خاتم النبین کا احوال دریافت کرنے کے شوق سے اس تصویر کو جلدی نکالا تاکہ تم جو انکا
احوال جانتے ہو اُسکو مین جلدی سے دریافت کرون اور حقیقت یہ ہے کہ اس صندوق مین سارے
پیغمبرون کی صورتین ہین ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور سلیمان وغیرہم کی تب مین نے کہا کہ یہ صورتین
تجکو کہان سے ملی ہین تب اُسنے کہا کہ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کیا کہ اُسکو دکھلا دے
سب نبیون کو جو اُسکی اولاد مین پیدا ہونگے تب پروردگار تعالیٰ نے سب نبیون کی صورتین آدم کے
پاس بھیجا اور یہ صورتین آدم کے خزانے مین مغرب شمس مین یعنے آفتاب ڈوبنے کے مقام
مین تھین تب ان سب کو ذوالقرنین نے مغرب شمس یعنے آفتاب غروب ہونے کے مقام سے نکال
لاۓ اور دانیال کے سپرد کیا انتہیٰ ✦ اور قصہ حی بن اخطب کا جو ہے کہ مدارج النبوۃ مین لکھا ہے

کہ حضرت صفیہ حی بن اخطب یہودی کی بیٹی جو امہات المومنین مین سے ہین یعنے ازواج مطہرات مین سے ہین اُنسے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا کہ جب تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یعنے مدینۂ منورہ مین اور اُترے قبا مین جو مدینۂ منورہ کے متصل ہے تب میرا باپ حی بن اخطب اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب اُسکے صبح کو رات کی تاریکی باقی رہنے مین آن حضرت کے پاس گیا اور شام تک دونون آئے تب مین نے دونون کو دیکھا کہ ماندے ہارے ایسے غم واندوہ کے ساتھ کہ اُسکے اوپر غم واندوہ متصور نہین ہوتا اُسکے گھر مین پڑے اور مین اُن دونون کے نزدیک سب اولاد سے زیادہ محبوب تھی سو ہمیشہ کی عادت کے موافق دونون کے سامنے گئی دونون غم واندوہ کے بوجھ کے نیچے دبا کے اسقدر رنجور ہو گئے اور غمناک تھے کہ دونون کو اسقدر فرصت اور طاقت نہوئی کہ میری طرف متوجہ ہون پھر اس حال کے درمیان مین کیا دیکھتی ہون کہ میرا چچا میرے باپ سے پوچھتا ہے اَھُوَ ھُوَ کیا یہ مرد وہی پیغمبر آخر الزمان ہے کہ جسکی نعت اور صفت توریت مین ہمنے پڑھا ہے تب میرا باپ میرے چچا سے کہتا ہے نَعَمْ وَاللّٰہُ ھُوَ ھُوَ ہان قسم اللہ کی یہ مرد وہی ہے ٭ چچا نے کہا کہ تو یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ یہ وہی ہے کہا نَعَمْ وَاللّٰہُ یقین کے ساتھ مین جانتا ہون کہ یہ مرد وہی ہے تب چچا نے کہا کہ اُسکے حق مین تو اپنے جی مین کیا پاتا ہے محبت یا عداوت تب میرے باپ نے کہا عداوت پاتا ہون واللہ جبتک مین زندہ ہون اُسکی عداوت مین کوشش کرونگا ٭ آخر کو دونون شقی ازلی آنحضرت کی عداوت کے سبب سے ہمیشہ کے عذاب مین گرفتار ہوئے

نعوذ باللہ من ذلک انتہی ٭

الغرض اُن دونون گمراہ فرقون کا حال بعینہ اِن دونون قصون کے موافق ہے جسنے اِن فرقون سے بات کیا اُسپر یہ بات کھل گئی ہوگی اِسی طرح سے کچھ تھوڑے سے وحدت وجودی فرقون کے گمراہ ہوئے لوگ بھی عوام لوگون کو گمراہ کرتے ہین اِسی طرح سے کچھ تھوڑے سے بدعتی اور جاہل لوگ تصوف سے نرے ناواقف دعوا درویشی کا کرکے شریعت اور طریقت کے خلاف باتین کہکے لوگون کو گمراہ کرکے سچے مرشدون سے فیض لینے سے محروم کرتے ہین اور حضرت قطب الاقطاب امیر المومنین سید احمد قدس سرہ کی بزرگی عوام لوگون سے بیان کرکے اور یہ جہالت کی بات کہکے چار پیر چودہ خانوادہ برابر سنتے آئے اور مشہور رہین اور سید احمد نے جو محمدیہ خانوادہ نکالا ہے سو یہ پندرہوان خانوادہ کہان سے نکالا وغیرہ اِس قسم کی فریبی بات بیان کرکے اُنکے خانوادہ مین داخل ہونے سے لوگون کو محروم کرتے ہین اور روے دونون گمراہ فرقے لامذہب اور خارجی ہنگالہ کا یہ دستور اور قاعدہ مقرر ہے کہ قرآن مجید

اور حدیث شریف اور فقہ عقائد تصوف کی کتابون کے مضمون بموجب اُنکا گمراہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے
تب کہتے ہین کہ ہمارے اُستاد نے جو بتایا ہے اُسپر مضبوط رہین گے اگر جھوٹھے ہونگے تو اُنسے مواخذہ
ہوگا اور کبھی کہتے ہین کہ آپ دونون عالم ہین اور دونون شخص قرآن کتاب کھول کے سمجھاتے ہین تو ہم کسیکو
جھوٹا نہین کہتے ہین ہم دونون کو اُستاد کرکے مانتے ہین اور کبھی کوئی چڑھ کے کہتا ہے کہ ہم دونون
کو جھوٹا جانتے ہین یہ سب بات صرف زبان سے کہتے ہین اور اپنی گدائی پر مضبوط رہتے ہین یہانتک کہ
مکہ معظمہ کا فتوی جو اُن گمراہ فرقون کے رد مین آتا ہے تب آپسمین کہتے ہین کہ وہان روپیہ خرچ کرنے
سے فتوا ملتا ہے ؛ اللہ تعالے ایسے برے عقیدے سے مسلمانون کو محفوظ رکھے اور کبھی لوگون کے سامنے
کہتے ہین کہ یہ فتوا سچا ہے اور اُسپر دستخط کرنے کا وعدہ کرتے ہین مگر دستخط نہین کرتے اور آپسمین کہتے ہین
کہ اگر ہم مکہ معظمہ کے فتوی پر دستخط کرینگے تو ہماری ساری محنت برباد ہوجاویگی سو ان سب گمراہی کی باتون
کے رد کرنے کے واسطے رسالہ نور علی نور جو علم تصوف مین اس خاکسار نے لکھا ہے اسمین سے بہت ہی
پاکیزہ مضمون مسلمانون کی خیرخواہی کے واسطے جدا نکال کے اس رسالہ تزکیۃ العقائد مین لکھا اب اِس
پاکیزہ مضمون کو خوب غور کے ساتھ دل لگا کے دیندار لوگ دیکھین اور سنین تو انشاء اللہ تعالے طرح طرح
کے وسواس دفع ہو جاوینگے اور اپنے دین کے دشمنون کو لوگ پہچان جاوینگے اور اپنے دین اور
مذہب پر لوگ مضبوط ہوجاوینگے اور چار پیر اور چودہ خانوادہ کے جھوٹھ اور سچ ہونے کی حقیقت
اور حضرت سید احمد قدس سرہ کے طریقہ کی خوبی بخوبی کھل جاویگی وہ پاکیزہ مضمون یہ ہے کہ نور علے نور
مین لکھا ہے دوسری ہدایت طریقۂ محمدیہ کے سلوک مین بموجب مضمون خلافت نامہ کے جو بات ضروری اور
اصل ہے سو اُسکا بیان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوب نود دیکم اور مکتوب
نود وچہارم مین دیکھو اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے عقائد کو صحیح کرنا چاہیے موافق رائے علماے اہل سنت و
جماعت کے جو فرقہ ناجیہ ہین اور دوسرے عمل کا بجا لانا بموجب احکام فقیہہ کے بعد جان لینے اُن احکام
کے جو فرائض اور سنن اور واجبات اور مستحبات اور حلال اور حرام اور مکروہ اور مشتبہ مین سے ہین جب
یہ دونون بازو اعتقادی اور عملی میسر ہوگئے تب اگر اللہ جل شانہ کی توفیق مدد کرے تو عالم حقیقت مین
طیران کرنے اور اُڑنے سکتا ہے اور بغیر حاصل ہونے ان دونون بازوؤن کے عالم حقیقت مین پہونچنا
محال ہے ؛ بیت ؛ محال است سعدی کہ راہ صفا ؛ توان رفت جز درپے مصطفے ؛ اور مقصود اعمال شریعت
اور احوال طریقت اور حقیقت سے تزکیہ یعنے پاک کرنا نفس کا اور تصفیہ یعنے صاف کرنا قلب کا ہے جبتک نفس
پاک نہو جاوے اور قلب سلامتی پیدا نہ کرے تب تک ایمان حقیقی کہ جسکے اوپر نجات موقوف ہے میسر نہوا ور سلامتی

قلب کی اسوقت حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا ہرگز دل مین خطور نہ کرے اگر ہزار سال گذر جاوے غیر اللہ کو دل مین نہ پاوے اِسواسطے کہ اِسوقت مین دل کو ماسوی اللہ سے پورا نسیان میسر ہوا ہے اگر بتکلف دل کو ماسوی اللہ یاد دلاوین تو یاد نہ کرے اِس حالت کو فنا بولتے ہین اور یہ اِس راہ مین قدم اول ہے دبدونہ خرط القتاد انتہی ✤ خرط القتاد کے معنے خاردار درخت کی شاخ پر ہاتھ ملنا اِس غرض سے کہ اُسکے پتے جھڑ پڑین سو اُسمین اُسکی غرض کے اُلٹے ہوجاتا ہے کہ ملنے والے کے ہاتھ مین کانٹا چبھتا ہے یعنے بھلے کا برا ہوجاتا ہے ✤ اب جو شخص فقہ پر عمل نہ کرے یا اُسکا عقیدہ اہل سنت و جماعت کے خلاف ہو تو وہ شخص طریقۂ محمدیہ کا مخالف ہے سبحان اللہ اِسی سبب سے اِس طریقہ مین داخل ہونیکا شوق خواہ مخواہ حق کے طالب اخلاص والے کے دل مین جوش مارتا ہے اور اِسی واسطے ہر طریقہ کے بزرگین تبرکاً اُس طریقہ مین بیعت کرلیتے ہین اور فی الحقیقت جسکو اخلاص اور مقام عبودیت کا حاصل کرنا منظور ہے وہ شخص خواہ مخواہ اِس طریقہ مین داخل ہوا چاہے اِسی واسطے حضرت مرشد برحق کے مرشد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی اجازت سے اُنکے مرید حضرت مرشد برحق سے بیعت کیے اور حضرت محدث دہلوی رحمہ اللہ جو مرشد برحق سے بیعت کرنے کی خواہش دلاتے تھے اُسکا ذکر نور علی نور مین کیا ہے ✤ اور چونکہ اِس دورہ کے مجدد اور صاحب طریقہ حضرت مرشد برحق ہین اِسواسطے اُنکے طریقہ سے فیض لینا اچھے لوگون اور اخلاص والون کا کام ہے اور حق یہ ہے کہ اِس زمانے مین اُنکے طریقہ کا فیض سب کو پہونچتا ہے گو کہ اُنکو خبر نہو اِس بات کی مثال الطاف القدس مین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نے یہ لکھا ہے کہ آفتاب خربزہ اور تربز ہ کو پختہ کرتا ہے گو کہ آفتاب نہ جانے کہ زمین مین خربزہ بویا ہے اور گو کہ خربزہ نہ جانے کہ اِسکا پختہ ہونا آفتاب کی تاثیر سے ہے اور اِس بیان کی حقیقت صراط المستقیم مین مقام ریاست اور اطوار کے بیان مین دیکھین اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب ایک دورہ تمام ہوتا ہے اور دوسرے دورہ کا شروع نمود ہوتا ہے تب ایک شخص جو بڑا کامل ہوتا ہے اُسکو پیدا کرکے حق سبحانہ سابق کے دورہ کی ہدایت کو پوری کردیتا ہے اور اِسکو اپنا ترجمان مقرر کرکے آدمی لوگون کو نئی الطاف کی طرف یعنے دین کی تازہ کرنے والی نئی ہدایت کی طرف دعوت فرماتا ہے اور اُس بڑے کامل شخص کو اُس دورہ کی امامت ملتی ہے اور سارے اہل کمال جو اِس دورہ مین ہوتے ہین درحقیقت اُس امام کے تابعدار ہوتے ہین اگرچہ وے اہل کمال اُس امام کو جانین یا نہ جانین پھر اہل کمال کی تابعداری کا جو بیان کیا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ضرور نہین کہ یہ سب اہل کمال اُس امام کے مقلد یا شاگرد ہون بلکہ جس

خدمت کے واسطے وہ امام پیدا ہوا ہے اور اُس خدمت کے مناسب جو علوم اللہ تعالےٰ نے اُس امام کے دل مین ڈال دیا ہے ✤ اِسکے دل مین ڈالنے کے بعد وہی علوم اُن اہل کمال کے دل مین ڈال دیتا ہے اور سارے ملک کے اہل کمال اِسی بات کو جاری کرنے لگتے ہین جو بات وہ امام جاری کرتا ہے ✤ اب اگر آدمی تھوڑا سا انصاف سے غور کرے تو سمجھ جاوے مثلاً ڈھول باجے رسمی فاتحہ وغیرہ بدعات کو جو حضرت مرشد برحق مٹاتے تھے تو دوسرے بزرگین ہندوستان اور بنگالے کے بھی اُسکو مٹانے لگے باوجودیکہ حضرت مرشد برحق سے اُنسے ملاقات نہ تھی اور مثل اِسکے اور بھی بہت سے بات ہین کہ وے بزرگین اُسمین حضرت مرشد برحق کی موافقت اور تابعداری کرتے تھے اُسکے بیان کا موقع نہین ✤ بیت ✤ مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ✤ ورنہ در محفل رندان خبرے نیست کہ نیست ✤ اور اِس مضمون کو اگر کوئی اور بھی تفصیل کے ساتھ دریافت کیا چاہیے کہ ہمعات جو بڑی عمدہ کتاب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف ہے اُسکے پہلے ہمعہ مین دیکھے اُسکا خلاصہ ہم شرح کرکے لکھتے ہین تاکہ سب کی سمجھ مین بخوبی آوے وہ یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت کے واسطے نبی کرکے بھیجا تب اپنی ایک مدد اور عنایت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کے واسطے نگاہ رکھا اور فرمایا چودھوین سیپارہ سورۂ حجر مین وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ✤ اور ہم آپ اُسکے نگہبان ہین کہ بسبب اِس مدد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سارے دین پر غالب رہے اور جو کچھ کہ اُس دین کے ظاہر کرنے سے عرب اور عجم کا درست کرنا مقصود ہے سو بخوبی حاصل ہوا اور چونکہ دین کے ایک ظہر ہے یعنے اُسکا ایک ظاہری اسباب ہے کہ وہ قرآن اور احکام شرعی ہے اور ایک بطن ہے یعنے اِسکا ایک باطنی اسباب ہے کہ وہ طاعت کے انوار اور آثار کا ظاہر ہونا اور مشاہدہ اور حق الیقین کا حاصل ہونا ہے اسواسطے اللہ تعالےٰ کی مدد اور عنایت بھی دو قسم ہوئی ایک قسم یہ ہے کہ قرآن اور احکام شرعی کو خوب جاری کرین اور اُسمین تحریف نہونے پاوے ✤ اور دوسری قسم یہ ہے کہ دین کی باطنی باتین مانند مراقبہ اور مشاہدہ کے جو احسان کے مرتبہ مین داخل ہین لوگون کو تعلیم کرین اور آنحضرت صلعم نے بخوبی اِس دونون کام کو انجام دیا پھر جب آنحضرت کا انتقال عالم علوی کی طرف ہوا تب بموجب وعدہ محافظت دین محمدی کے آنحضرت صلعم کے وارثون مین یعنے حاملہ دین مین یعنے دین کے علما مین جو دین کا بوجھ اُٹھاتے ہین بقدر اُنکی استعداد اور لیاقت جبلی کے وہ عنایت ربانی ظاہر ہوئی تب ایک فرقہ موافق استعداد اذلی کے اِس عنایت الٰہی کے آشنا ہوئے یعنے وہ عنایت

اُنکے شامل حال ہوئی اِنسے ظاہر شرع کی محافظت کرانے کے واسطے اور وے کون فرقے ہین فقہا اور محدثین اور غازی لوگ اور قاری لوگ ہین سو اُنپر اللہ تعالےٰ نے عنایت کیا تاکہ یے لوگ ہر زمانے مین اپنے زمانے مین بڑی کوشش کرین کہ دین مین کوئی تحریف نکر سکے اور دین کے حاصل کرنے کی رغبت اور خواہش لوگون کو دلادین اور ہر سو برس کے سر پر مجدد پیدا ہوتا رہے اور دین کو تازہ کرتا رہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس بات کا بڑا بیان ہے اُسکے بیان کا دوسرا مقام ہے سو اس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ مجدد لوگ جو پیدا ہوا کرینگے تو اُسکے یہ معنے ہین کہ یا تو ایک ہی مجدد دین کے سارے احکام کی محافظت کرے گا اور یا تو ایک ایک احکام کی محافظت کے واسطے ایک ایک مجدد ہوا کرے گا مثلاً قرآن شریف کے متن کے واسطے قاریون مین سے ایک مجدد ہوا کرے گا ایسا ہی فقہا اور محدثین مین سے ٭ ایسا ہی اِسلام کا سرحد نگاہ رکھنے اور اہل اِسلام کی مدد کے واسطے غازی مجدد ہوا کرے گا ایسا ہی باطن شریعت کی محافظت کے واسطے جسکا بیان تصوف مین ہے صوفیہ مین سے مجدد ہوا کرے گا وعلےٰ ہذا القیاس مثلاً لغت کے علم اور صرف نحو وغیرہ علوم آلیہ کی محافظت کے واسطے مجدد ہوا کرے گا ایسا ہی لکھا ہے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین ٭ پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اور انھین وارثون مین سے دوسرے فرقے موافق استعداد ازلی کے اُس عنایت الٰہی کے آشنا ہوئے دین کے باطن کے نگاہ رکھنے اور محافظت کے واسطے اور دین کا باطن جو ہے اُسکو شریعت مین احسان کہتے ہین اُسکا بیان تصوف مین ہوتا ہے سو اس دوسرے فرقے پر عنایت الٰہی ظاہر ہوئی اِسواسطے تاکہ ہر قرن مین یہ لوگ اُس زمانے کے لوگون کے مرجع ہون اور لوگ اُنکے پاس رجوع کرین اور اُنکو دے لوگ طاعات کے انوار حاصل کرنے اور طاعات کی حلاوت اور لذت پانے اور اچھی خصلتین اور بلند احوال کے حاصل کرنے کی کیفیت اور طریقہ تعلیم کرین حاصل کلام کا ہر قرن مین اولیاء اللہ مین سے ایک مرد پیدا ہوتا ہے کہ دین کا باطن اور اسکا مغز جو احسان ہے اِسکے سمجھانے اور مشہور کرنے کے واسطے اِس مرد مین عنایت الٰہی ظہور فرماتی ہے اور اِس کام کا سرانجام اِسکے ہاتھ سے اللہ تعالےٰ کرواتا ہے ٭ بیت ٭ کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ٭ مصلحت را تہمتے برآہوے چین بستہ اند ٭ یعنے حقیقت مین دین کے اِس سب کام کا سرانجام دینا اللہ سبحانہ کا کام ہے مگر مصلحت کے واسطے ان سب دین کے محافظون کو اسکے وسیلہ مقرر کیا ہے پھر جیسا کہ انھون اولیاء اللہ مین سے کسی ولی مین ظاہر ہوتا ہے یعنے شریعت کے باطن کے ظاہر کرنے کے واسطے جب کوئی ولی مجدد پیدا ہوتا ہے تب اُسکے مجدد ہونے کا

نشان یہ ہے کہ اُسکے شان بلندی سارے لوگون کے دل مین ڈال دیتا ہے اور سارے لوگون کے دل
کو اُسکی طرف پھیر دیتا ہے اور لوگون مین اُسکے ذکر خیر مشہور کر دیتا ہے اور اُس زمانے کے لوگون کی طبیعتون
کے مناسب دین محمدی کے وظائف مین سے جو اشتغال ہوتا ہے اُسکو اللہ تعالےٰ اِس ولی کے دل مین
الہام کرتا ہے اور اُسکی صحبت اور اُسکی بات مین ایک جذب اور کشش اللہ کے طرف کی اور ایک
تاثیر سپرد کرتا ہے اور طرح طرح کی کرامات مانند کشف کے کہ دل کی صفائی کے سبب سے دور کے
مکانات یا غائب چیزین اُسکو نظر پڑتی ہین اور مانند اشراف کے کہ کسی کے دل کا ارادہ اور خیال
اِسکو معلوم ہوجاتا ہے اور مانند اللہ کی قوت اور مدد سے خلق مین تصرف کرنے کے مثلاً بیمار کے
مرض کا دور کر دینا یا گنہگار پر ایسا توجہ دینا کہ وہ توبہ کرے اور مانند استجابہ دعا کے کہ اُسکی دعا قبول
ہوجاتی ہے اور جو باتین اِس قسم سے ہین اُس سے ظاہر کرتا ہے اور اُسکے پاس طالبون کے جمع
رہنے سے اور اِس مجددی کے مقام کے مناسب جو باتین ہین اُسمین اُس مجدد کے لگے رہنے سے
مثلاً وہ مجدد اشغال اور اوراد کی تربیت بیان کرتا ہے کہ پہلے شغل کرین تب یہ کرین اور اُسمین تعیین
کرتا ہے کہ فلانے شغل مین اِس نام کا ذکر کرتا اور اسمین اِس طرح سے نشست کرتا ہے اور
فلانے مین دم بند کرتا ہے وغیرہ اِس قسم کی باتون کے سبب سے اُسکا خانوادہ نکلتا ہے اور لوگ
اُس خانوادہ مین سلوک کرتے ہین اور اپنے مطلب کو جلدی پہونچتے ہین اور مددگار اور خیر خواہ اُس
خانوادہ کا ہمیشہ مظفر اور منصور رہتا ہے اور اُس خانوادہ کا بدخواہ اور اُس سے کینہ اور بغض رکھنے
والا اور اُسکی مدد نہ کرنے والا ہمیشہ رسوا رہتا ہے اور خالق اور خلق کا راندہ ہو رہتا ہے اور اُس
خانوادہ کے گروہ کا رعب اور ہیبت عوام اور خواص کے دل مین اللہ تعالےٰ ڈال دیتا ہے
اور حق سبحانہ تعالےٰ الہام کے قسم سے اور مشکل باتون کے جواب دینے کے قسم سے ایسے
اسباب درست کر دیتا ہے کہ اُس خانوادہ مین وہ اسباب لوگون کے جمع ہونے کا سبب ہے اور
تا وقتیکہ وہ عنایت الٰہی دوسرے شخص کی طرف متوجہ ہو اِسی خانوادہ مین عنایت الٰہی رہ کر کے
دوسرا خانوادہ پیدا کرتی ہے تب وہ پہلا خانوادہ جیسا کہ ایک جسم بے روح کا رہجاتا ہے اور ایک
سلوک ہوجاتا ہے بے جذب کا انتہیٰ ❊ اور اِس بات کی شرح یہ ہے کہ وہ پہلا سلوک
جو ہے سو اُسکی خوبی مین شبہہ نہین مگر وہ سلوک اِس زمانے کے قبل کے لوگون کی طبیعتون کے مناسب
تھا اور دوسرا مجدد جو اب ہوا ہے سو اب اِس زمانے کے لوگون کی طبیعتون کے مناسب ہے
اب جو سلوک ہوگا سو تعلیم کرے گا مثلاً حضرت مرشد برحق کے زمانے مین لوگ شرک اور بدعت

اور لا مذہبی کے مرض مین گرفتار تھے سو اُنھون نے اپنے سلوک مین اِس مرض کی دوا کو مقدم کیا اور اپنے
خلافت نامہ مین شرک اور بدعت کا منع کیا اور پیشواؤن کی تقلید اور تابعداری کا حکم دیا اور اُنکے زمانے
مین کافرون کا ایسا غلبہ ہو گیا تھا خصوصًا لاہور کے علاقہ مین کہ مسلمانون کو کافر لوگ نہایت ذلیل
سمجھتے تھے اور چمار کی طرح سے حافظون کو بیگار پکڑتے تھے تب مرشد برحق نے اپنے طریقہ مین جہاد
کی بڑی ترغیب دلایا اور خود آپ جہاد کو قایم کیے تو اب مسلمانون کو طریقۂ محمدیہ مین داخل ہونا بہتر کہ
بہت مصلحت ہے اور مرشد برحق کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی کرنا اُسوقت ضروریات دینیہ مین داخل تھا
اِسی مصلحت کے واسطے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ اُنسے بیعت کرنے کی
لوگون کو ترغیب دلاتے تھے پھر اُسی ہمعہ مین آگے فرماتے ہین کہ کبھی ایک زمانے مین بہت سے
قطب لوگ ہوتے ہین ہر قطعہ مین یعنے ایک کنارہ مین ایک قطب ہوتا ہے اُسکو جذبہ کی حقیقت
حاصل ہوتی ہے یعنے صرف اللہ تعالے پر اُسکی ٹک لگی ہوتی ہے اور کسی خانوادہ کا اقرب طرق الی اللہ
ہونا یعنے اُس خانوادہ کا ایسا ہونا کہ اُسکی موافق سلوک کرنے سے اللہ تعالے کا قرب جلد حاصل
ہوتا ہو یہ بات اُس عنایت الٰہی کے توجہ کا اثر ہے نہ یہ کہ اُسی خانوادہ کا یہ خاصہ ہے اِسکی مثال یہ
ہے کہ حوض کے پانی مین تارون کی صورت کا عکس جو پڑتا ہے تو اگر ہزار بار اُس حوض کا پانی
بدل جاوے اُس صورت کا کچھ زیان نہین ہوتا ۔ بیت ۔ دمبدم گر شود لباس بدل ۔ مرد صاحب
لباس را چہ خلل ۔ یعنے ہر خانوادہ مین عنایت الٰہی سے فائدہ ہوتا ہے اور خانوادون کا بدلنا کچھ
زیان نہین کرتا اصل مقصد جو دین کا تازہ اور جاری کرنا ہے سو سب خانوادون مین موجود رہتا ہے
فقط مصلحت وقت کے واسطے خانوادہ بدلا جاتا ہے لیکن ہر زمانے مین قطب لوگ اور اُنکے حواری
یعنے اِنکے طریقہ کے مددگار لوگ ایسی بات کہتے ہین کہ اُس سے اپنے خانوادہ کی ترجیح نکلتی ہے اور
اِس خانوادہ مین اللہ تعالے کے قرب کا جلدی حاصل ہونا ثابت کرتے ہین سو وے لوگ سچے ہین
اِسی اعتبار سے جو ہمنے اوپر بیان کیا یعنے سب خانوادون مین اللہ سبحانہ کے قرب جلد حاصل ہونیکی
راہ موجود ہے حاصل کلام کا خانوادے بہت ہین اور تھے اور بہت ہونگے اور خانوادون کا
حصر کرنا کہ اِسقدر رہین معقول نہین یعنے عقل قبول نہین کرتی کیونکہ شریعت مین مجددون کے
قیامت تک پیدا ہوتے جانے کی خبر ہے پھر یعنے خانوادے مین سابق کے خانوادے کا زندہ
کرنا ہے جو بسبب دور پڑ جانے زمانے کے اور اِس خانوادے کے لوگون کے گذر جانے کے
سبب سے ایسا مٹ گیا تھا کہ گویا کہ نہ تھا تب اِس حال کے خانوادے والے نے آکے اُس سابق

کے خانوادے کو ازسرنو زندہ کردیا اور بعضے خانوادے ہین کئی خانوادون کا خلاصہ
جمع ہوتا ہی اور بعض مجدد ایک خانوادے کی ایجاد ازسرنو کرتے ہین اگرچہ بسبب خرقے پہننے یا بیعت کرنے
کے کسی خانوادے سے اُنکو علاقہ ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ خانوادے چودہ ہین جیسا کہ زیدیان +
اور عیاضیان + اور ادہمیان + ہبیریان + اور چشتیان + اور جنیدیان + اور گازرویان + اور
بعضون نے کہا ہے کہ خانوادے مقبول بارہ ہین جیسا کہ + جنیدیہ + اور حکیمیہ + اور محاسبیہ + اور خفیفیہ
اور نوریہ + اور طیفوریہ + وغیرہ سو حقیقت حال یہ ہے کہ ہر کسی نے اپنے فہم اور ادراک کے موافق
بات کہا ہے اور بعد زمانے ان خانوادون کے دوسرے خانوادون کے دوسرے خانوادے پیدا
ہوئے جیسا کہ جامیہ + اور تادریہ + اور اکبریہ + اور سہروردیہ + اور کبرویہ + اور اویسیہ اور
خانوادہ خواجگان اور خانوادہ معینہ کہ اُسمین زندہ کرنا طریقہ چشتیہ کا ہے ہند مین اور نقشبندیہ کو اُسمین
زندہ کرنا خانوادہ خواجگان کا ہے اور احراریہ کہ اُسمین زندہ کرنا خانوادہ نقشبندیہ کا ہے اور بعد اسکے
اور بھی دوسرے خانوادے نکلے جیسا کہ + قدوسیہ منسوب بشیخ عبد القدوس گنگوہی اور غوثیہ منسوب
بشیخ محمد غوث گوالیری + اور باقویہ منسوب بخواجہ محمد باقی اور احمدیہ منسوب بشیخ احمد سرہندی اور حسنیہ منسوب
بشیخ آدم بنوری + اور علویہ منسوب بامیر ابو العلی اور اُن مذکور خانوادون کے سوا اور بھی بہت خانوادے
ہین بعضے اِس قسم کے ہین کہ اُنکا اثر اور نشان باقی رہا ہے اور بعضے کا باقی نرہا + انتہی +

فائدہ عجیبہ + اب اِس بیان سے خانوادون کی حقیقت خوب کھل گئی اور یقینی معلوم ہوا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیامت تک جاری اور غالب رکھنے کے واسطے اِن
سب وارثون مذکور کو اللہ تعالے نے مقرر کیا قیامت تک طریقے بھی نکلتے جاوینگے اور دینی
کتابین بھی تصنیف ہوتی جاوینگی اور فقہی مسائل چونکہ قیامت تک بدلنے والے نہین اِسواسطے اعمال
مین چارون امامون مین سے ایک کے مذہب کی تقلید واجب ہوئی اور اُن چارہی مذہب کے انحصار
پر اجماع ہوگیا اب پانچوین مذہب کی درست نہین کیونکہ شارع کے سارے احکام اِن چارون مذاہب
مین موجود ہین اور طریقہ جو ہوتا ہے سو آدمی کے نفس کے تزکیہ اور نفس کے فساد کی اصلاح کے
واسطے ہوتا ہے اور نفس کا فساد ہر ملک اور ہر زمانے مین بدلا کرتا ہے اسی واسطے طریقہ بھی
اُسوقت کے لوگون کے نفس کے فساد کی اصلاح کے مناسب ہوا کرتا ہے تو اگر کوئی شخص حدیث
قرآن پر عمل کرنے کے حیلہ سے چارون امامون مین سے ایک کی تقلید نکرے یا طریقہ کو بھی مذہب
کی طرح سے سابق کے طریقہ پر منحصر سمجھ کے حال کے طریقہ مین داخل نہو تو اِس صورت مین اِن

وارثون کی سعی کو بیکار سمجھنا اور اُنکی تقلید اور تابعداری سے اُس تقلید اور تابعداری کی حاجت کا زمانہ اور وقت آنے کے بعد مُنھ موڑنا اور اُس تقلید نہ کرنے کا عذر اور حیلہ بیان کرنا بلاشبہہ واجب کا ترک کرنا اور طرح طرح کی خرابی اپنے حق مین قبول کرنا ہے مثلاً صحابہ کے زمانہ مین قرآن شریف مین نقطہ اور اعراب نہ تھا جب حاجت پڑی تب اللہ تعالے نے اس بات کے عالم کو پیدا کرکے اپنی عنایت اور مدد کو اُسمین ظاہر کیا ایسا ہی صرف نحو تجوید قراءت فقہ حدیث عقائد تصوف وغیرہ علوم کے ظاہر کرنے اور ہر ایک علم کے عالم پیدا کرنے کا حال سمجھو اور اُسکی حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کو اِن سب علوم کی حاجت نہ تھی اور نہ اُنکے وقت مین یہ سب علوم نکلے تھے اُنھون نے اُن عوام کے علما کی تقلید کیا ہان آنحضرتؐ کے بعد صحابہ کے زمانے مین علم کا فتوا انکالا تھا اور اُسکے عالم صحابہ کے شاگرد تابعین لوگ تھے سو صحابہ فتوی مین اُنکی پیروی آپ بھی کرتے تھے اور لوگون کو اُنکی پیروی کا حکم بھی دیتے تھے اِس بات کا بیان عوارف المعارف اور نسیم الحرمین مین تمہید سادس کے تیسرے فائدہ مین دیکھو اِسی طرح سے صحابہ کے وقت کے ابتدا مین یہ قرآن شریف جو مروج اور جاری ہے سو جمع نہوا تھا پھر جب اُنکے آخر وقت مین جمع ہوا تب اُسکے حق اور صحیح ہونے پر اور اُسکے موافق قراءت کرنے اور عمل کرنے پر سارے صحابہ نے اجماع کیا کیونکہ صحابہ لوگ جانتے تھے کہ دین کے جاری اور غالب رکھنے کا جو مضمون پیدا ہوتا ہے سو اللہ تعالے کی مدد اور عنایت سے ہوتا ہے اِسی واسطے وے لوگ اُس مضمون کے موافق ہو جاتے تھے اور تقلید اور مذہب کا بیان انصاف مین جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف ہے دیکھو اُسکا بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے سنو مین ایک شخص معین کے مذہب کی تقلید پر اِسوقت کے لوگون کا جمع ہونا نہ تھا پھر بعد دو سو کے جو لوگ ہوئے اُنکے زمانے مین مجتہدون کے مذہب معین ہو کے ظاہر ہوئے تب ایسا کوئی نہ تھا کہ مذہب معین کی تقلید نہ کرے اور یہ تقلید کرنا اُسوقت مین واجب ہو گیا تھا انتہی +

تو اب اِسوقت مین تقلید کے مقدمہ مین اُس پہلے دو سو کے زمانے کے لوگون کی مثال لانا پڑا کید ہے جیسا کہ لامذہب لوگ جاہلون کے گمراہ کرنے کو یہی کید کرتے ہین اور اِس باب مین لاکھون علما کا خلاف کرتے ہین اِس تقریر سے صاف کھل گیا کہ دین کے علوم کی کتابین مثل فقہ عقائد تصوف کے لاکھون کتابین جو ظاہر ہوئین اور لاکھون علما اُسکو قبول کرتے اور اُسپر عمل کرتے چلے آئے ہین سو سب حق پر ہین اور سب کی نیت دین محمدی کے غالب رہنے کی ہے اور اِس مدد اور عنایت الٰہی کے سبب کے سبب تابعدار ہین اور اُسکے خلاف جو لوگ ہین سو اِس مدد اور عنایت الٰہی کے منکر ہین

اور دین محمدی کے حفاظت اور سب دینون پر اُسکے غالب رہنے سے ناراض ہین اہل سنت وجماعت
کے سوا سارے فرقون کا رد اِس تقریر سے بخوبی نکلیگا اِس عاجز کے دل مین حق سبحانہ نے محض
اپنے فضل وکرم سے بطور الہام کے اِس تقریر کو ڈال دیا تب اِس عاجز نے اِس تقریر کو لکھا اور گویا کہ
سمندر کو کوزے مین کیا والحمد للہ علیٰ ذلک اِس سب تقریر سے صاف کھل گیا کہ طریقۂ محمدیہ اِس زمانے کے
لوگون کی طبیعتون کے مناسب ہوا اور جو لوگ عنایت الٰہی اپنے شامل حال کرنے چاہتے ہین اُنکے واسطے
اِس طریقہ مین داخل ہونا بڑی مصلحت ہے اگرچہ کسی مرشد کے وسیلہ سے کسی طریقہ مین داخل ہو چکے ہون
اور اِس بات مین کچھ قباحت نہین پہلے مرشد کو بھی مرشد جانین اصل مقصد جو دین کا جاری اور تازہ
کرنا منظور رہے سو سب طریقون مین موجود ہین اور کئی مرشد سے بیعت کرنے کا مسئلہ اور اُسکی تفصیل
قول الجمیل مین دیکھو اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا بیعت کرنا امام محمد باقر اور قاسم ابن
محمد رضی اللہ عنہما سے ہمارے شجرہ مین دیکھو یہ بات اُسی شخص کو پسند آویگی اور فائدہ کریگی جو مقام
عبودیت اور اخلاص حاصل کرنے کا خواہان ہوگا اور آخرت کو دنیا پر پسند کریگا اور جسنے دنیا کو آخرت
پر پسند کر لیا ہے اور اپنے نفس کی بندگی مین گرفتار رہے اُسکو یہ بات بہت شاق گذریگی مصنف رحمہ اللہ
نے ہمعات مین جو بطور مثال کے اکتیس خانوادون کا ذکر کیا اور بہت سے خانوادون کو چھوڑ دیا تو اُنکے
لکھنے سے صاف کھل گیا کہ خانوادہ صرف چودہ ہی نہین ہے + پھر مصنف رحمہ اللہ کو بحیثیت ظاہر کے
جو ذکور خانوادون کے مشائخ سے بوسیلۂ بیعت کے ارتباط اور علاقہ حاصل ہوا ہی اور بحسب باطن کے
اُن خانوادون کے مشائخ کی ارواح سے جو ارتباط اور علاقہ حاصل ہوا ہے اُسی ہمعہ مین آگے چل کے
اُسکا ذکر بھی کیا ہے تو اُنکے اِس بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ بہت سے مرشدون سے اُنکو بیعت حاصل
تھی اور بہت سے مرشدون سے بیعت کرنا درست ہے مگر اُسکی تفصیل ہے اِس تفصیل کی تحقیق نور علی نور
کی دوسری فصل تیسری ہدایت دیکھین + اب جو علما کہ وارث انبیا کے ہین اُنکا بیان کرنا بھی ضرور ہی
تاکہ جو عالم کہ وارث نہین ہے اُسکی بات سنکے لوگ گمراہ نہون جیسا کہ اِس ملک مین لا مذہب لوگ
اور بنگالے کے خارجی لوگ اور وحدت وجودی لوگ دھوکھا کھا کے گمراہ ہو گئے اب اِس بیان
سے انشاء اللہ تعالےٰ سب لوگ پھر درست ہو جاوینگے اور اپنی غلطی سے استغفار کرینگے وہ بیان
یہ ہے مکتوب دویست وشصت وہشتم مین حضرت مجدد فرماتے ہین حدیث مین آیا ہے اَلْعُلَمَاءُ
وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ + عالم لوگ جو ہین سو نبی لوگون کے وارثین ہین سو جو علم کہ انبیا علیہم الصلوٰت
والتسلیمات سے باقی رہا ہے دو نوع پر ہے ایک علم احکام کا اور دوسرا علم اسرار کا انتہی + یعنے

اللہ تعالےٰ کی معرفت کے بھید کا اور علم احوال کا جو علم تصوف کا موضوع ہے یعنے جیسا کہ اعمال جوارح کا بیان فقہ مین ہے ویساہی قلب کے احوال کا بیان تصوف مین ہے اور وہی علم اسرار کا ہے اور علم اسرار کا بیان اِس حدیث مین لکھا ابو ہریرہ رضے اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ من العلم کھیئۃ المکنون لا یعلمہ الا العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اھل الغرۃ باللہ ٭ ترجمہ ٭ بیشک علم مین سے بعضے علم پوشیدہ چیز کی شکل کے مانند ہین کہ نہین جانتے اُسکو مگر اللہ کے جاننے والے پھر جب وے اُس علم کا بیان کرتے ہین تب اُسکا انکار نہین کرتے مگر جو لوگ اللہ سے غافل ہین یہ حدیث عین العلم تعرف عوارف سب مین لفظ مین تفاوت کے ساتھ موجود ہے اور ملا علی قاری کی شرح عین العلم مین لکھا ہے کہ اِس حدیث کو روایت کیا دیلمی نے مسند الفردوس مین ابو ہریرہ رضے اللہ عنہ سے اور عوارف مین سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ وہ علم اللہ تعالےٰ کے اسرار اور پوشیدہ بھید ہے اُسکو ظاہر کرتا ہے امناء الاولیا کے پاس یعنے جو اولیا لوگ اُسکے امانتدار ہین اور ساوات النبلاء یعنے بڑے بڑے درویشون کے سردارون کے پاس بغیر سننے اور سبق پڑھانے کے اور علم اُن اسرار مین سے ہے کہ اُسپر خبردار نہین ہوتے ہین مگر خواص اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین حدیث جبرئیل کی شرح مین جو لکھا ہے کہ اسلام کے بنا تین علم پر ہے یعنے فقہ عقائد تصوف پر ہے سو اُسکی یہ حقیقت ہے کہ علم احکام کا کہ تو علم فقہ کا ہے کہ اعمال جوارح سے علاقہ رکھتا ہے اور علم عقائد اور تصوف علم اسرار کے ہین کیونکہ دونون علم باطن سے علاقہ رکھتے ہین ٭ اب ایک مضمون یاد رہے کہ حدیث اور قرآن تو عین دین ہے اور اسکے اوپر عمل کرنے کے واسطے فقہ عقائد تصوف مقرر ہوئے پس اِن تینون سے جو بات نہ ملے سو سمجھو تھا اور راور دین کے خلاف ہے اگر کوئی کہے کہ تفسیر جو تینون کے سوا چوتھی قسم ہے سو تمھارے اِس تین ہی علم کے قید لگانے سے وہ بھی نکل گئی ٭ تو اُسکا جواب یہ ہے کہ حقیقت مین تفسیر بھی اُن تینون کے سوا ہے اور تفسیر کو بھی اُن تینون سے ملانا ہوگا جو تفسیر کہ اُن تینون مین سے ایک کے خلاف ہوگی سو عمل کے قابل نہوگی دیکھو تفسیر کشاف مین وضو مین پانْوْن کا مسح کرنا لکھا یہ فقہ کے خلاف ہوا اور اللہ کی رویت اور دیدار جو آخرت مین ہوگی اُسکا انکار کیا یہ عقائد کے خلاف ہوا اِسواسطے وہ تفسیر غیر معتمد ٹھہری اور علمانے کہا کہ تفسیر کشاف مین سارے علوم موجود ہین سوائے علم تفسیر کے اور ہم معتقدون کے واسطے حضرت مجدد کا لکھنا کفایت ہے مگر پھر بھی مومنون کے تسکین خاطر کے واسطے حضرت مجدد کے قول کا دوسرا شاہد ہم بتا دیتے ہین اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مصابیح مین کتاب العلم کی تیسری فصل مین جو ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت ہے جسکا شروع ہے حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ سو اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہین اور علمانے بیان کیا ہے کہ مراد پہلے علم سے علم احکام اور اخلاق ہے بعد فقہ کے
کہ وہ مشترک ہے خواص اور عوام کے درمیان ہین اور دوسرے علم سے مراد ہے علم اسرار جو محفوظ
اور مصئون یعنی نگاہ رکھا گیا ہے غیر لوگون سے اس علم کی پوشیدگی اور باریکی کے سبب سے اور اس
علم تک غیر لوگون کے فہم کے نہ پہونچنے کے سبب سے اور یہ علم اسرار کا مخصوص ہے علما باللہ کے
خواص لوگون کے واسطے جو اہل عرفان ہین سے ہین انتہی ؞

پھر حضرت مجدد قدس سرہ آگے فرماتے ہین اور وارث وہ شخص ہے کہ جسکو دونون نوع کے علم سے سہم یعنی
حصہ ملے وہ شخص وارث نہین ہی کہ اسکو ایک نوع سے حصہ اور دوسرے نوع سے حصہ نہ ملے کیونکہ
یہ بات وراثت کی منافی ہے اسواسطے کہ وارث کو مورث کے ہر قسم کے ترکہ سے حصہ مقرر ہوتا ہی
ایسا نہین کہ بعضے قسم کا حصہ ملے اور بعضے قسم کا نہ ملے اور جس شخص کو کہ بعضے معین چیز سے حصہ ملتا ہی
وہ شخص داخل غرما کے یعنی قرض پانیوالون کے ہی کہ اسکے حق باقی رہنے کے سبب سے مورث ترکہ مین
اسکا بھی علاقہ لگ گیا ہی اور ایسا ہی فرمایا علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ
بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ میری امت کے عالم لوگ بنی اسرائیل کے نبی لوگون کے مانند ہین تو اس حدیث مین
علما سے وارث علما مراد ہین غرما نہین مراد ہین کہ بعضے ترکہ سے حصہ لیا ہے کیونکہ وارث کو قرب اور جنسیت
کے واسطے سے مورث کے مانند کہہ سکتے ہین بخلاف غریم یعنی قرض پانے والے کے کہ وہ اس قرب
اور جنسیت کے علاقہ سے خالی ہے تو بس جو شخص کہ وارث نہوگا وہ شخص عالم بھی نہوگا مگر یہ ہو سکتا ہے
کہ اسکے علم کو ایک قسم کے علم کے ساتھ مقید کرین اور کہین مثلاً کہ شخص عالم علم احکام کا ہی یا فلانے علم کا
عالم ہی اور عالم مطلق وہ شخص ہی کہ دونون قسم کے علم سے اسنے بہت سا حصہ پایا ہی اکثر لوگ گمان کرتے
ہین کہ علم اسرار سے مراد ہی علم توحید وجود کا اور شہود وحدت کا کثرت مین اور مشاہدہ کثرت کا وحدت
مین یعنی بہت چیزون مین ایک کو دیکھنا اور ایک چیز مین بہت چیزون کو دیکھنا اور کہنا یہ ہے اس تعالیٰ
کے احاطہ اور گھیر لینے اور سریان اور بھین جانے اور قرب اور معیت کی معرفتون سے اس طور پر کہ ارباب
احوال اپنے کشف اور مشاہدہ مین بیہوشی اور سکر کی حالت مین جیسا دیکھتے ہین حاشا وکلا ثم حاشا وکلا یعنی
ایسا کبھی نہین ہو سکتا ہے کہ ان لوگون یعنی ان بیہوشون کے لیے علوم اور معارف ان علم اسرار مین سے
ہون جو مرتبہ نبوت کے لائق ہون اسواسطے کہ بنا اور اصل ان لوگون کی معارف کی سکر کے وقت

یعنے بیہوشی اور غلبہ حال کا ہے جو منافی اور مٹانے والا صحو کا ہے یعنے بیہوشی کے بعد پھر ہوش مین آنیکا منافی ہی اور علم انبیا علیہم الصلوٰۃ والتحیات کا علم احکام کا ہو یا علم اسرار کا سب صحو در صحو ہے یعنے بالکل ہوش ہی ہوش ہے کہ تھوڑا سکر بھی اُس علم مین ملنے نہین پایا بلکہ یہ بیہوشی کی معرفتین ولایت کے مقام کے مناسب ہین کیونکہ ولایت کا مقام سکر مین قدم مضبوط رکھتا ہے تو بس یے علوم بیہوشی کے وقت کی معرفت کے جو ہین سو ولایت کے اسرار مین سے ہونگے نہ کہ نبوت کے اسرار مین سے انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کے واسطے اگرچہ ولایت بھی ثابت ہے لیکن اُسکے احکام معدوم اور دبی ہین اور نبوت کے احکام کے مقابلہ مین مضمحل اور مٹے ہوئے ہین ❊

بیت ❊ بلے ہر جا بود مہر آشکارا ❊ ستارہ جز نہان بودن چہ یارا ❊ انتہی ❊

سکر اور صحو کا بیان زاد التقوی مین دیکھو اور ولایت معنے دوستی اور محبت اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی کی محبت کا غلبہ دلی لوگون کے حال کو دبالیتا اور بیہوش کر دیتا ہے اور نبی لوگون کے نبوت کے احکام کے مقابلہ مین نبی لوگون کی ولایت کے احکام دبی رہتے ہین اور اُنکو بیہوشی نہین ہوتی ❊ پھر فرماتے ہین کہ فقیر نے اپنی کتابون اور رسالون مین لکھا ہے اور تحقیق کیا ہے کہ کمالات نبوت کے حکم دریای محیط کا رکھتے ہین اور کمالات ولایت کے اُسکے مقابلہ مین ایک حقیر قطرہ ہین لیکن کیا کرین کمالات نبوت کو نہ پہچاننے کے سبب سے ایک گروہ نے کہا ہے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے اور دوسرے گروہ نے اس بات کی توجیہ یعنے وجہ بیان کرنے اور بات بنانے کے واسطے کہا ہے کہ ولایت نبی کی افضل ہے نبی کی نبوت سے اور اِن دونون گروہ نے نبوت کی حقیقت کو نہ جان کے غائب پر حکم کیا ہے یعنے اٹکل پچو بات کہا ہے اور اسی حکم کے نزدیک صحو پر سکر کی ترجیح دینے کا حکم ہے اگر حقیقت صحو کی جانتے تو سکر کو ہرگز صحو کے ساتھ نسبت نہ دیتے ❊ مصرع ❊ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ❊ شائد کہ اِن لوگون نے خواص کے صحو کو عوام کے صحو کے مانند جان کے سکر کو صحو پر ترجیح دیا ہے یعنے عوام کے صحو مین دنیا کی یاد اور دین سے غفلت ہوتی ہے اور عوام لوگون کو حالت سکر مین دونون سے غفلت ہوتی ہے تو اُنکا سکر اُنکے حق مین بہتر ہے دنیا بھول جانے کے سبب سے اور خواص لوگون کے صحو مین سوائے دین کے دنیا کا خیال مطلق نہین رہتا اور اُنکے سکر مین مشاہدہ جمال محبوب کے دوسرا خیال نہین رہتا تو خواص لوگون کا صحو حالت استتار ہے اور اُنکا سکر حالت تجلی ہے تجلی اور استتار کا بیان زاد التقوی مین دیکھنا اسی واسطے حضرت مجدد رحمہ اللہ آگے فرماتے ہین کہ کاش یے لوگ خواص کے سکر کو بھی مانند سکر عوام کے جان کے سکر کو صحو پر ترجیح دینے مین جرأت نہ کرتے

یعنے ایسا کرنا اُنکے حق مین بہت اچھا نہوتا اسواسطے کہ عقلا کے نزدیک یہ بات مقرر ہے کہ صحو بہتر ہے
سکر سے یعنے ہوش مین رہنا بیہوشی سے بہتر ہے تو اس صورت مین اگر صحو اور سکر مجازی یعنے ظاہری
ہے تب بھی یہ حکم ثابت ہے اور اگر صحو سکر حقیقی ہے یعنے جسکا بیان تصوف مین ہے جیسا کہ ابھی قریب
ہی گذرا ہے یعنے صحو کا بہتر ہونا سکر سے ثابت ہوا ہے تو ولایت کو نبوت سے افضل کہنا اور سکر کو
صحو پر ترجیح دینا ویسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص کفر کو اسلام پر ترجیح دے اور جہل کو علم سے بہتر جانے
اسواسطے کہ کفر اور جہل ولایت کے مقام کے مناسب اور مشابہ ہے یعنے جیسا کہ کفر اور جہل مین دین کا
خیال نہین ہوتا فقط اپنے نفس کے مزے سے کام رکھتا ہے ویسا ولایت مین جسقدر عشق کے غلبہ
اور جوش کے حالت مین شریعت کے آداب کا مطلق خیال اور لحاظ نہین رہتا اور مشابہ ہے اگرچہ بڑی
عمدہ چیز ہے مگر چونکہ اسمین نفس کا مزہ ملتا ہے بس یہ عاشق اُسی سے کام رکھتا ہے اور اصل اور شہود
سے ۞ اور قرب اور معیت سے ۞ خوش رہتا ہے اور اسلام اور معرفت مناسب اور مشابہ مرتبہ نبوت
کے ہے اور نبوت کے مقام سے مناسبت رکھتا ہے کیونکہ نبوت کے مرتبہ مین نرا ہوش ہی ہوش ہے
اور ہر حال مین شریعت کے آداب کا خیال اور لحاظ رہتا ہے اور نبی لوگ حق کی مرضی اور مراد پا کے اوپر
کے مقام سے نیچے کو اُترتے ہین اور وصل کو چھوڑ کے اپنے اوپر ہجر کو پسند کرتے ہین اور وے لوگ
حق کی مراد پر قائم ہین اور اپنی مراد کو فنا کر دیے ہین یہ ۞ بیت ۞ ہجر یکہ بود مراد محبوب ۞ از وصل
ہزار بار خوشتر ۞ اُنکے حال کے موافق ہے مکتوب دویست ہفتاد و دوم سے اِس مضمون کا بیان
نور علی نور کی دوسری فصل کی نوین ہدایت کے ساتوین وعظ مین دیکھو الغرض مقام ولایت
اور مرتبہ نبوت کے مناسبت جو مذکور ہوئی اُسی بات پر بطور مثال کے فرماتے ہین کہ منصور کہتے ہین ۞
شعر ۞ کَفَرْتُ بِدِیْنِ اللّٰہِ وَالْکُفْرُ وَاجِبٌ ۞ لَدَیَّ وَعِنْدَ الْمُسْلِمِیْنَ قَبِیْحٌ کفر کیا مین نے اللہ کے
دین مین اور یہ کفر واجب ہے میرے نزدیک اور مسلمانون کے نزدیک برا ہے یعنے حالت غلبہ اور
سکر اور بیہوشی مین مین نے دین کے خلاف کفر کی بات کہا اور ایسی حرکت ناشایستہ بیہوشی کے واجبات
اور لوازمات سے ہے کچھ اپنے اختیار سے نہین اور مسلمانون کے نزدیک جو شرع کے تابع اور
ہوش والے ہین یہ حرکت بہت بری ہے یعنے سکر کے سبب سے منصور نے تو کفر کو واجب کہا اور
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کفر سے پناہ مانگتے تھے یعنے بہت سے مسنون دعاؤن مین
کفر سے پناہ مانگنا موجود ہے حزب الاعظم وغیرہ مین دیکھو فرمایا اللہ تعالی نے پندرھوین سیپارہ
سورہ بنی اسرائیل مین قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ ۞ تو کہہ ہر کوئی کام کرتا ہی اپنے ڈول پر ۞ انتہی ۞

یعنے مرتبہ ولایت کا ایک ڈول ہے اور مرتبہ نبوت کا ایک ڈول ہو اب اس بات سے کوئی نادان ولایت کے درجہ کو حقیر نہ جانے کیونکہ ولایت تو اللہ تعالے کی دوستی کا نام ہو اور مومن ولی اللہ یعنے اللہ تعالیٰ کے دوست ہین اور کافر عدو اللہ یعنے اللہ تعالے کے دشمن ہین اِس مقام مین درجے کی چھوٹائی بڑائی کا بیان کیا ہے اور ولایت کے درجے کی چھوٹائی کی دلیل مین بیہوشی کا بیان کیا اور ولایت کے درجے کو کفر نہین کہا ہے بلکہ مشابہت بیان کیا ہے کہ ولایت مین اللہ تعالے کی محبت اور عشق سے ایسی بیہوشی ہوتی ہے جیسا کہ کفر مین دنیا کی محبت سے بیہوشی ہوتی ہے سبحان اللہ یہ کیا پکی محبت ہے مگر اپنے واسطے ہے دوسرے کا فائدہ ہوش والے سے ہوتا ہے اِسی واسطے نبوت کا درجہ بڑا ہے کہ اسمین ہوش ہی ہوش ہے اور راہ ولایت کی محبت کو حب عشقی اور راہ نبوت کی محبت کو حب ایمانی کہتے ہین اسکا بیان صراط المستقیم مین دیکھین پھر فرماتے ہین اور جیسا کہ عالم مجاز یعنی عالم ظاہری مین اِسلام بہتر ہے کفر سے اِسی طرح سے عالم حقیقت مین بھی اسلام کو کفر سے بہتر جاننا چاہیے اِسواسطے کہ مجاز جو ہے سو پل ہے حقیقت کا انتہیٰ ✣ یعنے مجاز کے خلاف چلنے مین ڈوبنا اور ہلاک ہونا ہی اِس بیان سے حضرت مجدد قدس سرہ کی یہ غرض ہے کہ وحدت وجود کی بات اور سکر کو صحو پر ترجیح دینے کی بات اور ولایت کو نبوت سے افضل کہنے کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہی اُسکو علم اسرار کہنا نری جہل اور نادانی ہے ✣ پھر آگے فرماتے ہین کہ اگر لوگ کہین یعنے سوال کرین کہ ولایت کے مقام مین جیسا کہ جمع کے مرتبہ مین کفر اور سکر اور جہل ثابت ہی ویسا جمع کے بعد فرق کے مرتبہ مین آنے سے کہ وہ بھی ولایت کے مقام سے ہی اسلام اور صحو اور معرفت بھی ثابت اور متحقق ہی تو اس صورت مین کفر اور سکر اور جہل کو ولایت کے مقام کے مناسب کہنا کس وجہ سے ہی تو اُسکے جواب مین ہم کہین گے کہ صحو اور مانند اُسکے کو فرق کے مرتبہ مین ثابت کرنا بہ نسبت جمع کے مرتبہ کے ہی کہ سراسر سکر اور استتار ہی یعنے جمع کے مرتبہ مین چونکہ نری بیہوشی ہوتی ہی اور فرق کے مرتبہ مین بہ نسبت جمع کے مرتبہ کے کچھ ہوش ہوتا ہی سو اِسواسطے اُسکو صحو جانتے ہین اور نہین تو حقیقت مین اِس فرق کے مرتبہ مین جو صحو ہوتا ہی وہ بھی سکر کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہی اور اُس مرتبہ کا اِسلام بھی کفر کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہی اور اُس مرتبہ کی معرفت بھی جہل کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہی یعنے بیہوشی کے سبب سے اور اگر ہم لکھنے مین گنجایش جانتے تو فرق کے مرتبہ کے احوال اور معارف کو بہ تفصیل ذکر کرکے اُس مرتبہ مین سکر اور مانند اُسکے ملنے کو بیان کرتے ارباب فطانت اور دانائی والے لوگ بھی شاید اِس مضمون کو نفرس سے اور دانائی سے دریافت کرینگے العجب کل العجب یعنے بڑا تعجب اور حد درجہ کا

تعجب ہے یعنے ولایت کو نبوت سے افضل کہنے اور سکر کو صحو پر ترجیح دینے مین بڑا تعجب ہے اب اسقدر سمجھنا
چاہیے کہ انبیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات نے یہ سب بزرگی اور بڑائی جو پایا ہی سو نبوت کی راہ سے پایا ہی
ولایت کی راہ سے نہین پایا ہی ٭ اور ولایت جو ہی سو نبوت کے ایک خادم سے زیادہ نہین ہے اگر ولایت
کو نبوت پر زیادتی ہوتی تو ملائکہ ملاء اعلے کے جو ہین اور اُنکی ولایت ساری قسم کی ولایتون سے یعنے
ولایت صغریٰ ولایت کبریٰ ولایت علیا ٭ تینون قسم کی ولایتون سے کامل زیادہ ہی وے لوگ انبیا
علیہم الصلوٰۃ سے افضل ہوتے اور ان گروہ مین ایک گروہ نے جب ولایت کو نبوت سے افضل جانا
اور ملاء اعلیٰ کی ولایت کو انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی ولایت سے کامل زیادہ دیکھا تب ضرور کو بڑے
درجے کے ملائکہ کو انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سے افضل کہا اور اہل سنت وجماعت کے گروہ
سے جدا ہو پڑے یہ سب فساد نبوت کی حقیقت سے خبر نہ رکھنے کے سبب سے ہوا چونکہ لوگون کے دیکھنے
مین بسبب دور پڑ جانے زمانہ نبوت کے کمالات ولایت کے کمالات کے مقابلہ مین حقیر معلوم ہوتے ہین
اس سبب سے اِس مقدمہ مین بات کا کشادہ کرنا ضرور ہوا اور اس معاملہ کی حقیقت کو کسیقدر ظاہر کردیا ہی انتہیٰ ٭
اِس تقریر سے معلوم ہوا کہ ایسی ایسی باتین جنکار حضرت مجدد نے کیا ہی علم اسرار کی بات نہین ہی اور ایسی بات
بات کہنے والے لوگ انبیا کے وارث عالم نہین اسی طرح سے لا مذہب لوگون کے عالم بھی انبیا کے وارث
نہین کیونکہ علم احکام کا جو فقہ ہے سو اِس سے اِن لوگون کو انکار ہے اور علانیہ کھلی کھلا لوگون کو فقہ پر
عمل کرنے سے منع کرتے ہین اور ہر جاہل کو حدیث پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہین اور اسکو عمل بالحدیث
کہتے ہین اور جس مقام مین فقہ کے انکار کا موقع نہین پاتے وہان جب کوئی پوچھتا ہے کہ تم فقہ
پر عمل کرتے ہو تب کہتے ہین کہ ہم فقہ پر کسواسطے عمل نہ کرینگے جو فقہ کہ قرآن حدیث کے موافق ہے
اُسکو ہم مانتے ہین اور یہ اُنکا بڑا کید ہے کیونکہ قرآن حدیث کے موافق غیر موافق ہونا مجتہد کے سوا
کون معلوم کرسکتا ہی تو یہ ایسا کید ہے کہ اُنکا تابعدار قیامت تک فقہ کا منکر رہے گا اور کتنا ہی
پڑھیگا رسول اللہ صلعم کی وراثت سے محروم رہیگا اوسی طرح سے بنگالے کے خارجی لوگون کے
عالم بھی انبیا کے وارث نہین کیونکہ علم اسرار سے جو تصوف ہی اُن لوگون کو انکار ہے اور تصوف
کی کتابون مین جو عمدہ عمدہ بھید کی باتین بیان ہین کلمات اشارہ مین سے مثل جمع تفرقہ
تجلی استتار تجرید تفرید جد وجود تواجد غلبہ مسامرۃ سکر صحو
وغیرہ کے اور جو کچھ مقامات کا بیان کرتے ہین مثل توبہ ورع تقویٰ زہد صبر
فقر شکر خوف رجا توکل رضا وغیرہ کے اور جو کچھ احوال کا بیان کرتے ہین

مثل محبت انس حیا اتصال قبض بسط فنا بقا کے جو زاد التقوی مین مذکور ہے ان سب عمدہ باتون سے محروم رہتے ہین اور جو پاکیزہ مضمون ہمنے رسالۂ نور علی نور مین بیان کیا ہے مثل چارون قسم کی سیر یعنے سیر الی اللہ + اور سیر فی اللہ + اور سیر عن اللہ باللہ + اور سیر فی الاشیا باللہ کے جس سے ولایت صغری اور ولایت کبری اور ولایت علیا حاصل ہوتی ہے اور درجہ مرشدی کا ملتا ہے + اور عالم خلق کے پانچون لطیفے نفس اور آب آتش خاک باد کہ ان چارون کو لطیفہ قالبیہ بھی کہتے ہین اور عالم امر کے پانچون لطیفے لطیفہ قلب لطیفہ روح لطیفہ سر لطیفہ خفی لطیفہ اخفی کہ ان دسون سے انسان مرکب ہے اور عالم امر کے پانچون لطیفون کی اصول اور جڑ جو عرش مجید کے اوپر ہے اور ان اصول کی جڑ جو اسماء حسنے کے ظلال ہین اور ان ظلال کی جڑ کہ اسماء حسنی ہین اور اسماء حسنی کی اصل کہ اسم ذات ہے اور تینون قسم کی تجلی یعنے تجلی افعال تجلی صفات تجلی ذات وغیرہ پاکیزہ پاکیزہ مضمون سے اور اس مضمون سے کہ کس لطیفہ کو کس صفت سے مناسبت ہے اور کون لطیفہ کس نبی کے قدم کے نیچے ہے محروم رہتے ہین اور دین کے باطن کی محافظت کرنے والے جو لوگ ہین مثل مجدد قطب ارشاد قطب مدار غوث قطب الاقطاب کے ان سب کی خدمتون کے منکر رہتے ہین وعلی ہذا القیاس اس قسم کی بہت سی نعمتون سے محروم رہتے ہین اور بے نمازی کو کافر کہنے اور اسکا جنازہ نہ پڑھنے کے سبب سے اہل سنت وجماعت کے عقائد کی کتابون سے مخالفت کرکے پکے خارجی بن کے نبی صلعم کی میراث سے محروم رہتے ہین اور اس عقیدے کو شرح عقائد نسفی مین خارجی کا عقیدہ لکھا ہے اور ایسے لوگون کو اجماع کے خارج لکھا ہے اور عقائد تمہید مین ایسے عقیدہ کے رد مین بہت ہی پاکیزہ مضمون لکھا ہے اسکا خلاصہ ہم لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ شرائط ایمان کی جو ہی سو اسکو ملت کہتے ہین ملت معنے دین اور شرائع کو یعنے امر اور نہی کے بجالانے کو یعنے امورات پر عمل کرنے اور منہیات کے ترک کرنے کو خدمت کہتے ہین سو ملت بغیر خدمت کے یعنے بغیر عمل کے درست اور صحیح ہوتا ہے اور خدمت بغیر ملت کے درست اور صحیح نہین ہوتی اسواسطے کہ ملت مین دوام یعنے ہمیشہ اور ہر وقت پایا جانا شرط ہے اور خدمت مین دوام شرط نہین ہے + انتہی +

اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر عمل مین دوام شرط ہوتی اور عمل دین مین داخل ہوتا تو جبتک نماز پڑھتا تب تک مسلمان رہتا اور جب پڑھ چکتا تب کافر ہوجاتا نعوذ باللہ منہا وعلی ہذا القیاس سارے اعمال کا یہی حال ہوتا تو حقیقت مین ان خارجیون کا استاد اپنے شاگردون کے بار بار کافر ہونے پر راضی ہوا کیونکہ عمل کا ہمیشہ برابر ادا کرنا محال ہے اور جاہل لوگ اس فسادی بات کا بھید نہین

سمجھتے اور ملت یعنے دین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکے ہمارے نبی صلعم کے وقت تک
کبھی نہ بدلا اور خدمت یعنے شریعت بدلا کی ہی چنانچہ یہ مضمون نور علی نور کین دوسری فصل کی تیسری ہدایت
مین بخوبی لکھا ہی ✤ اور عقائد تمہید کے دسوین قول مین لکھا ہے کہ اجماع کیا ہم سب کے سب اہل سنت
وجماعت نے اِس بات پر کہ محل اور مکان ایمان کا دل اور زبان ہے دل محل اعتقاد کا ہے اور
زبان محل اقرار کا اور یہ دونون رکن ہین ایمان کے یہ جو ہینے بیان کیا اہل سنت وجماعت کے نزدیک
ہے سو لیکن اقرار اور تصدیق عرض ہین اِسواسطے کہ یہ دونون بندے کی صفات ہین سے ہین اور
یہ عرض جو ہے سو وہ زمانے تک باقی نہین رہتا یعنے جس زمانے مین پایا جاتا ہی اُسکے سوا دوسرے
زمانے تک باقی نہین رہتا لیکن حکم ایمان کا باقی رہتا ہے علی الدوام اور ہمیشہ کہ اُسکو اللہ تعالے
باقی رکھتا ہے سو کوئی شخص ایمان کے حکم سے خارج نہین ہوتا ہی اُس شخص سے اِس عرض کے
فنا ہونے سے اور یہ مسئلہ روشن ہوتا اور کھلتا ہی نکاح کے مسئلہ سے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ نکاح جو
ہے سو ایجاب اور قبول ہے اور ایجاب اور قبول دونون عرض ہین کہ دو زمانہ تک باقی نہین رہتے
جسوقت پائے جاتے ہین اُسی وقت چھتراجاتے ہین یعنے ہوا پر اُڑ جاتے ہین مگر یہ کہ حکم نکاح کا باقی
رہتا اور وہ کیا ہے کہ حلال ہونا جبتک کہ اُسپر کوئی چیز ایسی نہ آپڑے جو اُسکو دور کرے یا توڑ دے
جیسا کہ طلاق اور مانند اِسکے سو ایسا ہی ہے اِس مقام مین یعنے ایمان کے مسئلہ مین بلکہ حکم ایمان کا
قوی زیادہ اور بڑی تاکید کا ہی تو فنا ہونا لفظ اقرار کا اور فنا ہونا تصدیق کا جو بندے کا عمل ہی
کہ دل سے اور علم سے ہوتا ہے واجب اور ثابت نہین کرتا ہے ایمان کے حکم کے فنا ہونے کو جبتک
آ نہ پڑے ضد اور نقیض ایمان کا اور وہ کیا ہے کہ کفر تو ہم لوگ کہتے ہین کہ بیشک مومن جب ایمان
لایا ایک بار تو بیشک حکم دیا جاوے گا اُسکے ایمان کا اور اگر پہلی بار کے بعد اقرار کیا یعنے کلمہ
اسلام کا اقرار کیا ہزارون بار تو بیشک ایمان وہی پہلا اقرار ہے اور پہلے اقرار کے سوا سے
جو ہے سو وہ تکرار ہے پہلی بار کے اقرار کا اور اگر نہ کہا کلمہ اسلام کا مگر ایک ہی بار اور جیتا رہا برسون
تو بیشک اُسکے کفر کا حکم نہ دیا جاویگا جبتک کہ ظاہر ہوگی اُسسے ضد کلمہ کی اور اگر اسی حالت پر جو مر گیا
تو بیشک اُسپر نماز پڑھی جاوے گی اور وہ شخص ہوگا مومن جبتک کہ نہ ظاہر ہوگا اُسسے خلاف
ایمان کے ✤ انتہی ✤
سو ایسے عقیدے کے لوگ اہل سنت وجماعت کی مخالفت کرنے اور علم اسرار کی مذکور نعمتون
سے محروم رہنے کے سبب سے نفس اور شیطان کے غلام بنے رہتے ہین اور خاتم النبیین صلعم کی اتباع

سے منہہ موڑتے ہین اِس سبب سے مثل بہایم کے زندگی گذارتے ہین اور ایسے لوگون کو مثل بہایم کے عین العلم مین کہا ہی ۞ اب امید ہی اِس ملک کے مومنون سے کہ جب کوئی بدمذہب یا جھوٹا مکار مرشدی کا دعوی کرے تب اُسسے علم اسرار کی مذکور باتون کے معنے اور حقیقت پوچھکے اُسکو روسیاہ اور رسوا کرین اور مومن لوگ اپنے شیاطین الانس اُستادون کو جو اپنا پوجا کروانے کے واسطے بیچارے بے علم مسکینون کو جانور بنا رکھا تھا خوب سخت پکڑین اور چند سطرون کو سمجھا کے پیٹ پاٹ کے اُنکو آدمی بنا دین تا کہ بدی کے بدلے مین نیکی کرنے سے اتباع کا ثواب پاوین یعنے اُن سبھون نے اُنکے ساتھ بدی کیا کہ اُنکو جانور رہنا یا ہیہ لوگ اُنسے نیکی کرین اور اُنکو آدمی بنا وین تب آنحضرت صلعم نے جو فرمایا ہی تو نیکی کر اُسکے ساتھ جو تیرے ساتھ بدی کرے اِس حدیث کی اتباع کا ثواب پاوین والسلام

تمام شد

حجت قاطعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین ✤ بعد اسکے علی جونپوری معروف **کرامت علی** مسلمانون کی خیرخواہی سے ایک مختصر مضمون اس رسالہ **حجت قاطعہ** مین تین فصل اور ایک خاتمہ مین اس خوبی کے ساتھ بیان کر کے حق بات کو کھول دیتا ہی کہ اُسکے دیکھنے اور سننے کے ساتھ ہی اللہ کے فضل سے ٹیڑھی سمجھ والے بھی حق بات کو سمجھ جاوینگے ✤ پہلی فصل ✤ بنگالے کے خارجیون کی جہالت اور اُنکی ذلت کے بیان مین اب جاننا چاہیے کہ بموجب خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوقت مین دین اسلام غریب ہوگیا ہی خصوصاً بنگالے مین نامی شہرون کے سوا ہر کہین علما دین اور دینی کتابین موجود نہین ہین اور اپنے عقائد سے لوگ ہرگز واقف نہین ہین یہانتک کہ ایمان اور عمل مین جو فرق ہی سو اُنکو مطلق معلوم نہین اس سبب سے جب کوئی گمراہ کرنے والا اور جھوٹا اُنکے دین اور عقائد کے خلاف کوئی بات کہتا ہی تب اُسکو قبول کر لیتے ہین اُن گمراہ کرنیوالون مین سے جس گمراہ کرنے والے نے ہزارون آدمی کے دین کو برباد کر دیا اور سیکڑون کلمہ گو کو بغیر جنازے کی نماز کے دفن کروادیا سو بموجب حکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکا ذکر ہم نام لیکے کر دیتے ہین تاکہ لوگ اُسکے فساد سے محفوظ رہین وہ حکم یہ ہی عقائد تمہید مین لکھا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم لوگ باز رہتے ہو بدکار کے ذکر کرنے سے یعنے ایسا نہ کرو بلکہ بیان کرو فاجر کا اُسکے عیب کے ساتھ جو اُسمین ہے تاکہ پرہیز کرین لوگ اُس فاجر سے سو اسی مضمون پر ہم عمل کر کے اُن مفسدون کا حال لکھتے ہین جب یہ بات فہم مین آگئی تو اب سنو کہ شہر کلکتہ مین ۱۲۵۲ہجری کے عمسے اور بنگالے

نے خارجیون کے اُستاد حاجی شریعت اللہ سے ملاقات ہوئی تھی اُسوقت اُس سے اور ہمسے محلہ ملنگے
مین گول پتے کی مسجد مین حاجی عبد القادر صاحب اور اُنکی جماعت کے لوگون کے روبرو جو گفتگو ہوئی
تھی اُسمین کی ایک بات یہ ہی کہ اُسنے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرب کے سوا کسی
ملک مین مسلمان نہونگے تب اِس خاکسار نے تمام روی زمین مین کلمہ اِسلام کے پہونچنے کی اور عجم
کے لوگون کی ایمان کی تعریف جب مشکوٰۃ مصابیح سے دکھایا تب برا منھہ کرکے بولا کہ آنحضرت نے کہا
تو کیا عرب کے سواے کسی ملک کے لوگ مسلمان نہونگے تب ہمنے جانا کہ یہ شخص باوجود جاہل ہونے کے
فاسد العقیدہ بھی ہے اور اِس سے علمی بات کرنا بے فائدہ ہے تب اِسکو لاجواب کرنے کے واسطے
ہمنے کہا کہ تم بھی تو عرب کے نہین ہو تم کس طرح سے مسلمان ہوئے تب بولا کہ ہمکو مستثنیٰ کرکے فرمایا تب
اُسکے شاگرد لوگون نے کہا مستثنےٰ کے کیا معنے ہین پھر ہمنے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ آنحضرت نے ہمکو بچا کے
کہا کہ حاجی شریعت اللہ کے سوا عرب کے سوا کسی ملک مین مسلمان نہونگے یہ بات سُنکے اُسکے شاگرد
لوگ اُسکے مارنے پر مستعد ہوئے اور مغلظات گالیان دیے آخر کو بڑی بڑی حکمت عملی کے ساتھ
ہمنے دور حاجی عبد القادر صاحب نے اُسکو مار پیٹ سے بچا کے اُسکے مقام تک پہونچا دیا اور تخلیہ
مین ہمنے اُس سے از روے کتاب کے گفتگو کرنے کا وعدہ کیا اور رات ہی کو بھاگا وہی ضد اور ہٹ
اور بحث کا اقرار کرکے رات ہی کو بھاگنا اُسکے تابعدارون مین ابتک باقی ہی چنانچہ پر یسال مین
حاجی شریعت اللہ کے بیٹے دودا میان نے پنجشنبہ کے روز جناب قاضی شفیع الدین صاحب کے
مکان پر بعد ذلیل ہونے کے وعدہ کیا تھا کہ کل ہم یہان آپ لوگون کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھینگے
اور مسائل کی تحقیق کرینگے پھر رات ہی کو بھاگا اور چھالو کاٹھی مین مکہ معظمہ کے فتوا پر دستخط کرنے
کا وعدہ عبد الجبار نے کیا تھا کہ کل ہم دستخط کرینگے اور وہان سے رات ہی کو بھاگا اور پھر اُسنے
مداری پور مین ہمسے بحث کرنے کا وعدہ بانیہ یدپور مین جاکے کیا تھا اور پانیہ یدپور مین جاکے سارے
دیہات مین چٹھی لکھا کہ کل ہم بحث کرینگے تم لوگ صبح کو حاضر ہو پھر رات ہی کو وہان سے بھی بھاگا اگر
اِن تینون شخصون کے چار بار بھاگنے کی گواہی سیکڑون مسلمان نہ دین تو ہم جھوٹھے ہین ۞ اور اگر اِس
خبر کی گواہی گذرے تو بلاشبہہ وہ سب دغا باز ہین ۞ اور چھالو کاٹھی مین از روے کتاب کے جب
ہمسے بحث کرنے مین عبد الجبار جھوٹھا بنگیا تب یہ فریب نکالا کہ ہماری اُنکی بات کی یہان ثالثی کون
کریگا سب معلوم ہو انگریز کے نوکر ہین سو ہم دونون کا فتویٰ مکہ معظمہ مین بھیجا جاوے جو فتویٰ وہانسے
صحیح ہوکے آوے اُسپر سب کوئی عمل کرین اور اُس فتویٰ کے مکہ معظمہ مین بھیجنے کا وعدہ قاضی شفیع الدین

صاحب کی معرفت پریسال مین جاکے کیا تھا سو ہم پریسال مین چار مہینے تک مقیم تھے اور عبد الجبار یا اُسکے جانب کا کوئی آدمی اِس مدت تک پریسال مین نہ آیا اور ہم دونون کا فتوا قاضی صاحب ممدوح کے پاس رکھا گیا اور مکہ معظمہ مین بھیجنے کے واسطے جو فتوا لکھا تو حقیقت یہ ہی کہ چونکہ اِسکو عربی لکھنے کی لیاقت نہین ہے اِسواسطے خارجیون کے رد مین جو وہان کے مفتی کا فتوا تھا اُسی کی عبارت لکھا کہ وہ عبارت ہمارے موافق ہے اور اُسکے اُستاد کو جھوٹھا کرتی ہی ✤ اور اُسکی جہالت یہانتک ہی کہ جیسا کہ مفتی مکہ معظمہ مین لکھا تھا ✤ امر برقمہ محمد ابن الحسین الکتبی ✤ ویسا اُسنے بھی لکھا امر برقمہ عبد الجبار اور اُسکے فتوا کا یہ حال ہی کہ مثلاً بے نمازی کو فاسق لکھا اور اُسکا اُستاد بے نمازی کو کافر کہتا تھا اور ناڑ کاٹنے کو فتوا کے شروع مین واجب لکھا اور اُسکی دلیل مین نیچے لکھا کہ ناڑ وہ چیز ہی کہ جسکو قابلہ کاٹتی ہی ✤ اور پھر لکھا کہ ختنہ کرنا اور ناڑ کاٹنا امام شافعی کے نزدیک واجب ہی اور ہمارے امام کے نزدیک سنت اور اپنے شاگردون کو اِس فتویٰ کے معنے اُلٹے سمجھایا مثلاً فاسق کے معنے کافر کہا اور چونکہ اُسنے جو فتوا لکھا تھا سو حقیقت مین خارجیون کے رد مین مفتی مکہ مکرمہ کا لکھا ہوا تھا اُسنے نہ سمجھ کے اُسکو اپنے موافق سمجھ کے بسبب جہالت کے اپنے شاگردون کے دکھانے کو لکھا تھا اور حقیقت مین وہ فتوا بنگالے کے خارجیون کے اُستاد حاجی شریعت اللہ کے مذہب کی جڑ کھودتا تھا اِسواسطے ہمنے کہا کہ مکہ مکرمہ مین اِس فتوا کے بھیجنے کی حاجت نہین ہم تم دونون مل کے تمہارے ہی لکھے فتوا پر عمل کرین پھر اِس بات پر وہ ہرگز راضی نہوا اور کہا کہ اُسمین لوگون کے دل مین شبہہ رہجاوے گا مکہ مکرمہ سے جواب آنے دیجیے بس یہ بات کہ کے اُسنے ہمسے اپنا جان بچایا اور اب سنتے ہین کہ وہ لوگون سے کہتا ہی کہ ہمارا فتوا مکہ مکرمہ سے صحیح ہوکے آیا ہی اور ہمکو یقین ہی کہ اگر مکہ مکرمہ کے مفتی نے کچھ لکھا ہوگا تو بلاشبہہ اُسمین اُسکی برائی اور ہماری بھلائی ہوگی ✤ مصرعہ ✤ عدو شود سبب خیر چون خدا خواہد ✤ اب اُسکے پاس چونکہ مکہ مکرمہ کے مفتی کا لکھا ہوا فتوا آیا ہی سو اُسکے دیکھنے کے بعد ہم اِسکا حال اِس رسالے کے آخر مین لکھین گے انشاء اللہ تعالےٰ اور مداری پور مین اپنے شاگردون کو اپنا علم دکھانے کے واسطے ہمسے بحث کرنے کو آیا تب ہمنے کہا کہ بے نمازی کو تم کیا کہتے ہو تب کہا کہ فاسق اور اِسکا جنازہ درست ہی پھر جب سوچا کہ اِس بات سے اُسکا خارجی مذہب باطل ہو گیا اور اُسکے شاگرد لوگ بھی اُس سے ناراض ہوئے تب یہ حدیث پڑھا ✤ من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر ✤ اور اُسکے معنے خارجیون کے موافق کہا کہ جسنے قصداً نماز کو ترک کیا وہ شخص کافر ہوا اور ہمنے اپنے مذہب کے موافق اُسکے معنے

کہا کہ جسنے قصداً نماز کو ترک کیا اُسنے کفران نعمت کیا یعنے نعمت کی ناشکری کیا تب وہان کا سرشتہ دار جو ہندو تھا اُسنے عبدالجبار سے کہا کہ آپ نے اِس حدیث کو کسکے رد مین پڑھا کیونکہ ابھی تو آپ ہی بے نمازی کو فاسق کہہ چکے ہین اور پھر بے نمازی کے کافر ہونے کی حدیث پڑھتے ہین اور باقی خارجی مذہب کے عقیدہ کا رد خاتمہ مین معلوم ہوگا آخر کو اُس مجلس مین ذلیل ہوا اور پھر وہی پرانا مکر نکالا کہ یہان ثالث کون ہوگا اور تم بھی فتوا لکھو ہم بھی فتوا لکھین دونون کا فتوا مکہ معظمہ مین بھیجا جاوے ٭ الغرض ہم دونون نے اپنا اپنا فتوا لکھکے داروغہ مفخر الدین احمد کے حوالہ کیا معلوم نہین کہ اُنھون نے اِن دونون فتوا کو کہان بھیجا یا نہ بھیجا اور کیا جواب آیا یا نہ آیا پھر بعد ایک سال یا کچھ زیادہ گذرنے کے پریسال کے علاقہ مین لوگون سے کہتا پھرتا ہی کہ ہمارا فتوا مکہ معظمہ سے صحیح ہو کے آیا ہی اور چونکہ ہم دونون آدمی مین اقرار تھا کہ جسکا فتوا جھوٹا ہو وہ پانچسو روپیہ سچے کو دے تو چونکہ اِنکو یعنے فقیر کو پانچسو روپیہ دینا پڑا ہے سو اسواسطے وے اِس ملک مین نہ آوینگے وے سندیپ مین چھپے ہین اور حقیقت اِس پانچسو روپیہ کے اقرار کی بات بھی نری جھوٹھ ہی پھر جب یہ خاکسار پریسال مین آیا تب وہ پریسال کے علاقہ سے بھاگ کے اپنے گھر گیا اور سیکڑون آدمی اِسکو جھوٹھا جان کے اُسکے مذہب سے تائب ہوئے اور پریسال کے چند لوگون نے اُسکے پاس خط لکھا کہ اپنے اُس فتوا کو لیکے اتنے روز مین فی الفور پریسال مین تم آؤ آخر کو اُس میعاد کی مدت گذرنے کے بعد اِس ۱۲۷۲؁ بنگلہ کے اساڑھ کی پانچوین کو پریسال مین آنے کا وعدہ لکھا تب اُسکے شاگردون اور ہمارے مریدون نے آپسمین ہمارے اور اُسکے ایک ساتھ نشست کرنے کا پندرھوین اساڑھ کو اقرارنامہ لکھا ہے اب دیکھین حق سبحانہ کی قدرت سے کیا ظہور مین آتا ہو اب جو ظہور آویگا سو اِس رسالہ کے آخر مین لکھین گے انشاءاللہ تعالے ٭ دوسری فصل ٭ ایسی چار باتون کے بیان مین جنسے خارجیون کا مذہب انشاءاللہ تعالے معلوم ہو جاویگا اور اِن خارجیون کی گمراہی ذہن نشین ہو جاوینگی واسطے یہی چار بات کفایت ہی ٭ ایک بات یہ کہ اُنکے گروہ کے اُستاد اور خلیفہ لوگ باوجود غنی ہونے کے صدقہ فطر کا لیکے آپ کھاتے ہین حالانکہ غنی کو صدقہ فطر کا لینا باتفاق فقہا کے حرام ہی سارے فقہ کے کتابون مین دیکھلو ٭ اور دوسری بات یہ کہ اُنکے اُستاد اور خلیفہ لوگ اپنے گروہ کے لوگون کا مقدمہ [illegible] کرتے ہین اور [illegible] کی طلب کیواسطے ایک جاہل نام کے طالب علم کو کہ حقیقت مین وہ جاہل [illegible] ہے بیٹھتے ہین اور ایک روپیہ روزینہ اُس طالب علم کے نام سے آپ سے آپ [illegible] بہانے وہ کے اُسکو جوتا مارتے ہین اور اُس سے

بطور جرمانہ کے دس بیس پچیس پچاس سو روپیہ لیتے ہین اور اُسکو کفارہ کہتے ہین پس یہی حرام کا مال اُنکی روزی ہے اور بغیر علم کے فتوا دیا اور بغیر حکم شرع کے لوگون کی تعزیر کرنا جو صاف صاف فقہ کے خلاف ہے اُنکا پیشہ ہے اگر اسلام کے بادشاہ کا حکم ہوتا تو اُن تعزیر کرنے والون کی تعزیر کرتا جیسا کہ فتاوی عالمگیری کے کتاب الحدود کی چھٹین فصل فصل فے التعزیر مین لکھا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایسے بیحیائی کے کام مین دیکھا جسمین تعزیر واجب ہوتی ہے پھر بغیر اذن محتسب کے اُسکی تعزیر کیا تو محتسب پر واجب ہے کہ اُس تعزیر کرنے والے کی تعزیر کرے اگر اُسنے اُس بیحیائی کے کام کرنے والے کی تعزیر کیا اُس بیحیائی کے کام سے فراغت کرنے کے بعد ایسا ہی ہو بحر الرائق مین اور اُسی فصل مین لکھا ہے کہ تعزیر کبھی قید کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی گردنی دیکے ہوتی ہے اور کبھی کان مل کے ہوتی ہے اور کبھی سخت کلام کہکے ہوتی ہے اور کبھی مارنے سے ہوتی ہی اور حاکم کے ترش رو ہوکے دیکھنے سے ہوتی ہی ایساہی ہی نہایہ مین اور ابو یوسف رحمۃ اللہ کے نزدیک بادشاہ کو مال لیکے تعزیر کرنا درست ہی اور امام اعظم اور امام محمد اور باقی تینون اامون کے نزدیک یہ درست نہین ہی ایساہی ہی فتح القدیر مین اور مال لیکے تعزیر کرنے کے معنے جسکے نزدیک مال لیکے تعزیر کرنا درست ہی اُسکے قول کے موافق یہ ہی کہ مجرم کا کچھ مال لیکے ایکمدت تک بند رکھا تاکہ وہ اُس گناہ سے باز آوے بعد اسکے حاکم اُس مال کو اُس مجرم کو پھیر دے اور یہ نہین ہی کہ اُس مال کو حاکم اپنے واسطے یا بیت المال کے واسطے لیوے جیسا کہ ظالم لوگ وہم کرتے ہین اسواسطے کہ درست نہین ہے کسی مسلمان کو کسی مسلمان کا مال لینا بغیر سبب شرعی کے ایساہی ہی بحر الرائق مین ۔

انتہی ۔ سو فقہ کی کتاب بموجب یہ فرقے ظالم ٹھہرے آخر غرض خارجیون کے سردار اور اُسکے نائبون کا کھانا کپڑا وغیرہ خرچ حرام سے ہی اور وے سب ظالم ہین اب اُنکے شاگردون کو لازم ہی کہ خوب تحقیق کرین کہ وے لوگ جرمانہ کو پھیر دیتے ہین یا آپ ہی کھاتے ہین اور یہ بات ظاہر ہی کہ اُن لوگون نے کبھی کسی کو اُس جرمانہ کا روپیہ پھیرا اور اس طرح سے حرام مال کھانا یہودیون کا پیشہ تھا اور جب اُنسے کوئی کہتا ہی کہ زانی اور کبیرہ گناہ کرنے والے سے رجم اور ضرب یعنے سنگسار کرنے اور درہ مارنے کے بدلے مین اپنے واسطے مال لینا اور اُسکا نام کفارہ رکھنا یہ اپنی طرف سے نئی شریعت کا مقرر کرنا ہی اور شریعت کے حکم کو تغیر دینا اور بدل ڈالنا ہے تب اِس طعنہ اور اِس عیب سے اپنے بچنے کے واسطے طعنہ کے طور پر جواب دیتے ہین اور موذن اور امام اور قرآن شریف اور فقہ کے معلم کو مزدوری لینا اس زمانے مین کہان سے درست ہی اور وعظ کو ہدیہ لینا اور اپنی سودہ ری کا

اور ان لوگون سے مانگ کے لینا کہان سے درست ہو لیکن جہان سے اس سبب نا کہ ان لوگون کی مزدوری اور
ہدیہ درست ہے وہان سے ہار اجرمانہ لینا بھی درست ہے سو انکی اس لا مذہبی کی بات کا رد یہ ہے کہ زنا
کے واسطے رجم اور ضرب یا جو ہے سو اللہ تعالے کی مقرر کی ہوئی حد ہے کہ نہ وہ زیادہ ہوتی ہے اور
نہ کم ہوتی ہے جیساکہ فتاوی عالمگیری مین حد کے رکن کے بیان مین تصریح موجود ہی اور کہین
تعزیر کے واسطے مارنا اور مار لینا حاکم کے سوا کسیکو درست نہین ہے تاکہ قریب ہی معلوم ہوا اور لیکن
امام اور موذن اور قرآن شریف اور فقہ کے معلم کے واسطے مزدوری لینے کے درست ہونے کی
تصریح ہدایہ اور جامع الرموز اور نصاب الاحتساب مین موجود ہے اور یہ گمراہ فرقون کے استاد
نہ امام ہین نہ موذن نہ قرآن شریف اور فقہ کے معلم ہین تو گناہ کے کام کے جیساکہ انشاء اللہ معلوم
ہوگا انشاء اللہ تعالے اور گناہ کے کام کی مزدوری لینا ہرگز درست نہین اس بات تصریح ہدایہ
اور جامع الرموز وغیرہ مین موجود ہی باقی رہا واعظ کو ہدیہ لینا اور اپنی سواری وغیرہ کے خرچ
کو مانگ کے لینا سو اسکا بیان یہ ہے کہ واعظ کو ہدیہ لینا مسنون بھی ہے اور ... یہ کہتے ... ہے
اور اس ہدیہ لینے کی اجازت فقہ کی کتابون مین تصریح موجود ہے جیساکہ فتاوی عالمگیری مین کتاب
ادب القاضی کے ... باب مین لکھا ہی اور اگر کوئی شخص واعظ کو کچھ ہدیہ دے تو واعظ کو درست
ہی کہ اسکو قبول کرے اور اپنے واسطے خاص کرلے یعنے سب آپ ہی لے لے تو اس صورت مین ایسے ہدیہ لینے
والے واعظ پر کچھ اعتراض باقی نہ رہا بلکہ دین کے علم کی تعظیم جو لوگ نہین کرتے ہین اور دین کے عالمون کی عزت
اور توقیر نہین کرتے ہین اور جیساکہ ناچ باجے وغیرہ واہیات کام مین اور ریا اور نمود کے کام مین خرچ
کرتے ہین اسکا دسوان حصہ بھی دین کے کام مین خرچ نہین کرتے اور جیساکہ ناچ تماشے والون
اور نقالون اور مسخرون کو دیتے ہین اسکا دسوان حصہ بھی عالمون اور مرشدون کو نہین دیتے اور یہان
مین دستور رہی کہ زراعت کرنے والا اگر بہت غریب ہوتا ہی تو دو بیل اسکے یہان ضرور ہوتے ہین اور
اکثر کوئی بکری بھیڑی بھی پلی ہوئی ہے اور اکثر مرغیان بھی پلی ہوتی ہین اور اکثر دروازے پر کتا اور
گھر مین بلی بھی رہتی ہے اور وہ شخص اکیلا ہر روز سب کو کھلاتا ہی اور یہ سو مین دوسرے ... بس
سب گانون والے مل کے ایک بڑے زبردست عالم ہی کے وارثتا کی ضیافت نہین کرتے اور
اس عالم کی خرچ برداری کا ذمہ لے کے اسکو اپنے گانون مین نہین بلاتے تاکہ اس سے اپنے دین
اور مذہب کی باتین سنکے اپنے دین اور مذہب پر مضبوط رہین بلکہ دین کی باتون کے سننے کا شوق
ہی نہین رکھتے اور دین کے مسائل کی کی مطلق قدر نہین کرتے اور ہر ایک شخص نے اپنی ملاقات

کے موافق اپنے رہنے کا مکان جو اپنے لئے آپ ہی بنایا ہو سو اُن سب مکانون کو اور اُنکے مکانون اور منارہ کی مسجد کو جسکو سب نے ملکے بنایا ہے اگر دیکھو تو ایک غریب شخص کے مکان کے برابر وہ مسجد ہرگز نہ ٹھہرے گی سو دین کے مسائل کی اور دین کے عالمون کی تعظیم اور عظمت ایسے بیقدرون کے دل جمانے کے واسطے اگر اُنسے اپنا خرچ مانگ کے لیوے تب بھی درست ہے کیونکہ جب کوئی شخص کسی کو اُسکے کام سے بند کرے گا تب اُسکی مزدوری اُسپر واجب ہوگی اور وہ شخص نالش کرکے اُس بند کرنے والے سے لے سکیگا اس بات کی تصریح جامع الرموز مین اور عالمگیری مین کتاب الاجارہ مین موجود ہے اور اِس بات کی بڑی عمدہ اور دندان شکن دلیل یہ ہے کہ تفسیر روح البیان مین سورۂ یونس کے شروع کی تفسیر مین لکھا ہے کہ لوگون نے بیان کیا ہی کہ بیشک امام محمد رحمہ اللہ پر ایک بار محتاجی آئی تب وے ایک روز ایک شربت بیچنے والے کے پاس آئے اور اُس سے کہا کہ اگر تو مجکو ایک شربت دے تو مین تجکو نفقہ کے دو مسئلہ تعلیم کرون تب اُس شربت بیچنے والے نے کہا کہ مجکو مسئلہ کی حاجت نہین ہی ✤ بیت ✤ قیمت گرانمایہ چہ دانند عوام ✤ حافظا گوہر یکدانہ مدہ جز بخواص ✤ یعنے بھاری قیمت کے موتی کی قیمت عوام لوگ کیا جانین اے حافظ تو موتی یکتا کو خواص لوگون کے سوا کسی کو نہ دے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ اُس شربت بیچنے والے نے حلف کیا کہ اگر وہ اپنی بیٹی کے جہیز مین جتنی چیز دنیا مین ہے سب نہ دیوے تو اُسکی جورو پر تین طلاق پڑے اِس کہنے کے بعد عالمون کے پاس مسئلہ پوچھنے گیا سب نے فتوا دیا اُسکے حلف کے جھوٹھ ہونے کا یعنے فتوا دیا کہ تیرا حلف جھوٹھ ہوگا اور تیری جورو پر تین طلاق پڑے گا اِس سبب سے کہ جتنی چیز دنیا مین ہی سب کا دینا ممکن نہین تب وہ شربت والا امام محمدؒ کے پاس آیا تب امام محمدؒ نے کہا کہ جب مین نے تجھ سے شربت مانگا تھا تب میرا قصد تھا کہ تجکو تعلیم کرون یہ مسئلہ اور ایک دوسرا مسئلہ سو اب مین تجکو یہ مسئلہ تعلیم نہ کرونگا مگر ہزار دینار لینے کے بعد مسئلہ کی شان کی تعظیم کے واسطے تب اُس شربت والے نے امام محمد کو ہزار دینار دیا تب امام محمد نے کہا کہ اگر تو اپنی لڑکی کو ایک مصحف دیوے تو اپنے حلف مین تو سچا ہووے تب اُنکے زمانے کے عالمون نے اِس مسئلہ کی وجہ اور دلیل اُنسے پوچھا کہ یہ مسئلہ تمنے کہان سے بتایا تب جواب دیا کہ اِس آیت سے یہ مسئلہ بتایا فرمایا اللہ تعالے نے ✤ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ✤ اور نہ ہرا نہ سوکھا یعنے دتر اور نہ خشک جو نہین کھلی کتاب مین ✤ تب اِس جواب کو سارے علما نے قبول کیا ✤ بیت ✤ علم در لیست نیک باقیمتا ✤ جہل دردیست سخت بے درمان ✤ یعنے علم بہت اچھا موتی باقیمت ہی اور جہل بڑی سخت درد ہو لا علاج ہی

انتہی ✽ بموجب اسکے جیسے امام نے اپنے زمانے مین علم کی قدر نا قدرون کے ذہن نشین کرنے کو ہزار دینار جسکا تخمینہ دس ہزار روپیہ ہوتا ہی لیکے ایک مسئلہ بتایا تو اس زمانے کے بیقدرون سے اگر اس زمانے کے علما اپنا ضروری خرچ اس شخص سے مانگ کے لین جو اُنکو بلاتا ہی اور دوسرے مقام پر جانے سے بند کرتا ہی تو اُسپر ملامت کی کوئی وجہ نہین خصوصًا ایسے ملک کے لوگون سے جہان کے لوگون کی ایسی استعداد اور لیاقت ہی کہ تھوڑی سی زمین کے واسطے چار چار محکمہ مین مقدمہ لڑتے ہین اور اپنے دین اور مذہب کی بات کو جسپر ہمیشہ کا ہمیشگی قائم ہی ایک جاہل بدمذہب کے کہنے سے صاف چھوڑ دیتے ہین اور اپنے مذہب کے کسی عالم سے پوچھ نہین لیتے اگر اپنا ضروری خرچ لین اور اُنکو دین کے مسائل ایسا سمجھا وین کہ کسی جھوٹے کے فریب کے جال مین نہ پھنسین تو سراسر خیرخواہی اور دینی مصلحت ہی اور حق یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ✽ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ✽ بات یہی ہی کہ عمل کا درست ہونا اور ثواب کا ملنا نیت پر موقوف ہے کیا خوب فیصلہ کا کلام ہی اور امیرون کے گھر عالمون کو اگرچہ بغیر ہدایت کی نیت کے نہ جانا تقوی ہی مگر فتوی سراجیہ مین امیرون کے پاس عالمون کے جانے مین بھی عالمون کی مدح کیا ہی اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ غنی لوگ جو علما کے پاس نہین جاتے ہین تو اسکا یہ سبب ہے کہ غنی لوگ علما کے پاس جانے کے فائدہ سے واقف نہین ہین اور عالم لوگ غنی لوگون کے پاس جانے کے فائدہ سے واقف ہین ✽ تیسری بات یہ ✽ کہ اُنکے مذہب کی کوئی کتاب یعنے فقہ کی کوئی کتاب اُنکے پاس موجود نہین فقط ایک کتاب بنگلہ زبان مین لکھا ہے اُسی پر اُن لوگون کا عمل ہے اُسکا نام طریقۂ احکام ہے اُسمین شریعت کے بہت سے مسئلون کو بدل ڈالا ہے اُن سب کا لکھنا طول ہی بطور نمونہ کے دو ایک مسئلہ اُنکا بدلا ہوا لکھے دیتے ہین وہ یہ ہی کہ پانچوین طریقہ مین لکھا کہ غسل مین گیارہ فرض ہین حالانکہ ساری حنفی کتاب مین تین فرض لکھے ہین اور گیارھوین طریقہ مین لکھا کہ شرطین اور صفتین نماز کی ستائیس ہین اور ستائیس مین شمار کیا ہاتھون کا رکھنا پیشانی کے برابر سجدہ مین اور پاؤن کی اُنگلیون کا پھیلانا سجدہ مین حالانکہ ایسا کسی کتاب مین نہین ہی ایسی ناشایستہ حرکت دیکھ کے کون عاقل اُنکو اہل سنت وجماعت اور حنفی کہیگا دے تو صرف عوام کو دھوکا دینے کے واسطے اپنے تئین اہل سنت وجماعت حنفی مذہب کہتے ہین اور اپنے پاس حنفی مذہب کی کتابین بھی رکھتے ہین مگر اُسپر عمل نہین کرتے اگر یہ سب کتابین اُنکے مذہب کی ہوتین اور وے لوگ ان کتابون پر عمل کرتے تو بے نمازی کو کافر کیون کہتے اور جو نئی بات

وے لوگ کہتے ہین ان کتابون مین البتہ بکلتین اور سارے ملک کے حنفی علما اور حنفی مذہب
کی کتابون سے خلاف کیون کرتے اور سارے جہان کے حنفی علما حنفی مذہب کی کتابون سے اُنکی
باتون کوکسواسطے رد کرتے اور اسی ضد اور خوف سے کہ اگر یہان کے علما سے بحث کرینگے تو حنفی
مذہب کی کتابون پر عمل کرنا پڑیگا مکہ معظمہ مین استفتا بھیجنے کے بہانہ سے جان بچاتے ہین حالانکہ مکہ
معظمہ کے مفتی کے بھیجنے سے فتوی اُنکی باتون کے رد مین موجود ہین اُسپر عمل نہین کرتے جو کوئی چاہے
سیکڑون حاجیون سے تحقیق کر لے اور اُنکے پاس مکہ معظمہ کا فتوا بھی دیکھ لے اور ایک بڑا کید یہ ہی
کہ باوجود دعوی فقہ اور عقائد پر عمل کرنے کا اور مقلد ہونے کا دعوی کرتے ہین اور لامذہبون کو
برا کہتے ہین مگر اپنے مذہب کے رد کی بابت جو فقہ اور عقائد کی کتاب مین ہوتی ہی اُسکو نہین مانتے
اور ایسے مقام مین حدیث شریف اور قرآن مجید کی آیت پڑھنے لگتے ہین جیسا کہ ٭ مَنْ تَرَكَ
الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ٭ کے معنے جو ہمارے مذہب کی کتاب عقائد تمہید اور
شرح عقائد نسفی مین لکھے ہین اُسکو نہین مانتے یا فاسق کا لفظ کسی مقام مین قرآن شریف مین
کافر کے واسطے ہی کسی مقام مین گنہگار کے واسطے ہی تو فاسق کے معنے کافر کہنے کیواسطے آیت
پڑھتے ہین اور لامذہبون کی طرح کہتے ہین کہ تم قرآن شریف نہین مانتے اور حق یہ ہی کہ فقہ جو ہی سو
حامی کے واسطے مثل عینک کے ہی جو شخص کم بصارت والے کو عینک لگانے سے منع کرتا ہے تو
حقیقت مین وہ شخص قرآن شریف کو چھوڑاتا ہی ٭ یہی تیسری بات جتنے بدعتی لوگ ہین اُنکی باتون
کے رد کے واسطے کفایت ہی ٭ چوتھی بات ٭ کہ ہم مسلمانون کا سلسلہ حدیث شریف اور قرآن مجید
کے علم کا اور فقہ اور عقائد اور تصوف کے علم کا سلسلہ اور مرید ہونے کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے جا ملتا ہے اور اس سلسلہ ملنے کی دلیل صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہ حدیث کی کتابون
مین اور در مختار اور فتاوی سراجیہ اور عوارف المعارف اور رسالہ ملیہ اور قول الجمیل وغیرہ مین
دیکھو اور یہ سند اور سلسلہ کا پہونچنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک اس امت محمدی کا خاصہ
ہی کہ یہود و نصاری اس نعمت سے محروم ہین اور اسی سند کے سبب سے شریعت محمدی تحریف
سے محفوظ ہی سو ان بنگالہ کے خارجیون کا سلسلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچتا
صرف حاجی شریعت اللہ تک پہونچ کے موقوف ہو جاتا ہی پس ان خارجیون کے مذہب سے
گھن اور نفرت دلانیکے واسطے یہی ایک بات کفایت ہی اب اس مقام مین ایک نکتہ اور بھی
یاد رہے تاکہ اہل سنت و جماعت کے سوا سب سارے فرقون کی گمراہی ذہن نشین ہو جاوے وہ نکتہ

یہ ہی کہ اگر صرف حدیث شریف اور قرآن مجید کا سلسلہ کوئی آنحضرت پہونچا ویگا تو یہ کفایت نہ کریگا کیونکہ
یہ دونون کے متن کی سند ہوئی اور حدیث قرآن مین دین یعنے شرائط ایمان کا اور شرائع یعنے احکام فقہی دونون
کا بیان ہی اور یہ دونون بات قرآن حدیث کے معنے سمجھنے اور اجتہاد کرکے اُنسے مسئلہ نکالنے سے حاصل
ہوتی ہی اور یہ مجتہد کا کام ہی تو یہ بات باقی رہی کہ اِس دین پر صحابہ کا اعتقاد کے ساتھ اور احکام فقہی
پر عمل صحابہ کا کس طرح سے تھا سو ان دونون باتون کی سند فقہ مین ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ صحابہ مین
جو مجتہد تھے وے مجتہد سے پوچھ لیتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین غیر مجتہد کو قرآن
شریف سے مسئلہ نکالنا منع تھا اِس بات کا بیان مشکوٰۃ مصابیح مین باب التیمم مین دیکھو اور عقائد بھی
فقہ مین داخل ہی اور عقائد کا بیان جو ضبط کرنے اور حفظ کرنے کے واسطے فقہ سے جدا بکمال کے
لکھا ہی اور اُسکو عقائد کی کتاب بولتے ہین سو یہ بولنا مجاز کے طور پر ہے اور حقیقت مین وہ بھی فقہ
ہی۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی تصنیف عقائد کی کتاب کا نام فقہ اکبر ہے اور یہی حال فرائض اور
تصوف کا سمجھو اور شرائط ایمان کا بیان عقائد اور تصوف کی کتابون مین ہوتا ہی اور اُسی کو علم اسرار
بھی کہتے ہین اور شرائع کا بیان فقہ مین ہوتا ہی اور اِسی کو علوم احکام بھی کہتے ہین جیسا کہ قریب ہی
معلوم ہوگا۔ تیسری فصل۔ اِس بیان مین کہ بنگالے کے خارجی لوگ اہل سنت وجماعت نہین اور نبی
کے وارث اور عالم نہین ہین خارجی لوگ جو عمل کو داخل ایمان کے کرکے بے نمازی کو کافر کہتے ہین
اور اُسکا جنازہ نہین پڑھتے سو اِس عقیدے کو شرح عقائد النسفی مین خارجی کا عقیدہ لکھا ہی اور ایسے
لوگون کو اجماع کے خارج لکھا ہی اور عقائد تمہید مین ایسے عقیدے کے رد مین بہت ہی پاکیزہ مضمون
لکھا ہی۔ اُسکا خلاصہ ہم لکھتے ہین وہ یہ ہی کہ شرائط ایمان کی جو ہی یعنے اقرار کرنا زبان سے اور
تصدیق اور یقین کرنا دل مین اُن سب باتون کو جو رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کے
پاس سے لائے سو اُسکو ملت کہتے ہین ملت معنے دین یعنے یہی شرائط ایمان کی دین ہی اور شرائع کو
یعنے امر اور نہی کے بجالانے کو یعنے مامورات پر عمل کرنے اور منہیات کے ترک کرنیکو خدمت کہتے
ہین۔ یعنے شریعت کے موافق عمل کرنے کو خدمت کہتے ہین سو ملت بغیر خدمت کے یعنے بغیر عمل کے
درست اور صحیح ہوتا ہی اور خدمت بغیر ملت یعنے بغیر ایمان کے درست اور صحیح نہین ہوتی اِسواسطے کہ ملت
یعنے ایمان مین دوام یعنے ہمیشہ اور ہر وقت پایا جانا شرط ہی۔ اور خدمت یعنے عمل دوام شرط نہین
انتہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ اگر عمل مین دوام شرط ہوتی اور عمل دین مین داخل ہوتا تو جبتک نماز پڑھتا
تب تک مسلمان رہتا اور جب پڑھ چکتا تب کافر ہوجاتا نعوذ باللہ منہا و علے ہذا القیاس سارے

اعمال کا یہی حال ہوتا تو حقیقت مین ان خارجیون کا اُستاد اپنے اپنے شاگردون کے باربار کافر ہونے پر راضی ہوا کیونکہ عمل کا ہمیشہ برابر ادا کرنا محال ہی اور جاہل لوگ اس فسادی بات کا بھید نہین سمجھتے اور ملت یعنے دین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیوقت تک کبھی نہ بدلا اور خدمت یعنے شریعت بدلا کی ہی چنانچہ یہ مضمون نور علی نور مین دوسری فصل کی تیسری ہدایت مین بخوبی لکھا ہی ۔ اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ اعتقادی اور ایمانی باتین جسکا بیان کلمۂ طیب اور شہادت اور امنت باللہ مین ہی سو وہی دین ہی ۔ اور امر اور نہی شریعت ہی اور شریعت والے بالکل چھ رسول اولوا العزم ہین حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت محمد علیہم السلام اور سب کتاب شریعت نہین کہلاتین بلکہ ضمن امر اور نہی ہی وہی شریعت ہین اسی واسطے زبور شریعت نہین کہلاتی کیونکہ اُسمین امر اور نہی نہین ہین بلکہ اُسمین دعا اور وعظ ہی تو بس شریعت انبیا وقت تمام ہونے سے بدلی جاتی تھی اور اعتقادی بات کبھی نہ بدلی گئی یعنے ایمانی بات حضرت آدم علیہ السلام سے لیکے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک ہی رہی اور ایمان سب کا ایک تھا اور شریعت اور عمل سب کا ایک سا نہ تھا بلکہ وہ بدلا جاتا تھا اور اسی بات پر سب نبیون کا ایمان تھا اور یہ بات ظاہر ہی مثلاً ہمارے نبی کی بعثت کے موافق وضو غسل تیمم روزہ نماز وغیرہ اعمال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین نہ تھا اور باوجود اسکے ایمان اُنکا اور سب نبیون کا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق تھا تو ان خارجی لوگون نے جو عمل کو داخل ایمان کے کیا اور نماز نہ پڑھنے کے سبب سے بے نمازی کے جنازہ کی نماز کو منع کر دیا اور کھانے پینے کے واسطے بڑی چھن چھان مقرر کیا اور مسلمانون کی جماعت مین پھوٹ ڈال دیا اور صرف کلمہ سے اُنکو مسلمان نہ جانا تو اس صورت مین دین اور شریعت کو ایک کر ڈالا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کے اور سارے فقہا اور متکلمین اور صوفیہ اور اپنے ملک کے سارے مولویون اور پیرزادون اور قاضیون اور سارے خواص اور عوام کے جنہین یہ چھن چھان نہ تھی خلاف کیا تو دنیا مین اُنسے برا کوئی فرقہ نہ ٹھہرا اور عقائد تمہید کے دسوین قول مین لکھا ہی ۔ کہ اجماع کیا ہم سب کے سب اہل سنت و جماعت نے اس بات پر کہ محل اور مکان ایمان کا دل اور زبان ہی دل محل اعتقاد کا ہی اور زبان محل اقرار کا ہی اور یہ دونون رکن ہین ایمان کے یہ جو ہمنے بیان کیا اہل سنت و جماعت کے نزدیک ہی سو ایمان اقرار اور تصدیق دونون عرض ہین اسواسطے کہ یہ دونون بندے کی صفات مین سے ہین اور یہ عرض ہی سو دو زمانے تک باقی نہین رہتا ہے جس زمانے مین پایا جاتا ہی اُسکے سوا دوسرے زمانہ تک باقی نہین رہتا لیکن حکم ایمان کا باقی رہتا ہے علی الدوام اور ہمیشہ حکم اُسکو

اللہ تعالےٰ باقی رکھتا ہی * سو کوئی شخص ایمان کے حکم سے خارج نہین ہوتا ہی اُس شخص سے اس غرض کے فنا ہونے سے اور یہ مسئلہ روشن ہوتا اور کھلتا ہی نکاح کے مسئلہ سے اور وہ مسئلہ یہ ہی کہ نکاح جو ہی سو ایجاب اور قبول ہی * اور ایجاب اور قبول دونون عرض ہین کہ دو زمانہ تک باقی نہین رہتے جسوقت پائے جاتے ہین اُسی وقت جھڑ جاتے ہین مگر یہ کہ حکم نکاح کا باقی رہتا ہے اور وہ کیا ہی کہ حلال ہونا جبتک کہ اُسپر کوئی چیز نہ آپڑے جو اُسکو دور کرے یا توڑ دے جیسا کہ طلاق اور مانند اسکے سو ایسا ہی ہی اِس مقام مین یعنے ایمان کے مسئلہ مین بلکہ حکم ایمان کا قوی زیادہ اور بڑی تاکید کا ہے تو فنا ہونا لفظ اقرار کا اور فنا ہونا تصدیق کا جو ہمارے کا عمل ہی کہ دل سے اور علم سے ہوتا ہے واجب اور ثابت نہین کرتا ہی ایمان کے حکم کے فنا ہونے کو جبتک آنہ پڑے ضد اور نقیض ایمان کا اور وہ کیا ہے کہ کفر تو ہم لوگ کہتے ہین کہ بیشک مومن جب ایمان لایا ایکبار تو بیشک حکم دیا جاوے گا اُسکے ایمان کا اور اگر پہلی بار کے بعد اقرار کیا یعنے کلمہ اسلام کا اقرار کیا ہزارون بار تو بیشک ایمان وہی پہلا اقرار ہی اور پہلے اقرار کے سواے جو ہی سو وہ تکرار ہی پہلی بار کے اقرار کا اور اگر نہ کہا کلمہ اسلام کا مگر ایک ہی بار اور جیتا رہا برسون تو بیشک اُسکے کفر کا حکم نہ دیا جاوے گا جبتک کہ نہ ظاہر ہو گی اُس سے ضد کلمہ کی اور اگر اسی حالت پر مر گیا تو بیشک اُسپر نماز پڑھی جاوے گی اور وہ شخص ہوگا مومن جبتک کہ نہ ظاہر ہوگا اُس سے خلاف ایمان کے *انتہی* اب جاننا چاہیے کہ خارجی لوگون کے عالم سے مسئلہ پوچھنا اور اُنکی بات سننا درست نہین ہی کیونکہ وے لوگ نبی کے وارث بھی نہین ہین اور عالم بھی نہین اِس مضمون کا بیان نور علی نور اور تزکیۃ العقائد مین مفصل لکھا ہی اُسمین لوگ دیکھ لین اب جو علما کہ وارث انبیا کے ہین اُنکا بیان کرنا بھی ضرور رہی تا کہ جو عالم لوگ کہ وارث نہین ہے اُسکی بات سُنکے لوگ گمراہ نہون جیسا کہ اِس ملک مین لا مذہب لوگ اور بنگالے کے خارجی لوگ اور وحدت وجودی لوگ دھوکھا کھاکے گمراہ ہوگئے اب اِس بیان سے انشاء اللہ تعالےٰ سب لوگ پھر درست ہوجاوینگے اور اپنی غلطی سے استغفار کرینگے وہ بیان یہ ہی مکتوب دو بست و شصت و ششم مین حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہین حدیث مین آیا ہے کہ *اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ* عالم لوگ جو ہین سو نبی لوگون کے وارث ہین سو جو علم کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سے باقی رہا ہے دو نوع پر ہے ایک علم احکام کا اور دوسرا علم اسرار کا * انتہی [illegible] آگے فرماتے ہین اور وارث وہ شخص ہے کہ جسکو دونون نوع کے علم [illegible]

اور وہ شخص وارث نہین ہی کہ اُسکو ایک نوع سے حصہ ملے اور دوسری نوع سے حصہ نہ ملے کیونکہ یہ بات وارث کی منافی ہی اسواسطے کہ وارث کو مورث کے ہر قسم کے ترکہ سے حصہ مقرر ہوتا ہی ایسا نہین کہ بعضے قسم کا حصہ ملے اور بعضے قسم کا نہ ملے اور جس شخص کو کہ بعضے معین چیز سے حصہ ملتا ہی وہ شخص داخل ہی کے یعنے قرض پانے والون کے ہی کہ اُسکے حق باقی رہنے کے سبب سے مورث کے ترکہ مین اُسکا بھی علاقہ لگ گیا ہی اور ایسا ہی فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ؛ العلماءِ امتی کانبیاء بنی اسرائیل میری امت کے عالم لوگ بنی اسرائیل کے نبی لوگون کے مانند ہین اور اِس حدیث مین علما سے وارث علما مراد ہین غرما نہین مراد ہین کہ بعضے ترکہ سے حصہ لیا ہی کیونکہ وارث کو قرب اور جنسیت کیواسطے سے مورث کے مانند کہہ سکتے ہین بخلاف غریم یعنے قرض پانے والے کے کہ وہ اِس قرب اور جنسیت کے علاقہ سے خالی ہے تو پس جو شخص کہ وارث نہوگا وہ شخص عالم بھی نہوگا مگر یہ ہوسکتا ہی کہ اُسکے علم کو ایک قسم کے علم کے ساتھ مقید کرین اور کہین مثلاً کہ یہ شخص عالم علم احکام کا ہی یا فلانے علم کا عالم ہے اور عالم مطلق وہ شخص ہے کہ دونون قسم کے علم سے اُسنے بہت سا حصہ پایا ہی ؛ انتہی ؛ اِس سب تقریر سے معلوم ہوا کہ لامذہب لوگون کے عالم انبیا کے وارث نہین کیونکہ علم احکام کا جو فقہ ہی سو اُس سے اُن لوگون کو انکار رہی اور علانیہ کھلی کھلا لوگون کو فقہ پر عمل کرنے سے منع کرتے اور ہر جاہل کو حدیث پر عمل کرنیکا حکم دیتے ہین اور اُسی کو عمل بالحدیث کہتے ہین اور جس مقام مین فقہ کے انکار کا موقع نہین پاتے وہان جب کوئی پوچھتا ہی کہ تم فقہ پر عمل کرتے ہو تب کہتے ہین کہ ہم فقہ پر کسواسطے عمل نہ کرینگے جو فقہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق ہے اُسکو ہم مانتے ہین اور یہ اُنکا بڑا کید ہی کیونکہ قرآن حدیث کے موافق غیر موافق ہونا مجتہد کے سوا کون معلوم کرسکتا ہی تو یہ ایسا کید ہے کہ اُنکا تا بعد ارقیامت تک فقہ کا منکر رہیگا اور کتنا ہی پڑھیگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وارث سے محروم رہیگا اور اِسی طرح سے بنگالے کے خارجی لوگون کے عالم بھی انبیا کے وارث نہین کیونکہ علم اسرار سے جو تصوف ہی اُن لوگون کو انکار رہی اور اِسی طرح سے جو لوگ حضرات صوفیہ کے علم اور اُنکے عقائد سے مطلق واقف نہین ہین اور اپنے تئین صوفی جانتے ہین اور اِسلام کے حضرات صوفیہ اور ہندؤن کے جوگیون کی بات مین فرق نہین کرسکتے اور بعضی بات جو ناواقفون نے مشہور کردیا ہے اور اُس بات کا تصوف کی کتاب مین کہین پتا اور نشان نہین اُسکو تصوف کی بات جانتے ہین مثلاً مشہور کردیا ہے کہ آدمی کے بدن مین مقام محمود ا ہی اور یہ بات نری غلط ہی مقام محمود کا بیان عالمون سے دریافت کرلو اُس مقام مین تو کھڑے ہوکے آنحضرت صلعم امت کی شفاعت کرینگے اور

وہ مقام آنحضرت صلعم کے واسطے خاص ہی وہ مقام سب آدمی کے بدن مین کہان سے آیا ٭ یا مثلاً ناسوت کہتے ہین انسان کو ٭ اور ملکوت کہتے ہین عالم ارواح کو ٭ اور جبروت کہتے ہین اللہ تعالے کی صفات کو ٭ اور لاہوت کہتے ہین خود ذات پاک کو اور اسمین شبہہ نہین کہ انسان کے دسون لطیفے جو بعضے عالم خلق ہین اور بعضے عالم امر ہین اور وہ بھی ملکوت مین داخل ہین سو اُنکی سیر اور مراقبہ کرنا ہوتا ہی اور جبروت یعنے اللہ تعالے کی صفات کا بھی مراقبہ کرنا ہوتا ہی اور مراقبہ کرنے سے لاہوت یعنے خود ذات کا قرب اور مشاہدہ حاصل ہوتا ہی سو نا واقفون نے مشہور کر دیا کہ ناسوت ملکوت جبروت لاہوت یہ چارو مقام آدمی کے بدن مین ہین اور چارون کا مقام اور رنگ وغیرہ باتین لکھا سو سب جھوٹھ ہی تو ایسی بات کہنے والے بھی علم اسرار سے واقف نہین اور رسول اللہ صلعم کے وارث بھی نہین ہین ٭ دوسرا وعظ ٭ جب علم احکام اور علم اسرار اور ملت اور دین اور خدمت اور شریعت کا فرق معلوم ہو چکا تو اب اِس بات کا سمجھنا بھی بہت ضرور رہا کہ علم شریعت اور علم احکام کاکسکو کہتے ہین اور اسکو اس امت مرحومہ مین سے پہلے کسنے لکھا ہی سو اس بات کی حقیقت یہ ہی کہ علم احکام اور علم شریعت فقہ کو کہتے ہین اور سب کے پہلے اسکو امام اعظم رحمتہ اللہ نے لکھا تب اسی طور پہ سارے جہان کے فقہا نے کتابین لکھا اور قیامت تک لکھتے جاوینگے اس بات کی تصریح نسیم الریاض مین دیکھو اور اسکا خلاصہ یہ ہے مسند خوارزمی مین لکھا ہی کہ بیشک امام ابو حنیفہ رح اُن شخصون مین سے پہلے ہین جسنے احکام کو استنباط کیا اور اجتہاد کے قاعدے مضبوط کیا اور احکام الٰہی کو خوب پہونچے اور اسی مسند مین ہی کہ ابو حنیفہ نے اجتہاد کیا اور فتوا دیا تابعین کے زمانے مین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اور اُسی مسند مین ہے کہ ابو حنیفہ پیشوا تھے فتوا مین تابعین کے زمانے مین اُنکی تعظیم سب کرتے تھے اور اسی مسند مین ہی کہ پہلے جس شخص نے شریعت کے علم کو تالیف کیا وہ ابو حنیفہ ہین اُنکے سوا کسی نے یہ کام نہ کیا اور لوگون نے علم فقہ کو تالیف نہ کیا اور نہ کوئی کتاب درست کیا وے لوگ اپنے یاد رکھنے کی قوت پر اعتماد رکھتے تھے سو جب ابو حنیفہ نے علم کو منتشر دیکھا تب ناخلف لوگون سے ڈرے کہ کہین وے لوگ علم کو ضائع نہ کرین بموجب فرمانے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو فرمایا کہ اللہ تعالے علم کو چھین کے نہ اُٹھا لیوے گا کہ اسکو لوگون سے چھین لے علم کو نہ اٹھا لیوے گا مگر عالمون کے مرنے سے پھر رہجاوینگے جاہل سردار بن اور بغیر علم کے فتوا دینگے پھر آپ بھی گمراہ ہونگے اور دوسرون کو بھی گمراہ کرینگے تو اسی واسطے ابو حنیفہ نے علم فقہ کو تالیف کیا اور اُسکا باب باب مقرر کیا اور ترتیب کے ساتھ کتاب تما اور شروع کیا طہارت کا بیان [illegible] عبادات کا بیان پھر معاملات کا

بیان بعد اِسکے ختم کیا کتاب کو میراثون کے بیان پر اور طہارت اور نماز سے اِسواسطے شروع کیا
کہ یہ دونون ساری عبادتون سے بڑی ضروری ہین اور یہ عبادتین سب کے واسطے عام ہین
اور میراث پر ختم اِسواسطے کیا کہ وہ آدمی کا آخری احوال ہی اور اُسی مسند مین مسند کے چالیسوین
باب کی فصلون کی فہرست مین کہا کہ یہ فصل ہی ابو حنیفہ کے بعد یعنے شاگردون کی شناخت مین جنسے راویون
نے روایت کیا ہی اِس کتاب مین اور وے پانچسو یا زیادہ ہین اور اُس فصل مین اُنکا ذکر ہی جنسے امام
بزرگ شافعی نے اپنی سند مین روایت کیا ہی اور اُس سند کو ابو العباس محمد ابن یعقوب اصم نے
جمع کیا ہے اور اُس سند مین امام شافعی کے مشائخ ابو حنیفہ کے شاگردون کا ذکر ہی جنسے امام احمد
ابن حنبل اور بخاری اور مسلم اور اِن بزرگون کے شیوخ نے روایت کیا ہے شیخ کہتے ہین
مرشد اور اُستاد کو اُسکی جمع مشائخ اور شیوخ ہی ۞ انتہی ۞ تو اب اِن سب باتون سے جاہلون کی بات
رد ہوگئی جو کہتے ہین کہ ابو حنیفہ محدث نہ تھے اور ثابت ہوا کہ وہ رحمۃ اللہ اِن سب مذکور محدثون کی سند
تھے اور وے سند کیونکر نہون حالانکہ وہ رحمۃ اللہ سلف تھے اور تینون نیک قرن مین سے پہلے قرن
مین تھے اور فقہا کے ساتون طبقہ مین سے پہلے طبقہ مین تھے اُنھون نے روایت کیا تابعین سے
اُنھون نے صحابہ سے یا روایت کیا صحابہ سے اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنھون نے
جبرئیل علیہ السلام سے اُسنے اللہ واحد قہار سے ۞ اور اُسنے بڑے بڑے بزرگون نے روایت کیا
جیسا کہ ابھی تجکو معلوم ہوتا ہے ۞ اور اسی سند مین جو ذکر کیا مصنف نے عبارت کشف کی اور وہ عبارت
یہ ہے ابو حنیفہ کی فضیلت نہین ثابت ہوتی ہی مگر اسی سبب سے کہ بڑے بڑے لوگون نے اُس سے
روایت کیا جیسے عمرو ابن دینار اور وہ ابو حنیفہ کے اُستادون مین سے اور بڑے عالمون
مین سے ہین اور روایت کیا اُس سے اُسکے مثل اور مانند لوگون نے جیسے عبد اللہ ابن مبارک
اور یزید ابن ہارون ہین ۞ کہا محمد ابن اسمعیل نے یعنے بخاری نے کہ روایت کیا ہی ابو حنیفہ
سے عباد ابن عوام اور ہشیم اور وکیع اور ہمام ابن خالد اور ابو معاویہ ضریر نے ۞ اور تحقیق روایت
کیا اُسنے عبد العزیز ابن ابی رواد اور عبد المجید ابن ابی رواد اور سفیان ابن عیینہ اور فضیل ابن
عیاض اور داؤد طائی اور ابن جریج اور عبد اللہ ابن یزید مقری نے روایت کیا اُن سے
نو سے حدیث اور سفیان ثوری اور ابن ابی لیلی اور ابن شبرمہ نے روایت کیا اُس سے ایک
ایک حدیث اور مسعر ابن کدام اور اسمعیل ابن ابی خالد اور شریک ابن عبد اللہ اور حمزہ ابن حبیب
مقری نے روایت کیا اُسنے بہت سی حدیث ۞ اور امام عاصم ابن ابی النجود قاریون کے امام

ابوحنیفہ کے اُستاد ابوحنیفہ سے مسئلہ پوچھتے تھے اور اُنکے فتوا پر عمل کرتے تھے کہ اللہ تجکو جزائے
خیر دے اے ابوحنیفہ اور کہتے تھے تو ہمارے پاس آیا تھا چھوٹا اور ہم تیرے پاس آتے ہین
بڑے یعنے تو جب ہمارے علم پڑھنے کو آیا تھا تب چھوٹا تھا پھر اللہ نے تجکو ایسا مرتبہ دیا کہ ہم بڑے
ہین اور تیرے اُستاد ہین مگر تیرے فتوا کے محتاج ہین اور تیرے پاس آتے ہین ۞ انتہی ۞ اور بیٹیک
خوارزم کے سارے خطیبون کے خطیب صدرالایمہ ابو مؤید مرفق ابن احمد مکی نے ابوحنیفہ کی تعریف مین
ذکر کیا کہ تمام دنیا کے مسلمانون کے اُستادون اور مرشدون مین سے سات سو تیس شخص ہین کہ اُنھون نے
ابوحنیفہ رح سے روایت کیا ۞ انتہی ۞ سند خوارزمی کے مضمون سے ثابت ہوا کہ تابعین کے زمانے
مین جسکے نیک ہونے کی گواہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا ہی امام ابوحنیفہ سب کے پیشوا
تھے اور سب اُنکی تعظیم کرتے تھے اور شریعت کے علم کو اُنھون نے تالیف کیا اور اُنکے لکھنے کی
تقلید تمام جہان نے کیا اور قیامت تک کرتے جاوینگے یعنے اُنکے لکھنے بعد جسنے جسنے علم شریعت
کا فقہ لکھا سب نے اُنکی تقلید کرکے طہارت سے شروع کیا اور میراث کے بیان پر تمام کیا اور
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی وضع پہ باب باب لکھا یہانتک کہ معتزلہ اور شیعہ وغیرہ فرقون نے بھی
ایسا ہی کیا گو کہ بسبب گمراہی کے اُن بعضون نے اُس باب کے مسئلون مین خلاف کیا مگر شریعت
کے علم کی اصل وضع کے خلاف کرنے کی گنجایش نہ دیکھا اور امام شافعی اور امام احمد ابن حنبل
اور بخاری اور مسلم رحمہم اللہ تعالےٰ اُنکے شاگردان شاگرد ہین اور امام عاصم قاریون کے امام
نے وغیرہ اولیاءاللہ اور امامون نے اور مجتہدون نے بھی اُنکی تقلید کیا ۞ تو اب اِس زمانے کے
لوگ جنکو اجتہاد کی لیاقت مطلق نہین ہی وے جو امام ابوحنیفہ کی تقلید سے انکار کرتے ہین تو بلاشبہہ
اجماع کے خلاف کرتے ہین اور اُنکی بات کا سننا بلاشبہہ گمراہ ہونا ہی اور سند مذکور کے مضمون مذکور
مین غور کرنے سے اور بھی بہت سے پاکیزہ مضمون نکلتے ہین خلاصہ یہ کہ شریعت محمدی کے لکھنے
والے امام ابوحنیفہ ہین اُنکے لکھنے سے مُنھ موڑنا شریعت محمدی سے مُنھ موڑنا ہی اب فقہ پر
عمل کرنے کے واسطے جو ہمارے دین مین قاعدہ مقرر ہو چکا ہے اُسکو بھی سُنو وہ یہ ہی ۞ تیسرا
وعظ ۞ اب قاعدہ کلیہ جو اہل سنت وجماعت کے سوا سارے گمراہ فرقون کے رد کے واسطے
عموماً کفایت ہے ہم لکھ دیتے ہین سو مناسب ہے کہ جو لوگ آپ سمجھ سکین وے آپ سمجھ کے
اور جو لوگ آپ نہ سمجھ سکین سو کسی عالم سے سمجھ کے اِس قاعدہ کو یاد کرلین ۞ وہ قاعدہ یہ ہے
[illegible] فقہ کے معتمد لوگ [illegible] فقہ جاننے والون اور اُسپر عمل کرنے والون کے ساتھ ہین ۞

پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع کا جیسے چارون امام اور جو ویسی راہ چلا ٭ دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب
کا جیسے ابو یوسف اور محمد اور اصحاب ابو حنیفہ کے جنکو مسئلہ نکالنے کی قدرت تھی ابو حنیفہ کے قاعدونکے
موافق ٭ تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ٭ چوتھا طبقہ مقلدونمین اصحاب تخریج کا ٭ پانچوان طبقہ مقلدونمین اصحاب ترجیح کا ٭ چھٹھان
طبقہ مقلدون مین اُن لوگون کا جو اقوی اور قوی اور ضعیف اور ظاہر مذہب اور روایت نادرہ
مین تمیز کرسکتے ہین ٭ ساتوان طبقہ اُن مقلدون کا جنکو ان مذکور باتون کی قدرت نہین اور دبلی
اور موٹی مین فرق نہین کرسکتے اور درمختار کا مصنف بھی اسی ساتون طبقہ مین ہے اور وہ بہت بڑا
شخص ہو اور اپنی کتاب مین اوپر کے طبقے والون کی تحقیق خوب لکھتا ہے اور ہم لوگ کس گنتی شمار
مین ہین سو وہ خود لکھتا ہو کہ ہم لوگون پر یعنے ساتوین طبقے والون پر واجب ہو اُسکی تابعداری کرنا
اور اُسپر عمل کرنا جسکو اوپر کے طبقے والے فقہا ترجیح دے گئے ہین اور جسکو صحیح کہہ گئے ہین جیسا کہ اگر
دے لوگ اپنی زندگی مین فتوا دیتے تو ہمکو اُسکی مخالفت درست نہوتی پھر اگر کتابون مین اُنکے قول
بلا ترجیح کے مذکور ہون اور صحیح غیر صحیح مین اختلاف ہو تو ہم اُسپر عمل کرین جسپر اُنھون نے عمل کیا
باعتبار بدلنے عرف اور لوگون کے حال کے اور جسمین بہت آسانی ہو اور جسپر ہمارے مذہب والون
کا عمل برابر سے چلا آتا ہے اور جسکی دلیل قوی ہو اور اِس بات کا پہچاننے والے سے زمانہ
خالی نہین ٭ انتہی ٭ سو جسکو اس بات کی اتنیا تمیز نہو وہ ایسے عالم سے پوچھے جو ان مذکور باتون کو اوپر
کے طبقے والون کے موافق کتاب دیکھکے بتاوے ایسا نہ کرے کہ خود کسی عالم کے عمل اور اُسکی
سمجھ کے موافق عمل کرے اور کہے کہ فلانے عالم کو ہمنے یہ کام کرتے دیکھا اور یہ بات اُسے سنا یا جس
بات کو اوپر کے طبقہ والے فقہا ترجیح نہ دے گئے مثل رفع یدین اور آمین بالجہر کے اُسپر عمل کرے اور
سمجھے کہ یہ سنت کی محبت ہو سو حقیقت مین یہ اپنی خواہش کی تابعداری اور شریعت کی مخالفت ہے
کیونکہ فقہا دین کے حاکم ہین اور دین کے خبردار ہین اور اُنکو حکم دینے کا اختیار ہے اسواسطے
کہ اُنکو شارع نے یعنے اللہ اور رسول نے دین کا حاکم بنایا ہے اور وے لوگ اولا مر ہین شارع
کی مراد کو خوب پہچانتے ہین اور اُسکے موافق حکم دیتے ہین کوئی حکم اپنی طرف سے نہین دیتے اِس
سبب سے اُنکے حکم کی مخالفت عین شرع کے حکم کی مخالفت ہے اِس مضمون کو تصریح نسیم الحرمین مین
دلیل کے ساتھ ہمنے لکھا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ فقہا دین کے حاکم ہین دین کے معاملہ مین حکم دینے
کا اُنکو اختیار ہے اور محدث لوگ دیناکے جو کچھ اہین دین کی امانت کو یعنے حدیث کو حفاظت
کے ساتھ رکھ کے دیکھے وقت لوگون کے پاس جنسہ پہونچا دیتے ہین اُنکو حکم دینے کا اختیار مطلق

نہین ۔ اور صوفیہ لوگ دین کی حمایت اور ترویج کرنے والے ہین یعنے اُنسے کرامات ظاہر ہوتی ہین اور اُنکی صحبت کی برکت سے سالکون کو یقین کے مرتبے اور دین استقامت حاصل ہوتی ہے اور اُنکے سبب سے دین کی رونق ہوتی ہے ۔ الغرض چھٹو طبقے کے مجتہد فقہا کے سوا حکم دینے کا کسی کو اختیار نہین نہ مقلدون کو نہ محدثون کو نہ صوفیہ کو جیسا کہ دنیا کے حاکم کے سوا کسی عملے کو حکم دینے کا اختیار مطلق نہین ہوتا یہ قاعدہ یاد رہے درالمختار اور ردالمختار اور قول السدید المقید کے مضمون بموجب جنھنے یہ قاعدہ لکھا اور فقہ اور عقائد اور تصوف اور تفسیر اور حدیث کی شرحون مین غور کرنے سے یہ قاعدہ صاف نکلتا ہی اور اِن تینون مذکور کتابون کے مصنف لوگ بڑے معتبر اور محقق مشہور ہین اُن لوگون نے بڑی بڑی معتبر کتابون سے نکال کے یہ قاعدہ لکھاہے اور اِس قاعدے کے صحیح ہونے پر امت کا اجماع ہے کیونکہ کسی نے اِس قاعدہ سے انکار نہ کیا اور سارے فقہا اور محدثین اور مفسرین اور متکلمین اور صوفیہ فقہ پر عمل کرتے ہوئے چلے آئے ہین اور فقہ پر عمل کرنے کی تاکید سب نے کیا ہے چنانچہ اشباہ والنظائر مین لکھا ہے کہ بزازی نے اپنی کتاب مناقب مین اِن چار چار چیزون کو ذکر کیا سو اُن سب چار چیزون کے بیان کے بعد امام بخاری نے کہا پھر اگر طاقت نہ رکھے اِن سب مشکل بوجھ کے اُٹھانے کی تو اُسپر واجب ہے فقہ کا اختیار کرنا جسکا سیکھنا ممکن ہے اپنے گھر بیٹھے بیٹھے اور فقہ سیکھنے مین نہ تو دور دراز سفر کرنے کا محتاج ہے نہ ملک ملک پھرنے کا اور نہ جہاز کشتی پر سوار ہوکے دریا کی سیر کا اور باوجود اِس آسانی کے فقہ جو ہے سو پھل اور مقصود اصلی حدیث کا ہے اور فقیہ کا ثواب اور اُسکی عزت محدث کے ثواب سے اور اُسکی عزت سے کم نہین یہانتک بخاری کی بات تمام ہوئی سو اِس بات سے فقہ کے مرتبہ کی بلندی دریافت کرو اور رسول اللہ صلعم نے جو علم اپنی میراث مین چھوڑا ہے سو یہی دو علم ہے فقہ اور تصوف سو جسنے اِن دونون علم کو حاصل کیا وہ شخص عالم اور نبی کا وارث ہے اور جسنے دونون علم کو حاصل نہ کیا سو عالم بھی نہین اور نبی کا وارث بھی نہین اِس بات کی تصریح اوپر گذر چکی ۔ تو اب جس مسئلہ کو چھٹو طبقہ کے فقہا نے ترجیح دیا اور اُسکو صحیح لکھا اُسپر عمل کرنا اور اُسکی تابعداری کرنا واجب ہی اور اُسپر عمل نہ کرنا اور اُسپر اعتراض کرنا واجب کا ترک کرنا اور عین شارع کے حکم پر اعتراض [illegible] مذہب حنفی [illegible] جب کے چھٹو طبقہ کے فقہا نے اُنکی تقلید کرکے ساتوین طبقہ کے بھی سارے [illegible] نے بسم اللہ اور آمین کے اخفا کو اور تکبیر افتتاح کے وقت سوا رفع یدین نہ کرنے کو ترجیح [illegible] [illegible] مین سے ایک امام کو معین کرکے اُسکی تقلید کو واجب کیا ہے اور فقہ کے موافق

عمل کرنے کو فرض کہا اور اہل سنت کے علما کی تحقیق کے موافق جو کچھ علم کلام کی کتابون مین مثل عقائد
تمہید اور شرح عقائد نسفی وغیرہ مین لکھا ہے اُسکے موافق اپنے عقیدے کے درست کرنے کو واجب
لکھا اور اُسکے خلاف عقیدے والے کو گمراہ اور خارجی اور رافضی اور معتزلہ لکھا ✤ اور جو شخص کہ کلمہ گو ہی
وہ اگر نماز نہین پڑھتا ہے یا دوسرے گناہ کبیرہ مین گرفتار ہے تو اُسکو مومن فاسق کہا اور اُسکے جنازہ
کی نماز کو درست کہا ✤ اور جس ملک مین اہل اسلام کے سوا دوسرے فرقہ والا بادشاہ غالب ہو جاوے
جیسا کہ اِس ملک ہندوستان اور بنگالہ مین ہو گیا ہے تو اُس ملک مین جمعہ اور عیدین کی نماز کو درست
کہا ہی اور جمعہ اور آخر الظہر دونون کے پڑھنے کا حکم دیا ہی اور دونون کو واجب کہا ہے وعلی ہذا القیاس
جس مسئلہ کو اِن لوگون نے درست کہا ہی اور اُسکو ترجیح دیا ہے اور اُس مسئلہ کی ساری دلیلون کو اُن
لوگون نے دیکھ کے اور سمجھ کے اور انہین خوب غور کر کے جو حکم دینا تھا سو دے چکے ہین تو اب
اُس مسئلہ مین ساتوین طبقہ کے خواص علما اور فقہا کو سواے اُن لوگون کی تقلید کے چارہ نہین اور اُس
مسئلہ مین اِن لوگون کو پھر سر نو بحث اور تقریر اور گفتگو کرنا محض لغو اور بے فائدہ اور واجب کا ترک
کرنا اور حرام مین گرفتار ہونا ہے اور عوام کا تو کیا ذکر ہے خصوصاً اِس ملک کے عوام کا اِس ملک
کے عوام تو صبح صادق کو نہین پہچانتے جسکے پہچاننے پر روزے نماز کا مدار ہے تو یہ لوگ دینی
مسائل کیا پہچانینگے ✤ اور اُن عوام لوگون کا جیسا جیسا برا حال ہے اُسکا بیان کرنا طول ہے
اُنکے حال کا بیان مختصر یہ ہے کہ اللہ تعالے اور اُسکے رسول مقبول صلعم کے نام کی اور شریعت کے
حدود کی تعظیم کے سبب سے شیطان اور بڑے بڑے سخت مرض دور ہو جاتے ہین مثلاً اِس مضمون کی
دعا کہ اے فلانے مرض اگر تو اِس مریض سے جدا نہوگا تو تو اللہ تعالے سے بیزار اور جدا ہونیوالا
ہے ✤ یا اِس مضمون کی دعا کہ جو کوئی اللہ تعالے کی طرف بلانے والے کے بلانے کو قبول نہ کرے
تو اُسکا کہین ٹھکانا نہین اور اُسکا کوئی پشتی کرنے والا نہین سُن کے دور ہو جاتے ہین ✤ اور اِن
عوام کے روبرو اللہ تعالے کا نام لینا اور اُسکے حدود کا بیان کرنا کچھ فائدہ نہین کرتا قول الجمیل مین
اُن دعاؤن کو دیکھ کے ہمارے اِس بات کے مغز کو دریافت کرو الغرض جب اِس زمانہ مین
کوئی گمراہ کسی دینی مسئلہ مین کسی سے مناظرہ اور بحث کرنے جاوے تو اُسکے مناظرہ اور بحث کا مدار
اور ٹھکانا اور فیصلہ اور حکم مقرر کرنا یعنے حاکم اور ثالث اور منصف مقرر کرنا اِسی قاعدہ کلیہ کو مقرر کر
اور دونون جانب کے بحث کرنے والے اپنے اپنے دعوی کو انھین چھٹو طبقہ والون کی کتاب
سے بتصریح دکھا دین اور جو شخص اِس بات کو قبول نہ کرے وہ جھوٹا ہے اور وہ اِس خاکسار

کے پاس چلا آوے اِس قاعدۂ کلیہ پر عمل کرنے کی برکت سے انشاء اللہ تعالے اُسکو ہم ایسا پھنسا دینگے
جیسا گدھا چہلے اور دلدل مین پھنس جاتا ہی اور ہینے جو نقشہ احقاق الحق اور نسیم الحرمین مین لکھا ہو
اُسکو دیکھکے ہمارے اِس دعوی کو لوگ سچ جانین اور ہمارے اِس دعوی کو تکبر اور غرور نہ جانین
کافرون اور گمراہون کے دبانے کو ایسا تکبر اور غرور درست ہے کہ یہ حقیقت مین یہ تکبر اور غرور نہین ہی
بلکہ اپنے مولا کے دین قبول کرنے مین اپنے تئین اور سب کے تئین عاجز بنانا ہی ؞ خاتمہ ؞
مکہ معظمہ کے مفتی کے فتوا کے ذکر مین پوشیدہ نہ رہے کہ پہلی فصل مین مکہ معظمہ کے مفتی کے فتوا کا حال
خاتمہ مین لکھنے کا جو ہمنے وعدہ کیا تھا سو اُسکا حال ایک محضر نامہ اور ایک اخبار اور ایک نصیحت
اور ایک اشتہار کو دیکھکے بخوبی معلوم کرو وہ محضر نامہ یہ ہی ؞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ محضر نامہ لکھنے کا یہ سبب ہی کہ سب مسلمان لوگ اپنے دین اور مذہب پر مضبوط رہین اور سنت وجماعت
کے مذہب کے سوا سب مذہب سے کنارہ کرین اساڑھ کی اُنیسوین تاریخ روز یکشنبہ سنہ ۱۲۸۲ بنگلہ مین
جناب مولانا کرامت علی صاحب ؞ اور مولوی عبد الجبار ؞ دونون شخصون نے ایک ساتھ ہوکر
اِس مقام پر پیپال مین شاہ صاحبون کی مسجد مین ؞ جناب مولوی عبد الکریم خانصاحب بہادر ؞
اور جناب مولوی مفیض الدین محمد خانصاحب بہادر ؞ اور جناب مولوی قاضی سراج الدین محمد صاحب
اور جناب مولوی سید تجمل علی صاحب تالقان ؞ اور جناب مولوی معظم الدین محمد صاحب ؞ اور جناب
مولوی اظہر الدین نور احمد صاحب ؞ اور جناب امیر الدین صاحب ؞ اور جناب مولوی محمد عالم صاحب
اور جناب مولوی رائض الاسلام صاحب ؞ اور جناب مولوی عبد الغفور صاحب ؞ اور جناب مولوی
مفیض الرحمن صاحب ؞ اور جناب مولوی عبد العزیز صاحب ؞ اور پیشکار امین الدین صاحب ؞
پیشکار محمد یار صاحب ؞ اور جناب مولوی محمد فاصل صاحب ؞ کوتوال شہر وغیرہ روسا شہر کے روبرو
بیٹھ بیٹھکے جن جن مسئلون مین آپسمین خلاف تھا اُن مسئلون مین سے ؞ چھ مسئلہ مین مکہ معظمہ کے فتوا
کے مضمون کے موافق جو گفتگو کیا اور ثالثون نے سوال کا جو جواب دیا اور اُنکے مقابل جو قبول
کیا سو سب ہم لکھتے ہین ؞ پہلا سوال ؞ جو شخص کلمہ گو ہے اور نماز وغیرہ عمل ادا نہین کرتا ہے
اُسپر جنازہ کی نماز پڑھی جاوے گی یا نہین دونون شخصون نے کہا کہ ہم لوگ کلمہ گو بے نمازی کو
فاسق یعنے گنہگار مسلمان جانتے ہین اور اُسپر جنازہ کی نماز پڑھنا درست کہتے ہین ؞ دوسرا سوال ؞
شاید پیر طریقت کے سلسلہ مین داخل ہو مگر آیا طریقت کے مرشد کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو تم کیا

جانتے ہو مولانا صاحب نے کہا کہ بیعت توبہ اور بیعت تبرک کی پیر کے ہاتھ پر ہم سب خاص و عام کیواسطے
درست جانتے ہین اور بیعت ارادت کی خاص لوگون کے واسطے ہی اور اُسکی شرطین ہین ٭ اور مولوی
عبد الجبار نے کہا کہ ہم بھی اِس بیعت کرنے کو درست جانتے ہین مگر جب مرشد اور طالب دونون علم شریعت
اور طریقت کا رکھتے ہون اور مرشد قطب الارشاد یعنے سب ہادیون کا سردار ہو تب یہ بیعت درست
ہے اور جو شخص ناقص ہے جسپر پردہ پڑا ہے اُسسے بیعت کرنا لغو ہے ٭ الغرض جو آگے سنتے تھے
کہ پیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا درست نہین سو دونون کی بات سے رد ہو گیا ٭ تیسرا سوال ٭ لڑکا پیدا
ہونے سے اُس لڑکے کے ناڑ کو اپنے ہاتھ سے کاٹنا باپ ماپر واجب جانتے ہو یا کیا جانتے ہو ٭ دونون
شخصون نے کہا کہ ہم لوگ ناڑ کاٹنے کو قابلہ کا پیشہ جانتے ہین ماباپ پر واجب نہین جانتے ہین ٭
بعد اِسکے قابلہ کے معنے مولانا صاحب نے دائی کہا اور مولوی عبد الجبار نے دودھ پلانے والی کہا
اور مولوی ابراہیم نے قابلہ کے معنے دائی جنائی کہا پھر مولوی عبد الجبار نے بھی یہی معنے کہا الغرض
سب کے قول ہو جب ماباپ پر ناڑ کاٹنا واجب نہ ثابت ہوا ٭ چوتھا سوال ٭ اِس ملک بنگالے
اور ہندوستان مین اِسوقت مین کہ صاحبان انگریز کی عملداری اور حکومت ہے جمعہ اور عیدین کی
نماز پڑھنے کو تم کیا جانتے ہو تب مولانا صاحب نے جواب دیا کہ بنگالے اور ہندوستان مین صاحبان
انگریز کی حکومت اور بادشاہی کے وقت ہم عیدین کی نماز کو واجب یعنے فرض عملی اور جمعہ کی نماز کو فرض
اعتقادی جانتے ہین اور مولوی عبد الجبار نے کہا کہ ہم درست نہین جانتے ہین بلکہ بعضی کتاب مین مکروہ
تحریمی لکھا ہی تب مولانا صاحب نے کہا کہ اِس مسئلہ کا فتوا نکالو تب اُنھون نے کہا کہ جمعہ کا فتوا نہین لکھا
گیا تھا مصر کا فتوا لکھا گیا تھا اُسی کو دیکھو اُسی سے جمعہ کا بھی فیصلہ ہو جاویگا تب مولانا صاحب نے کہا
کہ جمعہ کا فتوا بھی لکھا گیا تھا اور اِس بحث کا سارا مدار اُسی فتوا پر موقوف ہی اور سب ملا کے چھ فتوا
تھا تب مولوی عبد الجبار نے کہا کہ نہین پانچ ہی فتوا تھا تب مولانا صاحب نے کہا کہ اُسکی نقل
جو تمنے مولوی عبد الکریم خان صاحب بہادر کو دیا تھا سو وہ بھی چھ فتوا تھا اور ہمارے پاس بھی
اُسکی نقل تمھاری مہری چھ قطعہ فتوا موجود ہے اور مولانا صاحب نے خان بہادر ممدوح سے کہا
کہ آپ اُسکو منگوائیے خان صاحب بہادر نے اشارہ فرمایا مولوی عبد الغفار صاحب کی طرف تب
اُنھون نے کہا کہ ہمسے منیر الدین سررشتہ لیگیا تب اُسنے مولوی عبد الجبار کی طرف اشارہ کیا تب
مولوی عبد الجبار نے کہا کہ وہ فتوا کھو گیا افسوس ہی کہ اُس گروہ کے کسی شخص نے مولوی عبد الجبار
کو نہ پکڑا کہ تم جمعہ کا فتوا نکالو کیونکہ دونون گروہ کے نزدیک اصل وہی فتوا ہی اور تم مدت سے شہرہ

کرتے تھے کہ مکہ مکرمہ سے جمعہ کے منع کا فتوا آیا ہی الغرض بہت تقریر کے بعد مکہ معظمہ کا دوسرا فتوا جو
حاجی عبدالجلیل کے پاس تھا وہ پڑھا گیا اور اُس سے ثابت ہوا کہ ایسے مقام مین جو مسلمان لوگ
ایک شخص کو نماز پڑھانے کے واسطے اپنا امام مقرر کرین تو جمعہ درست ہو تب مولوی عبدالجبار نے
کوتوال شہر کی طرف مخاطب ہو کے کہا کہ اگر ہم امام مقرر کرین تو آپ ہاتھ مین ہتھکڑی ڈال دینگے آخر کو
مولوی عبدالجبار نے کہا جمعہ جائز ہی ✤ پانچوان سوال ✤ ٹڈی اور جھینگے کو ایک چیز جانتے ہو یا دو چیز
اور اُنمین سے ایک کو حلال جانتے ہو یا دونون کو تب مولانا صاحب نے کہا کہ عربی زبان مین ٹڈی کو جراد
اور بنگلہ زبان مین پنک پال کہتے ہین ✤ اور جھینگے کو عربی زبان مین فراش اور بنگلہ زبان مین پھڑنگ اور
ہندی مین پتنگا بھی کہتے ہین اور دونون کی خلقت مین بہت فرق ہی سو ہم جراد کو حلال اور فراش کو حرام
جانتے ہین ✤ اور مولوی عبدالجبار نے کہا کہ ہم ٹڈی کو جسکو عربی زبان مین جراد اور بنگلہ زبان مین پنک پال
اور پھڑنگ کہتے ہین ہم ایک جانتے ہین کیا عرب کے مرنج اور ہندوستان کے مرنج کو دو جانینگے
اور کہا کہ جس پھڑنگ کی خلقت اور صفت کتاب کے موافق پاوینگے اُسکو حلال جانینگے اور نہین
تو نہین ✤ تب کوتوال صاحب ممدوح نے ایک جھنگا لا کے مولانا صاحب کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ آپ
خوب دیکھیے ✤ تب مولانا صاحب نے کہا کہ یہ جراد نہین ہے یہ حرام ہے ✤ تب مولوی عبدالجبار
نے بھی کہا کہ یہ حرام ہی ✤ تب کوتوال ممدوح نے اُس جھینگے کو ہاتھ مین لے کے پکار دیا کہ مولوی
عبدالجبار نے اِسکو حرام کہا ✤ تب اُترا اور دکھن کے لوگون نے غل کر کے کہا کہ اِسی کو ہم لوگون کو
کھلا دیا تھا ✤ چھٹھان سوال ✤ جمعہ ادا ہونے کی شرط جو مصر ہی سو تمھارے نزدیک مصر کی معتبر اور
صحیح تعریف کیا ہی اور ہدایہ مین جو مصر کی تعریف مین دو قول لکھا ہے سو تم دونون کو صحیح اور معتبر جانتے
ہو یا ایک ہی کو تب مولانا صاحب نے کہا کہ ہم صاحب ہدایہ کے دونون قول کو معتبر اور صحیح جانتے ہین
جامع الرموز اور درمختار اور شرح وقایہ وغیرہ کتابون کے مضمون کے موافق ✤ اور مولوی عبدالجبار
نے کہا کہ ہم صاحب ہدایہ کے پہلے قول کو جسمین مسلمان بادشاہ اور قاضی کا ہونا اور احکام شرعی کا جاری
کرنا اور حدون کو قایم کرنا ہی معتبر اور صحیح جانتے ہین اور دوسرے قول کو غیر معتبر جانتے ہین ✤ تب
مولانا صاحب نے مکہ مکرمہ کا فتوا دکھا کے کہا کہ مفتی صاحب نے دونون کو معتبر لکھا ✤ تب عبدالجبار
نے کہا کہ ہمنے بھی بہت سی کتابون کو دیکھ کے اُسکو غیر معتبر کہا ✤ تب مولانا صاحب نے غلط لکھا ✤ تب
مولوی عبدالجبار نے کہا کہ مفتی صاحب کا علم بہت بڑا ہی اُنھون نے کسی معتبر کتاب مین دیکھ کے
لکھا ہوگا اُسکو ہم مانتے ہین الغرض مولانا صاحب کے موافق اُنھون نے کہا اور جمعہ ثابت ہوا فقط

پھر جب اُس مجلس سے مولوی عبدالجبار باہر نکلے تب لوگون سے کہنا شروع کیا کہ ہماری سب بات سچ
ہوئی اور جمعہ اِس ملک مین منع ہوگیا اور حقیقت یہ ہی کہ اُن لوگون کو جمعہ سے زیادہ عداوت ہی اور
اُسکے منع ہونے کا ہر ایک سے ذکر کیا کرتے ہین اُنسے اتنا پوچھنا بہت ضروری ہی کہ تم لوگون مین جو
یہ بات جاری ہی کہ اپنے شاگردون کا مقدمہ فیصل کرتے ہو اور اُنکو جوتا مارے اور اُنسے جرمانہ لیتے ہو
یہانتک کہ سو سو جوتا مارے اور سو سو اور دو دو سو روپیہ جرمانہ لینے کی نوبت پہونچتی ہی اور وہ شاگرد
کسی حاکم کے پاس نالش نہین کرتا تو اب تمہارے مقرر کیے ہوئے امیر کی حکومت مین تمہارے قاعدہ
کے موافق کیا بات باقی رہگئی ہی جو جمعہ نہین پڑھتے سبحان اللہ جوتہ مارنے اور اُسپر کمانے کے واسطے جاکر
حاکم بنتے ہو اور اپنی حکومت مین جمعہ کو مٹاتے ہو اور اُنکے دلون پر مہر ہو جانے کو پسند کرتے ہو اور باوجودیکہ
دونون مولویون کی باتون سے جمعہ ثابت ہو چکا۔ مگر اب بھی جو شخص کسی گانون سے اُنکے پاس آتا
ہے اُس سے یہ بات کہتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ تم لوگ خاطر جمع رکھو ہم ثالثون کی مہر اور دستخط
کرواکے تمکو جمعہ کی نماز کے منع کا کاغذ دیتے ہین۔ سو اب ثالثون سے اور سارے مسلمانون سے
جو اُس مجلس مین حاضر تھے امید ہے کہ دین محمدی کی مدد اور جمعہ کے جاری کرنے کی نیت پر اِس
محضر نامہ کو اپنے دستخط خاص اور مہر سے مزین فرماوین اور اگر کوئی مضمون زیادہ یا خلاف واقع ہو
تو اُسکو محو فرمادین اور کم ہو تو مضائقہ نہین کیونکہ سب باتون لکھنا طول سمجھ کے ہمنے قصداً مختصر لکھا
اور ایک طرفہ ماجرا یہ ہے کہ ہر مجلس اور ہر کوچہ و بازار مین مولوی عبدالجبار کے گروہ کے لوگ
پکارتے پھرتے ہین کہ مولوی عبدالکریم خانصاحب بہادر نے جمعہ کو بدعت حسنہ فرمایا چنانچہ الکیسوین
اساڑھ سنہ مذکور کو ایک کینسٹبل مع چند اشخاص عبدالجبار کے گروہ کے عشا کے وقت دوکان دوکان پر
جاکر پکارتا پھرا کہ ڈپوٹی صاحب نے جمعہ کی بدعت حسنہ ہونے کا حکم دیا ہی اور حقیقت مین یہ برا
بہتان ہی کیونکہ اگر مولوی صاحب ممدوح علیہ کے نزدیک نماز جمعہ کی بدعت ہوتی تو اُنکو اِس جلسہ
مین لکھنے مین کیا عذر تھا کیونکہ اُنکا کہنا ہر گونہ معتبر تھا اللہ تعالے نے اُنکو ہر طرح کی لیاقت بخشی
ہی علم و فضل تو مشہور ہی ہے اور وے خود مفتی عدالت تھے اور اب حاکم ہین تو رات کو اِس امر کا
اظہار کروانا کیا ضرور تھا اِسلیے کہ اُنکے نزدیک رات دن برابر ہی اب جاے انصاف ہی کہ یہ امر
جو حضار مجلس کے روبرو طے ہوگیا ہے اُسکو اب اِس طرح سے دیدہ ہر دیوار دیکروے لوگ
برخلاف آئین اِسلام کر اپنے کیے کو ناہے جاتے ہین اور اپنے کلام کے اعتبار کے واسطے ایسے
جلیل القدر کو متہم کرتے ہین۔ مصرع ۔ چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد۔ اور حق تو یہ ہی کہ جو

حق تھا سو حق بین کے نزدیک ظاہر ہو گیا ॥ فقط ॥ پھر جب اس خبر کو جناب خان بہادر ممدوح نے سُنا تب سن کے فرمایا کہ لعنت ہو اُس جھوٹے پر کہ جو مسلمان پر ایسے اور ناشروع کی تہمت کرے بھلا مسلمان ایسے دین کی مٹانے والی بات کب زبان سے نکالیگا اور فرمایا کہ اصل حقیقت اسکی یہ ہی کہ دونون فریق کے لوگ ہمارے پاس آئے تھے جب دونون ایک ساتھ چلے تب ہمنے احتیاطاً ایک فریق کو اپنے پاس بٹھالا اور عبد الجبار کے گروہ کے لوگون کے ساتھ ایک کنسٹبل کر دیا تھا کہ اُسکو اُسکے مقام تک پہونچا دے اسکے سوا ہمنے کچھ حکم نہ دیا اور مولوی۔ فرید الدین صاحب پنجابی اور سید جلال الدین احمد اور منشی عبد الرزاق نے بھی جنکو خان بہادر ممدوح نے بٹھالا تھا یہی بات کہا وہ اخبار یہ ہی ॥

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ کے خواص بزرگون اور عوام لوگون کی خدمت مین خارجیون کی دغابازی کی ایک سچی خبر دیتا ہی کہ خواص لوگ عوام لوگون کو خارجیون کی دغابازی اور جعلسازی سے خبردار کرین اور عوام لوگ اُن خارجیون سے کنارہ کرین وہ خبر یہ ہی کہ چونکہ اس ملک بنگالے کے عوام لوگ خصوصاً شہر ڈھاکہ اور فریدپور اور بریسال اور ان شہرون کے قرب و جوار اور اطراف کے عوام لوگ اپنے دین اور مذہب اور دین کے عقائد سے واقف نہونے کے سبب اور ایمان اور عمل مین جو فرق ہی اُسکے نہ جاننے کے سبب سے خارجیون کے جال مین گرفتار ہو کے کلمہ گو مومن کو نماز نہ پڑھنے کے سبب سے کافر کہتے تھے اور اُسکے جنازے کی نماز نہ پڑھتے تھے اور جمعہ کی نماز کو جو بموجب مضمون تفسیر احمدی وغیرہ کے شعار اسلام مین سے یعنے اسلام کی نشانیون مین سے بہت بڑی نشانی ہی اور عیدین کی نماز کو اس ملک مین منع کرتے تھے اور مشائخ طریقت کے طریقہ مین داخل ہونے اور اُنکے ہاتھ پر بیعت کرنے سے منع کرتے تھے اور اس بیعت سے سخت انکار کرتے تھے اور ٹِڈّیون کو جنکو عربی مین فراش اور بنگلہ زبان مین پھرنگ کہتے ہین جرادسمجھ کے جسکو ہندی مین ٹڈی اور بنگلہ زبان مین ٹڈی پال کہتے ہین کھاتے تھے اور اُنکے سردار لوگ اپنے قوم کے لوگون سے باوجودیکہ غنی تھے صدقہ فطر کا آپ کے آپ کھاتے تھے اور کبھی قصور اور گناہ صادر ہونے کے سبب سے اُنکو جوتہ مارتے اور اُنپر جرمانہ کرتے تھے اور اُس مال کو آپ کھاتے تھے اور کبھی اُس مجرم کو وہ جرمانہ کا مال پھیر نہ دیتے تھے اور اپنی قوم کے سوا سب کو مسلمان نہ جانتے اور نہ اُنکا ذبیحہ کھاتے اور نہ اُسکے پیچھے نماز پڑھتے اور نہ اُنکو سلام کرتے اور نہ اُنکی مسجد مین جاتے بلکہ اہل سنت و جماعت کی بہت سی مسجدون کا منبر کھود ڈالا تا کہ اُسمین کوئی جمعہ کی نماز خطبہ نہ پڑھے اور اس فقیر نے خارجیون کے سردار حاجی شریعت اللہ

اور اُسکے بیٹے دودا میان کو اِن سب مذکور باتون کو کسی دینی کتاب سے دکھا دینے کے واسطے سخت پکڑا تھا سو کبھی دکھا نسکے آخر کو اِس گروہ کے ایک خلیفہ مولوی عبد الجبار نام کو بھی اِس خاکسار نے جہالو کا مٹی مین اُنھین سب مذکور باتون کو کسی دینی کتاب سے دکھا دینے کے واسطے سخت پکڑا تھا سو وہ بھی دکھا نسکا اور چند روز کے واسطے اپنا جان بچانے کو یہ کید اور مکر نکالا کہ تم بھی اِن مذکور باتون کے رد کا فتوا لکھو اور ہم بھی اِن مذکور باتون کے اثبات کا فتوا لکھین اور مکۂ معظمہ مین دونون فتوا بھیجا جاوے جو صحیح ہو کے آوے اُسپر ہم سب کوئی عمل کرین آخر کو اِس فقیر نے عربی زبان مین اُسکے سوال بموجب چھ فتوا لکھا اور اُسنے بھی اپنی قوم مین چند روز کی سرخروئی حاصل کرنیکے واسطے چھ فتوا لکھا اور اپنے فتوا مین اُسنے عجب تماشا کیا کہ چونکہ اپنی مذہب کی باتون کو کسی کتاب مین نہ پایا اور عربی بھی نہ جانتا تھا۔ تب مکۂ معظمہ کے مفتی نے جو اِن مذکور باتون کی رد مین فتوا لکھا تھا اُسی فتوا کی عبارت کو پانچ فتوون مین لکھا اِس کید سے کہ یہ عبارت تو آخر مفتی ممدوح کی ہے اِسکو دیکھتے دیکھنے کے ساتھ ہی صحیح لکھدینگے اسمین اگرچہ حاجی شریعت اللہ کی بات رد ہوجاوے گی مگر اسکو کون سمجھے گا ہم جاہلون سے کہتے پھرینگے کہ دیکھو ہمارا فتوا مکۂ معظمہ سے صحیح ہوکے آیا اور اِس کید سے ہم جاہلون دین کا برباد کرتے پھرینگے اور اُس بیت کا مضمون اُسکے حق مین کیا ٹھیک پڑا ہے بیت

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی | گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

الغرض اُسنے پہلے پانچ ہی فتوا لکھا تھا پھر پیچھے سے مصر کے بیان کا جو اُسنے چھٹھا فتوا لکھا ہے سو اُسکا حال اُس فتوا کے مقام مین بخوبی معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ اور اسقدر بے ادبی اور گستاخی کیا کہ فتوا کے آخر مین جہان مکۂ مکرمہ کے مفتی نے اپنا نام لکھا تھا وہان اُسنے بھی اپنا نام لکھا۔ تب اِس فقیر نے جب اُسکے فتوا کو دیکھا تو سراسر اپنے موافق پا کے اور اُسکی ملائی ہوئی عبارت کے رد کو اُسی فتوا مین دیکھ کے اُس سے کہا کہ اب دونون فتوا کے مکۂ معظمہ کے بھیجنے کی کچھ حاجت نہین ہم تمھارے فتوا کا ترجمہ کردین تم سب کو سنادو ہم بھی اور تم بھی اور سب لوگ تمھارے اِس فتوا پر عمل کرین تب اُسنے سوچا کہ ایسا کرنے مین تو آج ہی ہمارے مذہب کی جڑ کٹ جاتی ہے تب پھر چند روز حرام کا مال جمع کرنے کے واسطے دوسرا کید نکالا اور کہا کہ ایسا کرنے مین عوام لوگ شک مین پڑجاوینگے مکۂ مکرمہ مین بھیجنا مناسب ہو آخر کو یہ مشورہ قرار پایا کہ ہم دونون آدمی جناب قاضی مولوی شفیع الدین صاحب کی معرفت ان دونون فتوون کو مکۂ معظمہ مین بھیجین اور دونون آدمی خرچ بھی دین آخر ہم دونون شخصون نے اپنے اپنے فتوا کو جناب مولوی عبد الکریم صاحب نقشبندی

کے خادمون کے حوالہ کیا جناب ممدوح نے ہم دونون کے فتوا کو جناب قاضی صاحب موصوف
کے حوالہ کیا پھر ہم پیسال بنہالوکاٹھی سے آکے چار مہینے تک مقیم رہے اِس مدت تک نہ وہ آپ پیسال
مین آیا اور نہ اُسکے جانب کا کوئی آدمی اور وہ فتوا بھیجا گیا پھر اُسنے بڑی دلیری اور بڑی جرأت کیا کہ اپنے
لکھے ہوئے اُن چھ فتواؤن کو کہ اُنھین اپنا نام جعل کرکے لکھا تھا کہ مکہ معظمہ مین بھیجا اور مطلق نہ ڈرا کہ وہانکے
مفتی اپنی عبارت پہچانینگے تو ہمکو کیا کہینگے اور ہمارے حق مین کیا لکھینگے اور یہ بیت اُنکے حق مین
ٹھیک پڑی بیت چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد ❊ ہر گز نمی ہراسد از بادشاہ والا ❊ آخر کو وہانکے
مفتی نے اُسکے جعل کو پکڑا اور اُن فتواؤن پر جو عبارت لکھ کے اپنی مہر کیا اُن عبارتون کو سنو جس فتوا مین
مکہ مکرمہ کے مفتی نے مرشد کے ہاتھ پر بیعت کو درست اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی
لکھا تھا اور اُسکو عبدالجبار نے اپنا فتوا بناکے بھیجا تھا اُس فتوا پر مفتی ممدوح نے یہ عبارت لکھا ❊

الحمد لله رب العالمين رب زدني علما الجواب صحيح واصله لنا احبينا به على
سوال رفع الينا سابقا من الهند فلعل المجيب نقله ونسبه لنفسه والله
سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه الراجي لطف ربه الخفي جمال بن عبدالله
شيخ عمر الحنفي مفتي مكة المكرمة حالا كان الله لهما حامدا ومصليا ومسلما

جمال بن عبدالله
مفتي مكة المكرمة

اِس عبارت کا ترجمہ یہ ہی سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب سارے جہان کا اے میرے رب تو زیادہ کر میرا
علم یہ جواب صحیح ہی اصل اُسکی ہماری لکھی ہی ہمنے یہ جواب دیا تھا اُس سوال کا جو سابق مین ہمارے پاس
آیا تھا ہند سے سو ہوسکتا ہی کہ جواب دینے والے نے اُسی ہمارے فتوا کو نقل کیا ہی اور اُسکو اپنا لکھا کہا اور
اللہ سبحانہ تعالی بہت جانتا ہی حکم کیا اِس فتوا کے لکھنے کا امیدوار اپنے آپ کے پوشیدہ مہربانی کے جمال
بین عبداللہ شیخ عمر حنفی کے بیٹے حال کے مفتی مکہ مکرمہ نے اللہ اُسکو اور اُسکے باپ کو فائدہ دے اِس فتوا کو
اللہ کی تعریف کرکے اور رسول پر درود و سلام بھیج کے اور جس فتوا مین مفتی ممدوح نے ناڑ کاٹنے کو
قابلہ یعنے دائی کا پیشہ لکھا تھا اور اُسکو عبدالجبار نے اپنا فتوا بناکے بھیجا تھا اُس فتوا پر بھی مفتی ممدوح نے
وہی عبارت مذکورۂ بالا لکھا اور جس فتوا مین مفتی ممدوح نے اِس ملک مین جمعہ کی نماز کو درست لکھا تھا اور
عبدالجبار نے اُسکو اپنا فتوا بناکے بھیجا تھا اُس فتوا پر بھی مفتی ممدوح نے وہی عبارت مذکورہ بالا لکھا
اور جس فتوا مین مفتی ممدوح نے جراد کو حلال لکھا اور جراد کی تعریف اور اُسکے رنگ کا بیان ایسا لکھا کہ اُسسے

صاف چھنگا حرام ٹھہرا اور عبدالجبار نے اُسکو اپنا فتوا بنا کے بھیجا تھا اُس فتوا پر بھی مفتی ممدوح نے وہی عبارت مذکورۂ بالا لکھا اور مصر کی تعریف والے فتوا کا یہ حال ہی کہ مولوی عبدالجبار نے ہمارے پاس ایک استفتا بھیجا تھا اِس مضمون کا کہ مصر کی تعریف جو جمعہ درست ہونیکی شرط ہی حنفی مذہب کے علما کے قول مین سے صحیح قول بموجب کیا ہی تب اِس خاکسار نے درمختار اور جامع الرموز کے قول کے موافق صاحب ہدایہ کے دوسرے قول کو لکھا تھا اور مولوی عبدالجبار نے بھی مصر کی تعریف مین ایک فتوا لکھا اسمین صاحب ہدایہ کے پہلے قول کو غیر معتبر لکھا چونکہ اُس گروہ کو جمعہ کی نماز سے نہایت عداوت ہی اِس سبب سے اُس گروہ کے ایک شخص نے کہ نام اُسکا آگے معلوم ہوگا۔ ایک استفتا لکھ کے ہم دونون کے فتوا کے ساتھ مکہ مکرمہ کے مفتی ممدوح کے پاس گذرانا اِس شخص کے استفتا کی یہ عبارت ہی

ما قولکم دام فضلکم و نفعنا بعلومکم فی ھذین الجوابین ایھما صحیح مفتی بہ قوی معمول بہ وایھما غیر معتبر الذی افتی بہ شیخ عبدالجبار ام الذی افتی بہ شیخ کرامت علی سائلہ ابراہیم بن مولوی احسن اللہ اقید والجواب ولکم الثواب من مالک الوھاب

اُسکا ترجمہ یہ ہی۔ کیا ہی تم سب کا قول ہمیشہ رکھے اللہ تم سب کی بزرگی اور ہم سب کو فائدہ دے تمہارے علمون سے اِن دونون جوابون کے حق مین کہ اِن دونون مین سے کون صحیح مفتی بہ مضبوط ہی جسپر عمل کیا جاتا ہی اور اِن دونون مین سے کون غیر معتبر ہی جو فتوا دیا ہی شیخ عبدالجبار نے یا جو فتوا دیا ہی شیخ کرامت علی نے سوال کرنیوالا ہی اُسکا ابراہیم ابن مولوی احسن اللہ۔ فائدہ دو تم جواب دیکے اور تم لوگون کو ثواب ملے بادشاہ بخشنے والے کے پاس سے انتہیٰ ٭ تب مفتی ممدوح نے صاحب ہدایہ کے دوسرے قول کے فیر کہنے والے کی بات کی یاد کے واسطے بڑی تاکید کے ساتھ اِس عبارت کو لکھا الحمد للہ رب زدنی علما ھما قولان مصححان معتبران مذکوران فی معتبرۃ کتب المذھب والاکثر تصحیحا لھذہ ما اختیارہ صاحب الھدایۃ و تبعہ من بعدہ من المحققین واللہ سبحانہ و تعالی اعلم امر برقمہ الراجی لطف ربہ الخفی جمال ابن عبداللہ شیخ عمر الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ حالا کان اللہ لھما حامدا ومصلیا ومسلما

جمال بن عبداللہ
مفتی مکۃ المکرمۃ

اِس عبارت کا ترجمہ یہ ہے سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اے میرے رب تو زیادہ کر میرا علم مصر کی تعریف مین صاحب ہدایہ کے جو دو قول ہین سو وہ دونون قول صحیح ہین دونون معتبر مین دونون مذکور ہین حنفی مذہب کے معتبر کتابون مین اور مصر کی تعریف کے

مقدمہ مین صحیح زیادہ وہ بیان ہی جسکو صاحب ہدایہ نے اختیار کیا اور اُسکی تابعداری کیا اُن محقق لوگون نے جو اُسکے بعد ہوئے اور اللہ سبحانہ تعالی خوب جانتا ہی حکم کیا اِس فتوا کے لکھنے کا امیدوار اپنے آپکی پوشیدہ مہربانی کے جمال کا عبداللہ ابن شیخ عمر حنفی حال کے مفتی مکہ مکرمہ نے اللہ اسکو اور اُسکے باپ کو فائدہ دے اِس فتوا کو لکھا اللہ کی تعریف کرکے اور رسول پر سلام اور درود بھیج کے انتہی اللہ تعالے جزاے خیر دے مفتی ممدوح کو کہ عبدالجبار نے جو صاحب ہدایہ کے دوسرے قول کو غیر معتبر لکھا سو اُسکی مفتی ممدوح نے بڑی تاکید اور خوبی کے ساتھ رد کیا اور پانچ فتوا جو عبدالجبار نے لکھا تھا سو چونکہ وہ مفتی ممدوح کی عبارت تھی حاجی شریعت اللہ کی باتون کے رد مین اِسواسطے مفتی ممدوح نے صحیح لکھا اور عبدالجبار کے جال کو کھولدیا اور اُسکی خیانت کو ثابت کیا اور اِس مہر کے فتوا مین جو سائل نے ہمارا اور عبدالجبار کا نام لیکے استفتا کیا تھا سو عبدالجبار نے جس قول کو غیر معتبر لکھا تھا اُسکو مفتی ممدوح نے معتبر لکھا اور اُسکے فتوا کو رد کیا اور جس فتوا مین مفتی ممدوح نے اُس کلمہ گو کے حق مین جو کلمہ کے معنے نہین جانتا اور نماز وغیرہ عمل کو ادا نہین کرتا ہی کہ ایسا شخص ہم حنفی لوگون کے جمہور علما یعنے بیشمار عالمون کے نزدیک کافر نہین ہوتا اور اِس فتوا کو عبدالجبار نے اپنا فتوا بنا کے بھیجا تھا اور اپنے ہاتھ سے اپنے مذہب کی جڑ کھود ا تھا سو اُسپر مفتی ممدوح نے یہ عبارت لکھا

الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما الجواب المذکور منقول عن الفقیر اجیب بہ فی سوال رفع الینا سابقا ونقلہ المجیب ونسبہ لنفسہ وھذا الکذب وزور وبہتان وعدم امانۃ فی النقل فلیتق اللہ فاعل ذلک وعلیہ لما علیہ اھل العلم من ما اخذ علی العلماء ومن الامانۃ واللہ سبحانہ وتعالے اعلم امر برقمہ الراسخ لطف ربہ الخفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ حالا کان اللہ لھما حامدا ومصلیا ومسلما

اِس عبارت کا ترجمہ یہ ہی سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا ہی اے میرے رب تو زیادہ دے مجکو علم یہ جواب جو اوپر مذکور ہی سو منقول ہی اِس فقیر سے اِس جواب کو مین نے لکھا اُس سوال کے جواب مین جو سابق مین ہمارے پاس آیا تھا اور نقل کیا اُسکو اِس جواب دینے والے نے یعنے عبدالجبار نے اور اُسکو اپنا لکھا بنایا اور یہ جھوٹھ ہے اور جھوٹی بات اور بہتان ہے اور فتوا کی نقل کرنے کی امانت مین یہ اُسکا خیانت کرنا ہی سو چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اِس کام مین

جو فقہ کے عالمون پر کرنا شروع کیا ہی اور امانت مین خیانت کرنا شروع کیا ہی یعنے فتوا کے نقل کرنے
مین کہ یہ فلانے کا فتوا ہی سچ کہنا چاہیے اور ایک شخص کے فتوا کو دوسرے شخص کا فتوا کہنا یا کسی
کتاب کی عبارت کے نقل کرنے مین اُس کتاب کی بعضی عبارت کو اپنے مذہب کے خلاف پا کے
چبا رکھنا یا اپنی طرف سے اسمین کچھ زیادہ کرنا یہ نقل کرنے کی امانت مین خیانت کرنا ہی سو عبد الجبار نے
کیا تو اب اُسکے واسطے وہی سزا لائق ہی جو عالمون نے فقہ کی کتابون مین ایسے گناہ کرنے والے کے
حق مین لکھا ہی یعنی اگر وہ یہان ہوتا تو سزا پاتا اب چونکہ وہ یہان نہین تو مسلمان لوگ یقین کرین کہ وہ سزا
کے قابل ہی اور اللہ سبحانہ تعالے خوب جانتا ہے حکم کیا کہ اِس فتوا کے لکھنے کا امیدوار اپنے رب کی پوشیدہ
مہربانی کے جمال بن عبد اللہ ابن شیخ عمر حنفی نے جو حال کا مفتی ہی مکہ مکرمہ مین اللہ اُسکو اور اُسکے باپ
کو فائدہ دے اِس فتوا کو لکھا اللہ کی تعریف کرکے اور رسول پر درود اور سلام بھیجکے انتہی ۔

اب مکہ مکرمہ کے مفتی کے فتوا کے لفظ سے جو فائدہ نکلتا ہی اُسکو بھی سنو مفتی ممدوح نے جو چھوٹون مین سے
چارون کاغذ پر دستخط کیا ہی اُس مولوی عبد الجبار کا فائدہ نہ نکلا ہان اتنا فائدہ نکلا کہ مفتی صاحب نے
کھول دیا کہ عبد الجبار نے جعل کیا کہ ہمارے فتوا کو اپنا فتوا کہا اور یہ فائدہ نکلا کہ عبد الجبار کو عربی زبان
مطلق معلوم نہین صرف فتوا کی عبارت کی نقل کرکے اُسکو اپنا فتوا کہدیا اور یہ نہ سمجھا کہ اُس فتوا کا مضمون کیا
ہے اور یہ فتوا اُسکے سردار حاجی شریعت اللہ کی بات کے رد مین ہی تو اُس فتوا کو جو مفتی نے صحیح کہا
تو اُسکا فائدہ ہوا مثل مشہور ہے کہ بیل لگا تو کوسے سکے" باپ کا کیا فائدہ ہان بموجب اِس مصرع کے

عدو شود سبب خیر چون خدا خواہد

عبد الجبار کے فتوا لکھنے سے ہم حنفی لوگون کا فائدہ ہوا اور اُنہین سے ایک فتوا مین جو مصر کی تعریف
سمجھ مین آجانے کے واسطے مفتی ممدوح نے ہدایہ کے دونون قول کی تعریف کیا تو اُسکی حقیقت یہ ہی
کہ عبد الجبار نے اپنے گمراہ سردارون کی بات کا اعتبار کرکے ہدایہ کی دونون روایتون مین سے
ایک کو معتبر کہا اور دوسرے کو غیر معتبر تب اُسکی بات کو مفتی ممدوح نے رد کیا اور فرمایا کہ مصر کی تعریف
مین جو صاحب ہدایہ نے دو قول لکھا ہی سو اُسکے دونون قول صحیح اور معتبر ہین اور حنفی مذہب کی معتبر
کتابون مین لکھے ہین اور ہدایہ پر برات دیا اور اُسکی تعریف کیا سو صاحب ہدایہ نے مصر کی تعریف
مین یہ مضمون لکھا ہی کہ مصر جامع وہ مقام ہی کہ جہان بادشاہ اور قاضی یعنے حاکم ہو کہ احکام کو جاری
کرے اور حدون کو قائم کرے اور یہ روایت ہے

ابو یوسف رحمۃ اللہ سے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے روایت ہی کہ جن جن پر جمعہ فرض ہی جب وے

سب لوگ جمع ہون تو وہان کی سب سے بڑی مسجد مین نہ سماوین اور پہلے قول کو اختیار کیا کرخی رحمۃ
اور یہ ظاہر ہے اور دوسرے قول کو اختیار کیا ثلجی نے ۔ انتہی ۔ تو فقہ کے قاعدہ کے موافق جیساکہ
درمختار کی شروع مین لکھا ہے امام اعظم ورحمۃ اللہ کے قول پر فتوا ہوگا چنانچہ صاحب شرح وقایہ اور
درمختار اور جامع الرموز وغیرہ نے امام اعظم ورحمۃ اللہ کے قول پہ فتوا ہونے کا بیان کیا اور اگر
کوئی شخص امام ابو یوسف کے قول پر اڑ جاوے تب بھی کچھ ضرر نہین اور اس ملک مین جمعہ درست
ہوگا کیونکہ طحطاوی کا حاشیہ جو مراق الفلاح پر ہے اور وہ حاشیہ مولوی عبد الجبار کے پاس موجود
ہے اسمین یون لکھا ہے اور جان تو کہ بعض مولوی لوگون نے اس زمانے مین جمعہ کا درست نہونا
کہا ہے یہ سبب بیان کر کے کہ جمعہ ادا ہونے کے معنی کی شرط گم ہے اور وہ شرط مصر کا ہونا ہے
اور مصر مراد ہے اس شہر سے جسمین بادشاہ اور قاضی ہون کہ وے دونون احکام کو جاری کرین
اور حدون کو قایم کرین اور وے دونون گم ہین تو جمعہ درست نہوگا اور ظہر کی نماز پڑھنا متعین رہوگا
اور اس بعضے مولوی کی اس بات کے بہت سے رومی لوگون نے مان لیا سو اسکی حقیقت یہ ہے
کہ اس بعضے مولوی نے جو بات کہا ہے سو اسکا ایسا کہنا گمراہ کرنا ہے دین مین اسواسطے کہ حد جاری
کرنا احکام کا اور قایم کرنا حدون کا ایک طور پر دونون موجود ہے ۔
انتہی ۔ اور علاوہ اسکے خود عبد الجبار نے جو جمعہ کا فتوا مکہ مکرمہ مین بھیجا تھا اسمین مسلمان بادشاہ
نموجود ہونے کی صورت مین مسلمانون کے واسطے جمعہ اور عیدین کی نماز ادا کرنے کو دلیل کے
ساتھ درست لکھا اس بات کی تصریح اسی فتوا مین موجود ہے ۔
الغرض صاحب ہدایہ کے دونون قول پر عمل کرنے والون کے نزدیک اس ملک مین جمعہ درست
ٹھہرا اور اس بات کو علما خوب جانتے ہین کہ اگر صاحب ہدایہ کا دونون قول معتبر اور قابل عمل کے
نہوتا تو مقلد کو شک واقع ہونے کی اور جمعہ اور آخر ظہر دونون کے پڑھنے کا حکم دینے کی اور
دونون کو واجب کہنے کی کوئی وجہ تھی دونون کے پڑھنے کا بیان جامع الرموز اور درمختار اور
فتاوی سراجیہ اور فتاوی محیط اور فتاوی عالمگیری وغیرہ مین دیکھو اور دونون کے واجب
ہونے کا بیان جامع الرموز مین دیکھو تو ۔ اب زیادہ لکھنے کی حاجت نہین اسی قدر لکھنے سے اس
ملک مین جمعہ کا درست ہونا اور حاجی شریعت اللہ اور اسکے تابعدارون کا گمراہ ہونا بخوبی ثابت
ہوگیا اور انہین سے ایک فتوا مین جو عبد الجبار کو مفتی نے جھوٹھا اور خیانت کرنے والا کہا تو
اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک تو عبد الجبار نے ایک غیر شخص کے فتوا کو اپنا فتوا کہا اور دوسرے یہ کہ

سابق مین حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے کسی شخص نے اُنھین مفتی ممدوح سے جب یہ مکہ مکرمہ مین مدرس تھے تب قہستانی کی یعنے جامع الرموز کی ایک سو چھیالیس صفحہ کی عبارت مین سے آٹھ سطر جسنے اِس ملک مین ہر صورت مین جمعہ کا درست ہونا خوب ثابت ہوتا تھا چرا رکھ کے باقی لکھ کے سوال کیا کہ یہ سب عبارتین صحیح ہین یا نہین اور اُنپر عمل کرنا درست ہی یا نہین تب مفتی ممدوح نے اُسکی چوری کو پکڑا اور اُن چرائی باتون کو لکھدیا وہ فتوا ابھی یہان پر یسال مین موجود ہے پھر وہ عبدالجبار نے جو یہ چھپ فتوا بھیجا تھا تو جمعہ کے فتوا مین اُنہین آٹھون سطرون مذکور کو اُسنے بھی چرا رکھا اور اِس چوری کے سوا سینہ زوری بھی کر کے جو لفظ اُس مقام مین نہ تھی اُسکو بھی اپنی طرف سے داخل کیا اور مصر کی تعریفنا کے فتوا ایت ہدایہ کی دو روایت مین سے امام اعظم رحمۃ اللہ والی روایت کو کہ اُسکے مذہب کی جڑ کھودتی تھی چرا رکھا اور امام اعظم رحمۃ اللہ والی روایت کو غیر صحیح لکھا تب مفتی ممدوح نے اُسکی چوری کو پکڑا اور سب کے خبردار کرنے کے واسطے لکھا کہ عبدالجبار کے فتوا مین جو ابوحنیفہ کے قول کو غیر صحیح لکھا اور ابویوسف کے قول کو معتمد لکھا سو جھوٹھ ہی جیسا کہ ہمنے قریب ہی اوپر ذکر کیا اور اُسکی اِسی حرکت ناشائستہ کے سبب سے مفتی ممدوح کے بھی اوسکے حق مین جھوٹھا اور خائن وغیرہ باتین جو مذکور ہوئین لکھا اور نصیحت مذکور یہ ہے۔

نصیحت مشکوۃ مصابیح مین کتاب العلم کی تیسری فصل مین عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو حدیث روایت ہی اُسکا ترجمہ یہ ہی کہا عبداللہ ابن مسعود نے کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ نے سیکھو تم لوگ علم کو اور اُسکو لوگون کو سکھاؤ اور سیکھو تم لوگ احکام کے فرایض کو یا علم فرایض کو اور اُسکو لوگون کو سکھاؤ گے سیکھو تم لوگ قرآن کو اور اُسکو لوگون کو سکھاؤ اِسواسطے کہ مین ایک مرد ہون کہ میری وفات ہوگا اور علم قریب ہی کہ لے لیا جاویگا اور ظاہر ہونگے فتنے اور آزمایشین یہانتک کہ اختلاف کرینگے دو شخص ایک فرض کے حکم مین سنت اور نفلون کا تو کیا ذکر ہی وے دونون نہ پاوینگے ایسے کسی ایک شخص کو کہ فیصلہ کردے اُن دونون شخصون کے درمیان مین ۔۔ انتہیٰ ؛

سو مخبر صادق صلعم نے جو آنے والی بات کی خبر دیا تھا سو وہ سچی ہوئی اور تم سب مسلمانون نے حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے خلیفہ عبدالجبار کے اور ہمارے معاملہ مین دیکھا سو اب تم لوگونکو فتنہ سے بچانے کے واسطے کچھ سوالین لکھ دینے مین اِسی سے اُن لوگون کو لاجواب کرو اور سچ اور جھوٹھ کو پہچانو اور اِس گروہ کو چھوڑکے سنت وجماعت کے گروہ مین مل جاؤ اور کل تاریخ آٹھوین ماہ صفر روز یکشنبہ سنہ ۱۲[illegible] ہجری مطابق تاریخ ۱۹ ماہ اساڑھ سنہ [illegible] بنگلا کو جو شہر بریسال مین مجلس

ہوئی تھی تم لوگ تو دیکھ چکے اور سن چکے کہ مکہ معظمہ کا فتوا پڑھنے کے بعد عبدالجبار نے بے نمازی کلمہ گو کے جنازے کی نماز کو درست کہا اور تمرید ہونے کو درست کہا اور اپنے ہاتھ سے ناڑ کاٹنے کو باپ ماں پر واجب ہونے کا انکار کیا اور اسکو قابلہ کا پیشہ کہا اور ہمنے قابلہ کے معنے دائی کہا اور ابراہیم اور عبدالجبار نے مشورہ کرکے قابلہ کے معنے جنائی لینے وحرونی کہا اور اس ملک مین جس قسم کا پھنگا لوگون کو کھلایا تھا شہر کے کوتوال مولوی محمد فاضل صاحب نے اُس قسم کا پھنگا لاکے عبدالجبار کے ہاتھ مین دیا تب عبدالجبار نے اُسکو حرام کہا اور جمعہ کے فتوا کا جو بڑا دعوی کرتا تھا سو اُس فتوا کو چھپا ڈالا اور مجلس مین کہا کہ وہ فتوا کھو گیا اول تو اُس چھپانے ہی مین اُسکا فریب کھل گیا اور دوسرے یہ کہ جب دوسرا فتوا مکہ مکرمہ کا جمعہ کے مقدمہ کا اُس مجلس مین پڑھا گیا تب لاچار ہوکے جمعہ کو جائز کہا تو ہر صورت مین حاجی شریعت اللہ اور عبدالجبار کی بات کل جھوٹی ہوگئی اور یہ سب حال اُسکا محضرنامہ سے دریافت ہوا تو اب جھوٹے کے گروہ مین رہ کے دنیا کی فضیحتی اور رسوائی اور آخرت کے عذاب کو اپنے اوپر پسند کرنا عقلمندی اور دینداری کے سراسر خلاف ہی۔ اب سنو وہ سوال یہ ہے۔

پہلا سوال اُن لوگون سے پوچھنا چاہیے کہ تم لوگون مین یہ بات جو جارہی ہی کہ اپنے شاگردون کا مقدمہ فیصل کرتے ہو اور اُنکو جوتہ مارنے اور اُنسے جرمانہ لیتے ہو یہانتک کہ سنتو سنتو جوتہ مارنے اور سو سو دو دو سو روپیہ جرمانہ لینے کی نوبت پہونچتی ہے اور وہ شاگرد کسی حاکم کے پاس نالش نہین کرتا تو اب تمھارے مقرر کیے ہوئے امیر کی حکومت مین تمھارے قاعدہ کے موافق کیا بات باقی رہگئی ہے جو جمعہ نہین پڑھتے سبحان اللہ جوتہ مارنے اور روپیہ کمانے کے واسطے حاکم بنتے ہو اور اپنی حکومت مین جمعہ کو مٹاتے ہو اور اُنکے دنون پر مہر ہو جانے کو پسند کرتے ہو۔

دوسرا سوال۔ کلمہ گو بے نمازی کے اسلام ثابت کرنے کے فتوا کے مضمون کے مقدمہ مین سوال ہی حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے کہ اس فتوا مین عبدالجبار نے اس کلمہ گو کے حق مین جو کلمہ کے معنے نہین جانتا اور نماز وغیرہ عمل کو ادا نہین کرتا لکھا ہی کہ ایسا شخص ہم حنفی لوگون کے جمہور علما یعنی بیشمار علما کے نزدیک کافر نہین ہوتا اور ایسے شخص کے مسلمان ہونے کی دلیل حدیث سے لایا ہی تو حاجی شریعت اللہ جو بے نمازی کے جنازہ کی نماز کو منع کرتے تھے اُنکی [illegible]

سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اے میرے رب تو زیادہ دے مجکو علم یہ جواب
جو اوپر مذکور ہی سو منقول ہی اس فقیر سے اس جواب کو مین نے لکھا اُس سوال کے جواب مین
جو سابق مین ہمارے پاس آیا تھا اور نقل کیا اُسکو اس جواب دینے والے نے یعنی عبدالجبار نے
اور اُسی کو اپنا لکھا بنایا اور یہ جھوٹھ ہی اور جھوٹی بات اور بہتان ہی اور فتوا کے نقل کرنے کی
امانت مین یہ اُسکا خیانت کرنا ہی سو چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اس کام مین جو فقہ کے عالمون
پر کرنی شروع کیا ہی اور امانت مین خیانت کرنی شروع کیا ہی تو اب اُسکے واسطے وہی سزا
لائق ہی جو عالمون نے فقہ کی کتابون مین ایسے گناہ کرنے والے کے حق مین لکھا ہی ✤ انتہیٰ ✤
سو مفتی ممدوح کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہی کہ عبدالجبار جھوٹھا ہی اور فتوا کے نقل کرنے
یعنی بیان کرنے مین خیانت کرنے والا ہی تو اب جو فتوا کہ مکہ مکرمہ سے عبدالجبار لایا ہی اور کہتا ہی
کہ یہ مکہ مکرمہ کے مفتی کا فتوا ہی تو مفتی ممدوح کے فتوا کے مضمون بموجب عبدالجبار پر شبہہ کر سکتے ہین
یا نہین ✤ اور عبدالجبار کی عبارت جو حاجی شریعت اللہ کی بات کو جھوٹی کرتی ہے اور مفتی ممدوح
کے فتوا کی عبارت جو عبدالجبار کو جھوٹھا اور خائن کہتی ہی تو اس صورت مین حاجی شریعت اللہ
کے گروہ کے لوگ جیتے یا ہارے ✤ اب عبدالجبار کا ایک عجیب اور غریب مکر سنو کہ جب ہمنے
مفتی ممدوح کے اُس فتوا مذکور کے معنی لوگون کو سنایا تب اُسکے شاگردون نے اُسکو پکڑا کہ
کہ تمکو مکہ کے مفتی نے جھوٹھا اور خائن لکھا اُسکا کیا سبب ہی تب عبدالجبار نے کہا کہ تم لوگون
نے سمجھا نہین مفتی ممدوح نے ہمکو اپنا فرزند اور شاگرد سمجھ کے اپنا سارا علم ہمارے پاس
امانت رکھا اور سپرد کیا اور فتوا دینے کا ہمکو اختیار دیا باوجود اسکے جو ہمنے اُنسے فتوا پوچھا
تو اس بات پر ہمکو تنبیہ لکھا کہ ہمنے تو تمکو اختیار دیا اور سارا علم تمہارے پاس امانت رکھا باوجود
اسکے تم ہمسے فتوا پوچھتے ہو تو یہ امانت مین خیانت ہی پھر اس جھوٹے جاہل کے اجاہل شاگردون
نے اسکی اس بات کو مان لیا اور مخبر صادق صلعم کی خبر سچی ہوئی کہ اس جاہل کو جب لوگون نے
اپنا سردار بنایا تب وہ آپ بھی گمراہ ہوا اور لوگون کو بھی گمراہ کیا۔ اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ جب سے
اس جھگڑے مین جسکا بیان محضرنامہ سے معلوم ہو چکا عبدالجبار کی بالکل بات جھوٹی ہوئی تب سے
جنکو حق سبحانہ نے سعید پیدا کیا ہی وے لوگ تو ہزارون نے خارجی مذہب سے توبہ کیا اور جنکو
شقی پیدا کیا ہے وے لوگ کہتے ہین کہ آگے تو ہمکو شک بھی تھا اب تو حق کھل گیا اب ہم اپنے
جیسا پہلے اور زیادہ مستعد ہوتے [illegible] گے اور جمعہ اور عیدین کی نماز اور بے نمازی کا جنازہ بھی

رہ پڑھین سگے الغرض ہمنے جو تزکیۃ العقائد مین مہرقل نصرانی اور حی ابن اخطب یہودی کا حال لکھا ہی سو ان گمراہ فرقون کا ویسا ہی حال ہوا۔ نعوذ باللہ من ذالک ✦✦

تیسرا سوال۔ مرشد کے ہاتھ پر بیعت درست ہونے کے فتوا کے مضمون پر سوال ہی حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے کہ اس فتوا سے مشایخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرنا عموماً ثابت ہوتا ہے اور خواص کے واسطے جو خاص بیعت کی شرط لکھا ہی تو وہ شرط حاجی شریعت اللہ مین موجود تھی یا نہین اگر موجود تھی تو اُسکا مرشد کون ہے اُسکا نام بتاؤ اور اگر وہ شرط موجود نہ تھی تو وہ عوام مین سے تھا اُسکا اپنا مرشد اور اُستاد کہنا اور جاننا درست نہین اور حاجی شریعت اللہ جو مشایخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو عموماً منع کرتا تھا تو اُسکی بات اس فتوے سے رد ہوئی یا نہین اور اس فتوا مین پہلے آپ ہی لکھا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ مین بیعت جہاد اور اسلام اور رضوان کی تھی اور پھر آپ ہی لکھتا ہی کہ آنحضرت کافر اور مشرک کو توبہ کے وقت بیعت نہ کرتے تھے جو ایسا کرے سو بدعتی جاہل ہی سو اُسمین اپنی بات کو آپ ہی رد کرتا ہی یا نہین اور اس فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی۔ اب جاننا چاہیئے کہ جو بیعت کہ عوام لوگ کرتے ہین اُسکو حضرات صوفیہ کی بولی مین خرقہ تبرک کا لینا بولتے ہین اور جو بیعت کہ خواص لوگ کرتے ہین اُسکو خرقہ ارادت کا لینا بولتے ہین سو ان دونون قسم کی بیعت سمجھ مین آنے کے واسطے عوارف المعارف کے بارھوین باب مین کا یہ ایک مضمون کفایت ہے وہ یہ ہے فرماتے ہین لیکن خرقہ تبرک کا جو ہی سو اُسکو وہ شخص طلب کرتا ہی جسکو صوفیہ کی وضع اور چال سے برکت حاصل کرنا مقصود ہے اور ایسے شخص سے مرشد کی صحبت کی شرطین طلب نہ کیجا وین گی بلکہ اِسکو تاکید کی جاوے گی کہ حدود اور احکام شرع پر ہمیشہ قایم رہے اور اس گروہ کے ساتھ میل رکھے تا کہ اُنکی برکت اسمین بھی آجاوے اور اُنکی چال اور طریقہ سیکھ جاوے تب قریب ہی کہ یہ بات مرید کو خرقہ ارادت پہننے کی قابلیت کے درجہ مین چڑھاوے اسواسطے خرقہ تبرک کا ہر طالب کو دیا جاتا ہی اور خرقہ ارادت کا سواے مرید صادق خرقہ ارادت کی خواہش کرنے والے کے ہر ایک کو دینا منع ہی۔

چوتھا سوال جس فتوا مین ناڑ کاٹنے کو دائی کا پیشہ لکھا باپ پر واجب نہ لکھا سو اُسکے مضمون بموجب سوال ہے حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے لوگون سے کہ اس فتوا مین ناڑ کاٹنے کو دائی کا پیشہ لکھا اور انہی ہاتھ سے باپ ماکو ناڑ کا کاٹنا واجب نہ لکھا سو یہ فتوا حاجی شریعت اللہ کی بات

کو رد کرتا ہی یا نہین اور اسی فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی۔
پانچوان سوال۔ اِس ملک مین جمعہ درست ہونیکے فتوا کے مضمون بموجب سوال ہی حاجی شریعت اللہ
کے گروہ کے لوگون سے اس فتوا مین عبدالجبار نے جامع الرموز کی ایک سو چھیالیس صفحہ کی عبارت مین
سے آٹھ سطر جنسے اِس ملک مین ہر صورت مین جمعہ کا درست ہونا خوب ثابت ہوتا تھا چرا رکھا ہے
اور باوجود اِسکے اِس ملک مین جمعہ کا درست ہونا اور مسلمانون کو اپنے نماز پڑھنے کے واسطے ایک
امام مقرر کرنا بھی لکھا ہی اور اِس بات کو دل کی تسکین لکھا ہی سو یہ فتوا حاجی شریعت اللہ کی بات کو
رد کرتا ہی یا نہین اور اِس فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی۔
چھٹا سوال۔ ٹڈی کے حلال ہونیکے مضمون بموجب سوال ہی۔ حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے
کہ اِس فتوا مین جراد کو حلال لکھا ہی جسکو ہندی مین ٹڈی اور بنگلا زبان مین پنگ پال کہتے ہین۔ اور
اُسکی پیدائش کی عجب صورت لکھا ہی اور اُسکا تین ہی رنگ حصر کرکے لکھا ہی زرد سفید سرخ اور فراشا
کہ جسکو ہندی مین پھنگا اور پتنگا اور بنگلا زبان مین پھڑنگ کہتے ہین اور تینون مذکور رنگ کے سوا
اُسکا رنگ ہوتا ہی اور اُسکی پیدائش بھی جراد کے خلاف ہوتی ہی حلال نہین۔ یہ بات حاجی شریعت اللہ
کی باتون کو رد کرتی ہی یا نہین اور اِس فتوا کو جو مفتی ممدوح نے صحیح لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی؟
ساتوان سوال۔ مصر کی تعریف کے فتوا کے مضمون بموجب سوال ہی حاجی شریعت اللہ کے
گروہ کے لوگون سے عبدالجبار نے مصر کی تعریف مین ہدایہ مین جو دو قول لکھا ہے سو اسمین سے
ایک ہی قول کو اپنی دلیل مین لکھا اور اسکو صحیح کہا اور دوسرے قول کو صاف غیر معتبر لکھا تب
مفتی صاحب نے اِسکی بات رد کرنے کے واسطے ہدایہ کے دونون قول کو صحیح اور معتبر لکھا تو مفتی
صاحب کے لکھنے سے عبدالجبار کی بات رد ہوگئی یا نہین اور مفتی ممدوح نے اِس فتوا کو جو صحیح
لکھا تو کس گروہ کی جیت ہوئی فقط۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار نامہ

فقیر کرامت علی جونپوری سارے مسلمان بھائیون کی خدمت شریف مین بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ کے
بطور اشتہار کے عرض کرتا ہی کہ فقیر جو اِس خط مین تم مسلمانون کے دین اور مال اور عزت کے برباد
کرنیوالے دشمن کی برائی بیان کرتا ہی سو تم لوگ اِس فقیر سے ہرگز ناراض نہو بلکہ دل و جان سے
خوش ہوکے ہماری نصیحت کو سنو کیونکہ نصیحت کا سننا نیک بختی کی نشانی ہی حضرت خواجہ حافظ شیرازی

قدس سرہ فرماتے ہین۔ بیت نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند٭ جوانان سعادتمند
پند پیر دانا را٭ یعنے نصیحت کو سن لے اے میرے پیارے کیونکہ نیکبخت جوان لوگ بوڑھے دانا کی
نصیحت جان سے زیادہ دوست رکھتے ہین نصیحت۔ جیساکہ کوئی اندھیرے مین کالے سانپ کو پھول کا
ہار سمجھ کے دھوکے سے گلے مین ڈال لے اِس ملک بنگالے کے عوام لوگون کا بعینہ ایساہی حال
ہوگیا تھا اُسکا بیان یہ ہی کہ اِس ملک کے عوام لوگ بسبب بے علمی کے اور اپنے عقائد سے واقف نہونے کے
سبب سے اور عالمون سے ملاقات نہونیکے سبب سے خصوصًا جو لوگ کہ اِس ملک بنگالے مین شہر سے بہت دور
گانؤن یا سمندر کے کنارہ اور چڑ پر رہتے ہین وے لوگ اپنے دین اور مذہب سے کچھ واقف نہ تھے
سو ایسے عوام لوگون کو حاجی شریعت اللہ اور اُسکے خلیفون نے بڑا کام جو خلاف شرع کے ہی سو تعلیم
کیا اور نیک کام جو موافق شرع کے ہی سو اُنسے چھڑادیا اور یہ آیت جو منافقون کے حق مین ہی
سو اُنکے حق مین ٹھیک پڑی فرمایا اللہ تعالےٰ نے دسوین سیپارہ سورۂ توبہ مین اَلْمُنَافِقُوْنَ
وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ
منافق مرد اور عورتین سب کی ایک چال ہی سکھاوین بات بری اور منع کرین بھلے کام سے٭ انتہیٰ
اور یہ بات تمپر خوب ظاہر ہی کہ ہم ہین اکیلے حاجی شریعت اللہ کی برائی بیان نہین کرتے ہین بلکہ
مکہ معظمہ کے مفتی لوگون کے سابق کے سارے فتون سے اور خود حاجی شریعت اللہ کے گروہ کے خلیفہ
عبد الجبار کے منگائے فتون سے اُسکی برائی جو ثابت ہوچکی ہی بلکہ پر یسال مین مٹھکسا کے روز
خود عبد الجبار نے جو ہزارون خواص اور عوام کے روبرو حاجی شریعت اللہ کی سکھائی بری باتونکا
رد لکھ کے کاغذ پر دستخط کردیا اور وہ کاغذ ہمارے پاس موجود ہی اُس سے بھی اُسکی برائی خوب
کھل گئی اور کسی پر پوشیدہ نہ رہی مصرع۔ نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا یعنی وہ بھید
پوشیدہ کسی طرح رہیگا جسکے بیان کیواسطے محفلین آراستہ کرین تو اب ہم جو اُسکی برائی بیان کرتے
ہین تو ہمارا کیا قصور ہی بلکہ اسمین ہم ثواب پاوینگے کیونکہ ایسے شخص کی برائی نام لیکے بیان کرنے کا
حکم حدیث مین ہی جسکا ذکر ہمنے عقائد تمہید حجت قاطعہ کے شروع مین کیا اب اُسکی برائیان نقل
لکھتے ہین سو کہ کلمہ گو بے نمازی کا جنازہ منع کردیا اور مرید ہونے اور عیدون مین جانے اور مسلمانون
کے ساتھ نماز پڑھنے کو منع کردیا اور یہ سب نیک کام کا منع کرنا ہی اور خدا جانے اپنے شاگردون
کو کیا بری بات تعلیم کرکے اُنکی نماز کو ناقص اور لولی لنگڑی کردیا کہ مسجد کے ہوتے نماز باہر
پڑھ لیتے ہین اور ... کے موجود ہوتے اور قیام کی طاقت رکھتے ہوئے کنارہ پر بیٹھے ہی

ڈینگی مین بیٹھ کے نماز پڑھ لیتے ہین اور دونون ہاتھون پر سجدہ کرتے ہین اور ایسی تعلیم برا کام ہی اور
اِس ملک مین جو کبھی نماز نہ پڑھ لیتا تھا سو عیدین کو منع کر کے جو کچھی نماز کی جڑ باقی تھی اُسکو بھی کھود ڈالا
اور یہ نیک کام کا منع کرنا ہی اور اسلام کی نشانی جمعہ اور عیدین کی نماز کو جو نیک کام ہی سو اُسکو بھی
منع کر دیا اور جامع الرموز مین ستر عورت کے بیان مین ناڑ کاٹنے کو دائی کا پیشہ لکھا ہی سو دائی
سے لڑکے کا ناڑ کٹانا منع کر دیا اور یہ نیک کام کا منع کرنا ہی اور بھنگا کھانے کا حکم دیا اور کلمہ گو
بے نمازی کا جنازہ نہ پڑھنا تعلیم کیا مسلمان کو جوتہ مارنا اور اُسنے جریانہ لینا تعلیم کیا اور یہ سب
برا کام سکھانا ہی اور سارے جہان کے سنت وجماعت عالمون کی بات کو نہ سننا تعلیم کیا اور اپنے
گروہ کے سوا دوسرے کو نہ سلام کرنا اور اُنکو مسلمان نہ جاننا تعلیم کیا اور یہ سب برا کام سکھانا ہی
اور کم بختی کے مارے عالمون کے مقابلہ مین یہ لوگ کبھی نہوتے تھے اور باوجودیکہ اِس گروہ کے
رد کا بہت سا فتوا مکہ مکرمہ سے آیا اُن سب فتوا اُن کو یہ گروہ نہین مانتے فقط چند روز اپنا جان بچانے
کو عبد الجبار کہتا پھرتا کہ اب جمعہ کے منع کا فتوا مکہ مکرمہ سے ہم منگا دیتے ہین اُسپر سب کوئی عمل کرینگے
پھر جب وہان سے فتوا آیا تب جھوٹھ مشہور کرتا اور پکارتا پھرا کہ ہماری سب بات مکہ مکرمہ سے سچ ہوکے
آئی ہی اور جمعہ کی نماز کا منع وہان سے لکھ کے آیا ہی پھر جب اساڑھ کی اُنیسوین تاریخ روز یکشنبہ
سنہ ۱۲۷۳ بنگلا مطابق سنہ ۱۲۸۳ ہجری مین شہر بریسال مین بہت سے عالمون کے روبرو بیٹھک ہوئی اور
مکہ معظمہ کا فتوا پڑھا گیا تو اُس سے اُس گروہ کے خلیفہ عبد الجبار کی سب بات جھوٹی ہوئی اور جمعہ
کے فتوا کا جو بڑا وعدہ کرتا تھا سو اُسکو اُس مجلس مین چھپا ڈالا کہا کہ وہ کھو گیا اور اُسمین اُسکا
جھوٹھ کھل گیا کیونکہ بھلا اپنی سچی دلیل کون چھپاتا ہی سو تم لوگ محضر نامہ کے مضمون سے ہزارون
آدمی کے روبرو اُسکے جھوٹے ہو جانے کو دریافت کر کے اُسکے گندے اور جھوٹے مذہب
کو گھن کر کے اپنے حنفی مذہب پر قایم ہو جاؤ اور ہماری بات کے جمع ہونے کا گواہ محضر نامہ
ہی اور اگر عبد الجبار یا اُس گروہ کا کوئی خلیفہ جس گانون مین جاوے اور کہے کہ ہم جیتے ہین
تو وہان کے لوگ کہین کہ تم اگر جیتے ہو تو تمھارے پاس کیا دلیل ہے کہ تم بغیر دلیل کے لیے ہوئے
رات ہی کو چپکے بریسال سے کسواسطے چلے آئے اور اُسکی جھوٹھی بات ہرگز نہ سنین اور یقین
جانین کہ جب یہ فرقے ہزارون خواص اور عوام لوگون کے روبرو کے فیصلہ کو اُلٹا سناتے ہین
تب کتاب کے مضمون کو جسکو ہر کوئی نہین سمجھتا اُلٹا کر کے سنانا کون مشکل ہی جیسا کہ مکہ مکرمہ کے
فتوا کے معنی کو اُلٹ کے اُس سے اپنی جیت مناتے تھے اور اُسی فتوا مین اُنکی ہار لکھی تھی

اور اُسی فتوا کے مفتی کھلنے سے وے فرقہ ہارے اور چونکہ عبد الجبار اور اُسکے گروہ نے مکہ معظمہ سے
فتوا آنے پر حصر کیا تھا اور اب اپنے حصر کیے ہوئے مکہ کے فتوا سے وے لوگ ہار چکے ہین تو اب
قیامت تک اُنکو اہل سنت و جماعت سے پھر بحث اور تقریر کا مُنھ نہ باقی رہا بلکہ اب جو اپنے حصر کیے
ہوے فتوا کا حکم نہ مانین گے اور اُسے خلاف لوگون کو تعلیم کرین گے تو اُنکی اِس بات کے رد
کرنے والے تمام جہان کے مسلمان لوگ ہین بلکہ مسلمان سوا بھی سارے آدمی ہین اور ایسے آدمی
کو تمام جہان کے لوگ بہت جلد کہتے ہین اور اُس گروہ کے لوگون نے جو غریب مسلمانون پر طرح طرح
کا ظلم کیا تھا کہ کلمہ گو کے جنازے کی نماز اور جمعہ اور عیدین کی نماز کو منع کر کے اُنکا دین برباد کیا تھا اور
جرمانہ لیکے اُنکا مال برباد کیا تھا اور اُنکو جوتا مار کے اور ہزارون عوام اور خواص کے روبرو آپ
جھوٹھا بن کے اُنکی عزت بھی برباد کیا اور کلمہ گو بے نمازی کی لاش کو جنازہ کی نماز نہ پڑھ کے
گھسٹوا کے جنگل مین پھکوا دیا یا حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے آجتک کسی قوم نے ایسی بیرحمی
اور ظلم مردے پر نہ کیا اِس سبب سے اُس گروہ پر اب آفت آنی شروع ہوئی ہر ایک آفت یہ کہ اُس
گروہ کے خلیفہ لوگ ہمیشہ طرح طرح کا فریب کر کے شہر مین اور عالمون کے روبرو ہرگز نہین آتے
تھے سو ابکی بار بریسال مین پھنس گئے اور آپ بھی رسوا اور ذلیل ہوے اور اپنے تمام گروہ کی بھی
ذات مارا اور اِس سے بڑی کیا آفت ہو گی دوسری آفت یہ ہے کہ مکہ معظمہ سے جتنا فتوا حاجی لوگ
لاتے ہین سب مین اِس گروہ کا رد ہوتا ہے یہانتک کہ خود عبد الجبار کی جانب کے لوگ جو فتوا
لائے سو اُس گروہ کا رد اُسمین سب سے زیادہ ٹھہرا اور وہان کے مفتی نے عبد الجبار کو جھوٹھا
اور مفتری اور امانت مین خیانت کرنے والا لکھا یہ آفت بھی کم نہین ۔ اور تیسری آفت یہ ہے کہ اُس
گروہ کا پرانا خلیفہ مولوی احسن اللہ ہجرت کا بہانہ کر کے مکہ معظمہ مین جا کے رہا تھا اور اپنے گروہ
کے لوگون کی وہان وکالت اور دلالی کرتا تھا اور وہان جب پکڑا گیا تب اقرار کیا کہ ہم اُس گروہ
کے نہین ہین اور چھپ چھپ کے وہان فساد کرتا تھا مسلمانون سوچو تو جو مذہب کہ مکہ معظمہ مین چھپانا
پڑے اُس مذہب سے گندہ کوئی مذہب نہین آخر کو وہان سے عالم الغیب نے اُسکو نکال دیا اور
وہ بنگالے مین آ کے مر گیا اِس حالت کو دیکھ کے اور سن کے مسلمان لوگ عبرت پکڑین یعنے ڈرین
اور اپنے دل مین کہین کہ اللہ تعالے ہمکو ایسی آفت سے محفوظ رکھے اور اُس گندے مذہب سے
توبہ کرین تاکہ دنیا اور آخرت کی آفت اور عذاب سے بچین ٭ اور چوتھی آفت یہ ہے کہ اُگے
اُسکے گروہ کا ادنی آدمی باوجود ہزار سمجھانے کے اپنی گمراہی سے باز نہ آتا تھا اور اب اُس

بیٹھک کے روز سے اُسکے گروہ کے خلیفہ اور عوام لوگ اس فقیر سے ہر روز بدل معتقد ہوکے بیعت کرتے جاتے ہین اور قریب ہی کہ خارجی مذہب اب مٹ جاوے اب یہ مضمون مسلمانون پر پوشیدہ نرہے کہ عبدالجبار کی سب بات جب بریسال مین حاضران مجلس کے روبرو جھوٹھی ہوگئی تب وہ جھوٹھا اور ذلیل ہوکے چھپ کے رات کو بریسال سے چلا گیا اور مشہور ہے کہ اب وہ جابجا کہتا پھرتا ہی کہ بریسال مین ہمنے اور مولانا صاحب سے یعنے اس فقیر سے بحث ہوا اور بڑی بڑی بھاری بھاری کتابون سے ہمنے انکو قابل کردیا اور عوام لوگ کہتے ہین کہ عبدالجبار کو بڑا علم ہی کہ اتنے بڑے زبردست عالم سے مقابلہ کیا سو اس بات کی حقیقت یہ ہی کہ بریسال مین جیسے اُسنے بحث کی بیٹھک ہوئی تھی صرف اسواسطے بیٹھک ہوئی تھی کہ مکہ مکرمہ کے مفتی کے فتوا سے جو بات سب عالمون کے نزدیک ثابت ہوا سپر جب لوگ عمل کرین سو جو کچھ ثابت ہوا سو تحضرنامہ سے معلوم ہوا بھلا عبدالجبار کو اسقدر علم کہان جو کسی عالم سے گفتگو کرسکے اسکو تو اسقدر بھی علم نہین کہ مفتی ممدوح نے جو اُسکو جھوٹھا اور عاشق لکھا ہی اُس فتوا کو لے کے عالمون کے روبرو کسواسطے بیٹھا اور رسوا ہوتا بس اُسکی بے علمی ذہن نشین ہونے کے واسطے اسقدر کفایت ہے اب ایک بات عجیب اور غریب اور بھی سنو کہ عبدالجبار نے جب دیکھا کہ مکہ مکرمہ کے فتوا اور بریسال کے عالمون کے فیصلہ کے سبب سے وہ خود بھی رسوا ہوا اور اُسکا مذہب بھی مٹنا چاہتا ہی تب جھنجھلا کے کہنا شروع کیا کہ ڈیبوتی صاحب وغیرہ سب مولوی لوگ مولانا صاحب کے گروہ کے ہین اور مکہ معظمہ کے مفتی صاحب رشوت لیتے ہین یعنے رشوت لیکے مولانا صاحب کی بات کو سچی کیا اور ہماری بات کو جھوٹی کیا اور یہ بات کہنے مین شرماتا نہین اول تو فتوا اُسکے گروہ نے لکھوایا تو ہماری طرف سے رشوت کسنے دیا اور دوسرے یہ کہ بیٹھک کے پہلے مکہ کے مفتی کا فتوا سچا تھا اور مفتی نے رشوت بھی لیا تھا بیٹھک کے بعد سے یہ سب کیا آفت آئی کہ مفتی نے رشوت بھی لیا اور اُسکی بات کو جھوٹھی بھی لکھا سو اُسکی حقیقت یہ ہی کہ ایسی بات کا منھ سے نکالنا اُسکے مذہب کے مٹنے کی نشانی ہی حضرت مولوی قدس سرہ فرماتے ہین۔ **بیت** — چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد یعنے جب اللہ تعالے کسی کا پردہ فاش کرنا اور بیعزت کرنا چاہتا ہے تب اُسکے دل مین پاک لوگون پر طعنہ کرنے کی خواہش پیدا کرتا ہی مسلمانون سوچو تو پہلے تو بیٹھک کے بعد ابھی بریسال مین اپنے شاگردون کو اپنی جیت کے کاغذ پر انھین ڈیبوٹی صاحب بہادر اور انھین مولوی لوگون کی مہر کرا کے دینے کا وعدہ کرکے دلاسا دیا تھا اور ہم لوگون پر تہمت لگاتا تھا کہ یہ لوگ مکہ معظمہ کا

فتوا نہین مانتے اور کہتا تھا کہ جب مکہ کا فتوا نہ مانا تب مسلمان نہ باقی رہے سو اب کیا ہوگا کہ عبدالجبار
بے سبب ممدوح مولویون اور مکہ مکرمہ کے مفتی سے ناراض ہوگیا تو اب جسکو ذرا بھی ایمان کا نور
اور دین کا جوش ہوگا وہ ایسے گندہ مذہب سے کنارہ اور توبہ کریگا اور باقی بہت برائی اور
دغابازی اُس گروہ کی اور بھی ہی کہ اُسکا لکھنا طول ہی اتنی بات مختصر یاد رکھو کہ تاڑ کا ٹنے اور بے نمازی
کا جنازہ منع کرنے اور پچنگا کھانے اور مرید ہونے کو منع کرنے کے باب مین جو کچھ حاجی شریعت اللہ
نے کہا تھا سو سب کو عبدالجبار نے رد کیا اور عبدالجبار کو مکہ مکرمہ کے مفتی نے جھوٹھا اور خائن
اور جاہل لکھا اور بریبال کے عالمون نے اُسکے اُستاد کی بات کا رد اُسکی زبان سے کہا کے تب
مجلس مین پکڑوادیا جیسا کہ محضر نامہ سے معلوم ہوا تو اب اُسکے گروہ کے لوگ کیا چاہتے ہین اسا
سے زیادہ عبدالجبار اور حاجی شریعت اللہ کی کیا رسوائی دیکھین گے تب اُسکو چھوڑین گے سبحان اللہ
حق آیا اور باطل نکل بھاگا اب امید ہی کہ مسلمان لوگ اس رسالہ کو ہمیشہ آپ بھی پڑھا کرین اور
آپ بھی سنین اور لوگون کو بھی سنایا کرین تاکہ لامذہبون اور بنگالے کے خارجیون اور بھائی
بدعتیون کے دھوکا دینے سے محفوظ رہین والسلام۔

تمام شد

نورالہدیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ سبحانہ کیواسطے جسکے مثل کوئی چیز نہین ہی اور جو تصور بندون کے وہم مین آوے وہ ذات مقدس سب کے خلاف اور سب سے منزہ ہی ؛ اور صلوٰۃ اور سلام اُسکے رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جسنے فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ عزوجل مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہون جو بندہ گمان مجھسے رکھتا ہی اور اُنکے آل اور اصحاب پر جنھون نے علم معاملہ اور مکاشفہ اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور معرفت کی حدیثین امت کو پہونچادیا ؛ اب بعد اسکے خاکسار علی جونپوری مشہور کرامت علی اس رسالہ نورالہدیٰ مین تینون قسم کی تجلی یعنے تجلی افعال اور تجلی صفات اور تجلی ذات جسنے تصدیق قلبی اور ایمان کامل حاصل ہوتا ہی ؛ اور تقلیدی ایمان سے نکل کے تحقیقی ایمان مین داخل ہوتا ہی اُن تینون کا بیان خوب کھول کے کرتا ہی تاکہ ہر کوئی تجلی کے معنی اور حقیقت سمجھ جاوے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی میراث جو علم ہی اور وہ علم دو قسم ہی علم احکام یعنی فقہ اور علم اسرار یعنے علم مکاشفہ جو تصوف سے علاقہ رکھتا ہی اور اُسکو علم اسرار بھی کہتے ہین سو بیان معرفت افعال اور صفات اور ذات اُس سبحانہ تعالےٰ کا علم اسرار سے علاقہ رکھتا ہی ؛ تو جو شخص خود عالم ہی یعنے دونون علم کا عالم ہی اور اُس علم پر اُسکا عمل ہی یا کوئی شخص ایسے عالم کی صحبت مین رہ کے دونون علم پر عمل کرنے کے موافق دونون علم کا اصل مضمون خوب سمجھ گیا ہی اور دونون علم کے موافق اُسکا عمل ہی تو یہ دونون شخص مرشدی کے رتبہ مین پہونچتے ہین ؛ اور جسکو یہ بات حاصل نہین ہی سو مرشد بھی نہین ہی ؛ اور جو شخص کہ نماز روزے وغیرہ فرضون کو خوب ادا کرتا ہی اور متقی بھی ہی تو وہ بہت نیک آدمی ہی اور وہ شخص ابرار مین داخل ہی یعنی طاعات اور اذکار کے انوار سے وہ شخص منور ہوا ہی یعنے نورانیت حاصل کیا ہی اور شرح صدر اور کشادگی سینہ کی حاصل کیا ہی اور ایکی

مرتبۂ فنا اور بقا کا اُسکو حاصل نہین ہوا ہی سو وہ بھی مرشدی کے رتبہ مین نہین پہونچا ہی + اور جو شخص کہ مقربین کے درجہ مین پہونچتا ہی یعنے مقام فنا اور بقا کا اُسکو حاصل ہوتا ہی وہ شخص مرشدی کے رتبہ مین پہونچتا ہی اور ابرار اور مقربین کی شرح تفسیر فتح العزیز مین سورۂ مطففین کی تفسیر مین جو چاہے دیکھے + باقی رہا تقلیدی ایمان کا حکم سو تمہید کے مضمون سے خلاصہ کر کے لکھتے ہین وہ یہ ہی کہ تقلید کی تعریف یہ ہی کہ غیر کے قول کا اختیار کرنا بغیر دلیل کے سو مقلد جو معرفت مین یعنے اللہ تعالی کے پہچاننے اور ایمان مین تقلید کرتا ہی وہ مومن ہوتا ہی یا نہین سو معتزلا اور اشعریہ کے نزدیک مومن نہین ہوتا اور کرامیہ مین سے متقشفہ کے نزدیک مومن ہوتا ہی اور اہل سنت وجماعت نے کہا کہ مقلد کو جب تصدیق حاصل ہو تب وہ مومن ہی نرے اقرار سے مومن نہین ہوتا اور اس بات کی دلیل کہ نرا مقلد یعنے جسکو تصدیق نہین حاصل ہی وہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک مومن نہین ہوتا یہ ہی کہ اہل سنت وجماعت نے ایمان کی صحت کیواسطے تصدیق کی شرط کیا ہی اور تصدیق حاصل نہین ہوتی ہی بغیر معرفت کے اور معرفت نہین حاصل ہوتی بغیر استدلال یعنی دلیل تلاش کرنے کے + اور شیخ الاسلام خلیل بن احمد سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے جس مضمون کا اشارہ کیا اُسکے یہی معنے ہین سو جب ایک شخص نے پہچانا کہ بیشک اُسکا کوئی صانع اور بنانے والا ہی اور وہی صانع تمام عالم کا بنانے والا ہی تب وہ شخص تقلید کی حد سے نکل گیا اور رہا اس مسئلہ کی صورت یہ ہی کہ جب کسی شخص سے کسی نے پوچھا کہ تجکو کسنے پیدا کیا تب اُسنے کہا کہ اللہ تعالے نے یا کسی شخص نے پوچھا کہ آسمان اور زمین کو کسنے پیدا کیا تب اُسنے کہا کہ اللہ تعالے نے تو اس صورت مین وہ شخص مقلد نہوگا اور اُسکا ایمان صحیح اور درست ہوگا + اور اگر کہا کہ ہم جانتے نہین کہ کسنے پیدا کیا اور ساتھ اسکے کہتا ہی لا الہ الا اللہ تو بیشک وہ شخص مومن نہوگا اہل سنت وجماعت کے نزدیک تمہید کے مضمون کا خلاصہ تمام ہوا + جب یہ بات سمجھ مین آگئی تو بغیر تجلی افعال اور صفات اور ذات کے اسبات کا پہچاننا یعنے اپنا اور سارے عالم کا جو خالق ہی اُسکا تحقیقی پہچاننا ممکن نہین + اب ایک بات یاد رہے کہ ایمان تقلید درست نہین کیونکہ ایمان کی شرط ہی تصدیق یعنے دل کا یقین اور مقلد کو گمان غالب ہوتا ہی اور فقہی مسئلہ مین عامی یعنی غیر مجتہد کو مجتہد کی تقلید کرنا واجب ہی کیونکہ اُسکو ہر مسئلہ کی تحقیق اور تصدیق دلی ممکن نہین تو اگر وہ تقلید نہ کرے تو شریعت کے حدود سے باہر نکل جاوے اور مجتہد کو فقہی مسئلون مین تحقیق اور تصدیق دلی حاصل ہوتی ہی اسی واسطے اُسکو دوسرے کی تقلید حرام ہی اسی طرح ہر مومن کو ایمان مین دوسرے کی تقلید حرام ہی اور اپنی تصدیق اور معرفت فرض ہی + اب جو لوگ کہ فقہی مسئلون مین اپنے امام کی تقلید کو فرض نہین جانتے وے لوگ دین و شریعت اور ایمان اور عمل کے درمیان مین جو فرق ہی اُس سے واقف نہین + اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص کہ ان تینون قسم کی تجلیون سے اور اُسکی حقیقت اور اصطلاح سے واقف نہین ہی مگر آسمان اور زمین وغیرہ مخلوق کو دیکھ کے اللہ تعالی

کو پہچانتا ہی اُسکا ایمان بھی بلاشبہہ تحقیقی ہی اور اُسکو معرفت تعریفی کہتے ہین اور یہ معرفت مومنون کی ہی
اُسکا بیان زاد التقوی کی تیسری فصل مین خوب مفصل لکھا ہی اُسمین دیکھو ٭ اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ معرفت کے اسباب
مختلف ہین عوام الناس کیواسطے یہ جب مقرر فرمایا کہ خلق کو دیکھ کے خالق کو پہچانین ٭ اور خواص لوگون
کیواسطے یہ سبب مقرر فرمایا کہ اُسکے کلام اور صفات اور اسماء سے پہچانین کہ کلام سے متکلم کو اور صفات سے
موصوف کو اور اسم سے مسمی کو پہچانین اور خلق کو دیکھ کے پہچاننے سے اُنکو بے نیاز اور بے پروا کیا ٭ اور
انبیا لوگون کے واسطے یہ سبب مقرر فرمایا کہ اُنکو اپنی ذات کی طرف مشغول کیا وے لوگ فعل اور صفت کو دیکھ کے
پہچاننے سے بے نیاز ہوئے اِس مضمون کے سبب وجود یہ لوگون کی بات خوب رد ہوگئی کیونکہ اِن تینون قسم کی معرفت
مین ثنینیت یعنے دو چیز ہونا موجود ہی الغرض جیسا کہ اِن تجلیون کے درجہ مین بھی تفاوت ہوتا ہی جیسا کہ ابھی
معلوم ہوا اور آگے بھی معلوم ہوگا ٭ اِس مضمون کے نہ سمجھنے کے سبب سے اِس ملک کے عوام بلکہ خواص
بھی اِس معرفت کی خواہش نہین رکھتے بلکہ اِسکو فضول جانتے ہین یا جانتے ہین کہ یہ معرفت درویشون کے
واسطے ہی ٭ اور یہ خبر نہین کہ یہ معرفت مومنون کیواسطے ہی اِسی غفلت کی نیند سے جگانے کیواسطے ہمنے یہ
سب بات پہلے کھول کے تب تجلیون کا بیان کیا ٭ تو جاہل لوگ جو درویشی کا دعوی کرتے ہین اور اِن
باتون کے ظاہری معنے بھی نہین سمجھتے ہین اِن باتون کا حاصل ہونا تو اُنکو بہت دور ہی بلکہ وے لوگ نماز کے
بھی مقید نہین ہین بلکہ کہتے ہین کہ یہ نماز ظاہری دنیا دارون کیواسطے ہی ہم لوگ باطنی نماز مین ہر وقت رہتے ہین اور
ایسی بات کلمات کفر مین سے ہی ٭ یا جو لوگ اپنے ارادے اور اختیار کی حالت مین ہمہ اوست کہنے کو یعنی سبکو ایک جاننے
کو ہوش کی حالت مین اپنا مذہب جانتے ہین وے لوگ بھی کلمات مین گرفتار ہوتے ہین کیونکہ اُنکے نزدیک موسی علیہ السلام
اور فرعون اور خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل برابر ہین نعوذ باللہ منہا سو ایسے جاہلون کو درویش اور مرشد
نہ جانین ٭ اور اُنسے معرفت اور درویشی حاصل ہونیکی توقع نہ رکھین ایسے جاہلون کو درویش جاننا وسوسہ
شیطانی ہی بلکہ ایسے لوگون کو ہدایت کرین اور اُنکو نماز کی تاکید کرین اور کفر کی باتون سے توبہ کراوین چونکہ
اِس وسوسہ مین پڑ کے بہت سے لوگ گمراہ ہوگئے ہین خصوصاً وجودیہ لوگون کو لوگ بڑا درویش جانتے ہین
اور اُنکے جنون کی بات کو سنکے دیوانے بنجاتے ہین اور ایسے دیوانے دین کے دشمن تینون قسم کی معرفت مٹانے
والے سے مرید ہوجاتے ہین اور سچے مرشدون کی صحبت سے محروم رہتے ہین اسواسطے مسلمانون کی خیرخواہی
سے ہمنے اس بات کو کھول دیا اور اِن سب عالی مضمون کو جو ہمنے مختصر کر کے لکھا ہی اِسکو عالم لوگ عوام لوگونکو
تفصیل کے ساتھ سمجھاوینگے خصوصاً وجودیہ لوگون کی برائی کو سمجھاوینگے اور ہمنے وجودیہ فرقون کی برائی جو لکھا
ہی اور آگے چلکے حضرت مجدد قدس سرہ کے مکتوب سے بھی کسیقدر اُنکا راہ بھولنا ثابت ہوگا اور حضرت مجدد

مجدد نے اپنے کی مکتوب مین اور عوارف المعارف کے مصنف نے جو ان فرقون کا رد کیا ہی تو اسیواسطے کہ
یہ گمراہ فرقے اصل ایمان اور امید اور تینون قسم کی تجلیون اور تصوف کے سارے مضمون حال اور مقام اور
کلمات اشارہ وغیرہ کے بیان کو بلکہ اصل دین اسلام کو مٹاتے ہین تو جبتک ان گمراہ فرقون کو گمراہ نہ جانیگا
اور انکی گمراہی کی باتون سے انکار نہ کریگا تب تک اصل ایمان کسطرح سے پاویگا ✽ اور وے گمراہ فرقے تکون
اور کائنات کو جو ایک کہتے ہین تو جبتک انکی ان جنون کی بات سے انکار نہ کریگا تب تک فنا کسکو کریگا اور
مقام بقا کا جو ولایت کا منتہا ہی کسطرح سے حاصل کریگا تو اسی لحاظ سے ان گمراہ فرقون کی گمراہی کو طالبون کے ذہن نشین
کرنا مقدم جان کے ہمنے جابجا ذکر کیا یہ مضمون خوب یاد رہے اور یہ بات بھی خوب یاد رہے کہ اکثر نادان لوگ جانتے
ہین کہ مرشد کامل ایک دم مین معرفت اور درویشی دے دیتا ہی اس بات کے حاصل ہونے کیواسطے کچھ علم ظاہری
کا سیکھنا اور سننا درکار نہین اور مرشد کامل کو علم کی حاجت نہین یہی سمجھ کے کسی دیوانے یا خلاف شرع فقیر کی
خدمت کرتے ہین اور جانتے ہین کہ درویشی کتاب مین نہین ہی ایسے ہی فقیرون کے پاس ہی سو یہ بات شیطان
کا وسواس ہی جو درویشی اور طریقت کہ اسکی گواہی کتاب نہ دے سو باطل ہی ✽ اور اسمین شک نہین کہ مرشد
کامل کی صحبت اکسیر ہی مگر مرشد وہی ہی جو علم احکام اور علم اسرار کا عالم اور عامل بن کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا وارث ہوا ہی سو ایسے مرشد کے سمجھانے اور تعلیم کرنے سے درویشی حاصل ہوتی ہی ✽ اور جو مرشد ایسا نہین ہی
سو مرشد ہی نہین اور درویشی کوئی لقمہ نہین ہی کہ مرشد مرید کے حلق مین ڈال دیتا ہی اور طریقت سے سلوک سے
اللہ تعالے اور اسکے رسول کی محبت حاصل ہوتی ہی تب شریعت کے احکام کے بجالانے مین خوب مضبوط
ہوجاتا ہی تو طریقت شریعت کے کوٹھے پہ چڑھنے کی سیڑھی ہی اور طریقت شریعت کی خادم ہی ✽ اور اصل
مقصود درویشی اور تصوف کا یہی ہی کہ مثل صحابہ کے دونون قسم کی توحید پر ایمان کامل حاصل ہوا اور دین کا
جوش پیدا ہوا اور صحابہ کی سی چال بنجاوے اگر یہ بات حاصل نہوئی تو کیا حاصل ہوا اور دین اسلام سے زیادہ
اور بہتر کون دین ہی جسکی فکر اور تلاش مین طالب اپنی اوقات کو صرف کرے یہ سب عوارف المعارف اور
حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے مکتوبات وغیرہ معتبر کتابون کا خلاصہ ✽ اور نور علی نور مین خوب شرح
کے ساتھ اسکا بیان ہی اسمین دیکھو ✽ اور دونون قسم کی توحید یہ ہی اللہ تعالی کی توحید ربوبیت مین اور اسکے
رسول کی توحید اتباع مین تو بس اللہ تعالی کے سوا کسیکو رب اور عبادت کے لایق نہ جانے ✽ اور رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسیکو اصالۃً اتباع کے لایق نہ جانے اور سب جتنے ہادی اور داعی ہین سبکی اتباع کو
نیابت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع جانے یہانتک کہ سارے رسولون اور نبیون کو بھی انھین کا نائب
جانے ✽ ایہ کلمہ طیب مین انھین دونون قسم کی توحید کا بیان ہی ✽ اور اسی کے اقرار اور تصدیق کا نام ایمان

اور اِس رسالہ مین دو فصل ہین پہلی فصل مین تینون قسم کی تجلیون کا بیان ہو اور دوسری فصل مین تہ بہ تہ اسرار کا بیان ہے

پہلی فصل تینون قسم کی تجلیون کے بیان مین

اب پہلے جاننا چاہیے کہ جسطرح سے جوارح یعنے ہاتھ پانون وغیرہ اعضا کے کام کو عمل اور اعمال کہتے ہین اسی طرح سے دل کے کام کو حال اور احوال کہتے ہین اور جسطرح سے فقہ مین اعمال کا بیان ہوتا ہی اُسیطرح سے تصوف مین احوال کا بیان ہوتا ہی اور احوال تصوف کا موضوع ہی اور ایمان اور تصدیق اور یقین سب ایک سا ہی اور یہ سب احوال ہی اور ایمان کامل حاصل ہوتا ہی سو تینون قسم کی تجلیون سے یعنی تجلی افعال اور تجلی صفات اور تجلی ذات مین سے ایک کے حاصل ہونے سے ہوتا ہی اور درجہ مین ایک سے بڑھکے ایک ہوتا ہی جیسا کہ معلوم ہوگا اب تجلی افعال اور تجلی صفات اور تجلی ذات کا بیان خوب سمجھ مین آجانے کیواسطے ہم حضرت مجدد قدس سرہ کے مکتوبات کی جلد ثانی کے مکتوب ہفتاد و پنجم کا مضمون شرح کرکے لکھتے ہین پہلے تجلی کے معنے سمجھو تجلی کے معنی ظاہر ہونے اور کھلجانے کے ہین اور استتار کے معنے پوشیدہ ہونے اور چھپ جانیکے ہین تجلی اور استتار کے معنے زاد التقوی مین اشارہ کے کلمون کے بیان مین دیکھو اور عوارف المعارف مین باسٹھوین باب مین فرماتے ہین کہ استتار اور تجلی کا جو اشارہ ہی سو اُسکا حاصل یہ ہی کہ استتار مین صفات نفس کی ظاہر ہوتی ہین اور تجلی کیوقت مین صفات نفس کی ظاہر چھپ جاتی ہین صفات قلب کے کمال قوت کے سبب سے انتہا یعنی مراقبہ کرنے سے جو اپنی نفسانیت دور ہوجاتی ہی اور اپنا ہوش اور خیال مٹ جاتا ہی تب اللہ تعالی کے افعال کھل جاتے ہین یعنے کھانے کی سی مزہ دل پاتا ہی اور اسی دل مین کھل جانے کو تجلی کہتے ہین بعد اسکے صفات اور ذات کھل جاتی ہی اور اِن تینون کا کھل جانا جو ہی سو اسی سے ایمان اور یقین کے درجہ کا تفاوت ظاہر ہوتا اور یہ نہین ہی کہ کوئی روشنی دیکھنے کا نام تجلی ہو اب سنو حضرت مجدد قدس سرہ مکتوب مذکور مین فرماتے ہین کہ تجلی افعال سے مراد ہی حق سبحانہ کے فعل کا ظاہر ہوجانا سالک پر اسطور پر کہ بندے کے افعال حق کے فعل کے ظلال اور سایے دکھائی دین اور حق کے فعل کو بندون کے افعال کی اصل اور جڑ معلوم کرے اور بندون کے افعال کا قیام اور ظاہر ہونا اُسی ایک حق کے فعل سے یعنے صفت تخلیق سے پہچانے یعنے حقیقت مین بندے کے افعال کا خالق اللہ تعالی ہی اور بندے کے افعال اُسکے افعال کے ظلال ہین مگر چونکہ بندے کے اختیار اور کسب سے فعل ظاہر ہوتے ہین اسواسطے اُس فعل کی نسبت بندے کی طرف کرتے ہین سو بندے کو جب نفی کامل حاصل ہوتی ہی تب اپنے افعال نظر نہین پڑتے اسی حالت کا بیان حضرت مجدد قدس سرہ کی اس عبارت مین ہی اور اس تجلی کا کمال وہ ہی کہ یہ ظلال یعنے بندے کے افعال سالک کی نظر سے بالکل مخفی اور پوشیدہ ہوکے اپنی اصل مین یعنے حق سبحانہ کے فعل مین

مل جاوین یعنے سالک اللہ تعالیٰ کے افعال سے جو جدا جانکے اپنے افعال کو دیکھتا تھا یعنے اپنا ہی افعال دیکھتا تھا اللہ تعالیٰ کے افعال تو نہین دیکھتا تھا سو اب اپنے افعال سالک کی نظر سے چھپ جاوین اللہ ہی کا فعل نظر پڑے اور سبکی تار اُسی ایک فاعل حقیقی کے ہاتھ مین سمجھے کہ جس طرح سے جب کسی کا ہاتھ اُٹھتا ہی تب آئینہ مین بھی ہاتھ اُٹھتا ہی اور نہین تو نہین اور آئینہ مین جو ہاتھ معلوم ہوتا ہی سو نرا وہمی ہی اور سایہ ہی پھر جب اُسنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تب وہ ہاتھ کا سایہ آئینہ مین سے غائب ہوکے اپنی اصل مین ملگیا یعنے جہان سے آیا تھا وہان چلاگیا اور ان سب افعال کے فاعل کو یعنی بندے کو سالک مانند جماد کے اُسی آئینہ کیطرح سے بیحس اور بیحرکت معلوم کرے یعنی جیسا کہ قبل ظاہر ہونے صفت تخلیق کے بیحس و حرکت تھا ویسا ہی اب فنا اور نفی کامل حاصل ہونیکے بعد بھی معلوم کرے اور یہ ایک حال ہی جسے توکل حاصل ہوتا ہی اور حال کا بیان علم اسرار یعنی تصوف مین ہوتا ہی + اب کسیکو اس مقام مین جبریہ فرقون کے عقائد کی موافقت کا شبہہ نہ آوے کیونکہ دونون مین بڑا فرق ہی جبریہ کہتے ہین کہ سارے افعال کا فاعل اللہ تعالیٰ ہی اور بندہ معذور اور مجبور ہی اور ہم لوگ کہتے ہین کہ بندونکے سارے افعال کفر اور ایمان طاعت اور عصیان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہی اور بندے کا سب اور فاعل اُن افعال کا ہی اسی سبب سے سارے افعال کی نسبت بندے پر ہوتی ہی کیونکہ بندے کے ساتھہ وہ افعال قایم اور لگے رہتے ہین اور بندے سے وہ افعال ظاہر ہوتے ہین خالق پر اُن افعال کی نسبت نہین ہوتی مثلاً بندے کو کھڑا ہونیوالا بیٹھنے والا کھانے والا پینے والا شراب پینے والا نماز پڑھنے والا کہتے ہین اور خالق پر ان کامون کی نسبت نہین کرسکتے اسیطرح سے بندون کی ساری صفات کا خالق اللہ تعالیٰ ہی + اور اُن صفات کی نسبت بندے کیطرف کرتے ہین مثلاً بندے کو کالا گورا لنبا ناٹا کہتے ہین اور خالق پر ان صفات کی نسبت نہین کرسکتے الغرض جبریہ سارے افعال کا فاعل اللہ تعالیٰ کو کہتے ہین اور بندے کو نرا مجبور جانتے ہین اور قدریہ کہتے ہین کہ سارے افعال کا خالق اور فاعل بندہ ہی ہی اور ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ دونون کے درمیان ہی جیسا کہ ابھی لکھہ چکے الغرض اس مقام مین عقل کو دخل دینے اور بحث اور تقریر کرنیکا کچھ کام نہین جیسا کہ شارع نے فرمادیا ہی اُسی پر ایمان رکھے مثل متشابہات کے اور اس مسئلہ کا بھید دنیا مین کھلنے کا نہین جیسا کہ ذات مقدس کا بھید دنیا مین کھلنے کا نہین یہ دونون بھید بہشت مین کھلین گے باقی عقائد کی کتابون مین اسکی تصریح موجود ہی دیکھہ لین اور ارباب توحید وجود کے جو اشیا کی عینیت کے قائل ہین اور ہمہ اوست کہتے ہین انکو دھوکا کھانے کا یہی مقام ہی سو حقیقت دریافت نہونے کے سبب سے اُن لوگون نے اس مقام مین بھی ویسا ہی کہا ہی یعنے سب کو ایک جاننے کے سبب سے ان سب افعال متکثرہ بندون کو ایک ہی فاعل جل شانہ کا فعل جانا ہی یعنے وے لوگ یہ نسبت نہین کرتے ہین کہ یہ فعل فلانے سے صادر ہوا

یعنے جنکے نزدیک نسبت کرنا افعال کا اُن افعال کے فاعلون کیطرف پوشیدہ ہی تو بس اُن لوگون کے نزدیک
اُن سب افعال کا نسبت کرنا بندون کیطرف یعنے اُن سب کام کرنیوالون کیطرف پوشیدہ ہو وے لوگ اُن سب
افعال کو ایک ہی فاعل کیطرف نسبت کرتے ہین یعنے وے لوگ تجلی افعال کے کمال تک نہ پہونچنے کے سبب سے
بیچ راہ مین بھول کے بیہوشی کی حالت مین سب کام کرنے والون کو ایک ہی جانتے ہین اُنکے نزدیک نفس
افعال کا سالک کی نظر سے پوشیدہ ہوکے اپنی اصل مین ملجانا نہین ہی بلکہ وے لوگ سبکو اصل جانتے ہین اور
سبکو ایک کہتے ہین اور ہم لوگ جانتے ہین کہ فی الحقیقت فاعل بہت سے ہین مگر جادکیطرح سے حس وحرکت ہین
اور اُن سب سیکڑون ہزارون لاکھون مین آئینہ کیطرح سے حق سبحانہ کے فعل کا ظل اور سایہ نظر پڑتا ہی جسطرح
سفید شیشے اور زرد اور سبز اور سرخ وغیرہ رنگ کے شیشہ مین اور طرح طرح کے چھوٹے بڑے لمبے گول آئینے مین اور
پانی وغیرہ چیزون مین آفتاب کا سایہ پڑتا ہی تب ہم لوگ کہتے ہین کہ اس شیشے اس آئینے اس فلانی چیز مین
آفتاب کا ظل اور سایہ پڑا ہی اور آفتاب ایک ہی اپنے مقام مین تب جب سب چیزین فنا کے مقام مین پہونچنے
سے غائب ہوجاتی ہین تب وہ سب سایہ بھی اپنی اصل مین ملجاتا ہی اور سب سایون کی نسبت اُن سب مذکور چیزون
کی طرف کرتے ہین اسیطرح سے حق سبحانہ کے افعال و آثار یعنے مخلوق اور کائنات مین ظاہر ہوتے ہین مثلاً صورت
شکل بنانا عورت مرد گائے گور وکھیت باغ کا پیدا کرنا اور اُن سبکو اُنکے کمال کو پہچانا نبی لوگون کو عالمون کو کافرون کو
شیطانون کو پیدا کرنا اور یہی سب کائنات اور مخلوقات اللہ تعالی کے افعال کے پردے ہین یعنے کائنات ہی نظر پڑتا
ہی اور اللہ تعالی کے افعال نظر نہین پڑتے جب بندے کے افعال جو اللہ تعالی کے افعال کے ظلال ہین سالک کی نظر
سے پوشیدہ ہوکے اپنے اصل مین ملجاتے ہین تب پردہ اُٹھ جاتا ہی تب سالک کو اللہ تعالی کے فعل کے سوا کچھ نظر
نہین پڑتا جیسے دریا مین ہزارون حباب اور بلبلے نظر پڑتے ہین جب بلبلے مٹ جاتے ہین تب صرف دریا ہی نظر
پڑتا ہی تو جبتک ہم لوگ حباب اور بلبلون کو دیکھتے ہین تب تک جانتے بھی ہین اور بولتے بھی ہین کہ پانی پر ہزارون حباب
اور بلبلے مٹ جاتے ہین تب جانتے بھی ہین اور کہتے بھی ہین کہ اب دریا کے سوا حباب نظر نہین پڑتا اب حباب اپنی
اصل مین ملگیا اور یہ بات بدیہی ہی اور ایسا ہی شریعت سے ثابت ہی اور اُن لوگون کے نزدیک سب شیشہ آئینہ
وغیرہ آفتاب ہی ہی اسی بات پر حضرت مجدد فرماتے ہین تو بڑا فرق ہی دونون گروہ مین اگرچہ بعضے لوگون پر
یہ فرق پوشیدہ ہو اور ایسی سمجھ شریعت اور ہدایت کے خلاف ہی اور ہم لوگون سے اگر کوئی شیشہ وغیرہ مین آفتاب
کا سایہ دیکھ کے پوچھے کہ یہ کیا ہی تب ہم لوگ کہتے ہین کہ یہ سبز رنگ سرخ رنگ وغیرہ رنگون کے شیشہ اور آئینے مین
آفتاب کا سایہ ہی اور وے لوگ ہر شیشہ کو دیکھکے کہینگے کہ یہ آفتاب ہی یہ آفتاب ہی سب آفتاب ہی
ہم لوگ ہر بلبلون کو کہینگے یہ بلبلا ہی یہ بلبلا ہی وے لوگ ہر بلبلون کو کہینگے یہ دریا ہی یہ دریا ہی

یہ دریا ہی سب دریا ہی ؛ الغرض توحید وجود والے چھوٹے ظرف کے سبب سے تجلی افعال کے کمال کو ہرگز
نہین پہونچتے اور بیچ راہ مین بھول گئے مگر چونکہ بیہوشی کی حالت مین ہین معذور ہین اگر ہوش والا ایسی بات
کہے تو وہ شخص حقیقت مین دین اور شریعت اور تصوف اور اللہ تعالی کے سارے کارخانے کا منکر ہی ایسی
بات کہنے سے شریعت سے جو ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہی کہ پہلے جو اللہ تعالی نے پیدا کیا سو
میرا نور ہی اور فرمایا کہ مین پیدا ہوا اللہ تعالی کے نور سے اور سارے مخلوقات پیدا ہوئے میرے نور سے اور یہ بات
جو شریعت سے ثابت ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے نور مین سے ایک قبضہ یعنے ایک مٹھی نور لیا اور اُس سے کہا کہ تو محمد ہوجا
پھر وہ ہوگیا محمدؐ اُسکے نور سے اُسیوقت الخ اِن سب باتون کا انکار لازم آتا ہی اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون
کا بھیجنا اور کتابون کا اُتارنا وغیرہ کارخانے دنیا اور دین کے سب کا انکار لازم آتا ہی اور تصوف کا بڑا
عمدہ مسئلہ جو ہی کہ تعین اول حقیقت محمدی ہی علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات اور اِس تعین کے فوق
لاتعین ہی جو مرتبہ ذات بحت کا ہی سو اِس سے بھی انکار لازم آتا ہی ؛ الغرض کہ کارخانہ عالم کا اثنینیت
یعنے دو ہونے پر موقوف ہی کہ ایک خالق ہی اور سب مخلوق چونکہ ایسی جنون کی زبانی بات کو لوگ اِس زمانے
کے مکار لوگون سے سُنکے درویشی سمجھتے ہین اور اُن سچے حال والے معذور مذکور لوگون مین اِن بیکارون کو بھی
داخل کرتے ہین اِسواسطے یہ مضمون لکھدیا تاکہ لوگ ہوشیار ہوجاوین اور معلوم کرین کہ یہ لوگ پہلی ہی منزل کی
راہ کے درمیان مین بھول گئے اور پہلی منزل بھی طے نکرسکے اور اوپر کی دونون منزل کو وے کیا جانین اُن
لوگون پر سکر اور بیہوشی کا حال غالب ہی اُنکی تقلید درست نہین اور ایسے لوگ بہت ہونگا تو مجذوب مجرد کہلاوینگے
اور مجذوب مجرد مرشدی کے رتبہ مین نہین پہونچتا ہی یہ سب جو بیان ہوا سو سچے حال والون کا بیان ہی
کہ اگرچہ ابھی تک وے لوگ آپ پچھے ہین مگر اُنہین بناوٹ نہین ہی وے بیچارے معذور ہین اور اُن لوگون
کا ارادہ تینون منزلون کے یعنے تینون تجلیون کے طے کرنیکا تھا مگر پہلی ہی منزل مین راہ بھولے اسیواسطے دے
معذور کہلائے ویسے لوگ سابق کے زمانے مین گذرے ہون یا اب موجود ہون سب معذور ہین اور جن لوگون
نے وحدت وجود کی زبانی باتون کو اپنا مذہب ٹھہرالیا ہی وے تو پہلی منزل پر بھی نہین چڑھے اور نہ وے
بیہوش اور معذور ہین بلکہ ایسے لوگ مفسد اور مقہور ہین سو ایسے مفسدون کو نادانون سے مرشد بنایا تب
اُن سبھون نے اپنے مریدون کو بھی گمراہ کیا ؛ اب اگر کسی کے دل مین شبہ آوے کہ منصور حلاج اور بعضے
اکابر کی بات اور اِس زمانے کے وحدت وجودیون کی بات ایک ہی تو منصور وغیرہ کسواسطے معذور ہوئے
اور اِس زمانے کے لوگ کسواسطے مقہور ہوئے تو اُسکا جواب یہ ہی کہ یہ بات تصوف کی کسی کتاب سے بلکہ
تواریخ اور قصہ کہانی کی کسی کتاب سے ثابت نہین کہ منصور نے اپنا یہ قال اور حال کسیکو تعلیم کیا یا اپنے اِس

قال سکے ثابت کرنے کیواسطے کوئی رسالہ لکھا یا اپنے مخالف کو برا کہا بلکہ اُنکی ایک شعر عربی زبان مین جو مشہور ہی
اُسکا یہ ترجمہ ہی میرے اور تیرے درمیان مین انا اڑ پڑتا ہی سواے رحمٰن اپنے فضل سے اِس انا کو اپنے اور میرے
درمیان سے دور کر دے اور عوارف المعارف مین بھی منصور کیطرف سے عذر لکھا ہی کہ اُنھون نے اللہ تعالیٰ کیطرف سے
بطور حکایت کے یہ بات کہا یعنے مشاہدہ کی حالت مین اِس بات کو سُننے کے مارے لذت کے دہرایا ✦ اور اِس زمانے
کے وحدت وجودی لوگ جو بات احکام شرع مٹانیوالی قرآن مجید اور حدیث شریف کی اور کلمہ طیب کی جھٹلانیوالی
ہی اُسکے ثابت کرنیکے واسطے رسالے لکھے ہین اور فلاسفہ کی سی تقریرین کرتے ہین اور اُنکی جماعت کے لوگ ہم
لوگون کی جماعت سے جدا ہو گئے ہین اور مجذوب مجرد کا بیان نور علیٰ نور مین دیکھو اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ صالح اور سالک
لوگ چار قسم کے ہوتے ہین ایک سالک مجرد یعنے نرا سالک سو وہ مرشدی کے لائق نہین ہوتا ✦ دوسرا
مجذوب مجرد وہ بھی مرشدی کے لائق نہین ہوتا ✦ تیسرا سالک متدارک بالجذبہ سو وہ مرشدی کے
لائق ہوتا ہے ✦ چوتھا مجذوب متدارک بالسلوک سو وہ بھی مرشدی کے لائق ہوتا ہی اور ایسا شخص
بڑے درجہ کا مرشد ہوتا ہی اُسکی خوبی کا بیان طول ہی فقط اُسکی دوا ہوتی ہی اور کلام اُسکا شفا ہوتا ہی اب اِس
مقام مین تینون تجلیون کے خوب سمجھ مین آجانے کیواسطے عوارف المعارف اور تفسیر روح البیان کا مضمون لکھکے تب
مکتوب موصوف کا مضمون لکھینگے کیونکہ اصل مضمون سب کتابون مین ایک ہی مگر ایک کتاب کی عبارت سے دوسری
کتاب کی عبارت کی شرح ہو جاتی ہی اور سب کتاب کے مضمون ملانے سے اصل مضمون خوب سمجھ مین آجاتا ہی
عوارف المعارف کے اٹھوین باب مین احوال کے ذکر اور شرح کے بیان مین فرماتے ہین ✦ اور جان تو کہ اتصال
یعنے اللہ تعالیٰ سے ملجانا اور مواصلت یعنی ملاقات کرنا جو بولتے ہین سو اُسکی طرف اشارہ کیا ہی یعنے اُسکے معنے بیان
کیا ہی مشائخ طریقت نے اِسطرح پر کہ جو شخص کہ پہونچا ہی صاف اور خالص یقین تک بطریق ذوق اور وجدان کے یعنے یقین
خالص کی مزہ دلمین پایا ہی اور جان گیا ہی تو وہ شخص وصول اور پہونچنے کے ایک رتبہ مین پہونچا ہی پھر واصل اور
پہونچنے والے لوگ آپسمین تفاوت رکھتے ہین سو اُنمین سے کوئی ایسا ہی کہ اللہ تعالیٰ کو پاتا ہی بطریق افعال کے یعنے اللہ
تعالیٰ کے افعال اُسپر ظاہر ہو جاتے ہین جسطور پر کہ اوپر بیان ہوا اور افعال کا کھل جانا جو ہی سو تجلی کا ایک رتبہ ہی یعنے اُسکو
تجلی افعال کہتے ہین پھر اُس رتبہ مین پہونچنے سے اُسکا فعل اور اُسکے غیر کا فعل فنا ہو جاتا ہی اگر قرار پکڑتا اور ٹھہرتا ہی
تو اللہ تعالیٰ کے فعل کے ساتھ اور اِس حالت مین تدبیر اور اختیار سے نکل آتا ہی یہ وہی مضمون ہی جو اوپر بیان
ہوا کہ سارے فاعلون کو مانند جماد کے بےحس و حرکت معلوم کرتا ہی اور یہ ایک رتبہ ہی وصول کے ✦ اور اُنمین سے
کوئی ایسا ہی کہ ہیبت اور اُنس کے مقام مین ٹھہرا رہتا ہی اسطور پر کہ صفت جلال اور جمال کا دیکھنا اُسکے
قلب پر کھل جاتا ہی اور یہ ایک تجلی ہی بطریق صفات کے اور اسکو تجلی صفات کہتے ہین اور یہ ایک رتبہ ہی وصول

ہین سے ❊ اور اُنہین سے کوئی ایسا ہی کہ ترقی کرکے فنا کے مقام پر چڑھ جاتا ہی اور اُسکے باطن پر یقین اور مشاہدہ کے انوار مشتمل ہوتے اور چھا جاتے ہین اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کے شہود یعنے حاضر ہونے کے مراقبہ اور غور اور خیال کے جم جانے کے سبب سے اپنے وجود سے غائب ہوجاتا ہی یعنے وجود کا خیال باقی نہین رہتا اور یہ ایک قسم ہی تجلی ذات مین سے خواص مقربین کیواسطے اور وصول مین سے یہ رتبہ اعلیٰ ہی اُن دونون رتبون سے جنکا بیان اوپر ہوا یعنے تجلی افعال ور تجلی صفات اور اس رتبہ کے اوپر حق الیقین کا رتبہ ہی اور حق الیقین دنیا مین خواص کیواسطے لمح بصیر یعنے پلکی نظر سے دیکھنا ہوتا ہی یعنے ذرا سا دیکھنے کے طور پر ہوتا ہی اور حق الیقین کیا ہی کہ مشاہدہ کے نور کا بندے کے بالکل مین سریان کرنا اور رمین جاتا ہی یہانتک کہ اس سریان کا حصہ اُسکی روح اور قلب اور نفس کو ملتا ہی یہانتک کہ اُسکے قالب کو حصہ ملتا ہی اور یہ رتبہ اعلیٰ ہی وصول کے رتبون مین سے اور جب ثابت ہوئین یہ سب حقیقتین تب وہ بندہ باوجود ان سب بلند احوال کے جانتا ہی کہ ابھی تک وہ شروع اور پہلی منزل مین ہی سو وصول کہان ہی ہیہات یعنے دور ہوئین منزلین وصول کی راہ کی کہ ابدالاباد تک آخرت کی عمر مین جو ابدی ہی قطع کی نہین جاسکتی تو دنیا کی قصیر اور کوتاہ عمر مین کیونکر قطع کیجاسکتی ہی انتہیٰ ❊ اب تفسیر روح البیان کی عبارت جو سورۂ انا فتحنا کی آیت لقد رضی اللہ عن المومنین کی تفسیر مین لکھا ہی سو بعینہ معہ ترجمہ اور شرح کے ہم لکھتے ہین وہ یہ ہی ❊ وقال بعض الکبار سمیت بیعۃ الرضوان لان الرضا فناء الارادۃ تعالیٰ وھو کمال فناء الصفات وذلک ان الذات العلیۃ محتجبۃ بالصفات والصفات بالافعال والافعال بالاکوان والاثار فمن تجلت علیہ الافعال بارتفاع حجب الاکوان توکل ومن تجلت علیہ الصفات بارتفاع حجب الافعال رضی وسلم ومن تجلت علیہ الذات بانکشاف حجب الصفات فنی فی الوحدۃ فصار موحدا مطلقا فاعلا ما فعل وقارئا ما قرأ ما دام ھذا شھودہ فتوحید الافعال مقدم علی توحید الصفات وتوحید الصفات مقدم علی توحید الذات والی ھذہ المراتب اشارت اشار صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ فی سجودہ واعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک فاعلم ذالک فانہ من لباب المعرفۃ

اور کہا بعضے صوفیہ بزرگون نے کہ بیعۃ الرضوان نام رکھا گیا اسواسطے کہ رضا جو ہی سو ارادہ کا فنا ہوجاتا ہی اللہ تعالیٰ کے ارادہ مین اور یہ فنا ارادہ کا جو ہی سو کمال فنا ہی صفات کا ہی کہ اسمین سالک کی صفات فنا ہوجاتی ہی اور اس بات کی حقیقت یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابند اپنی صفات کے پردہ مین ہی کہ صفات ہی خیال مین آتی ہین ذات خیال مین نہین آتی اور صفات جو ہین سو افعال کے پردہ مین ہین کہ افعال ہی خیال مین آتے ہین اور صفات خیال مین نہین آتین اور افعال جو ہین سو اکوان اور آثار یعنے سارے کائنات کے پردہ مین ہین کہ کائنات ہی خیال مین آتے ہین افعال خیال مین نہین آتے سو جو شخص

کہ اُسپر اللہ تعالیٰ کے افعال کھل جاتے ہین اکوان کا پردہ اُٹھ جانے سے یعنے اللہ تعالیٰ کے افعال سے
کائنات ظاہر ہوئے ہین اور اُسکے افعال کے سائے ہین اور آدمی کائنات ہی کو دیکھتا ہی اللہ تعالےٰ
کے افعال کا خیال نہین رکھتا جب کائنات اُسکے خیال سے فنا ہو جاتے ہین تب اللہ تعالیٰ کے افعال
کھل جاتے ہین تب وہ شخص توکل کرتا ہی یعنے اُس شخص کا اور سارے کائنات کا فعل فنا ہو جاتا ہی یعنی کسی کا
فعل نظر پڑتا ہی نہین اللہ ہی کا فعل نظر پڑتا ہی تب اس حالت مین تدبیر اور اختیار سب چھوٹ جاتا ہی
اور اللہ ہی پر توکل اور بھروسا کرتا ہی اور اسکو تجلی افعال کہتے ہین جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ۞ اور جو شخص کہ اُسپر
اللہ تعالیٰ کی صفات کھل جاتی ہین افعال کا پردہ اُٹھ جانے سے یعنے حق تعالیٰ کی صفات سے افعال ظاہر
ہوتے ہین تو آدمی افعال ہی کو دیکھتا ہی مثلاً غنی کرنے مسکین کرنے عذاب کرنے ثواب دینے وغیرہ فعلون
ہی کو دیکھتا ہی صفات خیال مین نہین آتین جب سمجھا کہ یہ سب افعال اُسکی صفت سے ظاہر ہوئے ہین
تب سب افعال پر نظر نہین پڑتی اُسکی صفات ہی پر نظر پڑتی ہی اور صفات کھل جاتی ہین اور بندون کی صفات
کو حق تعالیٰ کی صفات کا سایہ سمجھتا ہی اور اُسکا بیان قریب ہی آتا ہی اور اسکو تجلی صفات کہتے ہین تب رضا
اور تسلیم اختیار کرتا ہی یعنی کسیطرح سے کسی حالت مین راحت اور رنج مین اور تنگی اور فراخ دستی مین شکوہ اور ناراضی
کا خیال اُسکے دلمین نہین گذرتا ہر حالت مین اپنے مولا سے راضی رہتا ہی اور اُسکے حکم پر گردن رکھدیتا
ہی ۞ اور جو شخص کہ اُسپر ذات کھل جاتی ہی صفات کے پردون کے دور ہو جانے سے تب اللہ تعالیٰ
کی وحدت مین فنا ہو جاتا ہی اور نرا موحد بنجاتا ہی کوئی کام کرتا ہو اور جو کچھ پڑھتا ہو یعنے ہر حالت مین
جبتک یہ شہود اُسکو رہتا ہی یعنے ذات پر جبتک اُسکی ٹکٹکی لگی رہتی ہی اور اسکو شہود ذاتی کہتے ہین
تو توحید افعال کی مقدم ہی توحید صفات پر اور توحید صفات کی مقدم ہی توحید ذات پر اور انھین تینون
مرتبون کیطرف اشارہ کیا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول سے اپنے سجدہ مین یعنے سجدہ مین جو دعا فرمایا
ہی ۞ اُس دعا مین اشارہ کیا ہی وہ دعا یہ ہی ۞ اور پناہ پکڑتا ہون مین تیرے عفو کے ساتھ تیرے عذاب
کرنے سے یعنے تجلی افعال کے سبب سے کھل گیا تھا کہ عفو بھی اُسی کا کام ہی اور عتاب بھی اُسی کا کام
ہی تب یہ دعا فرمایا ۞ اور پناہ پکڑتا ہون تیری رضا اور خوش ہونے کے ساتھ تیرے غصہ ہونے سے
یعنے خوش ہونا اور غصہ ہونا صفات مین داخل ہی سو تجلی صفات مین کھل گیا تھا تب یہ دعا فرمایا اور پناہ
پکڑتا ہون مین تیرے پاس تجھ سے یہ تجلی ذات کے سبب سے فرمایا کہ اِس مقام مین افعال اور صفات سب
ذات مین فنا ہو جاتے ہین صرف ذات ہی ذات رہجاتی ہی سو تو جان لے اِس مضمون کو اِسواسطے کہ یہ مضمون
معرفت کے مغز اور خلاصہ مین سے ہی انتہیٰ اب پھر حضرت مجدد کے مکتوب کا باقی مضمون جو تجلی افعال کے

بیان کے بعد فرماتے ہین سُنو + فرماتے ہین تجلی صفات سے مراد ہی سالک پر حق سبحانہ وتعالیٰ کی صفات کے ظہور
اور کھل جانے سے اِسطور پر کہ بندون کی صفات کو صفات واجب کے ظلال ورسایے جانے اور بندون کی
صفات کا قیام اُن صفات کی اصول اور جڑ کے ساتھ جانے اور بندون کی صفات کی جڑ اللہ تعالیٰ کی صفات ہین
مثلاً ممکن یعنے مخلوق کے علم کو واجب کے علم کا ظل ورسایہ جانے اور اُسکے ساتھ قایم جانے اور ایسا ہی ممکن کی
قدرت کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ظل ورسایہ جانے اور اُسکا قیام اُسکے ساتھ تصور کرے اور کمال اِس تجلی کا یہ ہی
کہ صفات ظلال کی بالکل سالک کی نظر سے مخفی اور پوشیدہ ہوکے اپنی اصول ورجڑ مین ملجاوے اور اپنے تئین کہ
اِن صفتون کے ساتھ موصوف تھا مانند جماد میت کے بے حیات اور بے علم کے پاوے اور کمالات کے موجود
ہونے کا اور وجود کے توابع جتنی چیزین ہین یعنے زندہ مین جتنی عادت اور خصلت ہوتی ہین کچھ اثر اور نشان اپنے
اندر نہ پاوے یعنے زندگی کے جو آثار ہین اگرچہ زندگی بھروسے دور ہونے کے نہین مگر سالک کو مشاہدہ مین
غرق ہونے کے سبب سے اُنکا خیال نہین رہتا جیسے بیہوشی مین کسی بات کا خیال اور ہوش نہین رہتا مگر کچھ
کھلانے پلانے سے کھا پی لیتا ہی پیشاب پاخانہ ضرور ہوتا ہی وغیرہ آثار زندگی کے اُسمین خود بخود پائے جاتے
ہین جیسا کہ آگے حضرت مجدد فرماتے ہین اِس مقام مین نہ کوئی ذکر ہوتی ہی نہ کوئی توجہ نہ کسی قسم کا حضور ہوتا
ہی نہ شہود یعنے توجہ اور حضور اور مشاہدہ کا خیال بھی نہین باقی رہتا اور صفات ظلال کے اپنی اصل مین ملنے کے بعد
اگر توجہ ہی یعنے متوجہ ہوتا ہی تو خودبخود متوجہ ہوتا ہی اور اگر حضور ہی تو خودبخود حاضر ہی یعنے متوجہ ہونے اور
ٹک لگانے اور حاضر ہونیکا بھی خیال نہین رہتا بغیر ارادے اور خیال کے یہ سب سالک مین موجود ہوتا ہی اِس مقام
مین سالک کو جو نصیب ہوتا ہی سو حاصل ہونا حقیقت فنا اور عدم اور نیستی کا ہی اور بجھ جانا یعنی مٹ جانا اپنی طرف
کمالات کی نسبت کرنیکا جو پہلے اپنے زعم مین اُن کمالات کی نسبت اپنی طرف کرتا تھا اور ادا کرنا امانت کا اہل
امانت کے پاس جو پہلے تہمت اور کذب کے سبب سے اُس امانت کو اپنی سمجھتا تھا یعنے اب خود ہی فنا ہوگیا + اور
انانیت اور مین مطلق باقی نہ رہی اور اپنے وجود کو کذب اور تہمت سمجھنے لگا تب سمجھا کہ مین جو کسی چیز کی نسبت
اپنی طرف کرتا تھا اور امانت کو اپنی امانت جانتا تھا سو تہمت اور جھوٹھ تھا اور اب جو اُسسے امانت ادا ہوتی ہی
یعنے احکام شرعیہ کو بجا لاتا ہی سو خودبخود حق سبحانہ وتعالیٰ شانہٗ ادا کرواتا ہی اور وہ تو مانند جماد میت کے ہوگیا ہی
اُسمین ہوش وحواس کچھ باقی نہ رہا پھر فرماتے ہین اور اِس مقام مین پہونچنے سے کلمہ انا کے صادر ہونے
کے مقام کا زوال اور دور ہوجانا بھی ہی تا بحدیکہ اگر اُسکو بقا باللہ کے ساتھ مشرف کرین تب بھی انا کے صادر
ہونیکا مقام ہرگز نہو اور اپنی ذات کا بیان انا کے ساتھ نہ کرسکے گا اور جب یہ بات ہی کہ اپنے تئین یہ نہین کہ سکتا
کہ مین وہی اپنی اصل ہون یعنے مین ہون کیونکہ خودی اُسسے برطرف ہوگئی ہی اور انانیت اُس سے دور ہوگئی

ہی تب انا الحق یعنے مین حق ہون کب کہہ سکیگا انا الحق کہنا اِس نسبت کے حاصل ہونے کے سبب سے ہی اور سبحانی زبان پر لانا اِس دولت تک نہ پہونچنے کے سبب سے ہی لیکن اِس قسم کے الفاظ جو انکا برادر بزرگون سے صادر ہون تو اُنکو اُن بزرگون کے توسط یعنے میانے احوال پر عمل کرنا اور سمجھنا چاہیے اور اُنکے کہا کو اِس گفتگو کے سواے اعتبار کرنا اور سمجھنا چاہیے اور یہ دولت فنا کی کہ حقیقت نیستی کی ہی اگرچہ تجلی صفات کی نتہا ہی لیکن اسکا حاصل ہونا تجلی ذات کے پرتو اور سائے سے ہی یعنے جیسا کہ آفتاب کے طلوع ہونیکا پرتو صبح صادق کا اسفار یعنے سفیدی ہی ویسا ہی منتہای تجلی صفات کا تجلی ذات کے ظہور کا پرتو ہی اور جبتک ذات ظاہر نہین ہوتی ہی تب تک یہ دولت فنا کی جو تجلی صفات کی نتہا ہی میسر نہین ہوتی ہی بلکہ تجلی صفات کی بھی انجام کو نہین پہونچتی ہی تا نہایی نہ رہی یعنے جبتک تجلی ذات کی نہ پاویگا تب تک فنا کی دولت نہ پاویگا اب ایک مضمون پہلے سمجھ لو تاکہ حضرت مجدد جو آگے فرمادینگے سو سمجھ مین آویگا وہ یہ ہی کہ پہلے اصل مین عدم تھا تب اُسی سے سارے ممکنات وجود مین آئے یعنے نیستی سے ہستی مین آئے تو سارے ممکنات کی اصل نیستی ٹھہری یہ خاکسار کہتا ہی کہ یہ بات ممکنات کے وجود کیواسطے ہی اور حق سبحانہ تو واجب الوجود ہی اُسکے وجود کی اصل عدم نہین ہی جیسا کہ سارے صفات اُس سبحانہ کی مخلوقات کی صفات کے خلاف ہی ویسا یہ بھی ہی اب حضرت مجدد فرماتے ہین اور تجلی ذات کے سبب سے یہ بھی ہی کہ عارف کا وہ بقیہ جو اُسکی نظر مین مانند جمادیت کے دکھائی دیتا تھا سو وہ بھی دور ہو جاتا ہی اور وہ عارف پہلے ایک عدم رہا تھا جو اصل ہر ممکن کی ہی کہ بواسطہ انعکاس یعنی عکس اور سایہ پڑنے صفات کاملہ حضرت وجوب تعالت و تقدست کے اُسمین ایک امتیاز اور تشخص پیدا ہوا تھا اور اِس آئینہ داری کے سبب سے یعنے صفات کاملہ کا عکس پڑنے کے سبب دوسرے عدمون اور معدوم چیزون سے جدا ہو گیا تھا یعنے جیسا کہ آئینہ مین سواے عدم کے کچھ نہین ہوتا جب کسی کا مقابلہ ہوتا ہی تب اُسکا عکس آئینہ مین پڑتا ہی تب اُسمین ایک امتیاز اور تشخص پیدا ہوتا ہی یعنے ایک کالبد نظر پڑتا ہی اور اُسکی امتیاز ہوتی ہی اور جب مقابلہ نہین رہتا تب وہ عکس اپنی اصل مین مل جاتا ہی اور آئینہ سواے عدم کے کچھ خیال مین نہین آتا اسی مضمون کو آگے فرماتے ہین اور جب یہ ظلال اور پرتو منعکس اپنے اصول مین ملگیا تب یہ لا امتیاز یعنے جس چیز سے امتیاز ہوتی تھی وہ چیز بھی اِس عدم مین نہ رہی یعنے نرا عدم ہی عدم رہگیا اور یہ عدم خاص یعنے عارف کا عدم خاص جو اور سب عدمون سے جدا ہو گیا تھا وہ بھی عدم مطلق مین یعنے جو جدا نہین ہوا ہی اُسمین ملگیا تب اُسوقت مین عارف سے نہ کچھ نام باقی رہا نہ نشان نہ کچھ اسم باقی رہا نہ کوئی رسم اِس حال پر لا تبقی و لا تذر کا مضمون صادق آیا یعنے اِس حال نے نہ کچھ باقی رکھا نہ کچھ چھوڑا وجود اور توابع وجود کے جیسا کہ تجلی صفات

مین اُس سے وداع اور رخصت ہو گئے تھے ویساہی عدم بھی اُس سے جدا ہو کے اپنی اصل مین ملگیا اور یہ بات
مراقبہ اور غور کی حالت کی ہی جاننا چاہیے کہ امتیاز اس عدم کی دوسرے عدمون سے کہ بواسطہ حصول ظلال
صفات کے اُسمین حاصل ہوئی تھی سو باعتبار توہم یعنے گمان کرنے کے تھی یعنے وہ امتیاز بھی وہم کے طور
پر تھی وہم کے معنے دل کا جانا کسی چیز کی طرف بغیر دل کے قصد کے تو وہم مین دل جس چیز کی طرف جاتا
ہی اُس چیز کا صورت دار ہونا ضرور نہین اور کسی صورت کا خیال جو جاگنے مین یا خواب مین ہوتا ہی اُسکو
خیال کہتے ہین تو عدم اور عدم کی امتیاز تو صورت دار چیز نہین ہی اسواسطے اُسکی طرف دل جو جاتا
ہی تو یہ دل کا جانا وہمی ہی اسی طرح سے ممکن کا وجود یعنے عدم سے وجود مین آنا اور نیست سے ہست
ہونا تو کوئی صورت دار چیز نہین اُسکی طرف دل کا جانا بھی وہمی ہی اور یہ دل کا جانا مراقبہ اور غور کی
حالت مین ہوتا ہی اسی واسطے فرماتے ہین اور فی الحقیقت اُسمین کوئی ظل کائن اور موجود نہ تھا مانند اور
سب دوسرے آئینون کے کہ حاصل ہونا صورتون کا اُن آئینون مین باعتبار توہم کے ہی یعنے جیسا
کہ اپنے پاس کے آئینے مین جو صورتون کو دیکھتا ہی حقیقت مین وہ صورت وہمی ہی ویساہی دوسرے
آئینون مین بھی اُن صورتون کا دیکھنا وہم مین آتا ہی اسیواسطے فرماتے ہین اور جب حاصل ہونا ظلال
کا اُسمین باعتبار توہم کے تھا تو اُسکی امتیاز بھی وہمی ہوا چاہیے تو بس وجود ممکن کا جیسا کہ باعتبار توہم
کے ہی عدم اُسکا بھی باعتبار توہم کے ہوا چاہیے وہم کے دائرے کے باہر اُسکو قدمگاہ یعنے قدم
رکھنے کی جگہ نہین دیا ہی کیونکہ فی الحقیقت وجود اپنے صرافت اطلاق پر ہی یعنے نرے غیر مقید ہونے پر
ہی یعنے نرا وجود اور ہستی ہی اُسمین اور دوسری کسی بات کی قید نہین ہی اور عدم اپنے صرافت اطلاق پر
ہی یعنے نرے غیر مقید ہونے پہ ہی یعنے نرا عدم اور نیستی ہی اُسمین اور دوسری کسی بات کی قید نہین
ہی نہ اُس وجود کے واسطے کوئی تنزل یعنے اپنے درجہ سے نیچے کو اُترنا آیا ہی اور نہ اِس عدم کیواسطے
کوئی ترقی یعنے اپنے درجہ سے اوپر کو چڑھنا آیا ہی اِس مضمون کی شرح سمجھ مین آنے کے واسطے
یہ خاکسار کہتا ہی کہ حقیقت اسکی یہ ہی کہ سیر الی اللہ کے مراقبہ مین جو مضمون حاصل ہوتا ہی سیر الی اللہ کا
بیان سہنے نور علی نور مین مکتوب صد و چہل و چہارم سے لکھا ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ اس مراقبہ مین
سالک کے علم مین سارے ممکنات کی حقیقت کھل جاتی ہی اور سب کی نفی کرتا جاتا ہی اور سب کو
مٹاتا جاتا ہی اور سارے عالم اور ساری چیزون کو بھول جاتا ہی اور سب کا خیال یہانتک کہ اپنے
سارے بدن اور لطیفون کا خیال بھی دل سے نکل جاتا ہی یہانتک کہ جس خیال سے سب کی نفی
کرتا تھا اُسکا خیال بھی دل سے نکل جاتا ہی تب آخر مین واجب تعالیٰ کی ذات کی معرفت یعنے

پہچاننے تک اُسکا علم پہونچ جاتا ہی اور جس علم سے یہ سیر اور مراقبہ کرتا ہی اُسکو علم مکاشفہ بولتے ہین اور
اِس حالت کو صوفیہ کی بولی مین فنا بولتے ہین اور سب چیزین عدم اور وجود بھی داخل ہی اِس سببسے
ان دونون کی بھی نفی ہوجاتی ہی اور سالک کو ایک استغراق اور بیہوشی کی حالت حاصل ہوتی ہی اور کسی چیز کی
حقیقت اُسکے خیال مین نہین آتی مگر بطور وہم کے اور یہ اُسکے حال کا بیان ہی نہ یہ کہ ایک ہی موجود ہی اور
اُسکے سوائے سب اوہام اور خیالات ہین کیونکہ یہ مذہب بعینہ مذہب سوفسطائیہ کا ہی بلکہ حقیقت یہ ہی کہ وہ
ذات مقدس ایک خزانہ مخفی اور ایک بھید پوشیدہ تھی اُسنے چاہا کہ خلا سے ملا مین ظاہر ہووے اور اجمال سے
تفصیل مین آوے تب عالم کو اسطور پر پیدا کیا کہ وے سب اپنی ذاتون اور صفتون کے ساتھ اُس سبحانہٗ کی
ذات اور صفات کے دال ہون یعنے اُنکے دیکھنے سے صانع پہچانا جاوے تو بس عالم کو اپنے صانع کے
ساتھ کچھ نسبت نہین ہی اسکے سوا کہ اُسکے مخلوق ہین اور اُسکے اسما اور صفات اور شیونات پر دال ہین
اور وہ ذات ظاہر ہی اور یہ سب مظہر ہین اور وہ ذات اصل ہی اور یہ سب ظل ہین اور اس علاقہ کے
سبب بعضی صفات زائدہ خیال مین آتی ہین یعنے وہ سب صفات کہ ذات کے سوا ہین اور عین ذات نہین
ہین خیال مین آتی ہین اور حقیقت مین وہ ذات ان صفات سے بھی منزہ اور پاک ہی اور ہم لوگ
اُسی ذات پاک کی معرفت کی فکر مین رہتے ہین اور سارے عالم کو اُسکا مخلوق اور موجود جانتے ہین اور
یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ سارے عالم فی الحقیقت موجود ہین و اُس ذات پاک کے مظہر اور آئینہ ہین مگر یہ سب
چونکہ ظل ہین جیسا کہ آئینہ مین ظل ہوتا ہی اس سبب سے عین سبکا پہچاننا اور ان سبکی امتیاز بھی وہمی معلوم
ہوتی ہی اسی مضمون کا بیان اس مکتوب مین فرمایا ہی اور یہ نہین کہ سارے عالم حقیقت مین موجود نہین
نرا اوہام اور خیالات ہین تو ہم لوگون کے عقیدے اور فلاسفہ کے عقیدے مین بڑا فرق ہی چنانچہ اِسی
مضمون کو حضرت مجدد قدس سرہ نے اپنے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب صد و بست و پنجم مین خوب مفصل بیان
فرمایا ہی اور یہ مضمون قریب ہی مکتوب ہفتاد و پنجم کے مضمون سے کھلجاویگا اور سوفسطائیہ کا عقیدہ رد ہو دیگا
پھر اسکے اوپر جذبہ کا مقام ہی یعنے سالک کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچ لیتا ہی اور یہ سیر فی اللہ کے مراقبہ مین
حاصل ہوتا ہی اور اسی مقام کو بقا باللہ بولتے ہین اور سیر فی اللہ مین اللہ تعالیٰ کے اسما اور صفات اور شیون
اور اعتبارات اور تقدیسات اور تنزیہات کا مراقبہ کرنا ہوتا ہی یعنے اللہ تعالیٰ کی ذات تو واجب ہی نری
منزہ اور مقدس باوجود اسکے ظہور اور تجلی بھی اُسکے واسطے شریعت سے ثابت ہی اور یہ ظہور اور تجلی اسما
اور صفات کی حقیقت سمجھنے سے ہوتا ہی بس اسی مضمون کا بیان اس مکتوب ہفتاد و پنجم مین ہو رہا ہی
پھر آگے فرماتے ہین کہ کمال اقتدار یعنے قادر اور توانا ہونا صانع کا یہ ہی کہ ہیچ مرتبہ وہم کے اُس وجود اور

اس عدم سے ایک عالم کو خلق فرمایا اور پیدا کیا ہی اور اتقان تمام دیا یعنے خوب استوار کیا اور ربعا ملا ابدی
یعنے ہمیشہ کا اور عذاب سرمدی یعنے ہمیشہ کا اُسکے ساتھ منوط کیا یعنے اُسکے ساتھ لٹکا دیا اور لگا دیا و
مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ اور یہ اللہ پہ مشکل نہین ورہ جو یعنے اوپر کہا ہی کہ حاصل ہونا اس دولت فنا کا پرتو
تجلی ذات سے ہی یعنے حاصل ہونا نفس تجلی ذات کا اس دولت فنا سے حاصل ہونیکے بعد ہی کہ تری نیابی جبتک کہ
خودی سے خلاص نہ پاوے یعنے جبتک کہ فنا کی دولت حاصل نہو تب تک نفس تجلی ذات کی یعنے خود تجلی ذات
کی نہ پاوے اور فرق درمیان پرتو تجلی کے اور نفس تجلی کے مانند اُس فرق کے جو درمیان اسفار صبح کے
اور طلوع آفتاب کے ہی معلوم کرنا چاہیے اسفار کے وقت مین آفتاب کی تجلی اور ظہور کا پرتو ہی اور بعد
طلوع کے نفس تجلی آفتاب کی ہی یعنے خود تجلی آفتاب کی ہی اور ایسا بہت ہی کہ تجلی کے پرتو ڈالنے کے بعد
یعنے لوگون کو نفس تجلی سے مشرف نہین کرتے ہین اور بسبب پائے جانے بعضے عوارض کے اُس بڑی
دولت یعنے نفس تجلی تک نہین پہونچاتے ہین وے لوگ اسفار کو دریافت کرتے ہین اور بسبب عوارض
یعنے پائے جانے علت سماوی یا ارضی کے یعنے آسمانی یا زمینی علت کے مانند بدلی اور غبار کے آفتاب
کے طلوع ہونیکو دریافت نہین کر سکتے اور یہ بھی ہی کہ اسفار کے شہود اور دیکھنے کو کمال قوت باصرہ کی درکار
نہین ہی آفتاب کا شہود اور دیکھنا ہی کہ کمال قوت باصرہ کی طلب کرتا ہی اور حدت اور تیزی نظر کی چاہتا
ہی خفاش یعنے چمگادڑ مسکین اسفار کے دریافت کرنے پر قادر ہی اور آفتاب کے دیکھنے مین عاجز ہی وہ ہر
دید و چاہتا ہی کہ اُس سے آفتاب کو دیکھے اور ایسا بہت ہوتا ہی کہ استعداد پرتو تجلی ذات کی ہوتی ہی اور استعداد
خود نفس اُس تجلی کی نہین ہوتی ہی خفاش کو استعداد پرتو تجلی آفتاب کی ہی اور استعداد نفس تجلی آفتاب
کی نہین ہی ایک بات ہم کہتے ہین جو سر بستہ شاید کہ فائدہ بخشے وہ یہ ہی کہ بعد انصرام اور قطع ہونے تجلی
صفات کے حصول سے فارغ ہونیکے بعد اور بعد حاصل ہونے فنا سے صفات اور ذات عارف کے ایک
تجلی ظاہر ہوتی ہی کہ گویا وہ تجلی دہلیز ہی تجلی ذات کی اور گویا وہ تجلی برزخ ہی درمیان تجلی صفات اور تجلی
ذات کے یعنے دہلیز اندر کے مکان سے بہت متصل اور قریب ہوتی ہی اور دہلیز مین پہونچنے سے اندر
داخل ہونیکی امید قوی ہوتی ہی اور برزخ کہتے ہین اُس چیز کو کہ جو دو چیز کے درمیان مین حائل اور واقع
ہوتی ہی اس خاکسار کے نزدیک یہ دہلیز مشاہدہ ہی اسکے اوپر شہود ذاتی ہی پھر فرماتے ہین کہ جس صاحب
دولت کو کہ اس تجلی سے جو مانند دہلیز اور برزخ کے ہی گذران کرے اور پار کرکے آگے لیجاتے ہین اُسکو
بقدر اُسکی استعداد کے تجلی ذات سے حصہ ملتا ہی یہ خاکسار کہتا ہی کہ یہ جو کہا کہ بقدر اُسکی استعداد کے حصہ
ملتا ہے سو اسکے یہ معنے ہین کہ اللہ رب العلمین نے عالم امر کے پانچون لطیفون مین سے ایک ایک کو

ایک ایک بات کی استعداد اور لیاقت دیا ہی اس مضمون کو نور علی نور اور فیض عام مین دیکھ لین اُسکا خلاصہ مختصر یہ ہی کہ تجلی افعال کے سمجھنے کی استعداد لطیفۂ قلب کو اور تجلی صفات کے سمجھنے کی لیاقت اور استعداد لطیفۂ روح کو اور ذات کی تجلیون کی معرفت شروع ہونیکی استعداد لطیفۂ سر کو بخشا ہی پھر بعد اُسکے لطیفۂ خفی اور اخفی ہین ذات کی تجلیون اور معرفت کا حاصل ہونا بخشا ہی دونون لطیفون کے درجون کے تفاوت کے موافق یعنے خفی سے اخفی کا درجہ بڑا ہی + تو خفی مین ذات مقدس کی صفات سلبیہ کی معرفت حاصل ہوتی ہی اور لطیفۂ اخفی کو ذات صرف کی معرفت حاصل ہوتی ہی اس مقام کو دونون رسالون مین یا صرف فیض عام مین دیکھنا ضرور ہی پھر فرماتے ہین اور یہ تجلی برزخی اس فقیر کے زعم اور گمان مین اُس تجلی ذاتی کی اصل ہی یعنے اس تجلی کے بعد وہ تجلی ذاتی حاصل ہوتی ہی کہ شیخ محی الدین بن العربی قدس سرہ نے جس تجلی سے تعبیر کیا ہی یعنے اُسکا بیان کیا ہی اس عبارت کے ساتھ اَلتَّجَلِّیْ مِنَ الذَّاتِ لَایَکُوْنُ اِلَّا بِصُوْرَۃِ الْمُتَجَلِّیْ لَہٗ فَالْمُتَجَلِّیْ لَہٗ مَا رَاٰی سِوٰی صُوْرَتِہٖ فِیْ مِرْاٰۃِ الْحَقِّ مَا رَاٰی الْحَقَّ وَلَا یُمْکِنُ اَنْ یَّرَاہُ ترجمہ تجلی ذات کی نہین ہوتی ہی مگر بصورت متجلی لہ کے یعنے جس عارف پر تجلی ہوتی ہی سو اُسکی صورت پر ہوتی ہی یعنے اُس تجلی کا ظہور اپنی صورت پر بطور پرتو اور ظل کے پاتا ہی یہ خاکسار کہتا ہی کہ اس مقام مین شاید کہ شیخ محی الدین بن العربی نے حدیث کی اس عبارت پر تمسک کیا ہی رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ اس حدیث کے دو معنے ہین پہلے معنے یہ ہین دیکھا مین نے اپنے رب عزوجل کو بہت اچھی صورت مین صورت کے معنے صفت کے بہت آتے ہین تو جب صورت کے معنے صفت اور شان کے ہونگے تب یہ مراد ہوگی کہ اُسوقت مین رب عزوجل نے صفت جمال اور لطف اور کرم کے ساتھ تجلی فرمایا تھا اور یہ مشاہدہ کا حال ہی کیونکہ مشاہدہ مین صفات اور شیونات کا ظہور ہوتا ہی اور اُسکے اوپر شہود ذاتی ہی جو مشاہدہ سے بڑھکے ہی تو شیخ نے اسی مقام کا بیان کیا اوپر چڑھنے سے ڈرایا ہی اور حقیقت مین ایسا نہین ہی جیسا کہ آگے قریب ہی بیان ہوتا ہی اور دوسرے معنے یہ ہین کہ دیکھا مین نے اپنے پروردگار کو اُس حال مین کہ مین اُسوقت مین صورت خوب اور حال مرغوب مین تھا ہمنے یہ معنے بطور خلاصہ کے لکھا اگر اس حدیث کی شرح کوئی بتفصیل دیکھا چاہے تو اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین دیکھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا خود تجلی ذات کو تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی مثال دہلیز اور برزخ کی نہین ہوسکتی پھر شیخ محی الدین بن العربی کہتے ہین اور جو کچھ کہ اپنی صورت کے سوا عارف نے حق کے آئینہ مین دیکھا تو حق کو نہ دیکھا اور ممکن نہین ہی کہ کوئی اُسکو دیکھے تب حضرت مجدد فرماتے ہین اور شیخ نے اس تجلی کو منتہائے تجلیات کا کہا ہی اور اُسکے اوپر کوئی مقام نہ جانا اور

کہا وَمَا بَعْدَ هٰذَا التَّجَلِّي اِلَّا الْعَدَمُ الْمَحْضُ فَلَا تَطْمَعْ وَلَا تَتْعَبْ فِي اَنْ تَرْتَقِيَ مِنْهُ هٰذَا اَلّا سَاحِ
مِنَ التَّجَلِّي الَّذِي اَسْتَ اور اس تجلی کے بعد نہیں ہی مگر نرا عدم سو تو اس تجلی کے بعد کی طمع مت کر اور رنج
نہ اٹھا اور محنت مت کر اس بات مین کہ تجلی ذاتی کے ان درجون سے تو اوپر کو چڑھ جاوے تب حضرت
مجدد فرماتے ہین عجائب کا روبار ہی کہ مطالب حقیقی کا وصول تجلی کے سوا اور اس تجلی کے بعد ہی اور شیخ
اس جگہ سے ڈراتا ہی اور سورۂ آل عمران مین جو یہ آیت ہی وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ اور ڈراتا ہی ہمکو
اللہ ذات اپنی سے اس آیت کے ساتھ تحذیر اور تہدید فرماتا ہی تو ہم آوارہ لوگ یعنے حیران پریشان پھرنے
والے لوگ اگر ہم سمین یعنے تجلی ذات مین طمع نہ کرین اور اسکے حاصل ہونے مین رنج نہ کھینچین تو ہمنے کونسا
کام کیا ہوا اور جو ہم نفیس کو چھوڑ کے ٹھیکریون سے اپنے دل کو تسلی دیا ہو یعنے فقط پر تو اور اسفار پر قناعت
کرین اور نفس تجلی ذات کی جو نری منزہ اور پاک ہی خواہش نہ کرین اور لطیفہ خفی کے کمال پر قناعت کرین
اور لطیفہ اخفی کے کمال حاصل ہونیکے واسطے رنج نہ کھینچین تو ہمنے کونسا کام کیا ہو؟ پھر آگے فرماتے
ہین غایۃ ما فی الباب یعنی اس باب مین یہ البتہ کہہ سکتے ہین کہ اس معاملہ کا نہایت اور حد یہانتک ہی کہ
ہر مرتبہ سے جو حصہ ملتا ہی سو اس مرتبہ کے مناسب ہوتا ہی مثلاً جو حصہ کہ معرفت بیچون کا میسر ہوتا ہی وہ حصہ
بھی بیچون ہوتا ہی اسواسطے کہ چون کو بیچون تک پہونچنے کی طاقت نہین ہی سو جو معرفت کہ بیچون کے مرتبہ کے
ساتھ متعلق ہی وہ معرفت اس قسم کی نہین ہی کہ چون کے ساتھ متعلق ہو کیونکہ اس معرفت کو اس جگہ گنجایش
نہین ہی اسی سبب سے حضرات صوفیہ نے کہا ہی کہ اَلْعِلْمُ فِي ذَاتِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ جَهْلٌ اَيْ لَيْسَ عِلْمًا
مِنْ جِنْسِ الْعِلْمِ الْمُتَعَلِّقِ بِعِلْمِ الْمُمْكِنِ فَاِنَّهُ مِنْ مَقُولَةِ الْكَيْفِ وَلَا كَيْفَ ثَمَّةَ
ترجمہ علم یعنے جاننا اللہ سبحانہ کی ذات مین جہل یعنے نجاننا ہی یعنے اس ذات پاک کا دریافت نہ کر سکنا
اور جان نہ سکنا یہی اس ذات پاک کا جاننا اور پہچاننا ہی یعنے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم اس علم کی جنس سے
نہین ہی جو علم کی متعلق ہی ممکن کے علم کے ساتھ اسواسطے کہ ممکن کا علم کیف کے مقولہ سے ہی یعنے ممکن کے علم
مین کیفیت کی بات چیت ہوتی ہی کہ یہ بات کیونکر ہی اور اس مقام مین کیف نہین ہی یعنے ذات کی معرفت
مین کیونکر بولنا نہین ہی بلکہ یہ حیرت اور گونگے ہونیکا مقام ہی اور یہی شہود تنزیہی ہی اور تفکر یعنے فکر اور
غور کرنا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات مین شارع نے منع کیا ہی سو اسواسطے کہ وہ سبحانہ و تعالیٰ فکر کرنے
اور خیال کرنیکے سوا ہی اس سبحانہ کو اسی سے پا سکتے ہین فکر کرنے اور خیال کرنے سے نہین پا سکتے
رَبِّ هَبْ لِي اے میرے رب مجکو نعمت بخش رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا
رَشَدًا ۲ اے رب دے ہمکو اپنے پاس سے مہر اور ہمارے کام کا بناؤ اور شیخ قدس سرہ کو یہ کہنا چاہتا تھا

وَمَا بَعْدَ هٰذَا التَّجَلِّي اِلَّا الْوُجُوْدُ الصِّرْفُ وَالنُّوْرُ الْمَحْضُ اور اس تجلی برزخی کے
بعد نہین ہی مگر نرا وجود اور نرا نور تو اس تجلی برزخی کے بعد جو نرا عدم کہا ہی تو ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس اعتبار
سے کہا ہی کہ عالم جو ہی سو ظل صفات کا ہی تو صفات سے اوپر گذرنا اپنے عدم اور نیست ہونے مین کوشش کرنا ہی
سو ایسا نہین ہی کیونکہ جو عارف کہ صفات سے جو اسکی اصل ہی اوپر نہ جاوے اور شیون اور اعتبارات
ذاتیہ کے اوپر نہ گذرے یعنے اوپر گذرنے کا مراقبہ اور غور نہ کرے تو اسنے کیا کام کیا ہوا اور کس کام کیواسطے
آیا ہی اور وہ فنا اور بقا جو عارف کو ہر مرتبہ مین یعنی عالم امر کے پانچون لطیفون کے اصول کے مراقبہ مین
میسر ہوا ہی سو اس فنا اور بقا نے اپنی اصل سے یعنی صفات سے اوپر جانے مین دلیر کیا ہی تب عارف اصل
بقا مین اپنی اصل سے گذر کے اصل کی اصل تک پہونچا یعنے صفات سے گذر کے ذات کی معرفت تک پہونچا
يَحْتَرِقُ بِالنَّارِ مَنْ لَيْسَ بِهَا • وَمَنْ هُوَ النَّارُ كَيْفَ يَحْتَرِقُ جل جاتا ہی آگ سے جو آگ کو چھوتا
ہی اور جو آپ آگ ہی سو وہ کیونکر جلیگا یہ خاکسار کہتا ہی کہ یہ مضمون اس نقشہ کے دیکھنے سے جو فیض عام اور نور علی نور مین
ہمنے لکھا ہی خوب سمجھ مین آجاویگا اُس نقشہ کا خلاصہ یہ ہی کہ ہر لطیفہ کی اصل سے گذر کے ظلال مین جاتے ہین پھر ظلال سے گذر کے
ظلال کی اصل یعنے اسما اور صفات مین جاتے ہین تب مقام فنا اور بقا کا حاصل ہوتا ہی یعنے سبکی نفی ہو جاتی ہی اور سب
فنا ہو جاتے ہین اب عارف کو جو مقام بقا کا حاصل ہوتا ہی سبکی نفی کے بعد یعنے عارف کا وجود بھی فنا ہو جاتا ہی
اُسکے بعد جو عارف باقی رہتا ہی سو وجود حقانی کے ساتھ یعنی اللہ سبحانہ کے بخشے ہوئے وجود کے ساتھ باقی رہتا
ہی یعنے اسما اور صفات مین پہونچنے سے اللہ سبحانہ اپنی معرفت کی جو امتیاز دیتا ہی کہ اُسکی معرفت کی امتیاز باقی
رہتی ہی سو وہی وجود حقانی کہلاتا ہی پھر اسما اور صفات سے گذر کے ذات کی معرفت تک عارف پہونچتا ہی
اور اب جو عارف کو ذات کی معرفت کا وجود ملا ہے گویا وہ خود آگ ہو گیا ہی کیونکہ وہ اللہ سبحانہ کا وجود ہی اور
وہ وجود کیا ہی کہ اللہ تعالی کی ذات کی معرفت کی امتیاز سو اُسکو کون جلا سکتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ صاف ہو گیا
اور مشکل حل ہو گئی بڑا تعجب ہی کہ جو مراقبہ والے لوگ ہمیشہ کرتے ہین اور اسما اور صفات سے گذر کے ذات تک
پہونچا کرتے ہین اُس سے شیخ نے منع کیا اسیواسطے آگے حضرت مجدد فرماتے ہین اور شیخ قدس سرہ اگر اس ظل
کی اصل تک پہونچتا تو اُسکے اوپر ترقی کرنے اور چڑھنے سے نہ آپ ڈرتا اور نہ دوسرونکو ڈراتا لیکن حسن ظن اس بات
کا تقاضا کرتا ہی کہ اللہ تعالی کے فضل سے وہ بزرگوار یعنے شیخ بھی اُس مقام سے ترقی فرمائے ہونگے اور حقیقت کار
کو دریافت کیے ہونگے کسی بزرگ کے حال کو اُسکے قال کی ترازو پر تولنا نہ چاہیے کیونکہ شاید کہ اس بزرگ نے
اُس باتکو ابتدا یعنے شروع مین یا توسط مین یعنے اپنے درمیان کے حال مین کہا ہو اور اُس مقام سے منزلین آگے
گذر گیا ہو مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ یعنی جو شخص کہ سلوک میں دو روز برابر رہا تو اسکا مقصود

اُسکے سامنے ظاہر ہوگا اور اللہ تعالی توفیق دینے والا ہی یہ خاکسار کہتا ہی کہ اُس قول سے بدایات اور نہایات بھی
مراد لے سکتے ہین یعنے جسکا بدایات اور نہایات مضبوط ہوا اُسکا مقصد حاصل ہوا بدایات اور نہایات کا بیان جو مبتدی اور
منتہی کیواسطے مقرر ہی زاد التقوی مین دیکھو خلاصہ یہ ہی جسکے سلوک کا شروع اور نہایت درست ہوا اُسکو مقصد حاصل ہوا
پھر فرماتے ہین کہ تجلی ذات کا بیان کیا لکھین اور کیا لکھ سکتے ہین کیونکہ وہ ذوقی یعنے مزہ پانیکی چیز ہی جسنے مزہ پایا اُسنے
دریافت کیا اور جسنے مزہ نہ چکھا اُسنے دریافت نہ کیا ٭ مصرعہ ٭ قلم اینجا رسید و سر بشکست ٭ اسقدر کھولکے ہم ظاہر کرتے
ہین کہ تجلی ذات کی اُس عارف کے حق مین کہ جسکے فنا کا ذکر اوپر ہوا ہی دائمی ہی یعنی ہمیشہ برابر رہتی ہی یعنے جس عارف کا
ذکر اوپر ہوا ہی کہ تجلی صفات کے حصول سے فارغ ہونیکے بعد اور بعد حاصل ہونے فنا سے صفات اور ذات عارف کے
ایک تجلی ظاہر ہوتی ہی کہ گویا وہ تجلی دہلیز ہی تجلی ذات کی اور گویا وہ تجلی برزخ ہی درمیان تجلی صفات اور تجلی ذات کے سو اُس
عارف کو جب اُس تجلی سے جسکی مثال دہلیز کی دی گئی ہی گذران کے آگے لیجاتے ہین اور تجلی ذات سے مشرف کرتے ہین سو وہ
تجلی دائمی ہی پھر فرماتے ہین اور جو دوسرون کو مانند برق کے ہی سو اُسکو برابر ہمیشہ سے بلکہ تجلی برقی فی الحقیقت تجلی ذات
کی نہین ہی اگرچہ لوگون نے اُسکو تجلی ذات کی کہا ہی وہ تجلی برقی جو ہی سو ذات کے شیون یعنے شانون مین سے
ایک شان کی تجلی ہی کہ سریع الاستتار ہی یعنے یہ تجلی جلدی سے پوشیدہ ہوتی اور چھپ جاتی ہی اور جس مقام
مین کہ تجلی ذات کی ہی اور بے ملاحظہ شیون اور اعتبارات کے ہی اُس تجلی کو دوام اور برابر ہمیشہ رہنا لازم ہی
اور اس مقام مین استتار متصور نہین ہی تلوینات تجلیات کی یعنے تجلیون کا بدلنا اور رنگ ہونا صفات اور
شیون سے نشان دیتا ہی یعنے معلوم ہوتا ہی کہ تجلی صفات اور شیون کی ہی جو ظاہر ہوتی اور چھپ جاتی ہی اور
اُسکا حال بدلتا ہی یعنے چونکہ صفات اور شیون متعدد ہین اسواسطے تلوین کے درجے بھی متعدد ہوتے ہین یعنے
ایک صفات پردے پر کھلنے سے ایک حال ہوتا ہی دوسری صفات کھلنے سے کچھ اور حال ہوتا ہی اسی طرح سے
تیسری چوتھی وعلی ہذا القیاس کے کھلنے سے حال بدلتا جاتا ہی شیون اور اعتبارات کا بیان نور علی نور اور فیض عام
مین دیکھین اور تجلی اور استتار کا اور تلوین کا بیان زاد التقوی کی چھٹین فصل مین دیکھین پھر حضرت مجدد آگے
فرماتے ہین حضرت ذات تعالی وتقدس ہی کہ تلوینات سے منزہ اور مبرا ہی اور استتار کو ذات کی تجلی مین گنجایش
نہین ہی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ یہ بڑائی اللہ کی ہی دیوے
اُسکو جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہی والسلام انتہی ٭ جسقدر اِس خاکسار نے اس رسالہ مین
لکھا ہی اُسی قدر تینون تجلی کی حقیقت سمجھ جانے کے واسطے بلکہ اُنکے حاصل ہونے کے واسطے
انشاء اللہ تعالی کفایت کریگا اور تجلیون کا حاصل ہونا یہی ہی کہ اُس سبحانہ کے افعال اور صفات اور ذات سالک
کے یقین کے دیدہ پر ایسا کھل جاوین کہ ہر وقت اُنکا خیال دل مین جما رہے اور کسی وقت نہ بھولے جیسا کہ آسمان

وزمین وغیرہ کائنات اور ظاہری چیزون اور دیکھنے کی چیزون کا خیال دل مین ہر وقت جاری رہتا ہی اور غور کرنے کی حاجت نہین پڑتی بلکہ اس خیال کا ملکہ ہو گیا ہی اور انھین ظاہری چیزون کا خیال حقیقت مین پردہ ہی جیسا کہ تفسیر روح البیان کے مضمون سے خوب معلوم ہو چکا اور اس پردہ کے اٹھ جانیکا دو طریق ہی ایک یہ کہ اس جناب کی توحید کو تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور تصوف کے بیان کے موافق سمجھ جانے اور اسمین مراقبہ اور غور کرنے سے اٹھ جاتا ہی مگر اس مقام مین چونکہ ہر کسی کا غور کام نہین کرتا اور ہر کسیکو غور کرنا بھی نہین آتا گو کہ عالم ہون اسیواسطے طریقت کے پیشواؤن نے دوسرا طریقہ جو سیر اور سلوک مقرر کیا ہی اور اللہ تعالی کے سوا کی نفی کا طریقہ تعلیم کیا ہی اور وہ طریقہ بہت فائدہ کرتا ہی جزاہم اللہ تعالی تو چونکہ دونون طریقہ مفید ہی بشرطیکہ سمجھ مین آجاوے اور غور بھی کرتا ہی اسیواسطے یہ خاکسار کہتا ہی کہ اس رسالہ کے مضمون مین جب خوب سمجھ کے غور کریگا اور یاد رکھیگا تب فائدہ کریگا بلکہ مناسب ہی کہ ہندی ہر روز اس رسالہ کو پڑھ لیا کرے انشاء اللہ تعالی اس رسالہ کے سمجھ کے یاد کر لینے سے ایسا فائدہ ہوگا کہ طالب اس خاکسار کے حق مین دعاء خیر کرتا رہیگا اور اس خاکسار کو طالبون کی ذات سے امید بھی ایسی ہی اور اس خاکسار نے اس رسالہ کو بڑے اخلاص کے ساتھ لکھا ہی اور اگرچہ اپنی سمجھ کے موافق طالبون کے سمجھانے مین میننے قصور نہ کیا مگر پھر بھی اس رسالہ کو کسی عالم مرشد سے پڑھ لینا اور خوب سمجھ لینا بہت مناسب ہی اور خوب سمجھ جانے کے بعد جب مراقبہ اور غور کریگا تو انشاء اللہ تعالی جلد مقصد حاصل ہوگا اور وہ مقصد کیا ہی صرف تجلیون کا سالک کے یقین کے دیدہ پر کھل جانا اور اسکو سمجھ جانا ہی نہ یہ کہ کسی صورت اور شکل کا دیکھنا سو یہ کام صرف مراقبہ کرنے اور سمجھنے اور سوچنے کا ہی اور مرشد کامل سکے اور اسکی تقریر سننے سے اور اسکے تصرف کرنے اور توجہ سے جلد مقصد ملتا ہی جیسا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چھاتی پر ہاتھ مار کے تصرف کیا تھا اسکا بیان زاد التقوی مین دیکھو اور مرشد کامل کی صحبت اس کام کے واسطے اکسیر ہی اور مرشد کامل مکمل کے نہ ملنے کے وقت مین ظاہر شریعت کے موافق عمل کرنیکو اور ہمیشہ برابر اللہ تعالے کے ذکر کرنیکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے کو یعنی درود پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کر لے درود مین کثرت کے ساتھ مشغول رہنے سے باطن مین ایک ایسا نور پیدا ہوگا کہ اسکے سبب سے اپنے مقصد کو پاویگا یعنی تینون قسم کی تجلی سے مشرف ہوگا اور معرفت حاصل ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض اور مدد بواسطہ مرشد کے پہونچیگی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور اس جناب کیطرف متوجہ ہونا جو ہی سو وہی سالک کو آداب نبویہ کو بڑی خوبی کے ساتھ بجالانے کی تربیت کرتا ہی اور اشرف اخلاق محمدیہ کے ساتھ سالک کے اخلاق کو درست کر دیتا ہی اور کمال کے بڑے اعلا مرتبہ پر اور اللہ تعالی کے وصول کے بلند مکان پر اور جناب رسالت پناہی کے قرب مین پہونچا دیتا ہی یعنے ایک طرح کی باطنی صحبت حاصل ہوتی ہی اور

ایک طور کا باطنی رابطہ اور علاقہ پیدا ہوتا ہی اور اُس علاقہ کے سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
اور اُنکی تصدیق حاصل ہوتی ہی تب اللہ تعالی کو بھی پہچانتا ہی اور اُسکی معرفت کا شوق بھی زیادہ ہوتا ہی
اور تینون قسم کی تجلیون کی حاجت کو بھی سمجھتا ہی اور مرشد کامل کی صحبت کا شوق بھی ہوتا ہی اور فی الحقیقت اگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہوتے تو اللہ تعالی کو کوئی نہ پہچانتا نہ ملائک نہ انبیاء کوئی جسنے پہچانا آنحضرت
کی تعلیم سے پہچانا پھر سالک کو لازم ہی کہ اپنی شغل اور متوجہ ہونے پر قناعت کرکے مرشد کامل کی تلاش سے
باز نہ رہے کیونکہ محبت کی نشانی یہ محبوب کی فرمانبرداری کرنا اور شیخ یعنے مرشد کی تلاش کا حکم بھی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا ہی اور شیخ اور مرشد ایک ہی مگر طریقت کے شیخ کو مرشد بولتے اور حدیث تفسیر فقہ کے شیخ
کو شیخ بولنے کا رواج ہی اور حدیث کے راوی مشائخون کو سند بھی کہتے ہین اور محدثین کے نزدیک سند کا بتانا
بہت ضرور ہی کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو ہر کوئی جو چاہتا سو کہتا اور ہر کوئی قبر شریف پر حاضر ہو کے بیعت کر لیتے بلکہ
حدیث اور مسائل شرعی بھی اُسی جناب سے پوچھ لینے کا دعوا کرتا اور کارخانہ شریعت کا بالکل برہم ہوجاتا اور
مرشد کامل کی شناخت قول الجمیل مین مرشد کی شرطون مین عالم ہونا اور پرہیزگاری اور عدالت یعنے معتمد اور
حافظہ کا پورا ہونا وغیرہ باتین جو بیان کیا ہی اور غنیۃ الطالبین مین جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کیا ہی کہ اُنھون نے کہا کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے ہمنشینون مین کون بہتر ہی یعنے کس شخص کی صحبت
اختیار کرنا بہتر ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ جسکا دیکھنا تمکو اللہ کو یاد کراوے یعنے جسکے
دیکھنے سے تمکو اللہ تعالی یاد پڑے اور جسکے علم سے یعنے جسکے وعظ اور بیان اور تعلیم سے تمکو آخرت یاد پڑے
اور جسکی بات سے تمھارا علم زیادہ ہو یعنے دینی مسئلے تمکو معلوم ہو جاوین انتہی تو اسی واسطے کہ بیعت شروع ہوئی
ہی صفائی باطن حاصل ہونیکے واسطے اور انسان مجبول یعنی پیدا کیا گیا ہی اپنے بنی نوع کے افعال کی اقتدا کرنے پر
اور صفائی باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر کے ساتھ متصف نہو
فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص بیعت کی حکمت کا برہم زن اور مٹانیوالا ہی اِس مضمون کی انتہا نہ
سمجھنے کے سبب سے اِس ملک مین بہت سے لوگ خراب ہوگئے ہین اور ہمنے بہت سے لوگون کو دیکھا ہی
کہ ناقص مرشد سے بیعت کرکے اپنا اچھا عقیدہ اور ظاہری علم بھی کھو بیٹھے ہین ٭ الغرض درود کی کثرت
اور مرشد کی صحبت مین بڑی تاثیر اور بڑا فائدہ ہی اور مرشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث اور نائب ہی اُسکے وسیلہ سے
سالک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اُنکی شریعت کو پہچانتا ہی تب اُس جناب پاک کے وسیلہ سے اللہ جل شانہ
جلالہ کی معرفت حاصل ہوتی ہی اور اُس سبحانہ کے افعال اور صفات اور ذات کی تجلی سے مشرف ہوتا ہی ٭ اور یہ
بات بھی خوب یاد رہے کہ شارع نے جسکا جیسا مرتبہ مقرر کیا اور تعلیم کیا ہی اُس سے ویسا اعتقاد درست کرنا چاہیے

مثلاً مرشد کا ایک طرح کا مرتبہ ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور طرح کا مرتبہ ہی اور درود کی کثرت کا ایک
اور طرح کا مرتبہ ہی اور اللہ تعالی کے افعال و صفات اور ذات کی معرفت اور تجلی کا ایک اور طرح کا مرتبہ ہی پھر
اُس سبحانہ کی ذات پاک کی معرفت مین جو شہود تشبیہی ہی اُسکا ایک اور طرح کا مرتبہ ہی اور جو شہود تنزیہی ہی اُسکا
ایک اور طرح کا مرتبہ ہی اگر اِن سب مرتبون کا تفاوت نہ سمجھے گا اور سب مین فرق نہ کریگا تو بہت برا ہوگا بزرگون
نے فرمایا ہی ؛ مصرعہ ؛ گر فرق مراتب نکنی زندیقی ؛ اور شہود تشبیہی اور شہود تنزیہی کا بیان فصل نور مین دیکھو اُسکا
خلاصہ یہ ہی کہ جو کچھ دیکھا گیا اور سُنا گیا اور جانا گیا وہ سب غیر ہی حق سبحانہ اُس سب سے منزہ اور پاک ہی
جب اُس سبحانہ کی معرفت مین جہل اور حیرت حاصل ہو تب یہ شہود تنزیہی ہی اور مثال یہ جو کچھ فہم مین آتا ہی
سو وہ بھی شہود تشبیہی ہی اور اِس رسالہ مین بھی یہ مضمون قریب ہی لکھ چکے اُس مقام مین جہان یہ عبارت ہی
العلم فی ذات اللہ سبحانہ جہل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف متوجہ ہونیکی یہ حقیقت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر شریف کو اگر دیکھا ہی تو اپنے جی مین اُسکے پاس اپنے کھڑے ہوکے درود پڑھنے کا خیال اور تصور
دلمین کرے اور جسنے نہین دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالی کو اپنے سامنے خیال کرکے درود
پڑھے صورت مبارک کا خیال مین نظر پڑنا ضرور نہین اِسبات کا بیان مدارج النبوۃ اور جذب القلوب اور فیض عام
مین دیکھو اور اِس رسالہ کے سارے مضمون قرآن مجید اور حدیث شریف اور فقہ اور عقائد اور تصوف کے موافق
ہین اور اِن تجلیون کے کھلنے اور سمجھ مین آنے سے ایمان کامل حاصل ہوگا پھر بعد ایمان کے عمل بھی بہت ضرور
ہی تاکہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ؛ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا جو لوگ یقین لائے ہین اور کیے اُنھون نے بھلے کام اُنکو ہی ٹھنڈی چھاؤن کی باغ مہمانی مین
داخل ہون اور سارے عمل صالح کی اصل پانچون احکام اِسلام کے ہین جو کنز رحم کی لفظ مین جمع ہین چنانچہ
قریب ہی معلوم ہوگا اور اُن پانچون مین نماز ایسی اصل ہی کہ اُسکے ٹھیک اور درست کرنے سے سارے احکام اسلام
کے ٹھیک ہوجاتے ہین اور ساری برائیان چھوٹ جاتی ہین سو نماز اور سارے احکام اِسلام کے ادا کرنے کے
مسائل فقہ کی کتابون مین موجود ہین اُسکے بیان کی حاجت نہین مگر اذان کے کلمات کے معنے اور نماز کے
اسرار کچھ حضرت مجدد قدس سرہ کے مکتوبات سے بیان کردیتے ہین تاکہ اُنکے سمجھنے سے نماز کی عظمت بھی سمجھ مین آجاوے
اور نماز بھی ٹھیک اور درست ادا ہو ؛ دوسری فصل اذان کے کلمات کے معنے اور نماز کے اسرار کے بیان مین
اذان کے کلمات کے معنے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب
سہ صد و سیوم مین فرماتے ہین بعد حمد اور صلوٰۃ کے جاننا چاہیے کہ نماز کی اذان کے کلمات سات ہین اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اللہ بہت بڑا ہی یعنے اللہ بہت بڑا ہی اِس بات سے کہ اُسکو کچھ حاجت ہو کسی عابد کی عبادت کی یہ کلمہ مکرر لایا گیا

چار بار اس معنے کی تاکید کیواسطے کیونکہ اس معنے مین بڑا اہتمام نماز کا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک اللہ تعالی باوجود اپنی کبریائی اور بڑائی کے اور سارے مخلوق کی عبادت سے
اپنی استغنا اور بےپروائی کے وہ ایسا معبود ہی کہ اُسکے سوا عبادت کے لئے مستحق اور لائق کوئی نہین ہی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰه مین گواہی دیتا ہون کہ محمد علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام اللہ سبحانہ کے رسول اور بھیجے
ہوئے ہین اور اُس سبحانہ کیطرف سے عبادت کا طریقہ بتانے والے ہین سو اُس تعالی کے جناب اقدس کے
لائق کوئی عبادت نہوگی مگر وہی عبادت ہوگی جو اُنکی تبلیغ اور رسالت کیطرف سے یعنے اُنکے قول فعل تقریر سے
یعنے اُنکی تعلیم سے سمجھی گئی اور سیکھی گئی اور اختیار کی گئی ہوگی اِس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص یہود نصاری وغیرہ کے
طور پر یا اُنکے درویشون کے طور پر یا ہندؤن اور اُنکی جوگیون اور گوسائیون کے طور پر یا اِسلام کے فرقون
کے جاہل یا گمراہ درویشون کے نکالے ہوئے طور خلاف شرع پر کوئی عبادت کرے تو وہ عبادت اُسی سبحانہ
وتعالی کے جناب اقدس کے لائق نہین ہی یہانتک کہ جو عبادت کہ دین اسلام مین مقرر ہی وہ بھی اگر اُنکی
تعلیم کے خلاف ادا کیجاویگی تو وہ بھی اُس سبحانہ وتعالی شانہ کے جناب قدس کے لائق نہین ہی یعنے جب
مومن نے اقرار کیا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو اُسکے یہی معنے ہوئے کہ ہم اُنکو اللہ تعالی کا رسول جانتے ہین
جو اُنھون نے حکم کیا ہی اُسکو ہم مضبوط پکڑینگے اور جس سے منع کیا ہی اُسکو ہم چھوڑینگے اور جیسا کہ اللہ تعالی
کے سوا کوئی معبود نہین بلکہ معبود ہونے مین وہ اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک نہین ویسا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مطاع اور مطبوع یعنے تابعداری کیا گیا ہونے مین اکیلے ہین کوئی اُنکا شریک نہین اور اصالۃً کوئی
دوسرا تابعداری کے قابل نہین ہی اور اگلے نبیون کی پیروی جو بعضے عمل مین ہم کرتے ہین جیسا کہ قربانی اور ختنہ
کرنے مین اور عاشورہ کا روزہ رکھنے وغیرہ مین سو وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے باقی رہا ہی
یعنے اُنکا نائب سمجھکے تابعداری کیجاتی ہی یعنے اُنکے نائب اور وارث ہین سب تابعداری کے قابل ہین اُنکی
تابعداری بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہی اور اُنکی تابعداری سے انکار کرنا عین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی تابعداری سے انکار کرنا ہی اور اُنکے دین مین رخنہ ڈالنا ہی اِسیواسطے امامون کی اور مرشدون کی تابعداری
کو شارع نے یعنے اللہ اور رسول نے واجب کیا ہی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ آؤ تم لوگ نماز کیواسطے حَیَّ
عَلَی الْفَلَاحِ آؤ تم لوگ فلاح اور نجات کے کام کیواسطے یہ دونون لفظین مصلیون کو اداکرنیکو بلانیکے ہین وہ نماز
ایسی ہی کہ فلاح تک پہونچا دیتی ہی اِس سے معلوم ہوا کہ بغیر نماز کے فلاح اور نجات اور عذاب سے چھٹکارا نہین اور
احکام اسلام مین سے نماز کے سوا دوسرے عمل کا نام فلاح نہین اَللّٰهُ اَکْبَرُ اللہ بہت ہی بڑا ہی اِس بات سے
کہ اُسکے جناب قدس کے لائق کسیکی عبادت ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه نہین ہی کوئی معبود وبندگی کے لائق مگر اللہ

یعنے جب یقین ہوا کہ اُسکے سوا کوئی بندگی کے لائق نہین ہی تب بیشک وہ تعالی لامحالہ اور ضرور گو وہی
مستحق اور لائق عبادت کے ہی اگرچہ کسی سے ایسی عبادت جو اُس جناب قدس کے لائق ہو نہین سکتی نماز
کی شان کی بزرگی کو ان لفظون کی بزرگی سے جو نماز کی خبر دینے اور اعلام کیواسطے بنی ہین دریافت کرنا چاہیے
مصرع سالی کہ نکوست از بہارش پیداست ۰ جو سال کہ نیک ہی یعنے اُسمین ارزانی ہونیوالی ہی سو اُسکی بہار
سے یعنے پانی برسنے اور درختون کے تر و تازہ ہونے سے ظاہر ہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُصَلِّيْنَ الْمُفْلِحِيْنَ
بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ اَتَمُّهَا وَاَكْمَلُهَا
یا اللہ کر تو ہمکو اُن نمازیون مین سے جو نجات پانیوالے ہین بسبب حرمت سارے رسولون کے سردار کے
اُس سردار پر اور اُن سب پر صلوات اور تسلیمات پورے ۰ اب نماز کے اسرار کا بیان سنو جلد مذکور کے مکتوب
سہ صد و چہارم مین فرماتے ہین بعد حمد اور صلوٰۃ کے جان تو اللہ تعالی تجکو نیکبخت کرے کہ مجکو مدتون تک
تردد تھا کہ اعمال صالحہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نے قرآن شریف کی اکثر آیتون مین بہشت مین داخل ہونیکے
وعدہ کو جنکے ساتھ مربوط اور متعلق کیا ہی آیا اُنسے سارے اعمال صالحہ مراد ہین یا بعضے اگر سارے مراد
ہین تو مشکل ہی اُن سب کے ادا کرنیکی توفیق کم لوگون مین ملی ہوگی اور اگر بعضا عمل صالح مراد ہی تو وہ بعضا
مجہول اور نامعلوم ہی اور اُسنے تعین نہین پایا کہ وہ کون عمل ہی آخر کو خداوند جل سلطانہ نے محض اپنے فضل
سے میرے دل مین ڈالدیا کہ شاید اعمال صالحہ سے ارکان خمسہ اسلام کے مراد ہون کہ بناے اسلام کی اُنپر
ہی یعنے کلمہ شہادت اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج امید ہی کہ اگر یہ اصول پنجگانہ اسلام کے بروجہ کمال ادا
پاوین یعنے یہ پانچون ارکان جو اسلام کی جڑ اور نیو ہی کہ اسلام اُنپر قایم ہی اگر یہ پانچون پورے پورے ادا
ہوون یعنے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کیا ہی اُسیطرح سے یہ پانچون رکن اسلام کے ادا ہون تو
فلاح اور نجات نقد وقت کی ہی یعنے اُسی وقت اُسکو نجات حاصل ہوتی ہی کیونکہ یہ پانچون خود اپنی ذات سے
اعمال صالحہ ہین اور منع کرنیوالے سئیات اور منکرات کے ہین یہ آیت اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ بیشک نماز جو ہی سو منع کرتی ہی بیحیائی کے کام اور خلاف شرع کام ہی گواہ اِس مضمون کی ہی اور جب
اِن پانچون ارکان اسلام کا ادا کرنا اور بجالانا میسر ہوا تب امید ہی کہ شکر ادا ہوا اور جب شکر ادا ہوا تب
عذاب سے نجات حاصل ہوئی جیسا کہ اللہ تعالی پانچوین سیپارہ کے آخر مین سورہ نسا مین فرماتا ہی مَا يَفْعَلُ
اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا کیا کریگا اللہ تمکو عذاب کرکر اگر تم مانو
اور یقین رکھو اور اللہ قدردان ہی سب جانتا ہی تو اسلئے ان پانچون کے بجالانے مین جان سے کوشش کرنا چاہیے
علی الخصوص نماز کی اقامت مین یعنے جیسا کہ حق ہی ویسا نماز کے ٹھیک اور درست ادا کرنے مین کوشش کرنا چاہیے

کیونکہ نماز دین کا ستون ہی اور جہانتک ہوسکے نماز کے اداب مین سے ایک ادب کے چھوٹ جانے پر راضی
نہونا چاہیے اگر نماز کو پوری ادا کیا تو اسلام کی ایک بڑی جڑ کو ہاتھہ مین لایا اور اپنی خلاصی کیواسطے بڑی مضبوط رسی
حاصل کیا اور اللہ سبحانہ توفیق دینے والا ہی جان تو کہ تکبیر اولی جو نماز مین ہی سو اشارہ ہی اُس تعالی کی استغنا اور
کبریائی یعنے بے پروائی اور بڑائی کا سارے عابدون کی عبادت اور سارے نمازیون کی نماز سے اور جو تکبیرین
کہ بعد ارکان کے ہین سو اُنہین اشارے ہین اِس بات کے کہ جناب اقدس اُس تعالی کی عبادت کیواسطے ہر رکن
کے ادا کرنیکی مجھہ مین لیاقت نہین اور رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم مین چونکہ تکبیر کے معنے کا لحاظ پایا جاتا ہی
اِسواسطے رکوع کے آخر مین تکبیر کہنے کو نہ فرمایا بخلاف دونون سجدون کے کہ باوجود دونون سجدون کی تسبیحون کے
سجدے کے اول اور آخر مین تکبیر کہنے کو فرمایا تاکہ کوئی اِس وہم مین نہ پڑے کہ سجدے مین کہ نہایت پست ہوتا
اور نہایت تذلل یعنی ذلیل بنا ہوتا ہی اور نہایت انکساری ہوتی ہی سو اسمین اُس جناب قدس کے لائق عبادت
ادا ہوتی ہی اسی وہم کے دور کرنے کیواسطے سجدے کی تسبیح مین لفظ اعلی کی بھی اختیار فرمایا اور اسیواسطے تکرار تکبیر
کا مسنون ہوا اور چونکہ نماز مومن کی معراج ہی اِسواسطے نماز کے آخر مین جن کلمات کے ساتھہ آن سرور علیہ وعلی
آلہ الصلوۃ والسلام معراج کی رات مین مشرف ہوئے تھے اِن کلمات کے پڑھنے کو فرمایا اور وہ کلمات التحیات
مین ہین تو مصلی کو چاہیے کہ نماز کو اپنی معراج ٹھہرا لے اور نماز مین نہایت قرب ڈھونڈھے فرمایا علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام
نے اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِي الصَّلٰوةِ بہت نزدیک جو بندہ ہوتا ہی اور مصلی چونکہ مناجی یعنے چپکے چپکے
بات کرنیوالا ہی رب عز شانہ سے اور اُسکی عظمت اور جلال کا دیکھنے والا ہی اِسواسطے نماز کیوقت ایک رعب اور
ہیبت پیدا ہونیکا مقام ہی اِسواسطے تسلی کے واسطے نماز کے ختم کرنیکو دونون سلام پر فرمایا یعنے سلام کے معنے مین
بڑی تسلی ہی اور سلامت رکھنے اور رحمت کرنیکی خوشخبری ہی اِسواسطے سلام کہکے نماز کو تمام کرنیکا حکم فرمایا اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین فرض کے بعد جو تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور تہلیل کا پڑھنا آیا ہی یعنے سبحان اللہ
اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور ایکبار لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء
قدیر کا پڑھنا آیا ہی سو اِس فقیر کے علم مین اُسکا سر اور بھید یہ ہی کہ نماز کے ادا کرنے مین جو کچھہ قصور اور تقصیر ہوئی
ہی سو سبحان اللہ کہکے اُسکا تلافی کرنا چاہیے اور عدم لیاقتی اور اپنی عبادت کی ناتمامی کا اقرار کرنا چاہیے
اور چونکہ عبادت کا ادا کرنا اُس تعالی کی توفیق سے میسر ہوا ہی اِسواسطے الحمد للہ کہکے اِس نعمت کا شکریہ بجالانا
چاہیے اور تکبیر اور تہلیل کہکے اُس تعالی کے سوا دوسرے کو مستحق عبادت کا نہ رکھنا چاہیے تو جب نماز شرائط
اور آداب کے ساتھہ ادا کی جاوے اور بعد اُسکے تقصیر کی تلافی اور توفیق دینے کی نعمت کی شکرگذاری اور اُسکے
سوا دوسرے کے مستحق عبادت ہونیکی نفی دل کے قصد سے اِن کلمات طیبات کے ساتھہ کیجاوے تو امید ہی کہ

نماز اللہ جل سلطانہ کے قبول کے لائق ہو اور وہ نماز ادا کرنیوالا مصلی اور مفلح ہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ الْمُفْلِحِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰی اٰلِهِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ
انتہی اور اُسی جلد کے تین سو پانچویں مکتوب میں فرماتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی جان تو اللہ تعالی تجھکو سیدھی راہ پر پہونچاوے کہ نماز کا تمام اور کامل ورپورا ہونا فقیر کے نزدیک مراد ہی نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات کے بجالانے سے کہ فقہ کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ انکا بیان ہی ان چارون کے سوا کوئی دوسرا امر ایسا نہیں ہو کہ نماز کے پورے ہونے میں اسکا کچھ دخل ہو خشوع نماز کا جو ہی یعنے نماز میں عاجزی اور فروتنی کرنا جو ہی اور اسکا بیان تفسیرون میں اور حدیث اور تصوف کی کتابون میں یکھو سو وہ بھی انھین چارون میں داخل ہی اور خضوع قلب کا جو ہی سو وہ بھی انھین چارون میں شامل ہی خشوع اور خضوع کے ایک ہی معنے ہین ✱ ایک گروہ نے ان چارون کے علم پر کفایت کیا ہی اور چارون کے عمل اور بجالانے میں مساہلت اور مداہنت اور سستی اور ڈھلنگی اختیار کیا ہی تو بالضرور وے لوگ نماز کے کمالات حاصل ہونے سے قلیل النصیب ہوئے ہین ✱ اور ایک دوسرے گروہ ایسے ہین کہ حق سبحانہ کیطرف دل کے حاضر ہونیکے اہتمام میں مشغول ہین اعمال و بیہ جوارح مین یعنے جو آداب نماز کے کہ ہاتھ پاؤن وغیرہ سے علاقہ رکھتے ہین انھین کم مشغول ہوتے ہین اور فرضون اور سنتون کے ادا کرنے پر اقتصار اور کفایت کرتے ہین سو یہ گروہ بھی نمازکی حقیقت سے آگاہ نہیں ہوئے ہین اور نماز کے کمال کو غیر نماز سے ڈھونڈھتے ہین کیونکہ حضور قلب کو تین شریعت میں نماز کے سارے ارکانون میں شمار نہیں کیا ہی اور حدیث میں جو آیا ہی لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ یعنی نماز نہیں ہی مگر حضور قلب کے ساتھ تو ہوسکتا ہی اور حضور قلب سے انھین چارون امور سے مراد ہوتا کہ ان امور میں سے کسی امر کے بجالانے مین کوئی فتور واقع نہو سوا ے اس حضور کے دوسرا حضور اس فقیر کے فہم مین نہیں آتا یہ خاکسار کہتا ہی کہ حضرت مجدد قدس سرہ نے خوب سمجھا کیونکہ شریعت میں جو چارون امور مقرر ہین انکے ادا کرنے اور بجالانے مین جو دلکو حاضر رکھیگا اور دل سے کوشش کریگا اس سے بڑھ کے اور کون حضور ہوگا اور اپنے مولا کے حکم بجالانے کے حضور سے اور دوسرا حضور کیا ہوگا اور باقی عارف کو تو ہر حالت میں حضوری رہتی ہی جیسا کہ تجلی ذات کے بیان مین معلوم ہوا اور وہ تو ایمان کے مراتب میں داخل ہی اب اس مقام مین چارون کا بیان نور علی نور مین دیکھنا ضرور ہی کیونکہ سیر الی اللہ مین مقام فنا کا حاصل ہوتا ہی اور سیر فی اللہ مین مقام بقا کا حاصل ہوتا ہی اور اسی مقام تک سلوک ولایت کا تمام ہوتا ہی بعد اسکے سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیا باللہ کا مقام حاصل ہوتا ہی اور یہین سارے احکام شریعت کے بجالانے اور جاری کرنیکا خیال اور اہتمام ہوتا ہی اور یہ مقام نبوت کا ہی خلاصہ یہ جسقدر احکام شریعت کے بجالانے کا اہتمام کریگا اُسیقدر حضور قلب بھی تا بحد ہوگا کیونکہ طریقت مقام

نبوت پر چڑھنے یعنے احکام شریعت کے بجالانے کی سیڑھی ہی اور طریقت شریعت کی خادم اور عوارف المعارف کے پانچوین باب مین جو لکھا ہی کہ ادب ظاہر کا نشانی ہی ادب باطن کی خوبی کی اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لَو خَشَعَ قَلْبُهٗ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهٗ اگر اسکا دل ڈرتا اور اسکے دل مین خشوع ہوتا تو اسکا جوارح یعنے ہاتھ پانون وغیرہ عضو بھی ڈرتا انتہیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی نماز مین اپنے کپڑے سے کھیلتا ہی تب یہ فرمایا سو یہ مضمون بھی حضرت مجدد کے قول کی تائید کرتا ہی پھر آگے حضرت مجدد فرماتے ہین ٭ سوال جب نماز کا تمام اور پورا ہونا انھین چارون امور کے ساتھ مربوط اور متعلق ہوا اور ان چارون کے سوا کوئی دوسرا امر نماز کے کمال اور پورے ادا ہونے مین ملحوظ نہوا تو منتہی کی نماز اور مبتدی کی نماز مین بلکہ عامی کی نماز مین کہ اسمین چارون امور کا بجالانا پایا جاوے فرق کیا ہی ٭ جواب فرق عمل کرنیوالے کے سبب سے ہی نہ کہ عمل کے سبب سے ہی آخر ایک ہی عمل بسبب تفاوت عمل کرنیوالون کے متفاوت ہوتا ہی جو عمل کہ عامل مقبول و محبوب سے واقع ہوتا ہی اسکا اجر اضعاف مضاعف ملتا ہی اُس اجر سے جو عامل مذکور کے دوسرے کے عمل پر ملتا ہی کیونکہ جسقدر عامل عظیم القدر ہوگا اسیقدر اُسکے عمل کا اجر بھی بڑا ہوگا اسی سبب سے بزرگون نے کہا ہی کہ عارف کا ریائی عمل جو ریا سے کرتا ہی یعنے دکھانے سنانے کیواسطے کرتا ہی سو بہتر ہی مرید کے یعنے غیر عارف کے عمل خالص سے سو جب عارف کا عمل خالص ہوگا تب اُسکا کیسا درجہ ہوگا اسی سبب سے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے سہو کو اپنے صواب اور عمد سے بہتر جان کے یعنے آپ جو قصد کے ساتھ جیسا عمل کرین کس عمل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عمل کو جو اُنسے سہواً ہو بہتر جان کے آنحضرت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیہ کے سہو کو طلب فرماتے ہین جس مقام مین کہ کہتے ہین یَا لَیْتَنِی سَهْوَ مُحَمَّدٍ کاشکے مجکو سہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ملتا حضرت صدیق اس بات کی آرزو رکھتے ہین کہ اُنکا بالکل یعنی سارا عمل آن سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کا سہو ہوجاوے اور وے اپنے سارے اعمال اور احوال کو عمل سہو آن سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیہ سے کم جانتے ہین اور بڑی تمنا کے ساتھ اپنی سارے حسنات کا درجہ آن سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے سہو کا ایسا ہوجانیکا سوال کرتے ہین اور عمل سہو آن سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مثل سلام پھیرنے اُس علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی دو رکعت نماز فرض چہار رگانی پر بطریق سہو کے جیسا کہ حدیث مین روایت کیا گیا ہی تو بس نماز منتہی کی جو ہی سو باوجود نتائج اور ثمرات دنیوی کے اسکا اجر جزیل آخرت مین ملیگا بخلاف نماز مبتدی اور عامی کے مصرعہ ٭ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ اب تھوڑا سا منتہی کی نماز کے خصائص کو ظاہر کرتا ہی اُسی سے قیاس کرین وہ یہ ہی کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ منتہی نماز مین قرأت قرآن کے ذات مین اور تسبیحات اور تکبیرات کے کہنے کیوقت مین اپنی زبان کو شجرہ موسوی کے رنگ مین پاتا ہی یعنی جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

درخت سے آواز سنا تھا کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ مین ہی اللہ ہون رب سارے جہان کا تو
حقیقت مین آواز اللہ جل جلالہ کی تھی کہ ظاہر مین درخت سے آتی تھی پھر فرماتے ہین اور اپنے قوی اور جوارح
کو آلات اور وسائط سے یعنے ہتھیارون اور وسیلون سے زیادہ نہین جانتا + اور کبھی ایسا معلوم کرتا ہی کہ نماز
ادا کرتے وقت اُسکا باطن اور اُسکی حقیقت ظاہر اور صورت سے بالکل تعلق توڑکے عالم غیب مین مل گیا ہی
اور نسبت اور علاقہ مجہول الکیفیت یعنے جسکی کیفیت دریافت نہین ہوسکتی اُسنے غیب سے پیدا کیا ہی اور جب نماز
سے فارغ ہوتا ہی پھر رجوع کرتا ہی یعنے وہ حالت جاتی رہتی ہی یا یہ کہ اصل سوال مذکور کا جواب ہم اسطرح پر
دیتے ہین کہ چارون امور مذکورہ کا بجا لانا تمام و کمال منتہی کے نصیب ہی مبتدی اور عامی کو بہت دور ہی کہ ان امور
کے تمام و کمال بجا لانے کی توفیق پاوین اگرچہ ممکن اور جائز ہی کہ یہ لوگ بھی توفیق پاوین وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ
اِلَّا عَلٰی الْخَاشِعِیْنَ اور البتہ وہ بھاری ہی مگر اُنھین پر جنکے دل پگھلے ہین والسلام علی من اتبع الہدیٰ
انتہی اور باقی نماز کی فضیلتون کی لکھنے کی حاجت نہین نور علی نور مین نوین ہدایت کے دوسرے وعظ مین
جو مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب دوبست و شصت و سیوم سے جو کسیقدر لکھا ہی اسکو اُس مقام مین دیکھین
اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ جو حالت کہ نماز کے ادا کرنے مین میسر ہوتی ہی سو ساری حالتون سے جو نماز کے باہر حاصل
ہوتی ہین بڑھ کے ہی کیونکہ نماز کے باہر کے حالات مانند تجلی افعال اور صفات اور ذات کے اور مسامرہ
اور محاضرہ اور مکاشفہ اور مشاہدہ وغیرہ کے جو ہین جنکا بیان زاد التقوی مین ہی سو ظل کے دائرہ سے باہر
نہین نکلے ہین کتنی ہی بلندی پیدا کرین اور یہ نماز کی حالت ایکطرح کا حصہ اصل سے رکھتی ہی یعنے ذات کی
دیدار جو ہوگی سو وہی اصل مقصود ہی اور اُسکی بو نماز مین پائی جاتی ہی اور جسقدر فرق کہ درمیان ظل اور اصل کے ہی
اُسیقدر فرق اُن حالتون مین اور اس نماز کی حالت مین جاننا چاہیے انتہی ایسی نعمت جو مومن کی معراج ہی
اسکا شکر ادا کرنا چاہیے اور جیسا کہ مذکور ہوا ویسا اسکو پوری اور کامل ادا کرنا چاہیے اور جو لوگ کہ نماز کے
فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات کو پورا پورا ادا نہین کرتے جب اُنکی کم نصیبی اور اُنکی حقارت اوپر کے
مضمون سے ثابت ہوئی تو جو لوگ نماز نہ پڑھین اُنکی کیسی کیسی خرابی ہوگی اور کیسے کیسے عذاب مین گرفتار ہونگے
نعوذ باللہ من عذاب اللہ اللہ تعالی مومنون کو نماز ترک کرنیکی بلا کی گرفتاری سے نجات دے اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع نصیب کرے اور اُنکے خلاف سے محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین۔

بیت

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

تمام شد

کتاب استقامت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور صلوٰۃ کے فقیر کرامت علی جونپوری ازراہ خیر خواہی ہندوستان اور بنگالے کے سارے مسلمانون
کے عموماً اور خصوصاً مسلمانین ساکنان محلہ ٹیچانی ٹولہ و مٹھائی منڈی و چاندگانون وغیرہ محلون کے منحلات شہر
اسلام آباد عرف چاٹگام کے بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے اور دعای دلی محفوظ رہنے فتنہ وفساد وفریب
اور مکر بدمذہبون سے اور ساری بلاؤن اور آفتون سے بچے رہنے کے دین اور شریعت اور مذہب کی حقیقت
اور اسپر مضبوط رہنے کیواسطے شریعت محمدی کی کتابون سے جنکے اس رسالہ استقامت مین ایک مقدمہ
اور اکیس مضامین اور ایک خاتمہ مین ایسے پاکیزہ مضمون بیان کرتا ہی کہ اسکے سمجھنے سے سب کوئی اپنے
دین اور شریعت اور مذہب پر پکا ہوجاویگا اور غیر مذہب کے فساد سے انشاء اللہ تعالی محفوظ رہیگا اور اپنے
فرزندون اور مریدون کو اس رسالہ پر عمل کرنیکی وصیت کرتا ہی اور اس رسالہ کا سارا مضمون رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع مین استقامت حاصل ہونے کیواسطے ہی اور یہی اصل مقصود اہل اسلام کے سارے
علوم کا ہی مثل فقہ اور عقائد اور تصوف اور تفسیر اور حدیث اور تجوید اور قرارت اور معانی اور لغت اور صرف نحو
وغیرہ کے اور تھوڑا سا غور کرنے سے یہ مضمون کھل جاتا ہی اگر کوئی میزان اور منشعب اور کافیہ اور شرح
ملا اور صراح مین غور کرے تو بلاشبہہ اول سے آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا مضمون بھرا
ہی اور ان علوم مذکورہ مین جو فقہ سے لیکے علم معانی تک ہی اتباع کا مضمون کھلا کھلا ہی کچھ غور کرنیکی حاجت
نہین مگر چونکہ دین اسلام کی صفت کرنے سے خود بخود کفر کی برائی اور ہجو ہوجاتی ہی اس سبب سی کافر
اور منافق لوگ جیسا کہ نحو وغیرہ علوم دینی سے دلسو ناراض ہی ویسا اس رسالہ کے مضمون سے دل سے

ناراض ہونگے اور مومن لوگ باغ باغ خوش ہونگے اور مومن مخلص اور منافق لوگ جدا ہوجاوینگے
مقدمہ چھ قاعدے اور پانچ نصیحتون کے بیان مین پہلے چھ قاعدے سُنو اِن قاعدون کو ہم شریعت کی
کتابون کے مضمون بموجب لکھتے ہین تاکہ اگر کوئی شخص اِن قواعد کے خلاف فتوا دے تو لوگ اُس فتوا کا اعتبار
ہرگز نہ کرین کیونکہ وہ فتوا شریعت سے نہین ملتا اور یہ قواعد جس کتاب سے نیچے لکھا ہی اُسکے مقام مین اُس
کتاب کا ذکر کرینگے پہلا قاعدہ یہ کہ کسی کام کا بدعت ہونا نہونا اور درست نادرست ہونا اپنی عقل سے کہنا
اور غیر مجتہد کو قرآن حدیث سے مسئلہ نکال کے اُس امر کے بدعت ہونے نہونے اور درست نادرست ہونے
کا فتوا دینا حرام ہی بلکہ اِس بات کو فقہ مین تلاش کرے جیسا کہ قول السدید مین مختارات النوازل سے لکھا ہی
دوسرا قاعدہ یہ کہ جو کام کہین سے یعنے تفسیر حدیث فقہ اصول فقہ عقائد تصوف کہین سے منقول نہو اُسکے
مکروہ ہونیکی دلیل وہی اُسکا غیر منقول ہوتا ہی دوسری دلیل طلب کرنیوالا جاہل ہی اور جب کسی دینی معتبر
کتاب مین منقول ہو گو کہ مختلف فیہ ہو بس وہ منقول ہی + تیسرا قاعدہ یہ کہ بدعت صرف اُسی امر کو نہین
کہتے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے منقول نہو بلکہ تعریف بدعت
حسنہ اور بدعت سیئہ کی جیسا کہ اہل سنت وجماعت کے جمہور علما کے نزدیک ثابت ہی اُسکو ہم اِس مقام
مین اشعۃ اللمعات اور احیاء علوم الدین اور قول ابی زرعۃ اور حدیقۃ الندیہ اور ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا اور
کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث سے لکھتے ہین وہ یہ ہی کہ جو کچھ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قیامت
تک نیا نکالا گیا سو وہ بدعت ہی لغت کی راہ سے تب اُسمین سے جو موافق ہی اُنکی سنت کے قاعدون کے اور
قیاس کیا گیا ہی سنت پر تو وہ بدعت حسنہ ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ وہ نیا نکالا ہوا کام نیک کام ہو اور فائدہ
دینے والا ہو سومنون کو مانند منارہ بنانے کے اور کعبہ شریف کے گرد بگرد چار مصلا بنانے کے اور قرآن
شریف مین عُشر لکھنے اور نقطہ دینے اور سورتون کا نام لکھنے اور آیتون کا شمار لکھنے کے اِسواسطے کہ اِسنے
مسلمانون کیواسطے کوئی ضرر اور حرج نہ پیدا ہو بلکہ اِن کامون مین مسلمانون کیواسطے فائدہ عام ہی +
اور جب وہ نیا نکلا کام سنت کے مخالف ہو جیسا کہ مصیبت کے ایام مین ضیافت کرنا اور غم کا ظاہر
کرنا سو ایسا کام بدعت سیئہ اور گمراہی ہی اور کلیہ کل بدعت ضلالت کا یعنے جتنی بدعت ہی سب گمراہی
ہی ایسی ہی بدعت پر عمل کرتے اور لیجاتے ہین اب اِس قاعدہ کی شرح مخالفون کے رد مین سنو وہ
یہ کہ جو شخص کہتا ہی کہ سواے شارع کے بیان کے جو امر کہ امت نے نکالا ہی سو سب بدعت سیئہ
کیونکہ اگر وہ امر دین کا ہوتا تو شارع اُسکا بیان کرتا کیونکہ دین کا پورا کرنا شارع کا کام ہی امت
کا کام نہین ہی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا کہ آج کے دن پورا کیا مین واسطے تمھارے

دین تمھارا اور یہود اور نصاریٰ کے احبار اور رہبان کے نکالے ہوئے احکام کہ جنکی مذمت قرآن شریف
مین وارد ہوئی ہی اور وہ احکام مردود ہین سو اُن احکام کے مردود ہونیکو اس امت مرحومہ کے نکالے
ہوئے احکام کی بدعت سیئہ ہونے پر شاہد لاتا ہی سو ایسا شخص اہل سنت وجماعت مین سے نہین ہی اور دین
کے احکام سے نرا جاہل ہی کیونکہ وہ شخص اجماع کا اور بہت سے احکام شرعیہ کا منکر ہے اور امت محمد
علیہ السلام کے خاصہ کا منکر ہی اور امت محمدیہ کو جنکو احکام نکالنے کی اجازت شارع نے دیا ہی برابر
کرتا ہی یہود و نصاریٰ کے احبار اور رہبان کے ساتھ جنکو احکام نکالنے کی اجازت شارع نے نہ دیا تھا
اس مضمون کے کھل جانے کیواسطے توضیح کے ایک مضمون کا ترجمہ لکھ دیتے ہین وہ بھی یہی فرماتے ہین
اور دوسرا قسم اجماع کا وہ کہ اتفاق کیا امت محمد علیہ السلام کے مجتہدون نے کسی زمانے مین کسی امر پر سو
اجماع امت محمد علیہ السلام کے خواص مین سے ہی اسواسطے کہ وے خاتم النبیین ہین اور اُنکے بعد وحی
آنیوالی نہین ہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے
دین تمھارا اور اُسمین کچھ شک نہین کہ وہ احکام جو صریح وحی سے ثابت ہوتے ہین سو بہ نسبت حوادث واقعہ کے
نہایت کم ہین یعنی مسائل شرعیہ کی جو نئی نئی صورتین نکلتی جاتی ہین سو بیشمار ہین اور بہ نسبت اُنکے قرآن شریف
سے جو مسئلے ثابت ہوتے ہین سو بہت کم ہین سو اگر اُن حوادث واقعہ کے احکام صریح وحی سے معلوم نہوتے
اور اُسکے احکام مہمل رہجاتے تو دین کامل اور پورا نہوتا تو اسواسطے ضرور ہوا کہ مجتہدون کیواسطے دین
کے احکام قرآن شریف سے استنباط کرنے اور نکالنے کا اختیار ملے ۞ انتہیٰ - یعنے اللہ تعالیٰ نے
اپنے احکام قرآن شریف مین بیان کرکے فرمادیا کہ یہ جو قرآن شریف مین ہی سو بھی اور امت محمد علیہ السلام
کے مجتہد لوگ جو فرماوین وہ بھی سب کا سب میرا حکم ہی تو اُسمین امت پر بڑی کشادگی ہوئی کہ اُنکو ہر
مسئلون کا جواب قیامت تک ملتا رہا اور کسی وقت مین حیران نہونگے تب اسی نعمت کو عطا فرماکے
فرمایا کہ آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا کہ اپنی نعمت کا خزانہ بالکل اپنے
نائبون کے یعنی اُس اُمت مرحومہ کے مجتہدون کے پاس جو مثل انبیاے بنی اسرائیل کے ہین سپرد کردیا
کہ تمکو قیامت تک اسمین سے نکال نکال کے نعمت دیا کرین اور پھر تمکو کسی کتاب اور کسی رسول کا انتظار
نہ کرنا پڑے بخلاف اگلی امت کے کہ اُنکے پاس اپنا نائب اور خزانچی نہ چھوڑا سے لوگ نئے حادثہ کے
واقع ہونیکے وقت مین حیران ہوتے تھے اور خاتم النبی صلعم کی انتظار کرتے تھے تو اب اس حکم کے بعد
جو شخص نائبون اور خزانچیون سے نعمت نہ لیگا سو یہود نصاریٰ کیطرح سے حیران ہوگا بلکہ [illegible]
اسکا حال ہوگا کہ وے لوگ تو خاتم النبی صلعم کی انتظار کرتے تھے اور اُنکے آنیکی بشارت سے اپنے دلکو

تسکین دیتے تھے اور اِس شخص کو تو یہ بات بھی نصیب نہین اور ایسے شخص کو استقامت کہان سے ہوگی اللہ
تعالیٰ ایسے برے اعتقاد سے محفوظ رکھے اور توضیح مین اِس آیت کا اسیقدر جملہ لکھا یہ آیت چھٹھین سیپارہ
سورۂ مائدہ مین ہی اُسکے آگے یہ جملہ ہی وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اور پوری
کی اوپر تمھارے نعمت اپنی کیا واسطے تمھارے اسلام دین تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ آج کے دن پورا کیا مین نے
واسطے تمھارے دین تمھارا اِس طرح پر کہ تمکو تمھارے دشمن کے خوف سے محفوظ رکھا اور تمکو انپر غالب کیا جیسے
کہ بادشاہ لوگ کہتے ہین کہ آج ہمکو پورا ملک ملا یعنے ہم جس سے ڈرتے تھے اُس سے محفوظ رہے یا پورا کیا
مین نے واسطے تمھارے جسکے تم محتاج تھے اپنی تکلیفون مین یعنے احکام شرعی تمکو پورا سکھایا یا حلال اور
حرام کی تعلیم کرکے اور شریع یعنی احکام اسلام اور قیاس کے قوانین اور قاعدون کی توفیق دیکے انتہیٰ
اور تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی کہ آجکے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا مدد دیکے اور سارے
دینون پر تمھارے دین کو غالب کرکے یا قواعد عقائد کے بیان کرکے اور اصول شرائع مین یعنی اصول فقہ
کے پہچاننے کی توفیق دیکے اور قوانین اجتہاد کے پہچاننے کی توفیق دیکے انتہیٰ ؛ دونون تفسیرون
اور توضیح کے مضمون سے اِس امت کے مجتہدون کو قیاس اور اجتہاد سے مسایل فقہی نکالنے
کی توفیق اور اختیار دینا ثابت ہی۔ والحمد للہ علی ذلک ؛ اب باوجود اِس سب کشادگی کے
جو اِس تیسرے قاعدہ کے اول سے یہانتک مذکور ہوئی اپنے عمل کا مشروع ہونا ثابت نہ کرسکے
مثل فاتحہ اسمیہ اور عرس وغیرہ بدعات کے تو اُسکو اِس عمل سے سواے توبہ کرنے کے کچھ چارہ نہین
کیونکہ بدعت سیئہ سے توبہ کرنا واجب ہی جیسا کہ تمہید مین ہی اور جو عمل کہ ان کشادہ قاعدون مین سے
ایک سے بھی ثابت ہو مثل مولود شریف کے نقطے اور اعراب کے اور تسلیم بعد اذان کے اور قیام وقت ذکر
داخل کے وغیرہ ایسے عملون کے جو بدعت حسنہ ہین تو اُس عمل کے بدعت کہنے سے سواے سکوت کے
کچھ چارہ نہین کیونکہ بدعت حسنہ سے توبہ کرنا واجب نہین ہی جیسا کہ تمہید مین ہی باقی یہ مضمون یاد
رکھنے کے قابل ہی کہ منقول ہونے نہونے کا پہچاننا بھی مجتہد لوگون اور چھوٹے طبقے کے فقہا کا کام ہی
سو جو مسئلہ مجتہدون یا چھوٹے طبقے کے فقہا سے منقول ہو یا حرمین شریفین کے لوگون کا جسپر عمل ہو
یا اہل مدینہ کا جسپر اجماع ہو اُسکو منقول سمجھو کیونکہ یہ چارون گروہ معتمد اگر غیر منقول کا حکم دیتے یا اُسپر
عمل کرتے یا اُسپر اجماع کرتے تو فقہا ان چارون کی تابعداری اور موافقت کا حکم نہ دیتے سو
مجتہدون اور چھوٹے طبقے کے فقہا کی تابعداری کا حکم درمختار اور ردالمختار مین دیکھو اور اہل حرمین
کے عمل کی موافقت کا حکم فتاویٰ قاضی خان مین دیکھو اور اہل مدینہ کے جسپر اجماع کرین اُسکو

سنت جاننے کا حکم مدارج النبوۃ مین دیکھو اِس تیسرے قاعدہ کا مضمون اُسکو فائدہ کریگا جو فقہ کا معتقد ہی
اور جو شخص کہ فقہ کا منکر ہو اُسکو فائدہ بھی نہ کریگا اور اُس سے کچھ کام بھی نہین کیونکہ وہ دائرۂ
اِسلام سے خارج ہو گیا جیسا کہ تیسرے مضمون مین فقہ کے منکر کا کافر ہونا معلوم ہوگا چوتھا قاعدہ
اِس زمانہ مین کوئی مفتی نہین ہی کیونکہ مفتی ہونیکی شرط ہی مجتہد یا ممیز ہونا تو جو شخص مجتہد یا ممیز ہی وہی مفتی
ہی پانچوان قاعدہ یہ کہ اِس زمانہ کہ مفتی پر جب سے یہ سبب ضرورت کے فتوا پوچھنا درست ہو واجب ہی کہ
استفتا کے جواب مین فقہ کی عبارت بطور حکایت کے نقل کر دی اور اُس مسئلہ کا مختلف اور متفق ہونا
بھی نقل کر دے اور فقہ کی کتاب مین جس قول کی ترجیح پاوے اُسکو لکھدے اور اگر ترجیح نہ پاوے تو
ویسا ہی چھوڑ دے اور ہر ایک پر عمل کرنیکو برابر جانے پھر اگر وہ امر عبادت کے باب مین ہی تو درست
کہنے والے کے قول پر عمل کرے جیسا کہ آخر الظہر کا پڑھنا اور اگر کھانے کے باب مین ہی تو منع کرنیوالے
کے قول پر عمل کرے جیسا کہ ہلا اُس کا گوشت نہ کھانا اور اگر مستحب اور حرام مین اختلاف ہی تو حرام کہنے
والے کے قول پر عمل کرے جیسا کہ حنفی کو رفع یدین کرنا اسیطرح سے جسکے قول پر عمل کرنا موجب عداوت
اور کینہ کا مومنون مین ہو اُسپر عمل نہ کرے جیسا کہ داخل یعنے آنیوالے کیواسطے قیام کرنیکو کوئی منع کرتا ہی
کوئی درست کہتا ہی تو منع کرنیوالے کی بات پر عمل نہ کرے جیسا کہ ردالمختار کے کتاب الحظر والاباحۃ مین
اِس مضمون کی تصریح ہی چھٹا قاعدہ اپنے اگلے بزرگون کے مختلف قول مین ایک کی خطا نہ پکڑے اور دوسرے
کے قول کو ترجیح نہ دے بلکہ دونون کے قول کو نقل کر دے اور علما کے اختلاف کو رحمت سمجھے اور
دونون جانب کو سیدھی راہ پر سمجھے اور مختلف اقوال پر احتساب کو یعنے تعزیر کرنے اور انکار کرنے اور ملامت
کرنیکو درست نہ جانے جیسا کہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین باب الامر بالمعروف مین اِسکی تصریح ہی
اب نصیحت سنو پہلی نصیحت اِس زمانے مین بعضے لوگ بڑی غلطی مین پڑے ہین کہ کسی امر حادث
فی الدین مین یعنی جو دین کے کام مین نیا کام نکلا ہو اُسکے درست نادرست یا بدعت غیر بدعت ہونے
مین جب فقہ مین اختلاف پاتے ہین تب اُس امر کے بدعت ثابت کرنے کے واسطے بدعت کی برائی
کے بیان کی حدیثین اور قواعد طول وطویل نقل کرتے ہین اور قواعد پر قیاس کر کے اُس امر کو
بدعت حسنہ یا سیئہ ہونے کا آپ فتوا دیتے ہین سو یہ پہلے قاعدے کے خلاف ہی اور اُنکے مخالف
لوگ جب اِس امر حادث فی الدین کا کچھ ذکر کہین نہین پاتے ہین تب اُسکے منع ہونے کی دلیل
مانگتے ہین سو یہ دوسرے قاعدہ کے خلاف ہی اور یہ جو کہتے ہین کہ اصل سب چیز کی مباح ہے
جبتک کہ اُسکی نہی نہ ثابت ہو تو اُنکا جواب یہ ہی کہ اول تو اہل سنت کے نزدیک اصل اشیا

مین توقف کرنا ہی اور دوسرے یہ کہ شارع نے کھول کے فرمایا کہ جو کام حادث فی الدین ایسا ہو کہ
میرے دین سے نہو یعنی شریعت مین کہین سے ثابت نہو یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حادث ہوا
ہو اور کتاب اور سنت اور اجماع و قیاس سے جو اصول فقہ ہین نہ ملتا ہو سو وہ مردود ہی یعنی شریعت
مین کہین نہ مذکور ہونا بھی اُسکی بدعت اور مردود ہونے کی دلیل ہی چنانچہ فتاوے عالمگیری کے
کتاب الکراہیت کے چوتھے باب سے مکروہ ہونے کی دلیل غیر منقول ہونا اکیسوین مضمون مین مذکور
ہوگا اور ایسا ہی ہدایہ اور فقہ کی کتابون مین ہی اور جب وہ کام شریعت کی کسی کتاب مین منقول ہو اگر
کہ اختلاف کے ساتھ ہو تب وہ کام مکروہ ہونیکی آفت سے بچا اور شریعت کے مقرر کیے ہوئے مذکور
کسی مقام مین جو کام منقول ہوگا سو سب حضرت کی تعلیم مین داخل ہی اور فقہ اور عقائد اور تصوف اور
صرف اور نحو اور لغت وغیرہ علوم مین سے قرآن و حدیث سمجھا جاتا اور پڑھا جاتا ہی یہانتک کہ الف بے
ان سب مین جو مضمون ہی سو سب تعلیم مین داخل ہی اسکا بیان اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ کی پہلی فصل کی دوسری حدیث کی شرح مین اور غیر شرحون مین اور در مختار اور رد المختار وغیرہ مین
دیکھو اور جس امر کو فقہ مین بدعت حسنہ لکھا ہی اگرچہ بعد قرون ثلثہ کے حادث ہوا ہو تو وہ بدعت سیئہ نہین
ہی کیونکہ فقہا بغیر چارون اصول کے کچھ نہین لکھتے جیسا کہ تسلیم بعد اذان کے کہ قرون ثلثہ کے بعد
سات سو اکاسی ہجری مین حادث ہوئی مگر چونکہ فقہ کی کتاب در المختار اور رد المختار مین اُسکو بدعت
حسنہ لکھا ہی اُسکو بدعت سیئہ کہنا درست نہین کیونکہ یہ تیسرے اور چھٹہین قاعدے کے خلاف ہو اور
وے لوگ مذکور علما کے اختلاف مین جو رحمت ہی اُسکی قدر نہ کر کے مختلف قول مین سے جس عالم کا
قول اُنکے نفس اور اُنکی سمجھ اور اُنکے خیال کے خلاف ہوتا ہی اُسکے رد کرنے اور مٹانے مین بڑی کوشش
کرتے ہین اور منقول کے نقل کرنے کے بجاے دلیل معقول بیان کرتے ہین یہانتک نوبت پہونچتی
ہی کہ مختلف دونون قول مین سے اپنی نفس کے خلاف جس عالم کا قول ہوتا ہی وے لوگ اُس عالم
کا نام لیکے کہتے ہین کہ فلانے خطا کیا اور دوسرے کے قول کو ترجیح دیتے ہین حالانکہ ترجیح دینا
اُنکا کام نہین ہی سو یہ ترجیح بلا مرجح نری غلطی اور وسوسۂ شیطانی ہی کہ اختلاف کا بیان کر دینے کے
مقام مین ایک شخص کی خطا پکڑتے ہین اور دوسرے کے قول کو ترجیح دیتے ہین اور یہ پانچوین
قاعدے اور چھٹہین قاعدہ کے خلاف ہی حق یہ ہی کسی امر کا بدعت حسنہ یا سیئہ ہونا جو کچھ کہ فقہ سے
بالاتفاق یا اختلاف کے ساتھ ثابت ہو معتبر ہی اپنی عقل کے خلاف ہو یا موافق اور فتوا دینے والا
بھی اتفاق اور اختلاف کا بیان کر دے سوایسے مذکور لوگون کا دلائل اور قواعد بیان کرنا شیطان

اور نفس کی پیروی کرنا اور سر دیو ہے کا پیٹنا ہی کیونکہ اُن دلائل اور قواعد مین اُس امر محدث یعنے نئے نکلے ہوئے کام مذکور کا نام مذکور نہین ہی تو آخر کو قیاس کر کے ایک بات کہتے ہین اور خود حرام مین پڑتے ہین کیونکہ غیر مجتہد اور غیر مبصر کو فتوا دینا حرام ہی بلکہ جیسا کہ فقہ کی کتاب مین ہی ویسا ہی نقل کر دے بشرطیکہ ٹھیک سمجھنا اُسکا پوچھنے سے زیادہ ہو جیسا کہ قول اسر یدالمفید مین مختارات النوازل سے نقل کیا ہی تو یہ بھی فقہ نہ جاننے کا سبب ہی اور یہ حرکت اُسکی چوتھے اور پانچوین قاعدے کے مخالف ہی اور مقتضا فقہ جاننے کا یہ ہی کہ دونون فرقہ اُس امر کا نام لیکے اُسکا بدعت حسنہ یا سیئہ ہونا فقہ کی کسی کتاب سے نقل کردین جو فرقہ نقل نہ کریگا وہ شیطان کی راہ پر ہی کیونکہ پانچوین قاعدہ کا مخالف ہی اور جو فقہ سے ثابت ہو اُسی سے دل کی اطمینان اور تسلی کا ہونا اور اُسی پر استقامت رکھنا آنحضرت صلعم کی اتباع اور محبت کی نشانی ہی اِسیواسطے صحابہ لوگ اپنے شاگردون سے جو فقہ اور مجتہد تھے فتوا پوچھتے تھے اور لوگون کو اُنسے فتوا پوچھنے کی ترغیب دلاتے تھے کیونکہ رسول اللہ صلعم کی برکت سے اور وحی اُترنے کا زمانہ پانے کی برکت سے اُنکو ایمان کامل اور نری اخلاص حاصل تھی اور اپنے نام ونشان اور فخر کرنے اور اپنی بات کی تیج کرنے سے اُنکو اللہ تعالی نے پاک اور محفوظ رکھا تھا اُسی سبب سے وے لوگ اپنے مجتہد شاگردون کی تقلید سے انکار اور شرم نہ کرتے تھے کیونکہ وے لوگ جانتے تھے کہ اُنکی تابعداری عین رسول اللہ صلعم کی تابعداری ہی کیونکہ یہ لوگ اُنکے وارث اور نائب ہین سبحان اللہ کیسا دین ہمارا خالص ہو اور اِس دین مین نفس کا شرک مطلق باقی نہین رہتا اللہ اور رسول کے فرمان برداری اور رضا کیواسطے مجتہد لوگ صحابہ کی شاگردی کرتے تھے اور اُنکی روایت کی حدیث سے فقہی مسئلہ نکالتے تھے اور صحابہ لوگ اُنکے اجتہادی مسئلہ پر عمل کرتے تھے جیسا کہ عوارف المعارف کے تیسرے باب مین اِس مضمون کی تصریح ہی پھر درمختار اور اُسکے حاشیہ ردالمحتار مین جو فقہا کے سات طبقہ کا بیان کیا ہی اور ساتوین طبقے والون پر اوپر کے چھ طبقہ والے فقہا کی تابعداری کو فرض لکھا ہی سو یہ تابعداری بھی عین رسول اللہ صلعم کی تابعداری ہی غرض جنکی تابعداری مین رسول اللہ صلعم کی تابعداری کی بو ہم پاوینگے اُسی کے دامن سے لگ رہین گے جیسا کہ محدثین مفسرین متکلمین یہانتک کہ قرآن اور حدیث کی لغت کے مصنفون کے دامن سے لگے رہین گے اور اِسی واسطے مدینہ کے لوگون کا اجماع جس کام پر دیکھین گے ہم اُسکو سنت جانینگے آنحضرت صلعم کے زمانے کے سبب سے اِسبات کا بیان مدارج النبوۃ مین دیکھو غرض جنکی تابعداری مین آنحضرت کی تابعداری کی بو پاوینگے اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے اُنکی تابعداری کرینگے

تو آنحضرت صلعم نے جو ایک خط سیدھا کھینچ کے اُسکو صراط مستقیم فرمایا اور داہنے بائین جو خطین کھینچا اُسکو شیطان کی راہ بتایا تو صحابہ اور تابعین اور مجتہدین اور ساتون طبقے والے فقہا کی اور فقہی کتابون وغیرہ مذکور لوگون کی تابعداری کرنیوالا صراط مستقیم پر ہی اور اُس تابعداری سے مُنھہ موڑنے والا شیطان کی راہ پر ہی اور مجتہدون کا اختلاف بھی صحابہ کی روایت مین اختلاف ہونے کے سبب سے ہی اور سارے صحابہ سیدھی راہ پر ہین اور اُنکے اختلاف مین رحمت ہی تو اُس اپنے اپنے مذہب پر استقامت رکھنا ہی آنحضرت صلعم کی پوری اطاعت ہی اور اُسکے خلاف کرنا اپنے نفس کی اتباع کرنا ہی اور جیسا کہ اللہ تعالی کے سارے احکام پر ایمان لانا اور اُسکو قبول کرنا بغیر شک اور اعتراض کے فرض ہی ویسا یہ حکم بھی فرض ہی ہر حکم کا لم یعنی سبب سواے اللہ اور رسول کے کسیکو معلوم نہین اگر کوئی اعتراض کرے کہ کیا سبب ہی کہ بکری حلال اور سور حرام اور کیا سبب کہ وضو مین کہنی تک ہاتھہ دھونا فرض ہوا اور صبح کو دو رکعت فرض ہوئی اور ظہر عصر عشا مین چار رکعت اور مغرب مین تین رکعت اور علی ہذا القیاس جتنے احکام کا کوئی سوال کرے تو سب کا جواب ایک ہی کہ شارع کا حکم ایسا ہی اسکا سبب وہی جانے ہمکو حکم ماننے کا حکم ہی اور اُسکے لم پوچھنے کا حکم نہین ہی بس یہ سب بیانی مضمون یاد رہے اور یہ بات یاد رہے کہ مقلد نے جو ایک مذہب پر استقامت اختیار کیا ہی سو اپنے علم کی تحقیق کے حق ہونے کے سبب سے نہین ہی بلکہ اپنے امام کے علم کی تحقیق کے حق ہونے پر ظن غالب کے سبب سے ہی تو استقامت کے بھی معنی ہین کہ اگر کوئی شافعی مذہب رفع یدین کے مسئلہ کو ترجیح نہ دے سکے اور کسی حنفی عالم سے بحث کرنے مین لاجواب ہو جائے تو رفع یدین کو ہرگز نہ چھوڑے اور کہے کہ اِس حنفی عالم کا علم ہمارے علم سے زیادہ ہی ہمارے امام کے علم سے زیادہ نہین اور ہم اپنے علم کی تقلید نہین کرتے ایسا اگر کرینگے کہ بحث مین جس سے ہار جاوینگے اُسکا مذہب اختیار کر لین گے تو کبھی استقامت حاصل نہوگی بلکہ ایسی عقل والے کو دین محمدی پر استقامت کا حاصل ہونا بھی میسر نہوگا وعلی ہذا القیاس کہ اگر حنفی عالم شافعی عالم سے لاجواب ہو جاوے تو رفع یدین کو ہرگز اختیار نہ کرے اور وہی بات کہے جو اوپر مذکور ہوئی الغرض دینی کتابون سے یہی ثابت ہی کہ سب مذہب والے سیدھی راہ پر ہین اور سب اللہ تعالی کی رضامندی کے طالب ہین۔

دوسری نصیحت اب اِس مقام مین ردالمختار کی وہ عبارت جسکو سن کے استقامت کو قوت ہوتی ہی اور اپنے اپنے مذہب پر مضبوط رہنا امام مالک رحمۃ اللہ کے قول سے ثابت ہوتا ہی اور یہ بات ثابت ہوتی ہی اور اِس زمانہ مین جو لوگ فتوا لکھتے ہین سو فتوا نہین ہی بلکہ مفتی کے کلام کا نقل کر دینا ہی سو اِس عبارت کا پورا ترجمہ اِس مقام مین ضرور نہین عالم لوگ اِس کتاب کو دیکھہ لین گے اور

عوام کیواسطے اُسکا خلاصہ کفایت ہی اب اُسکا خلاصہ کیا ہوا ترجمہ سنو مقدمہ مین فرماتے ہین قولہ یعنے
مصنف درمختار کا یہ قول کہ اختلاف یعنے مجتہدون کا اختلاف فروع مین یعنے فقہی مسئلون مین اللہ تعالے
کی رحمت کے آثار مین سے ہی مطلق اختلاف کا بیان نہین ہی کیونکہ عقائد مین اختلاف کرنے سے
تو مذہب جدا ہو جاتا ہی اور موجب گمراہی کا ہوتا ہی اسمین رحمت کا آثار کس طرح سے ہوگا اور فقہی مسئلون
مین اختلاف موجب رحمت کا ہی اسواسطے کہ اختلاف ائمہ ہدی یعنے دین کے اامون کا لوگون کیواسطے
کشادگی کرتا ہی جیسا کہ تتارخانیہ کے اول مین ہی اور یہ قول اشارہ کرتا ہی اُس حدیث کیطرف جو لوگون
کی زبان پر مشہور ہی اور وہ حدیث یہ ہی اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ اختلاف میری امت کا رحمت ہی مقاصد
حسنہ مین کہا کہ اِس حدیث کو روایت کیا بیہقی نے سند منقطع کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
اِس لفظ سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جبکہ ملے تمکو کتاب اللہ مین تب اُسکے موافق عمل کرنا ہی اور کسی کو
اُسکے ترک کرنے کیواسطے عذر کرنا درست نہین پھر اگر نہو وہ مسئلہ کتاب اللہ مین تو میری سنت ہمیشہ موجود
رہینگے پھر اگر اُس مسئلہ کے بیان مین میری سنت نہو تو اُسپر عمل کرو جو میرے اصحاب نے کہا بیشک
میرے اصحاب بمنزلہ تارون کے ہین آسمان پر سو جسکے قول پر عمل کروگے سیدھی راہ پاؤگے اور
اختلاف میرے اصحاب کا تمہارے واسطے رحمت ہی اِس حدیث کو ابن حاجب مختصر مین لاتے
ہین اِس لفظ کے ساتھ کہ اختلاف میری امت کا رحمت ہی لوگون کیواسطے اور کہا ملا علی قاری نے
کہ سیوطی نے کہا روایت کیا اسکو نصر مقدسی نے حجت مین اور بیہقی نے رسالہ اشعریہ مین بغیر سند کے اور
روایت کیا اِس حدیث کو حلیمی اور قاضی حسین اور امام الحرمین وغیرہم نے اور شاید کہ یہ حدیث مروی ہو
حدیث کے حافظون کی بعضی کتابون مین کہ ہم تک نہ پہونچی ہو اور سیوطی نے عمر بن عبدالعزیز سے
نقل کیا کہ وے کہتے تھے کہ اگر اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اختلاف نکرتے تو مجھکو کون چیز خوش کرتی
اِسواسطے کہ اگر وے لوگ اختلاف نکرتے تو رخصت نہوتی یعنے روایت کے اختلاف ہونے کے سبب
سے دین مین آسانی ہی اور ایک ایک مسئلہ پر عمل کرنیکی کئی طریق ہی جسکو جو طریق میسر ہوا اُسی مین اُسکی نجات
ہی اِسی سبب سے ہر مذہب والے سیدھی راہ پر ہین اور اگر اختلاف نہوتا اور عمل کرنیکا ایک ہی طریق ہوتا
اور اُس طریق پر ہر ایک کو چلنے کی طاقت نہوتی تو بہت سے لوگ اُس طریق پر چلنے سے محروم رہتے
اور خطیب نے روایت کیا کہ ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ سے کہا کہ یا ابا عبداللہ ہم اُن
کتابون کو لکھین یعنے آپکی تصنیفات کو لکھین اور اِسلام کے سارے ملکون مین اُن سب کو پھیلاوین
اور ساری امت کو اُسی پر عمل کرنے کو کہین تب امام مالک نے کہا کہ یا امیر المومنین بیشک اختلاف

علما کا ایک رحمت ہو اللہ کیطرف سے اس امت پہر کوئی پیروی کرتا ہو اس چیز کی جو صحیح ہو اُسکے
نزدیک اور وے سب کے سب سیدھی راہ پر ہین اور وے سب کے سب اللہ تعالیٰ کو چاہتے ہین انتہی
پھر آگے رسم مفتی کے لیئے مفتی کے مسئلے لکھنے کی نشانی کے بیان مین فرمایا کہ بیشک اصولی لوگون
کی راے اس بات پر قرار پائی ہو کہ مفتی جو ہی سو مجتہد ہی ہو یعنی فتوا دینا صرف مجتہد کا کام ہی لیکن غیر مجتہد
جسکو مجتہدون کے قول یاد ہین سو وہ مفتی نہین ہو اور اسپر واجب ہو کہ جب اُس سے کوئی مسئلہ پوچھے
تب مجتہد کے قول کو ذکر کر دے مثلاً امام اعظم کے قول کو ذکر کر دے بطریق حکایت کے تو اس سے معلوم
ہوا کہ ہمارے زمانہ مین موجود لوگون کا جو فتوا ہوتا ہی سو فتوا نہین ہی بلکہ مفتی کے کلام کو نقل کر دینا ہی
تاکہ فتوا پوچھنے والا اُسپر عمل کرے اور مجتہد کے قول کے نقل کر دینے کا دو طریق ہی ایک یہ کہ مجتہد کا
قول اُسکو بطریق سند کے یاد ہو یعنے اُسنے جس اُستاد سے سنا ہی اُسکی سند امام تک ملی ہو یا کہ جو کتاب
مشہور ہو اور عالم لوگ اُسکو پڑھتے چلے آئے ہین مانند محمد بن حسن کے کتابون کے اور مانند اُسکے
جو کتابین علما کے نزدیک معتبر اور عمل کے قابل ہین یعنے جیسا کہ ہدایہ شرح وقایہ وغیرہ ہی اُنھین
کتابون سے امام کا قول ذکر دے اِسواسطے کہ یہ کتابین بجاے حدیث متواتر یا مشہور کے ہین
انتہی قول السدید المفیدین مقلد کے فتوا دینے کے بیان مین مختارات النوازل سے ایسا ہی لکھا ہی
سبحان اللہ اس بیان سے کیسا دل کو تسکین ہو گئی اور طرح طرح کی تنک دفع ہو گئی اور معلوم ہوا
کہ یہ علما کا اختلاف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے موافق ہی اور اِس اختلاف مین امت پر
رحمت ہی۔ تیسری نصیحت اب اِن سب مضامین مذکور کی تائید کیواسطے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد
الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات کے پہلی جلد کے مکتوب صدو پنجاہ ہفتم کے مضمون کا ترجمہ لکھتے
ہین اِسواسطے کہ حضرت مجدد ممدوح ہمارے مشائخون کے پیران پیر مین سے ہین بلکہ جتنے اہل سنت
وجماعت ہین اگرچہ طریقہ مجددیہ مین داخل نہین ہوئے ہین وے لوگ بھی سب کے سب حضرت مجدد
کے کلام کو قبول کرتے ہین اور اُسپر عمل کرتے ہین وہ ترجمہ یہ ہی فرماتے ہین کہ جو بات ہمپر اور تمپر لازم ہی
یعنے واجب ہی۔ پہلے یہ ہی کہ درست کرنا اپنے عقائد کا موافق کتاب اور سنت کے اُسطور پر کہ علماء
اہل حق یعنے اہل سُنت وجماعت نے کتاب اور سنت سے اُس عقائد کو سمجھا ہی اور کتاب اور سنت
سے اُسکو نکالا ہی اِسواسطے کہ ہمارا اور تمھارا سمجھنا اگر اہل سُنت وجماعت کے علما کے فہم کے موافق
نہو تو وہ اعتبار کے قابل نہین ہی کیونکہ جتنے مبتدع اور ضال یعنی بدعتی اور گمراہ لوگ ہین وے سب کے
سب اپنے احکام باطلہ کا یعنے اپنی بدعت اور گمراہی کی باتون کو کتاب اور سنت سے سمجھتے ہین اور اُسی سے نکالتے

ہین اور حقیقت مین وہ جھوٹھہ ہوتے ہین اور ان باتون سے حق دین کا کچھ فائدہ نہین ہوتا اور دوسرے
یہ ہی کہ احکام شرعیہ کا یعنی فقہ کا علم حاصل ہو مثل حرام اور حلال اور فرض اور واجب کے اور تیسرے
یہ ہی کہ احکام شرعیہ کے موافق عمل کرے۔ اور چوتھے یہ ہی کہ تصفیہ اور تزکیہ نفس کا حاصل کرے جو
صوفیہ کرام قدس اللہ اسرارہم کے ساتھہ خاص کیا گیا ہی یعنی علم تصوف مین اُسکی علاج اور اُسکا بیان ہی
تو جبتک کہ عقائد کو درست نہ کرینگے تب تک احکام شرعیہ کا علم فائدہ نہ کریگا اور جبتک کہ عقائد درست نہوگا
اور احکام شرعیہ کا علم نہوگا تب تک علم فائدہ نہ کریگا اور جبتک کہ یہ تینون میسر نہونگے یعنی جبتک عقائد
درست نہوگا اور احکام شرعیہ کا علم نہوگا اور اُس علم کے موافق عمل نہوگا تب تک تصفیہ اور تزکیہ
محال ہی اور ان چار رکن کے سوا اور ان چار رکن پورے کرنے والی جو چیزین ہین اُنکے
سوا مثلاً سنت ہی کہ وہ فرض کی پوری اور کامل کرنیوالی ہی اُسکے سوا جو کچھ ہی سو سب فضول ہی۔ اور
مالایعنی بیفائدہ کے کام مین داخل ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ مرد کے اسلام کی خوبی مین سے ہی
اُسکا ترک کرنا مالایعنی کو یعنے بیفائدہ کے کام کو اور اُسکا مشغول رہنا ہی اُس چیز مین جو اُسکو فائدہ دے
انتہی۔ اب امید ہی کہ اگر سارے دینی بھائی لوگ اِس مقدمہ کے سارے مضمون مین اور اکیسوین مضمون
کے مضمون مین غور کرینگے تو جو شخص اہلسنت وجماعت کے فرقہ کے سوا ہوگا یا فقہ کا منکر ہوگا ایک شخص معین
کی تقلید کو واجب نہ کہتا ہوگا اُسکو جاہل اور گمراہ جانینگے اور جان لیوینگے کہ حقیقت مین وہ شخص قرآن
شریف اور تفسیر کے علم سے اور حدیث شریف کے علم سے اور اُسکی شرحون سے اور فقہ اور اصول فقہ
وغیرہ علوم دینی سے واقف نہین ہی اور اگرچہ اُسنے اِن علوم کو پڑھا ہوگا تو اُسنے سمجھا نہین ہے
اور وہ شخص جہل مرکب مین گرفتار ہی یعنے وہ نہین جانتا ہی اور جانتا ہی کہ مین جانتا ہون اِسی سبب
سے اپنے دین اور مذہب کو بھی برباد کیا ہی اور جو اُسکی بات سنتا ہی اُسکا دین اور مذہب بھی برباد
ہوتا ہی اور ایسے شخص کی برائی ثابت ہونے کیواسطے اسیقدر کفایت ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے کلام معجز نظام کے بموجب ایسا شخص گمراہ اور جہنمی ہی اور ایسا شخص جبتک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کی کئی حدیثون کی مخالفت نہ کریگا تب تک اُسکا مذہب درست نہوگا اُن حدیثون کا نشان ہم بتا دیتے
ہین اور اُنکا ترجمہ اور شرح مختصر کرکے لکھتے ہین اِن حدیثون کو لوگ اُنکے مقام مین اشعۃ اللمعات
شرح فارسی مشکوۃ مین مع اُنکے معنی اور شرح کے دیکھہ لین پہلی حدیث مشکوۃ مصابیح مین باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل کے آخر مین ابوہریرہ رضے اللہ عنہ سے روایت ہی اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ﴿ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

بیشک ایمان سمٹ جاتا ہی اور گھستا ہی اور پھر کے جاتا ہی مدینہ کیطرف کہ ایمان کا اصلی مقام مدینہ ہی جیسا
کہ پھر کے جاتا ہی سانپ اپنے بل کیطرف یہ حدیث بخاری مسلم دونون مین ہی دوسری حدیث اسی باب
کی دوسری فصل مین عمرو بن عوف سے روایت ہی۔ اُسنے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنَ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ
الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَءَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ
مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ ؕ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بیشک دین سمٹ جاتا ہی اور گھستا ہی اور پھر کے جاتا ہی
حجاز کیطرف جیسا کہ پھر کے جاتا ہی سانپ اپنے بل کیطرف مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک حجاز کہلاتا ہی
اور بیشک پناہ ڈھونڈھتا ہی دین زمین حجاز سے اور اُسکو اپنے رہنے کی اور پناہ کی جگہ بنا لیتا ہی اور
اُسکی طرف پھر کے جاتا ہی جسوقت کہ ظاہر ہون فتنے اور کفر اور فساد والے غالب ہون یا یہ بیان فرمایا
آخری زمانہ کا دجال کے نکلنے کیوقت کا جیسا کہ پناہ ڈھونڈھتی ہی پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر بیشک
دین پیدا ہوا ہی غریب اور تنہا اور قریب ہی کہ پھر ویسا ہی ہو جائیگا جیسا کہ پیدا ہوا تھا سو خوشی اور ٹھنڈھک
ہو جیو غریبون کو اور غریب لوگ وہی ہین جو بنا دیتے ہین اُس چیز کو کہ بگاڑ دیا ہی لوگون نے میرے بعد میری
سنت مین سے روایت کیا ہی اِس حدیث کو ترمذی نے تیسری حدیث اُسی باب کی دوسری فصل مین
عبداللہ بن عمر رضے اللہ عنہ سے روایت ہی اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ
اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بیشک اللہ تعالی
جمع نہین کرتا ہی میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اور یہ ایک ایسی خاصیت اور تعریف ہی کہ پروردگار
تعالی نے اِس امت مرحومہ کو اُسکے ساتھ مخصوص کیا ہی کہ جسپر اِس امت کے لوگ اتفاق کرین وہ حق
اور صواب ہو اور ہاتھ قدرت اور احسان اللہ تعالی کا جماعت پر ہی اِس عبارت سے مراد ہی حفظ اور
نصرت اللہ تعالی کی یعنی حق تعالی اہل حق کو خلق کی ایذا سے اور دین کے دشمنون کے خوف سے محفوظ
رکھتا ہی اور احکام کے استنباط کرنیکی اور حق کے دریافت کرنیکی توفیق دیتا ہی اور جب اصول اور
عقائد مین اختلاف کرتے ہین اور متفرق ہوتے ہین تب اللہ تعالی اپنی حفظ اور عصمت اور سکینہ کو
اُنسے دور کرتا ہی اور عذاب بھیجتا ہی اور اُنکے احوال کو فاسد کرتا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ رضی اللہ عنہم جس طریق پر تھے اُس سے باہر کر دیتا ہی اور جو شخص اکیلا پڑے جماعت سے
اور سواد اعظم یعنے مسلمانون کی بھاری جماعت سے باہر ہو جاوے اور ڈالا جاوے اور جا پڑے آتش
دوزخ مین چوتھی حدیث اِس حدیث کے بعد روایت ہی عبداللہ بن عمر سے اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ
پیروی کرو تم لوگ بھاری جماعت کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین خواہش دلایا ہی
اُس بات کی پیروی کرنے کی جس طرف بہت سے علما ہین اور جو شخص اکیلا پڑے جماعت سے اور
سواد اعظم یعنے مسلمانون کی بھاری جماعت سے باہر ہو جاوے وہ ڈالا جاوے اور جا پڑے آتش
دوزخ مین اس حدیث کو روایت کیا ابن ماجہ نے ان چارون حدیث کے مضمون سے اہلسنت وجماعت
کے سوا سب فرقون کا رد ہوگیا کیونکہ اہلسنت وجماعت اجماع کی پیروی کرتے ہین اور اہل سنت وجماعت
کی بھاری جماعت ہی اگر سارے گمراہ فرقون کے لوگ شمار کیے جاوین تو وے سب مل کے اہلسنت
وجماعت کے ایک اکیلے فرقے سے بہت کم ٹھہرینگے ۔ دال مین نمک برابر بھی نہ ٹھہرینگے اور یہ بات بدیہی ہی
عیان راچہ بیان اور دوسرے یہ کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک اور اُنکی فقہ کی کتابون مین حرمین
شریفین کے لوگون کی موافقت کا بڑا اعتبار ہی اور باقی جتنے گمراہ فرقے ہین وے سب حرمین
شریفین کا نام لینے سے جل کے خاک ہوجاتے ہین اور بعضے لوگون نے جو اپنے بعضے رسالون
مین حرمین شریفین کے لوگون کی خیرخواہی سے اُنکی بعضی بدعت کا ذکر کردیا ہی اور اسکے باوجود وے
لوگ اُنکی موافقت کے معتقد تھے اور حق یہ ہی کہ حرمین شریفین کے لوگون کے عبادات کے کام
کے سوا دوسرے کام مین اگر کوئی کام سرزد ہوتا ہو تو ممکن ہی مگر اُس کام کو بدعت کہنا یا نہ کہنا بھی
بڑے متبحر اور معتمد عالم کا کام ہی ہر ایک کو اُسکے بدعت کہنے مین جرأت کرنا درست نہین بسبب
ادب مضامین احادیث اور فقہ کے اور اہل حرمین کے عبادت کے بعضے کام مین جو بعضے بڑے
لوگون نے کراہت ذکر کیا ہی سو اُسکا یہ حال ہی کہ بعد بڑی تحقیق کے وہ کام مکروہ نہین ثابت
ہوتا مثلاً چار جماعت جو وہان ہوتی ہی اسکو پانچ سو اکاون سنہ مین بعضے بڑے بڑے معتبر
علمانے مکروہ کہا تو اُسکو بھی ردالمحتار والے نے باب الامامت مین اُڑا دیا ہی کیونکہ مکہ مدینے
کی مسجد مسجد محلہ کی نہین ہی اور اُس مسجد کی جماعت کے لوگ معلوم نہین ہین تو مسجد محلہ کا حکم اُن
دونون مسجدون پر صادق نہین آتا ہی بلکہ وہ دونون مسجدین مانند مسجد شارع یعنے شاہ راہ اور
سڑک کے ہین کہ اُسمین کئی بار جماعت کے مکروہ نہونے پر اجماع ہی یا حرمین شریفین کے
لوگ جو اپنے مذہب کے امام کی انتظار مین دوسرے مذہب کے امام کے ساتھ اقتدا نہین
کرتے ہین تو بعضے بڑے معتبر عالمون نے پہلی جماعت کے ساتھ پڑھ لینے کو افضل کہا ہے
مگر بعد بڑی تحقیق کے ردالمحتار والے نے اپنے ہی مذہب کے امام کے ساتھ اقتدا کرنیکو احتیاط

اور افضل ثابت کیا ہی اگرچہ دوسرے مذہب کے امام کے ساتھہ پڑھ لینا مکروہ نہین ہی
جبتک کہ وہ امام ہمارے مذہب مین جو فرض ہی اُسکی رعایت کو ترک نہ کرے ہمنے بطور مختصر خلاصے کے
لکھا جو چاہے اُس کتاب مین باب الامامت مین اُسکی تفصیل کو دیکھے تو بعضے جاہل لوگون نے اُس
بعضے کے مضمون کو نہ سمجھکے حرمین شریفین کے لوگون کی موافقت کو پایۂ اعتبار سے ساقط ٹھہرایا پس
اُن لوگون کے گمراہ ہونیکی یہی دلیل اور نشانی کفایت ہی ایسے گندے لوگ قدم بہ قدم بیدینی کے ہین
چوتھی نصیحت اب اِس مضمون کی تائید کیواسطے اشعۃ اللمعات مین حضرت محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی
قدس سرہ نے جو مضمون لکھا ہی ہم اُسکی بجنسہ عبارت لکھدیتے ہین وہ یہ ہی کہ باب الفصل مذکور مین جو
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت ہی اور اُسکے شرح مین خطنا کا لفظ ہی سو اُسکی شرح مین
فرماتے ہین پوشیدہ نماز کہ افتراق امت بہفتاد و سہ فرقہ در حدیث صحیح وارد شدہ است لیکن خود یا تفریق کردہ
بدارک گفتہ بلکہ در موافقت گفتہ است کہ کبار فرق اسلامیہ ہشت است معتزلہ و شیعہ و خوارج و مرجیہ
و نجاریہ و جبریہ و مشبہہ و ناجیہ بعد ازان معتزلہ را بیست فرقہ ساختہ و شیعہ را بیست و دو فرقہ و خوارج را بیست
و مرجیہ را پنج و نجاریہ را سہ و جبریہ و مشبہہ را تفریق نکردہ و فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند و مجموع ہفتاد و
وسہ فرقہ شد انتہی ۔ اگر گویند چہ گونہ معلوم شود کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند و این راہ راست
است و راہ خدا است و دیگر ہمہ راہہای نار است و ہر فرقہ دعوی میکنند کہ بر راہ راست است و مذہب
وی حق جوابش آنکہ این چیزی نیست کہ بمجرد دعوی تمام شود و برہان باید و برہان حقانیت اہل سنت
و جماعت آنست کہ این دین اسلام بنقل آمدہ است و مجرد عقل بآن وافی نیست و بتواتر اخبار معلوم
شدہ و بتتبع و تفحص احادیث و آثار متیقن گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین باحسان و من بعدہم
ہمہ برین اعتقاد و برین طریقہ بودہ اند و این بدع و ہوا در مذاہب و اقوال بعد از صدر اول حادث شدہ
و از صحابہ و سلف متقدمین ہیچکس بران نبودہ و ایشان متبری بودہ اند ازان و بعد از حدوث آن
رابطہ صحبت و محبت کہ بآن قوم داشتند قطع کردہ و رد نمودہ و محدثین اصحاب کتب ستہ و غیرہا از کتب
مشہورہ معتمدہ کہ مدار احکام اسلام برانہا افتادہ و ائمہ فقہای ارباب مذاہب اربعہ و غیرہم
ازانہا کہ در طبقہ ایشان بودہ اند ہمہ برین مذہب بودہ اند و اشاعرہ و ماتریدیہ کہ ائمہ اصول کلام اند
تائید مذہب سلف نمودہ و بدلایل عقلیہ آنرا اثبات کردہ و آنچہ سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم و
اجماع سلف بران رفتہ بودہ مؤکد ساختہ اند و لہذا نام ایشان اہل سنت و جماعت افتادہ اگرچہ این
نام حادث است اما مذہب و اعتقاد ایشان قدیم است و طریقۂ ایشان اتباع احادیث نبوی صلی اللہ

علیه وسلم و اقتدا با آثار سلف و حمل نصوص بر ظاهر است مگر عند الضرورة و عدم اعتقاد بر عقول و آراء و اهوا
خود بخلاف دیگران مثل معتزله و شیعه و آنها که در اعتقادات بر طریقه ایشانند شبیه بفلسفه و استرسال با آرا
و اوهام ایشان نموده و مشایخ صوفیه از متقدمین و متقدمین ایشان که استادان طریقت زهاد و عباد
و مرتاض و متورع و متقی و متوجه بجناب حق و متبری از حول و قوت نفس بوده اند و همه برین مذهب بوده
اند چنانکه از کتب معتمده ایشان معلوم گردد و در تعریف که معتبر ترین کتابهای این قوم است و شیخ الشیوخ
شهاب الدین سهروردی در شان او گفته است لولا التعرف ما عرفنا التصوف عقاید صوفیه که اجماع
دارند بر آن آورده که همه عقاید اهل سنت و جماعت است بلا زیادت و نقصان و مصداق این سخن
که گفتیم آنست که کتابهای حدیث و تفسیر و کلام و فقه و تصوف و سیر و تواریخ معتبره که در دیار مشرق و
مغرب مشهوره و مذکور اند جمع کنند و تفحص نمایند و مخالفان نیز کتابهارا بیارند تا ظاهر شود که حقیقت حال
چیست و با تحمد سواد اعظم در دین اسلام مذهب اهل سنت و جماعت است و عرفت ذلک من انصفت
بالانصاف و تجنب عن التعصب و الاعتساف و الله یقول الحق و هو یهدی السبیل انتهی ❋ پانچوین
نصیحت اب ایک مضمون بڑا عمدہ یاد رکھنے کے قابل ہی وہ یہ ہی کہ اس خاکسار کے مرشد کے مرشد اور استاد
اور استادون کے استاد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس الله تعالی سرہ نے
کے جواب مین حرمین شریفین کے لوگون کے مذہب کو اہل سنت و جماعت کے مذہب کے حق
دلیل ٹھہرایا ہی اور ہمنے اس مضمون کو اپنے استاد مولانا شیخ احمد الله ابن شیخ دلیل الله داونامی محدث
قدس سرہ سے سنا انھون نے فرمایا کہ ایک دہریہ بڑا عالم زبردست کہ حقیقت مین بڑا رافضی تھا از
راہ مکر کے وہ دہریہ جاہل بن کے حضرت مولانا شیخ عبد العزیز قدس سرہ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک
ہمارا سوال ہی ہمنے عرب اور عجم کے ملک کے سارے عالمون کے پاس اس سوال کو عرض کیا کسی نے
اسکا جواب نہ دیا اور یقین ہی کہ آپ بھی اسکا جواب نہ دے سکین گے مگر چونکہ آپ بڑے مشہور اور نامی
عالم ہین اسواسطے ہماری آرزو کسواسطے باقی رہجائے ہم آپ سے بھی وہ سوال کرنا چاہتے ہین اگر آپ
اجازت دین تب حضرت مولانا شیخ محدث ممدوح نے فرمایا کہ جب ہمارے سب بھائیون نے جواب نہ دیا
تو ہم بھی کہتے ہین بلکہ ہم لکھ دیتے ہین کہ ہم تمہارے سوال کا جواب نہ دے سکے مگر ہمکو بھی آرزو ہی کہ اس
سوال کو ہم بھی تمسے سن لین تب اس دہریہ نے کہا کہ یہ شخص کافر ہی اور چاہتا ہی کہ دین محمدی مین
داخل ہو مگر اس ہند کے ملک مین دین محمدی والے دو فرقے ہین اہل سنت و جماعت اور شیعہ سو ہم جسکے
پاس جاتے ہین وہ اپنی کتاب کھول کے اپنے مذہب کا حق ہونا اور دوسرے کے مذہب باطل ہونا

ہمکو سمجھا دیتا ہی اور ہمکو علم نہین کہ دونون کی دلیل دیکھکے ہم حق اور باطل کی تمیز کرین اسی سبب سے
ہم دین محمدی مین داخل ہونے سے توقف کرتے ہین اور دل مین سوچتے ہین کہ اگر دین محمدی مین
ہم داخل ہوئے اور پھر گمراہ کے گمراہ رہے تو کیا فائدہ ہوا تو اگر ہمکو آپ سمجھا دین کہ کون مذہب حق ہی
اور کون جھوٹھا تو ہم دین محمدی کو قبول کرکے اُسی حق مذہب مین داخل ہون اور ہدایت پاوین مگر
ہمارے سمجھانے مین یہ شرط ہی کہ قرآن اور حدیث اور تفسیر اور فقہ وغیرہ علوم اسلامیہ کی کوئی کتاب دکھا
کے ہمکو نہ سمجھائیے کیونکہ ہمکو علم نہین ہم کیا جانین گے کہ کتاب مین کیا لکھا ہی اور آپ کیا کہتے ہین تب
حضرت مولانا شیخ محدث ممدوح نے فرمایا کہ بلاشبہہ کسی نے تمھارے سوال کا جواب نہ دیا ہوگا کیونکہ
تم پہلے ہتھیار ہی چھین لیتے ہو وہ جواب کہان سے دیگا سو اب تم سوال و جواب کا ذکر چھوڑ دو اب
چونکہ تم جہان دیدہ ہو اور بہت شہر اور ملک کی تمنے سیر کیا ہی اور عجائبات دیکھا ہی اسواسطے ہمکو تمسے
کچھ ملکون اور شہرون کا حال دریافت کرنا منظور ہی اگر از راہ مہربانی کے ہمسے سچ سچ بیان کردین تب
دہریے نے کہا کہ آپ پوچھیے ہم بلاشبہہ سچ سچ بسر وچشم بیان کرینگے تب حضرت مولانا شیخ محدث ممدوح
نے اُس سے روم و شام بغداد کابل قندہار وغیرہ ملکون کا حال پوچھنا شروع کیا اور پوچھتے پوچھتے
کلکتہ تک لائے اُسنے کلکتہ کا سارا حال بیان کیا تب حضرت شیخ محدث ممدوح نے فرمایا کہ تمنے
دلی بھی دیکھا ہی اور وہان کے بادشاہ کا دیوان خاص اور تخت بھی دیکھا ہی اُسنے کہا کہ ہان اور وہان کا
سب حال بیان کیا تب حضرت شیخ محدث ممدوح نے فرمایا کہ اُس پرانے شہر دہلی کو بھی تمنے دیکھا ہی
اور یہان کا دیوان خاص اور تخت شاہی بھی دیکھا ہی اُسنے کہا کہ ہان دیکھا ہی تب آپ نے فرمایا
کہ یہان کا دیوان خاص اور تخت شاہی لکھنؤ کے دیوان خاص اور تخت شاہی کی خوبی کو کہان
پہونچتا ہوگا کیونکہ لکھنؤ کے بادشاہ کا نیا حوصلہ ہی تب اُسنے کہا کہ حضرت اصل اصل ہی اور نقل نقل
تب حضرت نے فرمایا کہ اصل اصل ہی اور نقل نقل اسکی کیا دلیل ہی تب اُسنے کہا کہ یہ بات بدیہی ہی بڑا
تعجب ہی کہ آپ اتنے بڑے عالم مشہور ہوکے جاہلون کیطرح سے آپ بدیہی بات کی دلیل مانگتے
ہین تب آپ نے فرمایا کہ مین بھول گیا سچ ہی بدیہی بات دلیل کی محتاج نہین ہوتی اب تم یہ کہو کہ
دین مسلمانون کا کس سے شروع ہوا کیسے راجہ بنارس سے یا بکرماجیت سے یا رام سے یا پتھورا
سے یا کشن سے یا مہادیو سے یا زردشت سے تب اُسنے کہا بڑا تعجب ہی آپ کو یہ بات بھی معلوم
نہین کہ دین مسلمانون کا خاتم النبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا ہی تب آپ نے فرمایا کہ اسبات
کی دلیل کیا ہی تب اُسنے کہا کہ یہ بات بھی بدیہی ہی کیونکہ مخالف موافق یعنے ہندو مسلمان یہود ونصاری

شیعہ سنی اور تمام جہان یہی بات کہتا ہی بڑا تعجب ہی کہ آپ اتنے بڑے عالم ہوکے بدیہی بات کی دلیل مانگتے اور یہ ہم آپ سے پہلے کہہ چکے ہین بدیہی بات کی دلیل مانگنا جاہلون کا کام ہی تب آپ نے فرمایا کہ مین بھول گیا اب تم یہ کہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جاے پیدایش اور دیس کہان تھا اور انکو رسالت کہان ملی کلکتہ یا مرشدآباد یا بنارس یا دہلی مین تب اُسنے کہا کہ بڑا تعجب ہی آپکو یہ بات بھی معلوم نہین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دیس مکہ مدینہ ہی تب آپ نے فرمایا کہ اسکی دلیل کیا ہی تب اُسنے کہا کہ یہ بات بھی بدیہی ہی آپ بدیہی بات کی دلیل بار بار کسواسطے پوچھتے ہین تب آپ نے فرمایا کہ تمھارے کہنے سے کھل گیا کہ دین محمدی کا دیس مکہ مدینہ ہی اور اصل دین محمدی کی مکہ مدینہ مین ہی اور دستور ہی کہ ہر چیز کی خوبی اور برائی اُس چیز کی دیس والے جیسا پہچانتے ہین ویسا دوسرے دیس والے نہین پہچانتے اور یہ بھی دستور ہی کہ اچھی چیز کے موجود ہوتے کوئی شخص بری چیز کو قبول نہین کرتا سو تم ہزارون آدمیون سے تحقیق کرلو کہ کون دین اور مذہب مکہ مدینہ مین ہی سو جو دین اور مذہب کے مکہ مدینہ والون کا ہی وہی دین اور مذہب حق ہی اور وہی اصل ہی اور باقی سب نقل ہی اور آپ فرما چکے ہین کہ اصل اصل ہی اور نقل نقل اب دیکھو کہ مین نے کوئی دینی کتاب نہ کھولا اور تمکو بند کردیا اور جواب شافی دیا اگر تمنے سمجھا ہو یہ سننے کے ساتھ سے اُسکے ہوش اُڑ گئے اور لاجواب ہوگیا اور کہا کہ ہمکو یقین ہوا کہ جو شخص کہ آپ کے پاس آویگا تو وہ اپنا دین اور مذہب چھوڑ کے آپکا مذہب اور دین اختیار کریگا یہ خاکسار کہتا ہی کہ اب زیادہ بحث اور تقریر کی حاجت نہین ہندوستان اور بنگالے کے جتنے اہل سنت وجماعت ہین سب حضرت مولانا ممدوح کے معتقد ہین ہم سب معتقد لوگون کیواسطے حضرت مولانا ممدوح کی یہ تقریر بڑی دلیل ہاتھ لگی اب ہم لوگ سارے گمراہ فرقون کا رد اسی تقریر سے کیا کرینگے اور جو کوئی نہ مانیگا اُسکو بھی اُسی دہریہ مذکور کے شامل سمجھینگے ایک شخص معین کے تقلید کا منکر ہو یا لامذہب ہو یا رافضی ہو یا خارجی ہو یا وجودیہ ہو یا دوسرا گمراہ فرقہ ہو سبکو اسی تقریر سے لاجواب کرینگے اب اکیس مضامین کو دل لگا کے سُنو۔

پہلا مضمون اِس رسالے کے مضمون سے اوسیکو فائدہ ہوگا جو کہ اِن کے سننے کا یعنے اپنے دادے باپ اور اپنے عقل اور اپنی بات کی پچ نہ کریگا بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکی پیروی کی محبت سے سنیگا اور جو شخص کو کہ اِن کے نہ سننے کا اُسکا نفاق اور بھی زیادہ ہوگا کیونکہ اِس رسالہ مین نرے دین اسلام کے مضمون بھرے ہین تم سب لوگ جانو کہ نجات کا پانا اور عذاب سے خلاص ہونا موقوف ہی کلمۂ توحید کے اقرار پر اور اُسکی تصدیق پر یعنے اُسکے مضمون کو دل مین یقین کرنے پر اور اُسی

کلمہ توحید کو کلمہ طیب بھی کہتے ہین اور وہ کلمہ توحید کا یہ ہی۔
نہین کوئی معبود بندگی کے لایق مگر اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور اس
کلمہ توحید مین دو توحیدین ہین جیسا کہ مدارج النبوۃ مین ہی ایک توحید اللہ تعالی کی سب ہوتے ہین یعنے
اکیلے اسکو رب جاننا دوسری توحید رسول کی متابعت مین یعنے تابعداری کے لائق فقط محمد رسول اللہ کو
جاننا جیسا کہ ہم عبادت نہین کرتے ہین اللہ کے سوا کسیکی کوئی کیسا ہی ہو ویسا ہی ہم تابعداری نہین
کرتے رسول کے سوا کسیکی کوئی کیسا ہی ہو اور جو کوئی مقدمہ دین یا دنیا کا آپڑے اس مقدمہ کے فیصلہ کے
واسطے اس مقدمہ کو ہم انکے سوا کسی پاس نہین لیجاتے اور انکے فیصلہ اور حکم کے سوا ہم کسی کے فیصلہ اور حکم
سے خوش نہین ہوتے کوئی ہو بس اسی دونون توحید کے اقرار اور تصدیق کو ارکان یعنے ایمان کا کہتے ہین اور
اسی کو دین و ملت کہتے ہین ان دونون مین سے ایک کو چھوڑنے سے ایمان کا جنت گرتا ہی اور یہی
دین ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کا اور انکی امت کے لاکھون آدمی کا تھا اور یہی دین فرشتون کا اور
سارے مومنون کا ہی مگر ہمارے پیغمبر صلعم کو جب اللہ تعالی نے قرآن شریف لیکے بھیجدیا اور اسمین ہر
مسئلہ اور ہر چیز کا بیان تفصیل کے ساتھ کر دیا تب اس قدیم دین مین رونق اور آرائش زیادہ ہوگئی اور دین
کو کمال اور پورا ہونا حاصل ہوا اب اس آرائش پانے اور کامل ہونے کے بعد اسی قدیم دین کا نام دین
اسلام پڑا سو اس رونق زیادہ ہونیکے قبل ہو یا بعد دین ایک ہی رہا اور دین کبھی بدلا نہین اور کبھی منسوخ
نہوا اور یہی دین اسلام قیامت تک رہیگا حضرت عیسی علیہ السلام جب آوینگے تب اسی دین اسلام کو
باقی پاوینگے تفسیر مدارک مین مجاہد سے یہی مضمون روایت کیا اب اس سب بیان سے دین کی حقیقت اور
دین کے معنی بھی خوب سمجھ مین آگئے اب اگر حضرت موسی علیہ السلام زندہ ہوکے اور آنحضرت کی نبوت
کا زمانہ پاتے تو انکی پیروی کرتے جیسا کہ مشکوۃ مصابیح کی حدیث سے اس مضمون کو قریب ہی ہم کہتے ہین
انشاء اللہ تعالی کیونکہ جب خاتم النبی صلعم مبعوث ہوئے اور انپر قرآن شریف اترا تب دین کامل اور پورا ہوگیا
اور دین کا نام دین اسلام پڑا اور جبتک دین اسلام ظاہر نہوا تھا تب تک آپ کے سب دین پورا
پورا تھا اور اب دین اسلام کے ظاہر ہونے کے بعد اس سبب سے کہ اسمین قرآن شریف اترا اور بہت سے
احکام اور عبادت زیادہ ہوگئی ہی دوسرا دین ناتمام ٹھہرا اسواسطے حضرت عیسی علیہ السلام آکے شریعت محمدی
کیواسطے عمل کرینگے اور اپنی شریعت پر عمل نہ کرینگے اور کلمہ شہادت مین بھی اسی مضمون کی گواہی ہی اور
پانچو وقت باواز بلند کلمہ شہادت اذان مین پکارنے کا حکم ہی کلمہ شہادت کا یہ ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک اللہ تعالی باوجود اپنی کبریائی

اور بڑائی کے اور سارے مخلوق کی عبادت سے اپنی استغنا اور بے پروائی کے وہ ایسا معبود ہی کہ
اُسکے سوا مستحق اور عبادت کے لائق کوئی نہین ہی وہ اپنے معبود ہونے مین اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک نہین اور
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ کے بندے اور اُسکے رسول یعنے بھیجے ہوئے ہین دوسرا
مضمون اب جاننا چاہیے کہ اللہ سبحانہ کے عبد یعنے بندے تو سارے مخلوقات ہین مگر آنحضرت صلعم کو جو مرتبہ
عبدیت کا حاصل تھا اِس کلمہ مین اُسی کی گواہی ہی اور مرتبہ عبدیت کا سارے کمال کے مرتبون کے اوپر ہی اور
محبوبیت کے مقام کے حاصل ہونے کے بعد ہی اِسیواسطے سبحانہ نے معراج کی نعمت دینے کے بیان مین
پندرھوین سیپارہ سورۂ بنی اسرائیل مین فرمایا ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ﴾ پاک ذات ہی جو لیگیا اپنے بندے کو رات ہی رات ادب والی
مسجد سے بڑی مسجد تک جسمین ہمنے خوبیان رکھی ہین حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے
اپنے مکتوبات کے پہلی جلد کے مکتوب سہ صد و سیوم مین اذان کے کلمات کے معنی کے بیان مین ﴿اشہد
ان محمدا رسول اللہ﴾ کے معنی یون فرمایا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ کے رسول
اور بھیجے ہوئے ہین اور اُس سبحانہ کیطرف سے عبادت کا طریقہ پہچاننے والے ہین سو اُس تعالی کے جناب
قدس کے لائق کوئی عبادت نہوگی مگر وہی عبادت ہوگی جو اُنکے تبلیغ اور رسالت کیطرف سے یعنے اُنکے قول
فعل تقریر سے یعنے اُنکی تعلیم سے سمجھی گئی اور سیکھی گئی اور اختیار کی گئی ہوگی اِس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص یہود
نصاری وغیرہ کے طور پر یا اُنکے درویشون کے طور پر یا ہندون اور اُنکے جوگیون اور گوسائیون کے طور پر
یا اسلام کے فرقون کے جاہل یا گمراہ درویشون کے نکالے ہوئے طور خلاف شرع پر کوئی عبادت کرے تو
وہ عبادت اُس سبحانہ تعالی کے جناب قدس کے لائق نہین ہی یہانتک کہ جو عبادت کہ دین اسلام مین
مقرر ہی وہ بھی اگر اُنکی تعلیم کے خلاف ادا کیجاویگی تو وہ بھی اُس سبحانہ تعالی شانہ کے جناب قدس
کے لائق نہین ہی اسیطرح سے سارے کام کا حال ہی پھر خواہ وہ کام عبادات کے قسم سے ہو مثل وضو
نماز زکوۃ حج صدقہ فطر اور اعتکاف اور قربانی اور نذر اور ایصال ثواب کے یعنے نفل عبادت کرکے
کسی کو ثواب دینا یا مثل زیارت قبر وغیرہ کے ہو خواہ معاملات کے قسم سے ہو مثل نکاح اور طلاق
اور بی بی میان کی گذران اور بیع وغیرہ کے خواہ مباح اور مکروہ اور حلال اور حرام کے قسم سے ہون
مثل کھانے پینے اور زیورات اور ظروف اور دوا اور رقیہ یعنے منتر خواہ سیرات کے قسم سے ہوا اور جو کام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہو اُسکے منع کی دلیل بھی کفایت کرتی ہی کہ وہ کام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی کتاب یعنی فقہ کی کتاب مین منقول نہو کیونکہ ایسے کام کو بدعت کہتے ہین

اور جو کام فقہ سے ثابت ہو یا لاتفاق یا اختلاف کے ساتھ ثابت ہو وہ کام بدعت نہین بلکہ وہ سب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم مین داخل ہو اور تفسیر اور حدیث اور تصوف اور عقائد مین جو مسئلہ امر ونہی سے علاقہ
رکھتا ہی وہ سب فقہ مین داخل ہو اور جو منقول نہین اسکی برائی کی دلیل یہی ہی کہ وہ کام منقول نہین اس سے
بڑھ کے کیا برائی ہو گی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے سوا نئی شریعت نکالا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کیا غیر منقول کام جیسے خطبہ پڑھتے ہین یا قرآن پڑھتے ہین یا ہاتھ اٹھا کر یا
فاتحہ رسمی یا مردے کا سیوم دسوان بیسوان چہلم وغیرہ کرنا اور منقول کام جیسے قرآن شریف کا نقطہ اور
اعراب دینا اور کسی نقل عبادت کا ثواب میت کو یا زندہ کو دینا الغرض جب مومن نے اقرار کیا
اشہد ان محمدا رسول اللہ تو اسکے یہی معنے ہوئے کہ ہم انکو اللہ تعالی کا رسول جانتے ہین جو انھون نے
حکم کیا ہی اسکو ہم مضبوط پکڑینگے اور جس سے منع کیا ہی اسکو ہم چھوڑ دینگے اور جیسا کہ اللہ تعالی کے
سوا کوئی معبود نہین ہی بلکہ معبود ہونے مین وہ اکیلا ہی اسکا کوئی شریک نہین ویسا ہی محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مطاع اور مطبوع یعنے تابعداری کیا گیا ہونے مین اکیلے ہین کوئی انکا شریک
نہین ہی اور اصالۃً کوئی دوسرا تابعداری کے قابل نہین اور اگلے نبیون کی پیروی جو بعضے عمل مین کرتے
ہین جیسا کہ قربانی اور ختنہ کرنے مین اور عاشورہ کا روزہ کا کہنے وغیرہ مین سو وہ بھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے سے کرتے ہین اگر وے نہ فرماتے تو نہ کرتے باقی رہا نیابۃً یعنے انکا نائب سمجھکے
تابعداری کرنا سو یا نیابۃً سے انکے نائب اور وارث ہین سب تابعداری کے قابل ہین انکی تابعداری کا
بعینہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہی اور چار مجتہدون کے امام ہونے پر اجماع ہی وے
یقینی نائب اور وارث ہین انکو نائب اور وارث نہ جاننا اجماع سے انکار کرنا اور قطعی جہنمی ہونا ہی
اور انکی تابعداری سے انکار کرنا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے انکار کرنا ہی اور انکے
دین مین رخنہ ڈالنا ہی اسواسطے اامون کی تابعداری کو شارع نے یعنے اللہ و رسول نے واجب کیا ہی
اور مذکور اامون نے جو کچھ تعلیم کیا ہی اور لکھا ہی اور سب کا نام شریعت ہی اور شریعت پر عمل کرنے
اور اسپر مضبوط رہنے کی راہ اور قاعدہ کا نام جو اامون نے مقرر کیا ہی مذہب ہی اور علم شریعت کو فقہ
کہتے ہین اور اہل سنت وجماعت کی ساری فقہی کتابین شریعت کی کتاب ہین تو جو لوگ کہ چارون مذہب
مین سے ایک مذہب کے مقید نہین اور ایک امام کی تقلید کو اپنے اوپر لازم نہین کرتے ہین اور فقہ سے
انکار کرتے ہین یا اپنے عمل کی دلیل فقہ سے نلاکے دوسرون کی بات اور عمل سے دلیل لاتے ہین
یہ سب لوگ حقیقت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے انکار کرتے ہین اور اتفاق

اور شریعت اور مذہب پر جو مضبوط ہی وہی مرشدی کے قابل ہی اور نہین تو نہین ⁂
تیسرے مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا بیان اور اُسکی حقیقت قرآن مجید اور حدیث شریف
اور فقہ عقائد اور تصوف سے دریافت ہوتی ہی سو قرآن مجید اور حدیث شریف سے دریافت کرنا تو مجتہد
کا کام ہی اور فتوا دینا بھی مجتہد کا کام ہی اور مقلد پر واجب ہی کہ امام کے قول کو نقل کردے اور فقہ
عقائد تصوف جو ہی سو سب مسلمانون کیواسطے ہی اور حقیقت مین حدیث اور قرآن کے معنی جو اللہ
اور رسول کی مراد کے موافق لکھے گئے ہین اُسی کو فقہ کہتے ہین اور فقہ جو ہی سو وہی شریعت کی کتاب
ہی اور اُسکا منکر کافر ہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری تابعداری کی لفظین اور تصریح
فقہ مین ہی اور اُسی کو علم احکام بھی کہتے ہین اور عقائد اور تصوف بھی فقہ مین داخل ہین اور فقہ
کی شاخ ہین تب فقہ مین سے جو مسائل کہ ظاہر شریعت سے علاقہ رکھتے ہین اُسکو علم احکام کہتے
ہین اور جو باطن شریعت سے علاقہ رکھتے ہین اُنکو علم اسرار کہتے ہین اور جو شخص علم احکام علم اسرار
دونون سے واقف ہین وہی عالم ہی اور وہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا وارث ہی اور جو دونون
سے واقف نہین سو جو لوگ پڑھے ہین وے فقہ عقائد تصوف سے تابعداری کی حقیقت دریافت
کرلین اور جو پڑھے نہین ہین سو اُن عالمون سے دریافت کرلین جو نبی کے وارث ہین اور
ایسے ہی عالم کو اپنا مرشد بھی مقرر کرین مگر یہ اعتقاد برابر لگا رہے کہ اصالۃً تابعداری سواے
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کی درست نہین پس جس شخص مین اُنکی تابعداری کی باتین
پاوین اُسکی تابعداری کرین اور جسمین نہ پاوین اُسکو چھوڑ دین اور اگر کسی شخص کو اپنا مرشد بنا چکے
ہین پھر اُس شخص مین تابعداری کے خلاف باتین پاوین تو اُسکو چھوڑ دین کچھ اُس سے نکاح
نہین ہوا ہی کہ اب وہ چھوٹ نہین سکتا اور اگر اُس شخص کو نہ چھوڑینگے اور اُسکو بھی تابعداری
کے لائق جانا کرینگے تو ظاہر توحید کی مخالفت اور دوسری توحید مذکور کے اعتبار مین خلل
آجاویگا پس جسکو دین کا جوش ہوگا وہ جس شخص مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
کی بو پاویگا اُسکے دامن سے لگا رہیگا اور جسمین نہ پاویگا اُس سے نفرت کریگا اور گھناوےگا
اور اُسکے حال کی زبان کہا کریگی چیست من کیستم کہ ہمدم تو باشم ہوس مرا این بس کہ از سفال
سگت جرعہ نوشم یعنے مین کیا چیز ہون جو آپکی مجلس مین بیٹھ کے کھانے کی آرزو کرون میرے
یہی بڑی نعمت ہی کہ آپ کھا کے جو اپنا پس خوردہ کتے کے ٹھیکرے مین ڈال دین اور کتا
اُسکو کھا جاوے اور مین اُس ٹھیکرے کو چاٹون اسی دین کے جوش کے سبب سے صحابہ لوگ

تابعین لوگون سے جو مجتہد تھے فتوا پوچھتے تھے اور اُنکو معرفت کے دقائق اور حقائق یعنی معرفت
کی باریک باریک باتین اور حقیقتین تعلیم کرتے تھے عوارف المعارف کے تیسرے باب مین
اسکی تصریح ہی بس جسکا یہ حال ہی وہی سچا مومن ہی اور ولی کامل ہی اور وہ اخیار ابدال قطب
غوث کی خدمت پانے کے قابل ہی اور نہین تو کچھ نہین اور ایسے لوگ جنمین رسول اللہ صلعم کی
تابعداری کی بو پائی جاوے ہر زمانہ مین سیکڑون موجود رہتے ہین اور قرآن شریف مین اولیا
اللہ کی شناخت بھی فرمایا ہی کہ وے لوگ مومن متقی ہوتے ہین اور اولیا لوگون مین سے پانچسو
اخیار یعنے نیک لوگ تمام روے زمین پر پھیلے ہوئے ہین اور چالیس تن ابدال ملک شام
مین ہمیشہ موجود رہتے ہین جب چالیسو تن مین سے کوئی مرتا ہی تب اُن پانچسو مین سے انمین
بھرتی کیا جاتا ہی اور اُن پانچسو مین بھی دوسرا نیک شخص بھرتی کیا جاتا ہی نہ وے چالیس تن
کبھی کم ہوتے ہین اور نہ یہ پانچ سو اس مضمون کو اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین اور مدارج النبوۃ
مین دیکھو اور چار رکن کا بیان جو حضرت مجدد کے مکتوب سے مقدمہ مین لکھا ہی اور اُسی چار و
رکن کو جسمین پاؤ بلاشبہہ رسول اللہ صلعم کی تابعداری کی بو اُسی شخص مین ہی اور ایسا شخص مرشدی
کے قابل ہی۔ ایسے شخص کے وجود کو غنیمت جانے اور ایسے شخص کو اپنا مرشد بناوے اور جو شخص
ایسا خیال کرے کہ جو شخص ہمارے سوالون کا جواب دیگا اور ہمارے دل کی تشفی دیگا اُس سے
ہم مرید ہونگے تو وہ شخص وسوسۂ شیطانی مین گرفتار ہے اِس وسواس سے توبہ کرے اور
جسمین چار و رکن پاوے اُسکو مرشد بنالیوے انشاء اللہ تعالیٰ اُسیوقت اُسکو ایمان کامل حاصل
ہوگا کیونکہ اُسنے رسول اللہ صلعم کے نائب کو حاکم مقرر کیا اور یہی ایمان کی نشانی ہی اِس بات کا بیان
عوارف المعارف مین اور پانچوین سیپارۂ سورۂ نسا کی آیت ؛ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى
يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ اَلْاٰيَةَ کی تفسیر مین دیکھو اعتقاد کے درست ہونے کے سبب سے رسول اللہ
صلعم کی صحبت اور اُنکو قول و فعل تقریر سے لاکھون صحابہ کی تشفی ہوگئی اور بد اعتقادی کے
سبب سے ابوجہل کا کیا حال ہوا ؛

چوتھا مضمون اب اِس دوسری توحید کی تعلیم اور تاکید کا بیان سُنو مشکوٰۃ مصابیح باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ کی تیسری فصل کے اخیر مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک نسخہ توریت مین کا لائے اور کہا کہ یا
رسول اللہ صلعم یہ ایک نسخہ ہی توریت مین سے پھر چپ رہے آنحضرت صلعم پھر عمر رضی اللہ عنہ نے

پڑھنا شروع کیا اور منھ مبارک رسول اللہ صلعم کا بدلتا جاتا تھا مارے غصہ کے تب کہا ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے روئین تجھپر رونے والی عورتین یعنے مرے تو تاکہ اِس ورطہ اور بھونرے سے جسمین تو پڑا ہی خلاص پاوے
اور عالمون نے کہا ہی کہ یہ ایک بولی ہی کہ اسکے بولنے کی عادت جاری ہی اور اُسکے معنے نہین ہوتے
ہین جس سے بات کرتے ہین اِسکی بات پر تعجب سے غرض ہوتی ہی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعجب کرکے
کہا کہ تو نہین دیکھتا ہی وہ حالت جو رسول اللہ صلعم کے منھ مبارک پر ظاہر ہی تب عمر رضی اللہ عنہ
نے رسول اللہ صلعم کے منھ مبارک کیطرف دیکھا اور کہا بطریق عذر کرنے اور استغفار کے مین پناہ
مانگتا ہون اللہ کے پاس اور اُسکے غصہ اور اُسکے رسول کے غصہ سے راضی ہوئے ہین ہم اللہ سے
کہ وہ ہمارا رب ہی اور راضی ہوئے ہین ہم اِسلام سے کہ وہ ہمارا دین ہی اور راضی ہوئے ہین ہم
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وے ہمارے رسول ہین تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم ہی اُس مالک کی کہ محمد کی ذات کا باقی رہنا اُسکی قدرت کے ہاتھ مین ہی اگر ظاہر ہون تمھارے
پاس موسیٰ پیغمبر علیہ السلام اور تم لوگ اُنکی متابعت پیروی کرو اور مجکو چھوڑ دو تو بیشک تم لوگ گمراہ
ہو سیدھی راہ سے اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو بیشک میری پیروی کرتے
روایت کیا اِس حدیث کو دارمی نے اور اِسی دوسری توجیہ کے سبب سے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کا ادب ظاہر کرنے کیواسطے مہاجرین اور انصار کے روبرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ تم لوگ مجکو خبر دو کہ اگر مین دین کے بعضے امر مین آسانی کا حکم خلاف شرع نکالون تو اُسوقت تم لوگ
کیا کروگے تب لوگ چپ رہے جب دوسری اور تیسری بار یہی بات کہا تب بشیر بن سعید نے کہا کہ اگر تو
ایسا کرے تو تجکو ہم ایسا سیدھا کرین جیسے کوئی تیر کو سیدھا کرتا ہی یعنے تجکو مار پیٹ کے سیدھا کردین تب
حضرت عمر نے کہا اَنْتُمْ اِذًا اَنْتُمْ اب تم لوگ تمھین ہو یعنے تمھاری استقامت اور مضبوطی کی کون برابری
کرسکتا ہی یعنے تمھین لوگ تو میرے دلی دوست اور دین کے کامون مین میری مدد کرنیوالے ہو تمھارے
سوا ایسا مضبوط کون ہی اِس قصہ کو عوارف المعارف کے پانچوین باب مین لکھا ہی اور اِسی ادب کی نگاہ
رکھنے کیواسطے مجتہد امام لوگ اپنے شاگردون کو جو مجتہد تھے فرماتے تھے کہ تم لوگ ظاہر کتاب اور سنت پر
عمل کرو اور جب ہمارے کلام کو دیکھو کہ کتاب اور سنت کے خلاف ہی اور سنت پر ہمارے کلام کو دیوار
سے مارو اِس قصہ سے عارف صمدانی قطب ربانی عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ نے میزان شعرانیہ
مین لکھا ہی اور کہا کہ یہ کتاب اسیواسطے کہا کہ امت لوگ احتیاط کرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ادب سکھانے کو کہا تاکہ کوئی اُنکی شریعت مین کچھ زیادہ نہ کرے انتہی ÷ اِس مضمون کو نسیم الحرمین مین

دیکھین لامذہب لوگ اماموں لوگون کی اس بات کو سنا کے جاہلون کو گمراہ کرتے ہین سو یہ انکا نرا دہوکہا اور
فریب دینا ہی بلکہ حقیقت مین اسمین انکار ہی کیونکہ لامذہب لوگ اپنے گمراہ کرنیوالون کی بات کو ہرگز نہین چھوڑتے
بلکہ اُنکے خلاف جو آیت اور حدیث کوئی پڑھتا ہی تو اُسکو نہین مانتے اور یہی حال ہی اہل سنت وجماعت کے
مخالف ان فرقون کا الغرض حضرت عمرؓ اور امام لوگ کب مخالفت رسول کے کہنے والے تھے مگر اُسی پیری
توحید کی تعلیم کیواسطے خاص لوگون کی تعلیم کیواسطے حضرت عمرؓ نے کہا کہ گرچہ مین خلیفہ ہون اور میری اتباع
بھی نہایت واجب ہی مگر پھر بھی جب مین خلاف کرون تو مجکو بھی نہ چھوڑو کیونکہ مین اصالۃً اتباع کے قابل
نہین ہون اور اماموں نے بھی اسی نیت سے اپنے مجتہد شاگردون سے ایسی بات کہا اور تصوف کی باتون
کا چونکہ اصل مقصد اتباع ہی اسیواسطے ان لوگ اسی نیت مذکور سے اس مضمون کو طرح طرح سے لکھتے ہین
اور حضرت مرشد برحق حضرت سید احمد قدس سرہ کے زمانہ مین چونکہ دو قسم کے لوگ تھے ایک گروہ علم حدیث
کے درس وتدریس کو فضول جانتے تھے اور اُسکی قدر کچھ نہین سمجھتے تھے اور ایک گروہ فقہ پر عمل کرنے
اور ایک شخص معین کی تقلید کرنے کے منکر تھے اور چارون مذہب کو بدعت کہتے تھے تب دونون فرقون
کی فہمایش کیواسطے ایسا نہایت مضمون لکھا کہ دونون فرقہ راہ مانین اور اپنی اپنی افراط وتفریط سے باز آکے
اہل سنت وجماعت کے عقیدے کے موافق اس بات مین اپنا عقیدہ درست کرین اس مضمون کو شرح
کے ساتھ ہم ہندی مین لکھتے ہین وہ مضمون فارسی زبان مین جو صراط مستقیم کے دوسرے باب کی
دوسری فصل کے ہدایت اولی کی تیسری تمہید مین لکھا ہی سو یہ ہی اُسکا ترجمہ بجنسہ ہم شرح کر کے لکھتے ہین
اور جو شرح ہم لکھین گے سو اُسکا متن موجود ہی جسکو شک ہو وہ عالمون سے دریافت کر لے اب
دل لگا کے سنو فرماتے ہین اعمال مین تابعداری کرنا چارون مذہب کی کہ تمام اہل اسلام مین رائج
ہی بہتر اور خوب ہی یعنی ایمان مین تقلید درست نہین ہی بلکہ خالق کو خود پہچان کے تصدیق کرنا شرط
ایمان کی ہی اور اعمال مین غیر مجتہد پر ایک مجتہد معین کے مذہب کی تقلید جو واجب ہی سو انھین چارون
مجتہدون کے مذہبون مین سے ایک مذہب کی جسطور سے کہ سارے اہل اسلام مین رائج ہی کہ اپنے
اپنے امام کے مذہب کی تقلید کرتے ہین اور دوسرے امام کے مذہب کے مقلد پر کچھ اعتراض نہین
کرتے اور ان چارون مذہب کے سوا پانچوین مذہب کو حق نہین جانتے اور پانچوین مذہب کی
تقلید کو درست نہین جانتے اور اسی پر سارے اہل اسلام کا اجماع ہی اور اس طرح کی تقلید اور اجماع
شارع کے نزدیک بہتر اور خوب ہی کیونکہ اسطرح کی تقلید مین سیکڑون مصلحتین ہین اور مقلد کے دل کو
اطمینان ہوتی ہی اور اُسکا دل پراگندہ اور پریشان نہین ہوتا اگر اسطرح کی تقلید کے سوا کوئی تقلید

اختیار کرے مثلاً جب جسکی تقلید کو جی چاہے تب اُسکی تقلید کرے یا پانچوین مذہب کی تقلید کرے
یا اپنی طرف سے کوئی مسئلہ نکالے اور اُسکی دلیل اپنے مذہب کی کسی کتاب سے نہ دے سکے باوجود
اسکے اپنی بات پر اڑا رہے تو یہ بات شارع کے نزدیک بہتر اور خوب نہین ہی کیونکہ یہ بات خلاف
اجماع کے ہی اور ایسا کرنا شریعت کے حد سے تجاوز کرنا ہی اور دین مین کھیل کرنا ہی الغرض جیسی
تقلید غیر مجتہد کے واسطے بہتر اور خوب ہی ویسی تقلید عین رسول اللہ صلعم کی اتباع ہی لیکن جسکو اجتہاد
کی لیاقت ہی وہ شخص پیغمبر صلعم کے مجتہدون مین سے ایک ہی شخص کے علم مین منحصر یعنی موقوف اور
ختم نہ جانے کیونکہ اسمین دوسرے مذہب کا باطل سمجھنا ہی بلکہ علم نبوی تمام عالم مین پھیل گیا ہی اور بموجب
مقتضیات وقت کے ہر کسیکو پہونچا مثلاً جسوقت رسول اللہ صلعم رفع یدین کرتے تھے اُسوقت حدیث
امام شافعی رحمۃ اللہ کو پہونچی اور بعد اُسکے کہ حدیث کی کتابین تصنیف ہوئین اُن سب علمون کا جمع ہونا
ظاہر ہوگیا یعنی ظاہر ہوگیا کہ دونون علم پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی تو اب جس مسئلہ مین کہ حدیث صحیح اور صریح
جسکے معنے صاف صاف اور کھلے کھلے ہین غیر منسوخ پاوے تینے دوسرے سے سننے کا اعتبار نہین بلکہ اُس
شخص مین اسقدر لیاقت ہو کہ صحیح صریح غیر منسوخ کو وہ خود پہچانتا ہو اور ظاہر ہی کہ اسقدر پہچاننے والے
مین بدرجہ کمال کسیقدر قوت استنباط کی ہوگی تو ایسے ہی شخص کو فرماتے ہین کہ اُس مسئلہ مین کسی مجتہد کی
اتباع نہ کرے کیونکہ اُس مسئلہ مین وہ خود مجتہد ہی اور مجتہد کو دوسرے کی تقلید درست نہین مگر اس
زمانہ مین ایسا شخص کمیاب ہی اور اہل حدیث کو پیشوا اپنا جانے اور دلمین اُنکی محبت رکھے اور اُنکی
تعظیم کو لازم جانے کیونکہ وے لوگ پیغمبر صلعم کے علم کے عامل ہین اور ایک قسم کا فائدہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی مصاحبت کا حاصل کرکے مقبول جناب رسالتمآب کے ہوئے ہین اور مقلد لوگ تعظیم اور
توقیر مجتہدون کی بخوبی جانتے ہین اُسکے خبردار کرنے کے محتاج نہین ہین انتہی ✦

جن لوگون کی استعداد فاسد ہی وے لوگ صراط المستقیم کی اس عبارت مذکور کو لامذہبی کی بات سمجھتے
ہین چنانچہ عبدالجبار جو لامذہب تھا اُسنے اس عبارت کا ترجمہ خراب کیا ہی سو اُسکو جھوٹھا جانین

بیت ✦ چشمہ بد اندیش کہ برکندہ باد ✦ عیب نماید ہنرش در نظر ✦

پانچوان مضمون مسلمانون خوب سوچو کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ اور چارون امام رحمۃ اللہ علیہم اصالۃً تابعداری کے قابل نہین تو دوسرے کی کیا حقیقت
ہی اور آنحضرت صلعم کی پوری پوری تابعداری وہی کریگا جسکو اللہ اور رسول کی محبت کا جوش ہوگا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسرے سیپارہ سورۂ آل عمران مین ✦ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

تو کہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور فرمایا اللہ تعالی نے اٹھائیسوین
سیپارہ سورہ حشر مین ﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ اور جو دے تمکو رسول
سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو عین العلم کے ساتوین باب مین ان آیتون کے ذکر کے
بعد فرماتے ہین سو ان نصوص کے یعنے ان آیتون کے صاف صاف حکم کے بموجب دین کی راہ مین اصل
اور جڑ اور مقصود اصلی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت یعنی خصلت اور چال کی پیروی کرنا ہی دین اور
دنیا کے سارے کامون مین اسواسطے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا عادت کے جو کام ہین
مثل کھانے پینے سونے وغیرہ کے انکو عبادت کر دیتا ہی جب ان کامون کو بطور مسنون کے ادا کرے
اور روشن کرتا ہی باطن کو یعنی سینہ کو اور سینہ کی روشنی سعادت یعنے نیک بختی اور بہشتی ہونیکو واجب کر دیتی ہی
اور یہ پیروی کرنا بندے کو اپنا بندہ ہونا یاد دلاتا ہی یعنے شریعت کی پیروی کرنے سے بندہ اپنے تئین
بندہ جانتا ہی اور اسکے نفس کا شرک دور ہوجاتا ہی اور بندے کو ریاضت کے قبول کرنے کے نزدیک
کر دیتا ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال بالکل ریاضت ہی ریاضت ہی ریاضت معنے گھوڑے
کو فرمانبردار کرنا اور رنج کھینچنا یہان یہ مراد ہی کہ ایسے محنت کے کام کرنا کہ نفس فرمان بردار اپنے
مولا کا ہوجاوے اور جو شخص چھوٹا ہوا پھرتا ہی اور بے قید رہا کرتا ہی ہواے نفسانی کی پیروی
مین کہ جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اور شرع کی تابعداری کو خاطر مین نہین لاتا ہی اور حلال اور حرام مین
فرق نہین کرتا ہی تو وہ شخص مانند چار پائے کے ہی اس بات کو جو ہمنے کہا ہی سو اسکو خوب یاد
رکھو انتہی ۞ اور مدارج النبوت کے نوین باب مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت
کی علامات اور نشانیون کا بیان کیا ہی سو اسمین سے ہم جابجا سے چنکے بطور نمونہ کے تھوڑا سا
لکھتے ہین چھٹا مضمون مدارج النبوۃ مین فرماتے ہین کہ علامات اور نشانیان بعث رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت ہین انمین سے بہت بڑی نشانی یہ ہی کہ انکی اتباع اور اقتدا کرنا اور
انکی سنت کو عمل مین لانا اور انکے طریقہ پر چلنا اور انکی چال سیکھنا اور انکی شریعت کے حدون پر
ٹھہرے رہنا اور جم جانا اور انکے دین کے احکام سے تجاوز نہ کرنا فرمایا اللہ تعالی نے ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ﴾ الخ تو ٹھہرایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی متابعت کو دلیل اور نشانی خدا
کی محبت کی اور محبت خدا اور رسول کی ایک ہی اور لازم ہی کہ ایک دوسرے کو ساتوان مضمون اور
سلف یعنی صحابہ سے جو آثار محبت آنحضرت صلعم کے وارد ہوئے ہین انمین سے تھوڑا سا بیان
یہ ہی کہ احد کی لڑائی کے روز جب شور ہوا اور غل پڑا کہ آنحضرت صلعم شہید ہوئے اور بہت سی عورتین

مدینہ کی چلانے لگین تب انصار مین سے ایک عورت اپنے بھائی اور بیٹے اور شوہر اور باپ کے سامنے آئی
جو سب مارے گئے تھے اور وہ عورت پہچانتی نہ تھی کہ اُسین سے کسکے سامنے آئی ہو اور اُسین سے جسکو زمین پر
پڑا دیکھتی تھی پوچھتی تھی کہ یہ کون ہو لوگ کہتے تھے کہ تیرا بھائی ہو اور تیرا باپ اور تیرا بیٹا اور تیرا زوج ہو وہ
عورت اُن لوگون کی طرف التفات نہین کرتی تھی اور کہتی تھی کہ پیغمبر خدا کہان ہین لوگ کہتے تھے کہ آگے
ہین یہانتک کہ گئی اور آنحضرت کے پاس پہونچی اور اُنکے کپڑے کا کنارہ پکڑ لیا اور کہا کہ میرے باپ اور
مان آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ یہ سب لوگ جو مرے ہین اُنکی مجھکو کچھ پروا نہین ہو جسوقت کہ آپ سلامت
ہین اور جب مکہ کے لوگون نے زید بن وثنہ رضی اللہ عنہ کو حرم سے باہر نکالا تاکہ اُنکو قتل کرین تب ابوسفیان
بن حرب نے اُس سے کہا کہ اے زید مین تجکو قسم دیتا ہون کہ بھلا تو دوست رکھتا ہو کہ اسوقت تیری جگہ
پر محمد صلعم ہونے کہ ہم اُنکی گردن مارتے اور تو اپنے بال بچے مین ہوتا تب زید نے کہا کہ قسم خدا
کی مین اس بات کو دوست نہین رکھتا ہون کہ اسوقت محمد اپنی جگہ پر ہون اور اُنکے ہاتھ مین ایک
کانٹا چبھے اور مین اپنے بال بچون مین ہون تب ابوسفیان نے کہا کہ آدمیون مین کسی کو نہ دیکھا مین نے
کہ کسیکو ایسا دوست رکھتا ہو جیسا کہ دوست رکھتے ہین اصحاب محمد کے محمد کو صلے اللہ علیہ وسلم اور جب
بلال رضے اللہ عنہ کا جان نکلنے لگا تب اُنکی عورت چلائی اور کہا واحزناہ اے بڑا غم ہو اور ایک
ایک روایت مین ہو کہ کہا واکرباہ کہا واطرباہ غدا نلقی الاحبہ محمدا وحزبہ واہ کیا خوشی ہو
کل ملاقات کرینگے ہم دوستون کی جو محمد اور اُنکے گروہ ہین آٹھوان مضمون اور محبت نعمت کے دیکھنے سے
پیدا ہوتی ہو اور جسقدر نعمت کی اطلاع ہوتی ہو اُسیقدر محبت کو قوت ہوتی ہو اور یہ محبت دینے والے
کے احسان کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہو اور یہ محبت حسن کے دیکھنے سے بھی پیدا ہوتی ہو بقدر حسن کے
اور محبت جو ہو سو محب کو متابعت کیطرف کھینچتی ہو کیونکہ محبت بالذات مقتضی اتفاق اور اتحاد کی ہو یعنے
محبت کے سبب سے آدمی [illegible] محبوب کی موافقت کرتا ہو اور چونکہ متابعت محبت سے پیدا ہوتی ہو اس سبب
سے محب کو طاعات اور عبادات کے بجا لانے مین کچھ گرانی اور رنج نہوگا بلکہ اُسکے بجا لانے مین قلب
کو غذا اور روح کو آرام اور خاطر کو سرور اور آنکھ کو ٹھنڈک ہوگی اور سارے اوقات بجا آوری سے اسکو
یہ طاعت اور عبادت کا بجا لانا بہت بزرگ معلوم ہوگا خصوصا جب آنحضرت کے ساتھ رہنے کا تصور
کریگا جیسا کہ حدیث مین آیا ہو [illegible]
جس شخص [illegible] زندہ کیا سنت [illegible]
[illegible]

اور روشنی ہو اور گناہ تاریکی ہو اور نور تاریکی کا دور کرنیوالا ہی جسکو آنحضرت کی محبت ہوتی ہو اسکے -
پاس گناہ نہین آتا ہی اور علمانے کہا ہی کہ حبیب کی متابعت سے افضل اور اشرف کوئی مقام نہین ہی
لیکن جاننا چاہیے کہ یہ جو مذکور ہوا سو محبت کے اقسام مین سے بڑا قوی اور بڑا کامل قسم ہی اور جو
شخص متابعت کی صفت کے ساتھ موصوف ہی وہ شخص کامل المحبت اور عالی مرتبت ہی یعنے وہ شخص پوری
محبت والا اور بلند مرتبہ والا ہی اور جو شخص کہ بعضے امور مین متابعت کے مخالف ہی تو وہ شخص ناقص
اور دنی الدرجہ ہی یعنے وہ شخص محبت مین ناقص اور درجہ مین نیچا ہی و لیکن محبت کے اصل نام
اور اُسکے ساتھ موصوف ہونے سے باہر نہین ہی جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہی اُس شخص کے
حق مین جو شراب پینے کی سبب سے جلد مارا گیا تھا اور اُس سے کئی بار یہ فعل واقع ہوا تھا تب اُسکو
بعضے لوگون نے لعنت کیا تب آنحضرت نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْهُ فَاِنَّهٗ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اسکو لعنت نہ کرو
اسواسطے کہ وہ دوست رکھتا ہی اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اصل محبت وہی
میل اور انجذاب ہی یعنے آنحضرت کی طرف جھکے پڑنا اور کھنچے جاتا ہی اگرچہ متابعت مین کچھ تقصیر اور کمی ہو
اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا کافر نہین ہی جیسا کہ اہلسنت و جماعت کا مذہب ہی و لیکن جاننا چاہیے
کہ عاصی کے دل مین اللہ تعالی کی محبت ہمیشہ رہنے کی یہ شرط اور قید ہی کہ وہ عاصی گناہ ہو جانے پر
نادم اور شرمندہ رہے یا اُسپر حد قایم کیا جاوے تاکہ اُسکے گناہ کو اُتار دے بخلاف اُسکے کہ جسکو گناہ
ہو جانے پر ندامت اور شرمندگی نہو کیونکہ ایسے شخص کے واسطے یہ خوف ہی کہ بار بار گناہ کرتے کرتے
اور اُسپر اصرار اور ہٹ کرتے کرتے کہین طبع اور رَین کے مرتبہ مین پہونچ جاوے یعنی دل مین مورچہ
لگ جاوے اور سارا دل سیاہ ہو جاوے اور اُسکے دل پر مہر لگ جاوے اور اُسکا ایمان نکال لیا جاوے
والعیاذ باللہ - دسوان مضمون اور آنحضرت صلعم کی محبت کی نشانیون مین سے اُنکی ذکر اور یاد کی کثرت ہی
یعنی اُنکو بہت یاد کرتا رہے اور اسواسطے کہ بہت یاد کرنا محبت کے لوازمے مین سے ہی مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا
اَکْثَرَ ذِکْرَهٗ جو شخص کہ کسی چیز کو دوست رکھتا ہی اُسکا ذکر بہت کرتا ہی اور بعضے نے بیان کیا ہی
کہ محبوب کا ذکر ہمیشہ کرنے کو محبت کرتے ہین اور یہ سعادت علم حدیث کی خدمت مین او [illegible] یعنی تواریخ
نبوی کی کتابون کے مطالع سے حاصل ہوتی ہی اور علم حدیث والون کو اُس جناب کے ساتھ ایک
ایسی نسبت خاص اور آشنائی مخصوص حاصل ہی کہ دوسرون کو حاصل نہین ہی کہ ہمیشہ ا [illegible] ل اور صفات
شریف ذکر اُنکی زبان کا اور دُ اُنکے جان کا ہی اور اُنکے احوال کی معرفت اور شناخت کے سبب
سے ایک تعین اور تشخص اُنکی ذات بابرکات کا کہ وہ ذات بابرکات کیسی ہی حد [illegible] والون کو حاصل

ہی اور ہمیشہ جمال شریف کا نقشہ اُنکی نظر مین ملحوظ اور اُنکی آنکھ مین گذار رہتا ہی اور اُنکی صورت خیالیہ
کے ساتھ علم حدیث واسطے باطن کا پیوند مضبوط ہوتا ہی اور وہ صورت خیالیہ اُنکے باطن سے متصل
ہوتی ہی اور جب آنحضرت کا نام شریعت مذکور ہوتا ہی تب اُسکی لذت دل مین پاتے ہین اور اُس
نام والے کو دل مین مشاہدہ کرتے ہین اور حاضر پاتے ہین اور ہمیشہ اُس درگاہ مین حاضر رہتے ہین اور
اِس معاملہ مین ان لوگون کو حضرت صحابہ رضے اللہ عنہم کے ساتھ مشارکت اور مشابہت ہی کیونکہ یہ
لوگ آنحضرت کے احوال اور افعال اور اقوال سے مطلع ہین اور آنحضرت کی مصاحبت اور مجالست
اور مکالمت شریف کے ساتھ خاص کیے گئے ہین یعنے اُنکو آنحضرت کی صحبت مین رہنا اور اُنکے ساتھ
بیٹھنا اور بات کرنا حاصل ہی اتنا فرق ہی کہ ان لوگون کی باطنی صحبت حاصل ہی اور ظاہری صحبت سے مہجور
اور جدا ہین اور قبر شریف کے زایرون اور اُس پاک جگہ کے حاضرون کو جو فائدہ حاصل ہوتے ہین اُنہین
سے یہ باطنی صحبت کا حاصل ہوتا بڑا بزرگ فائدہ ہی اور فی الواقع جب دن رات ذکر شریف مین گذریگی
تب آنحضرت نور اللہ تعالی کے خلق کے ساتھ مخلوق ہین موافق مضمون اس آیت کے فَاذْكُرُونِي
اَذْكُرْكُمْ آنحضرت بھی اُن لوگون کو یاد کرینگے اور صلوۃ یعنے درود جو بڑا وسیلہ آنحضرت کے قرب کا
ہی سو اِس علم شریف کا جز ہی۔ ایک بزرگ سے نقل ہی کہ اُسنے کہا کہ علم حدیث کے تحصیل کرنے اور اِس
علم کی خدمت کرنے کی بڑی باعث اور بڑی خواہش دلانیوالی یہ لفظ ہی :: قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یعنے ہر حدیث مین یہ لفظ آتی ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اُس لفظ کے ساتھ ہی اُنکی
بات سننے کے شوق سے دل اُنکی صورت مثالیہ کیطرف متوجہ ہوتا ہی اور بار بار یہ حال حاصل ہونے
سے ایک طور کی باطنی صحبت حاصل ہوتی ہی گیارھوین مضمون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی
نشانیون مین سے اُنکی توقیر اور تعظیم کرتا ہی اُنکے ذکر کیوقت اور خضوع اور خشوع اور انکسار یعنے عاجزی
اور فروتنی اور نوتنی کا ظاہر کرتا ہی اُنکے اسم شریف کے سننے کے وقت اور جو شخص کہ کسیکو دوست
رکھتا ہی اُسکا نام سننے سے فروتنی اور عاجزی کرتا ہی یہ خاکسار کہتا ہی کہ اِس مضمون کے یہ معنی
ہین کہ عین غصہ کی حالت مین جب کوئی اُنکا نام مبارک لے مثلاً کہے صل علی النبی تب فی الفور
غصہ ٹھنڈا ہو جاوے اور کہے کہ اللہم صل وسلم علیہ جیسا کہ یہ عادت عرب مین جاری ہی یا جب
کسی شخص سے سُنا کہ اِس چیز کے کھانے سے یا اِس کام کے کرنے سے آنحضرت نے منع کیا ہی
تب اُسی وقت اُسکو ترک کرے پیچھے سے تحقیق کرتا رہے بعد تحقیق کے جو شریعت سے ثابت ہو
اُسپر عمل کرے اور یہ اُس مقام مین ہی کہ جسکا بیان اور حکم کبھی نہ سنا ہو اور جسکے امر کا بیان اور حکم

اپنے قدیم بزرگون اُستادون سے جنسے کلمہ توحید اور دین پایا ہی سن چکا ہی اور اس امر مین سواد اعظم
یعنے ہماری جماعت کا اور دین کے دیس حرمین شریفین کے علما کا اُسپر اتفاق پاتا ہی اُس امر مین
ایسا ہرگز نہ کرے بلکہ اُس امر مین استقامت رکھے یعنے اُسپر مضبوطی کے ساتھ جما رہے فرمایا اللہ
تعالی نے بارھوین سیپارہ سورۂ ہود مین ﴿ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ
سو تو سیدھا چلا جا جیسا کہ تجکو حکم ہوا اور جسنے توبہ کی تیرے ساتھ مثلاً ایک مذہب کا اختیار کرنا اور
اپنے اپنے مذہب پر مضبوط رہنا اور وضو غسل تیمم روزہ نماز حج زکوٰۃ اور سارے احکام شرعی جو شرع
مین کہ اُنکے بجالانے مین استقامت مطلوب ہی بخلاف تعزیہ داری اور رسمی فاتحہ کے جسکا نام فاتحہ
رکھنا بھی جعلی ہی وغیرہ بے اصل رسمون کے جو لڑکا پیدا ہونے اور شادی اور غمی مین رائج ہین
کیونکہ ایسی بے اصلی رسمین نہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین اور نہ اُنکے وارثون اور نائبون
سے اور نہ دین کے دیس مین ایسی رسمون کا نشان ہی کیونکہ ان رسمون کے نہ کرنے مین اتباع ہی
الغرض جو کام مشروع ہین اُنھین کی تعلیم آنحضرت صلعم نے کیا ہی اُنھین کامون مین استقامت کا حکم
ہی عوارف المعارف کے تیسرے باب مین فرماتے ہین کہا ابو علی جرجانی نے ہو تو طالب استقامت
کا اور طالب کرامت کا مت ہو اسواسطے کہ تیرا نفس خواہش کرتا ہی کرامت کے طلب کرنے مین اور تیرا
رب تجھ سے استقامت طلب کرتا ہی اور یہ بات جو ابو علی جرجانی نے ذکر کیا سو تصوف کے باب مین
بڑی اصل ہی اور یہ ایسا سر اور بھید ہی کہ اسکی حقیقت سے بہت سے سالک اور طالب لوگ غافل ہین
انتہا اور استقامت کے بھیدون کا بیان عوارف المعارف مین دیکھو اور صحابہ لوگ کا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے وفات کے بعد یہ حال تھا کہ جسوقت کہ آنحضرت کا ذکر کرتے تھے اور خشوع کرتے تھے اور
اُنکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اُس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت تعظیم اور ہیبت اور جلالت
کے سبب سے اور ایسا ہی حال تھا تابعین اور اُنکے بعد والون کا اور قتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ حال
تھا کہ جب آنحضرت کا نام شریف سنتے تھے تب روتے تھے اور نالہ اور اضطراب کرتے تھے اور عبد الرحمان
بن مہدی کا یہ حال تھا کہ جب حدیث پڑھتے تھے تب لوگون کو چپ رہنے کا حکم کرتے تھے اور سورۂ
حجرات کی یہ آیت پڑھتے تھے ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اے
ایمان والو اونچی نہ کرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اور یہ آیت پڑھتے تھے اور کہتے تھے واجب ہی چپ
رہنا اُنکی حدیث کے پڑھتے وقت جیسا کہ واجب ہی چپ رہنا اُنکی بات سننے کیوقت اس مضمون سے
مدارج النبوۃ مین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام شریف سنے کیوقت آنپر صلوٰۃ

بھیجنے درود بھیجنے مین جو کلام ہی سو اپنے باب مین آویگا سو اس کلام کا اسی باب مین اس مقام کے وصل کے بعد کے ساتوین وصل مین جو فائدہ لکھا ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے حکم مین اختلاف ہی کہ فرض ہی اگرچہ تمام عمر مین ایکبار ہو یا مستحب ہی مختار یہی ہی کہ فرض ہی اور بعضے نے کہا ہی کہ بہت درود بھیجنا واجب ہی بغیر قید عدد معین کے اور تیسرا مذہب یہ ہی کہ اُنکا نام شریف جب مذکور ہو ہر بار درود بھیجنا واجب ہی اور علماء نے کہا ہی کہ مختار یہی ہی اور مواہب مین کہا ہی کہ اسی بات کا قایل ہی طحاوی اور ایک جماعت حنفی لوگون کی اور حنبلی اور جماعت شافعی لوگون مین سے اور قاضی ابوبکر بن العربی نے جو مالکیہ سے ہی کہا کہ یہی ہی احوط ایسا ہی کہا ہی زمخشری نے بہت سی دلیلین اور قولیں ذکر ہو گیا ہی کہ اگرچہ کہ ایکبار فرض ہی اور اُسکا زیادہ رکھنا واجب ہی اور ہر بار درود بھیجنا مستحب ہی تو یہ بھی ایک صورت رکھتا ہی اور محب عاشق کے حال کے لائق یہ ہی کہ اس مستحب کو بجائے واجب کے جانے اور درود بھیجنے مین اپنی تقصیر اور کوتاہی اور کمی کرنے مین راضی نہو اور درود کے فائدون کے اطلاع کے باوجود طالب سے بہت تعجب ہی جو درود مین نہایت کوشش کو خرچ نکرے اور باقی درود شریف کے بعضے فائدہ خاتمہ مین لکھینگے انشاء اللہ تعالے بارہوان مضمون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون مین سے اُنکی ملاقات کے شوق کا زیادہ ہوتا ہی کیونکہ سب حبیب اپنے حبیب کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی یہانتک کہ بعضے علماء نے کہا ہی کہ محبت کہتے ہین حبیب کے ملاقات کے شوق کو اور اسیواسطے صحابہ لوگ کا یہ حال تھا کہ جب اُنکو شوق بہت زیادہ ہوتا تھا اُنکو محبت کا جوش بیقرار کرتا تھا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت کا قصد کرتے تھے اور اُنکے جمال کے مشاہدے سے اُس بیقراری کی دوا کرتے تھے اور اُنکی ہمنشینی کے ساتھ اور اُنکی طرف نظر کرنے کے ساتھ لذت لیتے تھے اور اُس صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے برکت لیتے تھے تیرھوان مضمون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون مین سے اُس شخص کی محبت رکھتا ہی جو اُنسے علاقہ رکھتا ہی اُنکے اہل بیت مین سے یہ سلام اللہ علیہم اور اُنکے صحابہ مین سے جو مہاجرین اور انصار ہین رضی اللہ عنہم اور عداوت اور دشمنی رکھنا اُس شخص کے ساتھ جو عداوت رکھتا ہی ان بزرگون کے ساتھ اور اُسکو گالی دیتا ہی اور جو شخص کہ کسی کو دوست رکھتا ہی تو اُسکے دوست کو دوست رکھتا ہی اور اُسکے دشمن کو دشمن رکھتا ہی اور فرمایا آنحضرت نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کے حق مین یا اللہ مین دوست رکھتا ہون اُنکو سو دوست رکھ اُنکو اور فرمایا کہ جس

کہ اُسکو وے اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہین اور اُس قرآن سے وے ہدایت پانیوالے اور ہدایت کرنیوالے ہین اور اُسکے موافق اپنی چال بنانیوالے ہین جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ اُنکی خلق اور چال قرآن ہی اور قرآن کی محبت اُسکی تلاوت کرنا ہی اور اُسپر عمل کرنا ہی اور اُسکے سمجھنے مین کوشش کرنا اور اُسمین تدبیر اور غور کرنا اور اُسکے حدون کے پاس ٹھہرنا یعنے اُسکے حد سے تجاوز نہ کرنا اور سہل تستری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نشانی محبت خدا کی محبت قرآن کی ہی اور نشانی محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہی اور نشانی محبت پیغمبر کی محبت سنت کی ہی اور نشانی محبت سنت کی محبت آخرت کی ہی اور نشانی محبت آخرت کی بغض یعنے دشمنی دنیا کی ہی اور نشانی بغض دنیا کی یہ ہی کہ ذخیرہ نکرے یعنے جمع نکر رکھے مگر وہ توشہ کہ جسکو آخرت مین پہونچاوے یعنی صدقہ دے اور نیک کام مین خرچ کرے کہ قیامت تک اُسکے ساتھ رہے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اُنھون نے کہا کہ اگر پاک ہون دل تو قرآن سے سیر اور آسودہ نہین ہوتے ہین یعنی قرآن سے جی نہین بھرتا ہی اور کیونکر آسودہ ہوگا حالانکہ محبوب کا کلام محب کے مقصود کا نہایت اور انتہا ہی اور یہ پاک دلون کی صفت ہی جو ایمان کے نور سے روشن ہین۔ بیت۔ جمال شاہد قرآن نقاب انگاہ بکشاید ✤ کہ دار الملک ایمان را بیابد خالی از غوغا ✤ اور حقیقت مین مصداق اور معیار خدا اور رسول کی محبت کی قرآن اور حدیث کی محبت ہی کیونکہ کلام محبوب کا محبوب ہی اور حیف اور بڑا افسوس ہی کہ ناچ باجے اور کھیل تماشہ کی محبت کلام اللہ کی محبت سے زیادہ ہو اور ایسا ہونا فساد قلب اور خرابی باطن کی نشانی ہی سترھوان مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری محبت اور اُسکے کمال کی نشانی دنیا مین زہد کرنا یعنی دنیا سے بے رغبتی کرنا ہی۔ اور فقر یعنے محتاجی کا اختیار کرنا اور محتاجی کی صفت کے ساتھ موصوف ہونا ہی اور بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص کہ مجکو دوست رکھتا ہی اُسکی طرف فقر جلد زیادہ پہونچتا ہی اُس پانی کے ریلے سے جو اونچی طرف سے نیچی طرف کو بہتا ہی اٹھارھوان مضمون ان سب مضمونون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور اُنکی محبت کی حقیقت کھل گئی اب یقین ہی کہ مومن کامل ان سب مضامین کے سننے کے بعد اتباع سنت مین خوب مضبوط ہو جاویگا اور بدعت سے نفرت کریگا اور اُسکو استقامت حاصل ہوگی اب اتباع سنت مین جو آخرت کے ثواب کے سوائے سہولت اور آسانی بھی ہی پہلے اِس بات کا بیان سُنو حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ پہلی جلد مکتوبات کے مکتوب صد و نود و دیگر مین فرماتے ہین سعادت ابدی اور نجات سرمدی یعنی ہمیشہ کی نجات مربوط ہی یعنی علاقہ رکھتی ہی اور موقوف ہی سید انبیا کی متابعت پر صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ وسبحانہ علی اجمعہم عموماً وعلی افضلہم

خصوصاً اگر فرضاً ہزار سال عبادت کیجاوے اور ریاضتین اور محنتین سخت سخت اور مجاہدے اور کوشش سخت سخت بجالائی جاوین تو اگر وہ سب عباد تین اور ریاضتین اور مجاہدے اِن بزرگوارون یعنی نبیون کی متابعت کے نور کے ساتھہ منور اور روشن نہون تو اُنکو ایک جو برابر بھی خرید نہین کرتے ہین اور خواب تین کہ سراسر غفلت اور بیکاری ہی سو ان مقبولون کے حکم سے جو نیمروز مین خواب کرتے ہین اور سورہتے ہین سو اُس خواب کے ساتھہ اُن ریاضتون اور مجاہدون کو برابر نہین ٹھہراتے ہین اور اُنکو بیٹاپرا اور میدان کے سراب اور دھوکے کے مثل شمار کرتے ہین اللہ جل سلطانہ کی کمال عنایت یہ ہی کہ ساری تکلیفات شرعیہ اور معمورات دینیہ مین یعنے اپنے بندون پر جتنے احکام جاری کیا ہی سب احکام مین نہایت آسانی اور حد درجے کی سہولت کی مراعات فرمایا ہی مثلاً دن رات کے آٹھ پہر مین سترہ رکعتین نماز کی تکلیف دیا ہی کہ ان سترہ رکعتون کے ادا کرنیکا وقت ایک ساعت یعنی ایک گھنٹہ تک بھی نہین پہونچتا ہی اور اِسکے ساتھہ نماز مین قرآن پڑھنا جسقدر ہوسکے اُسیقدر پر کفایت کیا ہی اور اگر قیام متعذر ہو تو بیٹھہ کے پڑھنا درست کیا ہی اور بیٹھہ بھی نہ سکے تو لیٹ کے پڑھنے کا اشارہ کیا ہی اور جب رکوع اور سجدہ نہ کرسکے تب اشارہ سے پڑھنا سکھایا ہی اور طہارت مین یعنی وضو غسل مین اگر پانی کے استعمال کی قدرت نہو تو تیمم کو اُسکا خلیفہ اور قائم مقام کیا ہی اور زکوۃ چالیسوان حصہ یعنے چالیس مین سے ایک فقرا اور مساکین کو دینا مقرر کیا ہی اور اُس دینے کیواسطے بھی یہ قید لگا دیا ہی کہ جب مال بڑھنے والا ہو یعنے سونا چاندی جب نصاب زکوۃ کو پہونچے اور اُسپر سال بھر گذرے اور انعام یعنی گائے بھینس بکری بھیڑی دنبے اور اونٹ مین قید لگا دیا ہی کہ جب وے سب چرکے کہاتے ہون تب زکاۃ فرض ہو اور تمام عمر مین ایکبار حج کو فرض کیا اُسکے ساتھہ اُسکے فرض ہونے کیواسطے شرط لگا دیا ہی کہ جب زاد و راحلہ یعنی کہانے کا سامان اور سواری کا مقدور ہو اور راہ مین بھی امن ہو تب حج فرض ہی اور جو چیزین مباح کیا ہی اُسکے دائرہ کا کشادہ کیا ہی چار عورتین نکاح کے ساتھہ اور شرعی لونڈیان جتنی چاہے مباح کیا ہی اور طلاق کو عورتون کے بدلنے کا وسیلہ کیا ہی یعنی جب عورت مرد مین فساد برپا ہوا اور گذران نہوسکے تب اُسوقت طلاق سے دونون کی مشکل آسان ہوجاتی ہی اور کہانے اور پینے اور لباس وغیرہ سامان مین زیادہ چیزون کو مباح کیا ہی اور تھوڑی سی چیزون کو حرام کیا ہی اور حرام جو کیا ہی تو اُسکو بھی بندون کی مصلحتون کیواسطے حرام کیا ہی اگرچہ ایک شراب بے مزہ پر ضرر کو حرام کیا ہی لیکن کتنے ہی شرابون اور پینے کی چیزون کو جو پینے مین خوش خور یعنی لذیذ ہین مزہ دار اور پر نفع ہین اُس حرام بے مزہ پر ضرر شراب کی عوض مثلاً مباح کیا ہی لونگ کا عرق اور دارچینی کا باوجود اسقدر خوش خوری اور مزہ داری اور خوشبوئی کے اُنکے

شخص نے دوست رکھا انکو سو اُسنے بیشک دوست رکھا مجکو اور جسنے کہ دوست رکھا مجکو سو بیشک اُسنے دوست رکھا اللہ تعالی کو اور جسنے دشمن رکھا مجکو بیشک اُسنے دشمن رکھا مجکو اور جسنے دشمن رکھا مجکو اُسنے دشمن رکھا اللہ تعالی کو اور فرمایا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حق مین وہ میرے گوشت کی ٹکڑا ہی غصہ مین لاتی ہی مجکو وہ چیز کہ غصہ مین لاتی ہی اُسکو اور اسامہ بن زید کے حق مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دوست رکھ تو اُسکو اے عائشہ اسواسطے کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو اور سارے اصحاب کے حق مین فرمایا اُنکو تم لوگ نشانہ نہ بناؤ یعنے اُنکو برا نکہو کیونکہ جو شخص کہ دوست رکھتا ہی اُنکو سو میری دوستی کے سبب سے اُنکو دوست رکھتا ہی اور جو شخص کہ عداوت رکھتا ہے اُنکے ساتھہ سو میری دشمنی کے سبب سے اُنکو دشمن رکھتا ہے اور جسنے ایذا دیا اُنکو سو بیشک اُسنے ایذا دیا مجکو اور جسنے ایذا دیا مجکو بیشک اُسنے ایذا دیا اللہ تعالے کو اور جسنے ایذا دیا اللہ تعالے کو نزدیک ہی کہ پکڑے اُسکو اللہ تعالے اور عذاب کرے اور فرمایا کہ ایمان کی نشانی انصار کا دوست رکھنا ہے اور نفاق کی نشانی اُنکا دشمن رکھنا ہی اور فرمایا جسنے دوست رکھا عرب کو سو اُسنے میری دوستی کے سبب سے اُنکو دوست رکھا اور جسنے دشمن رکھا عرب کو سو اُسنے میری دشمنی کے سبب سے اُنکو دشمن رکھا۔

چودھوان مضمون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون مین سے اُنکی امت پر شفقت کرنا ہی اور اُنکی نصیحت یعنے خیر خواہی کو لازم کر لینا ہی اور اُنکے مصالح یعنے بھلائی کے کام کے درست کرنے مین اور اُنکے فائدہ پہونچانے مین اور اُنکے ضرورت کے دفع کرنے مین کوشش کرنا ہی اور حقیقت مین جو شخص کہ کسی کو دوست رکھتا ہی تو وہ شخص دوست رکھتا ہی اِن سب چیزون کو جنکو وہ محبوب دوست رکھتا ہی اور سلف کے یعنے صحابہ تابعین اور تبع تابعین کی یہی چال تھی یہانتک کہ مباح چیزون مین اور نفس کی خواہش اور چاہت کی چیزون مین بھی یہی حال تھا انس بن مالک رضے اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیالہ کے چارون طرف کدو کو تلاش کرتے تھے اِس سبب سے ہمیشہ کدو کو دوست رکھتے تھے اور حضرت امام حسن اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن جعفر سیاہی کے پاس جو آنحضرت کی خادمہ تھی آتے تھے تاکہ وہ اُن لوگون کو وہ کھانا تیار کر دے جو آنحضرت کو پسند تھا شمایل ترمذی کی حدیث مین تمام قصہ دیکھو یہ پندرھوان مضمون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون مین سے علما اور صلحا اور سنت کے تابعون کا دوست رکھنا ہی اور جاہلون سے یعنے جو لوگ دنیا کے سارے

کام مین ہشیار ہین اور دین کے مسائل مین جاہل بنے رہتے ہین اور ان جاہلون سے اور فاسقون اور اہل بدعت سے دشمنی رکھتا ہی اور جو شخص کہ اُنکی شریعت کے مخالف ہی اُس سے مخالفت کرتا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اٹھائیسوین سیپارہ سورۂ مجادلہ مین لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ تو نہ پاویگا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہون اللہ پر اور پچھلے دن پر دوستی کرین اسواسطے جو مخالف ہوا اللہ کے اور اُسکے رسول کے اگرچہ وے اپنے باپ ہون یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے اور ایسی جماعت اصحاب کی ہین رضی اللہ عنہم کہ ان لوگون نے اُس صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کیواسطے اپنے باپ اور بیٹے اور بھائیون اور دوستون کو قتل کیا اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے مخلصون مین سے تھا اور اُسکا باپ منافقون کا رئیس اور سردار تھا اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہین تو مین اپنے باپ کا سر لاؤن اور چونکہ اُن منافق یعنی عبداللہ بن ابی نے کہا تھا لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ اگر ہم پھر گئے مدینہ کو تو نکال دیگا جسکا زور ہی وہان سے بیقدر لوگون کو اور اس منافق نے اعز یعنے زور والے سے اپنے تئین مراد لیا تھا اور اذل یعنی کمزور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو مراد لیا تھا اور اس کہنے کے بعد مدینہ کیطرف رجوع کیا تب اسکا یہ بیٹا مذکور ہاتھ مین شمشیر لیے ہوئے مدینہ کے دروازہ پر آیا اور کھڑا ہوا اور اپنے باپ سے کہا کہ تو اپنی زبان سے کہہ کہ مین سب لوگون سے کمزور اور ذلیل اور بیقدر اور خوار زیادہ ہون اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب لوگ سب لوگون سے زیادہ عزت والے اور زور والے ہین اور اگر تو نہین کہتا ہی تو مین تیرا سر کاٹتا ہون تب اُسنے بیٹے سے کہا کہ تو سچ کہتا ہی اور ایسا کریگا بیٹے نے کہا ایسا ہی کرونگا آخر کو اُسکی زبان سے ایسا ہی اقرار کرایا تب چھوڑا اور حولیصہ و محیصہ دو بھائی تھے اُنہین کا چھوٹا بھائی ایمان لایا تھا اور اُسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہود کے قتل پر جو اُسوقت مین بڑا مفسد تھا تعینات کیا تب اُسکے بڑے بھائی نے کہا کہ کیا تو ایسے مرد کو قتل کریگا کہ جسکی نعمت کے آثار سے ہم لوگون کے پیٹ کی چربی ہی یعنی ہم لوگون کے تو نہ نکلی ہی تب اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماوین کہ تجکو قتل کرون تو اُسی ساعت تجکو قتل کرتا ہون تب اُسکا بڑا بھائی اُسکے پاس سے چلا آیا اور دل مین انصاف کیا اور کہا کہ کیا اچھا دین ہی جو تو نے اختیار کیا ہی اور یہ سب محبت رکھتا ہی بعد اُسکے وہ بھی مسلمان ہوا۔

سولھوان مضمون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیون مین سے محبت قرآن کی ہی

اور یہ کھلا کھلا نفاق ہی وعلیٰ ہذا القیاس اسی طرح سے سارے احکام شرعی کے قبول نہ کرنے سے نفاق ثابت ہوتا ہی جس طرح سے کسی عورت کو پردہ مین رہنا اور پردہ کا لباس پہننا مشکل معلوم ہوتا ہو تو اسکا بھی یہی حال ہی اور سنت کی اتباع کو مشکل جاننے والون کے حق مین جو اس آیت کو کہا جو مشرکون کے حق مین ہی تو اسکی یہ وجہ ہی کہ ایسے لوگ نفس کے تابع ہین اور نفس اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے چاہتا ہی اور نفس پر شریعت کی تابعداری بڑی بھاری ہی اور نفس کی اسی شرکت کے توڑنے کیواسطے ہی لوگ بھیجے گئے اور شریعتین مقرر ہوئین تو جو لوگ شریعت کے حکم کو قبول نہین کرتے اور اپنے نفس کے حکم کو قبول کرتے ہین سو مشرک ہین کہ اللہ تعالیٰ کا شریک دوسرے کو ٹھہراتے ہین اور قریظہ کے قتل اور خونریزی مین جو علی مرتضیٰ اور زبیر حواری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام روز اور تھوڑی سی رات تک مشغول تھے اس قصہ کے نقل کے بعد مدارج النبوۃ مین فرماتے ہین اور بعضی طبیعتین ناقص اور ٹیڑھی ایسی ہین کہ بسبب جہل کے یا کفار کے ملک مین رہنے اور انکی ہمسائگی کے سبب سے کوئی رگ کفر کی ابھی تک انمین باقی ہی کہ اس سبب سے خونریزی کا مکروہ اور ناخوش رکھنا انکی طبیعت مین بیٹھ گیا ہی یہانتک کہ اگر انکو کوئی شخص ذبح کرنیکی تکلیف دے تو ذبح نہ کرسکین گے اگرچہ جانور مردار ہو جاوے اور بعضے درویشون مین بھی یہ مضمون دیکھا جاتا ہی شاید کہ انپر ایسا کوئی حال وارد ہوا ہو کہ اسکے سبب سے انکو معذور رکھ سکتے ہین ولیکن یہ بات بغیر آمیزش کسیقدر جہل کے نہین ہی اور جہل عذر نہین ہی اتباع چاہتی ہی۔ بیت ⁂ بے حکم شرع آب خوردن خطاست ⁂ دگر خون بفتوی بریزی رواست۔

یہ مضمون حضرت مجدد قدس سرہ کے قول کی کیسی تائید اور شرح کرتا ہی سچ ہی سو سیانے ایک مت اور سو دیوانے سو مت اس طرح سے ان لوگون مین جہل یا کفر کی کوئی رگ باقی ہی جو چھینک کو مانتے ہین یا چھینک کے آزار مین بت پرستی یا بعضی بعضے کفر کی رسم کرتے ہین یا سانپ وغیرہ کے کاٹنے مین ایسے منتر سے جھڑوانے کے روادار ہوتے ہین جسمین شیطانون کی دہائی اور مدد مانگنے کی لفظ ہوتی ہی یا غیر اللہ کے پوجنے کی چیز کے مٹانے اور توڑنے مین یا کسی خلاف شرع فقیر پر حکم شرع کا جاری کرنے مین یا عقائد اسلام کے خلاف جو عقیدہ رکھتا ہی اسکے کافر کہنے مین ڈرتے ہین کیونکہ یہ استقامت نہین ہی بلکہ استقامت کے یہ معنے ہین کہ عزیٰ جو ایک درخت تھا اور اسکو بنو غطفان پوجتے تھے اور اسکے پاس ایک گھر بنا لیا تھا جب اسکے توڑنے کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گئے تب اسمین سے ایک بڑھیا نکلی انھون نے اس گھر کو بھی توڑا اور اس بڑھیا کو بھی قتل کیا اور اس درخت کو بھی جلا دیا جب آنحضرت

کو اِس بات کی خبر دیا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکا شیطان مارا گیا اب وہ قیامت
تک نہ پوچھا جاویگا ۔ اور نقل ہو کہ ایک قاضی متدین کے پاس ایک درویش آیا اُسکے لب کے بال خلاف
شرع بڑھے تھے قاضی نے کہا کہ تو اپنے لب کے بال کتر ڈال اُسنے کہا میرے بال زندہ ہین قاضی صاحب
نے کہا آنحضرت صلعم نے سب کے واسطے عموماً فرمایا ہی کہ کم کرو مونچھون کو اور چھوڑ دو ڈاڑھی کو سو تو
اپنی مونچھ کے بال کتر ڈال اُس درویش نے نہ مانا تب قاضی نے اپنے ایک بیٹے کو حکم دیا وہ مقراض لیکے گیا
جب اُسکی مونچھ کترنی چاہا تب درویش نے اُسکی طرف نگاہ کیا فی الفور وہ مرگیا تب قاضی صاحب نے
دوسرے بیٹے کو بھیجا اُسکا بھی ایسا ہی حال ہوا اسطرح سے قاضی صاحب کے اٹھارہ بیٹے جوان اور
عالم مرگئے تب قاضی صاحب خود مقراض لیکے اُٹھے اور درویش کو پچھاڑ اُسکے سینہ پر بیٹھ کے اُسکے مونچھ
کے بال کتر ڈالا بالون مین سے خون جاری ہوا مگر قاضی صاحب نے بغیر کترے نہ چھوڑا جب قاضی صاحب
حکم شرع کا بجا لاچکے تب درویش نے کہا کہ اگر آپ فرماوینا تو آپ کے سب بیٹے زندہ ہوان قاضی صاحب
نے کہا ہمارے بیٹون کو اللہ تعالی نے مارا ہمکو ہرگز اعتقاد نہین کہ تو نے مارا اور یہ بھی اعتقاد نہین کہ تو
جلاویگا تو مردہ کے تجہیز و تکفین کا جو حکم ہی سو ہم بجا لاوینگے اُسکے مرنے کے بعد اُسکے جلانے کی تدبیر کا
حکم نہین تو ہم بے تعلیمی بات کا خیال کرکے اپنے عقیدے کو کسواسطے خراب کرین ۔
جزاہم اللہ تعالی خیر الجزا اور نقل ہی سو اہرس کا ایک جوان دین کے سبب سے ایک پتھر لیکے بت توڑنیکو
بتخانہ مین گھسا اور داہنے ہاتھ سے اُس بت کو پتھر مارا اُسوقت اُسکا داہنا ہاتھ پتھر ہوگیا اُسنے کہا استغفر اللہ
بت کو کیا طاقت ہی جو میرے ہاتھ کو پتھر کریگا جو کرتا ہی سو اللہ کرتا ہی ہم بت کو توڑے بغیر نہ چھوڑینگے
پھر بائین ہاتھ سے بت کو پتھر مارا بایان ہاتھ بھی پتھر ہوگیا تب کہا استغفر اللہ بت کو کیا طاقت ہی جو کرتا
ہی اللہ کرتا ہی ہم پانون سے اِس بت کو توڑینگے پھر داہنے پانون سے بت کو مارا وہ بھی پتھر ہوگیا کہا استغفر اللہ
بت کو کیا طاقت ہی جو کرتا ہی سو اللہ کرتا ہی ابھی بایان پانون تو ہی ہم اُسی سے اِس بت کو توڑینگے
اور بائین پانون سے اُس بت کو مارا وہ پتھر ہوگیا تب کہا استغفر اللہ بت کو کیا طاقت ہی جو کرتا ہی سو
اللہ کرتا ہی ہم سر سے بت کو توڑینگے پھر سر سے الا اللہ کہہ کے ایک ٹکر مارا بت بھی چکنا چور ہوگیا اور اُسکا
ہاتھ پانون بھی درست ہوگیا سبحان اللہ کیا استقامت ہی اِسکو استقامت کہتے ہین اِسی مضمون پر اسطرح
ساری باتون کو قیاس کرو مثلاً جنات کا آسیب ہوتا گھر مین یا آدمی مین شریعت سے ثابت ہی مگر اُسکے
دفع کیواسطے قرآن شریف پڑھنا یا اذان کہنا بھی ثابت ہی اور دعائین بھی ہمارے دین مین موجود
ہین اور جنات کا آسیب بھی بہت کم ہوتا ہی جب کوئی عالم دیندار پہچان سکے کہ یہ جنات کا آسیب ہی

فائدے رکھتا ہی کہ اُسکو کھا نتک لکھین جو چیز کہ تلخ اور بدمزہ اور تندبو ہی اور بدخوی ہوش براد رپرخطر ہی اُسکو اس خوشبوکے ساتھ کیا مناسبت ہی ان دونون مین بڑا فرق ہی پھر اسکے ساتھ جو فرق کہ حلال اور حرام کی راہ سے دونون مین ہوتا ہی سو خدا ہی اور پروردگار جناب سلطانہ کی رضامندی اور نارضامندی کے خیال کرنے سے جو دونون مین تمیز پیدا ہوتی ہی سو علیحدہ ہی اور ایک ریشمی لباسون کو جو حرام کیا تو کیا دہشت ہی کیونکہ کتنی قسمون کی زیب دار اور زینت والے کپڑون کو اُسکی عوض مین حلال کیا ہی اور پشمینہ لباسون کو مطلقًا مباح کیا ہی جو ابریشم کے لباسون سے کتنے درجے چڑھ کے بہتر ہین ساتھ اسکے ابریشم کا لباس عورتون کیواسطے مباح کیا ہی کہ اُسکا فائدہ بھی پھیر پھار کے مردون کیواسطے ہی اور ایسا ہی حال سونے اور چاندی کا ہی کیونکہ عورتون کا زیور بھی مردون کے فائدے کیواسطے اگر کوئی بے انصاف شخص باوجود اس سب آسانی اور سہولت کے سنت کی اتباع اور پیروی کو مشکل اور متعذر جانے یعنی مشکل اور دشوار جانے اور سنت کی پیروی مین اُسکو بہت سے عذر اور حیلے اور بہانے سوجھین تو وہ شخص مرض قلبی یعنے دل کے مرض مین مبتلا ہی اور باطنی بیماری مین گرفتار ہو اسکی دلیل یہ ہی کہ بہت سے کام ہین کہ تندرست لوگون کو اسکے کرنے مین بڑی آسانی ہوتی ہی اور وہی کام کمزور لوگون کو بڑی مشکل معلوم ہوتے ہین اور مرض قلبی سے مراد ہی آسمان سے یعنی اللہ تعالی کے پاس سے جو احکام اُترے ہین اُنپر دل کا یقین نہونا ایسے لوگ جو تصدیق کر رکھتے ہین سو تصدیق کی صورت ہی وہ تصدیق کی حقیقت نہین ہی یعنے ظاہر مین تصدیق ہی باطن مین نہین اور اسکو نفاق کہتے ہین تصدیق کی حقیقت کے حاصل ہونیکی نشانی احکام شرعیہ کے بجالانے آسانی کا ثابت ہوجاتا ہی وَيَلِذُّ بِهَا حُبًّا لِلْفُؤَادِ یعنے بغیر اسکے سبب فائدہ ہی اور بجا لانے کو براجانتا ہی فرمایا اللہ تعالی نے پچیسوین سیپارہ کے سورۂ شوریٰ مین کَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ بھاری پڑتا ہی شریک والون کو جس طرف تو بلاتا ہی انکو اللہ چن لیتا ہی اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اور اپنی طرف اُسکو جو رجوع لاوے اور سلام ہو اُسپر جو پیروی کرے سیدھی راہ کی اور اسکے اوپر لازم کرے متابعت مصطفےٰ کی علیہ وعلی آلہ والصلوٰۃ والتسلیمات اَتَمُّهَا وَاَكْمَلُهَا اس آیت کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اگر شریعت کے ایک حکم کو بھی کبھی آدمی کا دل قبول نہ کرے تو اُسکے دل مین نفاق کی بیماری ہی مثلاً ہر مومن کلمہ گو کے ساتھ ایک مجلس مین ہو یا ایک دسترخوان پر ہو یا ایک رکابی مین ہو کھانا پینا شریعت مین درست ہی اس سے جو شخص نفرت کرے یا جسکا دل گھناوے وہ دل کے مرض مین مبتلا ہی یا ہر مومن کلمہ گو کا جنازہ پڑھنا درست ہی فاسق ہو یا متقی اگر اسکو کوئی شخص درست نجانے

تو وہ دل کی بیماری مین گرفتار ہی یا مٹی کا برتن جب شریعت کے حکم کے موافق پاک کیا جاوے تب پاک کرنے کے بعد اُسمین کھانے پینے کو کسیکا دل قبول نہ کرے یا وہ دریا یا حوض یا تالاب یا گڑھے کا پانی جبتک کہ اُسمین نجاست کا رنگ بو مزہ نہ آجاوے پاک ہی اُس پانی کو اگر کسی کا دل قبول نہ کرے یا تیمم سے پاک ہونیکو دل قبول نہ کرے یا ایک شخص معین کی تقلید کی تعلیم شریعت کی کتاب سے مثل جامع الرموز کے موجود ہی سو ایک شخص معین کی تقلید کو اُسکا دل قبول نہ کرے یا اپنے محلہ اور گھر کی مسجد کو چھوڑ کے عیدین کی نماز کے نماز واسطے عیدگاہ مین جانے کو اُسکا دل قبول نہ کرے یا ایک مسئلہ فقہ کی کتاب سے نکلتا ہی مگر اُس مسئلہ کی حدیث نہین ملتی یا قرون ثلثہ یعنے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کیوقت مین اُس مسئلہ کا نشان نہ تھا مگر فقہ کی کسی معتبر کتاب مین اُس مسئلہ کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہی جسطرح بعد اذان کے تسلیم کہنے کا بدعت حسنہ ہونا در المختار اور اُسکے حاشیہ رد المختار سے ثابت ہی اور داخل شخص کیواسطے کھڑے ہوجانیکا مستحب ہونا حاشیہ مذکور سے ثابت ہی سو اس مسئلہ کے حق ہونیکو اُسکا دل قبول نہ کرے اِس مضمون کی شرح اُنیسوین مضمون مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ یا فقہ پر عمل کرنیکو اُسکا دل قبول نہ کرے تو اُسکے دل مین بیماری ہی یا از روے فقہ اور حدیث کے جو کام صاف بدعت معلوم ہوتا ہی مثل قبرون پر روشنی کرنیکو اور شامیانہ کھڑا کرنے اور عرس کرنے کے یا میت کے صدقہ اور کسی نفل عبادت کا ثواب کے دینے کیواسطے جو تعلیم کے خلاف اور تعلیم سے زیادہ رسمین اور لوازمے نکال کے اُسکا نام فاتحہ رکھ لیا ہی اور ان سب بدعت کے کامون کی سند کہین سے نہین ملتی نہ معتبر کتاب سے نہ غیر معتبر سے اور جبتک کہ لوگون کی بنائی ہوئی عبارت اِس رسمی فاتحہ کیواسطے نہ پڑھی جاوے اور کوئی چیز للہ کھلا پلا کے کہے کہ یا اللہ اِسکا ثواب فلانے کو دے تب تک اُسکے دلکو تسلی اور چین نہین ہوتی ہی تو وہ شخص دل کے مرض مین گرفتار ہی اور ایک شخص ایسا ہی کہ وہ سمجھتا ہی کہ شریعت سے یہ سب کام بدعت ثابت ہوتے ہین مگر جس شخص کا وہ شخص معتقد ہی اُسکو اِس بدعت کے کام مین مبتلا دیکھ کے اُس کام کے بدعت ہونیکو اُسکا دل قبول نہ کرے بلکہ دلمین سمجھے یا زبان سے بھی کہے کہ سچ ہی فقہ اور حدیث سے اِس کام کا بدعت ہونا تو بلاشبہہ ثابت ہی مگر حضرت فلانے بھی تو بڑے بزرگ تھے اُنکے کام کو ہم کسطرح سے بدعت جانین تو اِس صورت مین وہ شخص دل کی بیماری مین گرفتار ہے کیونکہ ان سب کامون کے نہ کرنے مین آسانی ہی اور کرنے مین طرح طرح کی مشکل ہی اور ایسے کامون کے ترک کرنیکا حکم ہی سو اِن سب حکمون کی آسانی اُسکے دلمین سخت مشکل معلوم ہوتی ہی اور اِس آسانی سے اُسکے دل کو چین نہین ہوتی اور اِس آسانی کے اُلٹے کام مین اُسکے دل کو تسکین اور چین ہوتی ہے

تو البتہ ہو سکتا ہی اور یقین ہی کہ وہی عالم وعامی شروع سے آسکو دفع بھی کر دیگا تو اپنی راے سے وسواس کرنا اور ہر بیماری کو آسیب اعتقاد کرنا اور باوجود منع سے شروع کے یہ اعتقاد کرنا کہ جنات کو بغیر عامل کے کون دفع کر سکتا ہی اور عوام عامل کسکو جانتے ہین جو بعضے بعضے عمل خلاف شرع کو عمل مین لاتا ہی اور جیسا کہ اللہ تعالی کے نام پاک سے مدد مانگنا ہوتا ہی ویسا وہ حضرت جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل و عزرائیل علیہ السلام وغیرہ کے نام سے مدد مانگتا ہی یا حضرات کرتا ہی اور جنات کو حاضر کرتا ہی تو ایسا اعتقاد رکھنا بھی استقامت کے خلاف ہی اور حقیقت یہ ہی کہ اکثر وسواس سے سبب کا خوف دل مین جم جاتا ہی اور استقامت والے کے پاس نے سی جنات بھی رہتی ہین دیکھو انگریز لوگ باوجودیکہ انکو استقامت نہین ہی مگر اس سبب سے کہ وے لوگ جنات کے قائل نہین ہین تو کیسی کیسی بڑی بڑی حویلی مین جسمین کو جنات کے رہنے کا شبہ دلاتے ہین اکیلے یا اپنے بال بچے لیکے رہتے ہین اُنکے پاس شیطان پھٹکتا بھی نہین مثل مشہور ہی کہ چوب نرم را کرم میخورد تو ہم مسلمان تو چوب نرم نہین ہاکہ ایمان کے آسیب سے بڑے کڑے ہین ہملوگ کسواسطے ڈرینگے اور حویلی کسواسطے چھوڑینگے جس حویلی مین جن ہوگا اُسکو بھگا کے ہم رہینگے اسیطرح سے بہت سی باتین نکال کے عالم لوگ عوام کو سمجھا کے اُنکے عقیدہ کو پاک کر کے استقامت کی تعلیم کرین اور حق یہ ہی کہ جسکو اخلاص حاصل ہی وہ اللہ تعالی کے سوا کسی سے نہین ڈرتا اُسکا بیان آداب التقوی مین دیکھین اور بعضے جاہل لوگ جو اعتراض کرتے ہین جنات وغیرہ کے نام لیکے افسون کرنے سے جلد بیماری دفع ہو جاتی ہی اسکا کیا سبب ہی تو جواب اُسکا وہ مضمون جو طب نبوی مین معتبر کتابون سے خلاصہ کر کے لکھا ہی بس ہی؛ اور وہ مضمون یہ ہی اور جاننا چاہیے کہ افسون بچھو کا یا سانپ کا یا نظر کا جب درست ہی کہ اُسمین نام اللہ صاحب کا ہووے اور اُسکے معنے معلوم ہون اور جس افسون مین نام حقتعالی کا نہووے اور اُسکے معنے بھی معلوم نہون تو وہ افسون کرنا درست نہین ہی کیونکہ خوف ہی اُسمین کفر کا مگر بعضے جاہل یہ کام کرتے ہین کہ بعضے نامون کو کہ جن نامون کے معنے معلوم نہین ہین حق تعالی کا نام پاک اُس سے ملا کر پڑھا کرتے ہین تا کہ لوگ جانین کہ اِسنے یہ افسون اللہ کے نام سے کیا ہی سو ہرگز اسطرح کا افسون مسلمان کو کرنا نہ چاہیے کیونکہ شیطان کا معمول ہی کہ بیماری کی شکل بنا کر آدمی کے بدن مین گھس جاتا ہی اور بعضے وقت بچھو یا سانپ بنکر کاٹ کھاتا ہی پھر جب اُسکے نام کے افسون اور منتر پڑھے جاتے ہین تو اُسکے بدن سے نکل جاتا ہی اور خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ بھلا میرے نام کے ذکر کرنے والے بھی جہان مین ہین اور یہ کمال بھروتی ہی کہ وے لوگ ہر وقت میرا نام جپا کرین اور میرے بنے رہین اور مین اُسوقت بھی اُنکے کہنے سے نہ ہٹ جاؤن پس احمق لوگ جانتے ہین کہ فلانے عامل سے اور

اُسکے افسون کرنے سے ہمکو بڑا فائدہ ہوا ہی یہانتک کہ ہمارے جورو بچے اچھے ہوجاتے ہین غرض
اعتقاد ون کا اِن افسون گرون پر کامل ہوجاتا ہی یہانتک کہ انکو عامل اور بزرگ جانتے ہین اور اہل حق
کو باطل اور جھوٹھا کہنے لگتے ہین بلکہ بعضے وقت آپسمین بیٹھکر کہتے ہین کہ یہ عالم لوگ ظاہر کا علم پڑھنے والے
ہین انکو علم باطن سے کیا علاقہ حق تعالی اِس اعتقاد سے انکو توبہ نصیب کرے ہزارون مسلمان اِس مرض
مین اور اسطرح کے وہم مین گرفتار ہوئے ہین بلکہ یہانتک درجہ پہونچتا ہی کہ اگر کوئی ہندو اُنسے کہے
کہ تم جاپ اور پاٹ کرو کہ تم اچھے ہوجاؤگے تو اُسکو بھی کرنیکو موجود ہین اور اپنے دلمین کہتے ہین کہ کافر
ہوویگا تو وہ کرنیوالا ہوویگا ہمین کیا کام ہی یا اللہ اور یہ نہین سمجھتے ہین کہ کفر کرنیوالا اور کفر کرانیوالا اور
کفر کرنے پر راضی ہونیوالے سب کے سب کفر مین برابر ہین اور اسیطرح بعضے لوگ نظر کیواسطے اور بیماری
کیواسطے کلیجی اور سری چوراہے مین اتار کرکے رکھواتے ہین اور بعضے لوگ خشکا اور دہی تراہے مین اتارا
کرکے رکھتے ہین اور بعضے کالے کتے کو ڈھونڈھکر کھلاتے ہین اور انکے سوائے طرح طرح سے اوراہیات کرتے
ہین پس مسلمانون کو چاہیے کہ اِن باتون سے پرہیز کرین اور کسی بددین اور جاہل کے کہنے مین نہ آجاوین اور
نظر وغیرہ کیواسطے وہی علاج کرین جو شرع مین درست ہی عبد اللہ بن مسعود نے اپنی بی بی کے گلے مین
کوئی گنڈہ بندھا دیکھا اُس سے پوچھا کہ یہ کیسا گنڈہ ہی بی بی نے کہا کہ میری آنکھ مین دکھ رہتا تھا جس روز
سے فلانے یہودی نے یہ گنڈہ مجھے بنا دیا ہی اُس روز سے میری آنکھ اچھی رہا کرتی ہی عبد اللہ نے کہا کہ
شیطان نے تیری آنکھ مین کونچہ دیا تھا جب تجھ سے اُسنے شرک کروالیا اُس روز سے تیرے پاس نہین آتا
پس لازم تھا تجکو کہ تو وہ کہتی کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے ؎ اِذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ
اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا انیسوان مضمون اب تعلیم اور غیر تعلیم کی حقیقت منقول یہ ہی
کہ جس امر کی تعلیم کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے بھیجا وہ امر دین کا ہی اُسکی تعلیم
مین آنحضرت نے کچھ باقی نہ رکھا یہانتک کہ پیشاب اور پاخانہ پھرنے کا طریقہ بھی تعلیم کیا اُس سب
تعلیم کا بیان فقہ مین کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المیراث تک ہی اور عقائد اور تصوف بلکہ تفسیر بھی فقہ
مین داخل ہی سو فقہی مسایل مین تعلیم کے خلاف اور تعلیم سے کرنا حرام ہی اور اُسی کو بدعت کہتے ہین اور جس
امر کی تعلیم کیواسطے اُنکو اللہ تعالی نے نہین بھیجا وہ امر دنیا کا ہی جیسے زراعت اور دورزی گیری اور
باورچی گری کرنا وغیرہ ہی اُسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اختیار دیا اور فرمایا کہ تم لوگ
دانا زیادہ ہو اپنے دنیا کے کامون مین یعنی مجکو اُس سے کچھ کام نہین اور مین اُسطرف التفات نہین
کرتا ہون کیونکہ دنیا کے کام کی تعلیم کیواسطے بھیجے نہین گئے تھے اسواسطے یہ بات فرمایا اور نہین تو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سب سے دانا ترہین دنیا اور آخرت کے سارے کام مین یہ مضمون اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین دیکھو اور قرآن شریف مین جو کچھ ہی اور آنحضرت کے اور صحابہ کے قول وفعل تقریر مین جو کچھ ہی سو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی اور شریعت اور طریقت کے مجتہد امامون نے جو اجتہادی مسئلہ نکالا ہی وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی کیونکہ وہی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور نائب ہین اور انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اختیار دیا ہی اور فقہ کی معتبر کتاب مین جس کام کو بدعت حسنہ لکھا ہی تو اسکو فقہا نے موافق اصول اور قواعد سنت کے پاکے اور سنت پر قیاس کرکے بدعت حسنہ لکھا ہی اور یہ بات اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل کی دوسری حدیث کی شرح مین دیکھو تو بس جسکو فقہا نے بدعت حسنہ لکھا ہی اسکو بدعت مذمومہ کہنا درست نہین کیونکہ فقہا کا لکھنا عین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی کیونکہ ہم اسکی دلیل نہ پاوین اور دلیل نہ پانا ہمارے علم کا قصور ہی اور گو کہ قرون ثلٰثہ یعنی اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ کے بعد وہ کام ظاہر ہوا ہو جیسا کہ اذان کے بعد تسلیم کہنا سات سو اکاسی ہجری مین ظاہر ہوا اور اسکو درالمختار اور ردالمختار مین بدعت حسنہ لکھا ہی تو بدعت حسنہ مین چونکہ رسول اللہ صلعم کی تعلیم کا اثر پاتے ہین اسواسطے اسکا بھی ادب کرتے ہین جیسا کہ یہ مضمون ہم اوپر لکھ چکے جس مقام مین یہ بیت لکھا ہی ؂

من کیستم کہ بزم تو باشد ہوس مرا الخ ۞ اور اہل سنت وجماعت کے عقائد کی کتاب تمہید مین لکھا ہی لیکن بدعت حسنہ جسطرح سے بہت سے آدمی کا جمع ہوکے سیاقت اور غنا کے ساتھ قرآن شریف کا پڑھنا جبتک کہ قرارت کے حد سے باہر نکل جاوے اور قرآن شریف کا بہت سے آدمی کا جمع ہوکے پڑھنا یعنی بے سیاقت اور غنا کے اور تیس پارہ قرآن شریف کا لکھنا اور اذان کہنا غنا اور سیاقت کے طور پر جبتک کہ اذان کے حد سے باہر نہ نکل جاوے تو بدعت ہی لیکن دونون کام بدعت حسنہ ہی کہ تو بہ کرنیکو واجب نہین کرتا ہی۔ انتہی ۞ سیاقت کے معنی ایک روش پر پڑھنا یعنی لحن مقرر کرکے اسی لحن کے ساتھ قرآن شریف پڑھنا یا اذان دینا جیسا کہ حرمین شریفین مین جاری ہی غرض ہملوگون کو لازم ہی کہ اپنے علم کو جبتک کہ فقہ کے موافق نہو معتبر نہ جانین اور یہ خاکسار بہت سے آدمی کو جو ایک ساتھ قرآن شریف پڑھاتا ہی تو تمہید کے اسی قول بموجب کیونکہ پچاس یا سو آدمی کو ایک ایک کرکے سبق دینا بہت مشکل ہی اور مدینہ منورہ کے لوگ جس کام پر اجماع کرین اسکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کہا ہی اس مضمون کو مدارج النبوۃ مین سند کے ساتھ لکھا ہی تو یہ بھی تعلیم مین داخل ہوا سو ان سب تعلیمی کامون مین زیادہ کم کرنا درست نہین جیسے وضو مین کہنی تک دھونے کی تعلیم ہی اسمین کمی زیادتی درست نہین اور وضو مین عضو کے

دھونے کا کم مقدار ایکبار ہی اور زیادہ مقدار تین بار تو کتنا ہی پانی کم ہوا ایکبار سے کم دھونا درست نہین
اور کتنا ہی پانی زیادہ ہو تین بار سے زیادہ دھونا درست نہین یا میت کو کسی نیک عمل کے ثواب پہونچانے
کی اسقدر تعلیم پائی جاتی ہی کہ یہ صدقہ فلانے کیواسطے ہی یہ مضمون ہدایہ اور فتاوی عالمگیری اور رد المختار
اور شرح عقاید نسفی اور مدارج النبوۃ اور حدیث کی کتابون مین دیکھو تو اس امر مین تعلیم سے زیادہ جو کریگا
سو درست نہو گا اسی مضمون پر ہمارے مسئلون کو قیاس کر واب جو کوئی شخص تعلیمی کام مین تعلیم سے زیادہ
کام نکالے تو جبتک اُس کام کا منقول ہونا ثابت نہ کرے تب تک وہ نکالا ہوا کام حرام ہی اور جو کوئی
اُس کام کا منقول ہونا ثابت نہ کرکے اپنی عقل سے دوسرے دوسرے منقول کام پر اپنے نکالے
ہوئے غیر منقول کام کو قیاس کرے اور اس نکالے ہوئے کام کرنیکا فتوے دے تو حرام ہی جیسا کہ
قول السدید المفید مین مختارات النوازل سے لکھا ہی کہ فتوا دینا حلال نہین ہی مگر جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل
ہوا اور ایسا ہی جسکو اسقدر علم حاصل ہو کہ علما کے اقوال کے درمیان مین فرق کر سکے اور اُنمین ایک قول کو
دوسرے کے قول پر ترجیح دے سکے یعنے اسکو صحیح اور قوی کہ سکے اور جو اس زمانہ مین حاجت کے
سبب سے شریعت مین مقرر ہو گیا ہی سو یہ حکم ہی کہ جس شخص کو ایسا علم اور لیاقت حاصل ہو کہ مسئلہ سمجھنے
مین اُسکا ٹھیک سمجھنا زیادہ ہو اور چوک جانا کم ہو تب وہ شخص حکم کو فقہ کی معتبر کتاب سے نقل کر دے
انتہی ❊ یعنی اگر کوئی شخص فتوا پوچھے تو اُس استفتاء کا جواب جو فقہ کی معتبر کتاب مین لکھا ہو اُسکو
بعینہ نقل کر دے اپنی راے کو ہرگز دخل نہ دے تاکہ حرام مین پڑنے سے محفوظ رہے بیسوان مضمون
مسلمان بھائیو انصاف کرو کہ یہ سب مضامین جو مذکور ہوئے اگر یہ سب مضامین کسیکو پسند نہ آوین
تو یقین جانے کہ دین اسلام کے سوا اور اہل سنت اور جماعت کے سوا دوسرے دین اور مذہب
کی رگ بلاشبہہ اُسکے دلمین باقی رہگئی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمی باتون پر چلنا جسکو مشکل معلوم
ہو اور سنت کی پیروی مین اُسکو بہت سے عذر اور حیلے سوجھین تو وہ شخص بلاشبہہ دل کی بیماری مین گرفتار
ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مین جو کام درست ہی جیسے ذبح کرنا اُسکو جو شخص مکروہ جانے
جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جو اُنکے دین مین حلال ہی جیسے گاے کا گوشت کھانا اُس سے جسکا دل گھناوے
تو یقین جانے کہ ابھی تک اُسکا دل پاک نہین ہوا اور بڑی شرم کی بات ہی کہ چار لوگ اپنے دین
کی خباثت کے سبب سے مردار اور سور کھانے مین نہین گھناتے اور کسی سے شرماتے نہین اور
چھوگ... لوگ اپنے دل کی خباثت کے سبب سے ناحق خون کو نیکو مکروہ نہین جانتے تو ہم لوگ ایسے
پاک دین کی تعلیم پاکے ذبح کو کسواسطے مکروہ جانین اور دین اسلام کے حلال سے کسواسطے گھناوین

اور اگر صحابہ کی سی اللہ رسول کی محبت اور استقامت نہ حاصل کرین تو ہمنے کونسا کام کیا اور شریعت
اور طریقت کا یہی خلاصہ ہی کہ مثل صحابہ کے پکے مسلمان بنجاوین یہی اصل مسلمانی اور درویشی ہی صحابہ
کی چال کے سوا اگر کوئی درویشی جانے تو وہ درویشی نہین وہ کافر ہی اور صحابہ لوگ سارے فرشتون
اور نبیون کے مرشد کے مرید ہین اگر وے لوگ درویش نہین ہین تم اُنکے نابون کے مرید کسطرح سے
درویش بنین گے اور تصوف مین جو احوال اور مواجید کا بیان ہی سو اُسمین کھول کے بیان کیا ہی کہ جو
حال اور وجید کہ اُسکی گواہی قرآن حدیث نہ دے سو باطل ہی اور زندقہ یعنے کفر ہی عوارف المعارف وغیرہ
مین یہ مضمون جابجا لکھا ہی اِس مضمون کے خوب سمجھ مین آجانے کیواسطے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی
کے مکتوب کو ہم نقل کرتے ہین دل لگاکے سُنو مکتوب دو بیست وسی وہفتم مین فرماتے ہین طریقہ نقشبندیہ کے
بزرگون نے قدس اللہ تعالی اسرارہم متابعت سنت سنیہ کا التزام اور عزیمت کو اختیار فرمایا ہی اگر اِس
التزام اور اختیار کے ساتھ ان بزرگون کو احوال ور مواجید کے ساتھ مشرف کرین تو نعمت عظیم جانتے
ہین اور اگر احوال اور مواجید اُنکو دین اور سنت کے التزام مین اور عزیمت کے اختیار کرنے مین یہ لوگ
سُستی پاوین تو اِس احوال کو یہ لوگ پسند نہین کرتے اور اِس مواجید کو یہ لوگ نہین جانتے اور اُس
سُستی مین سواے خرابی کے کچھ نہین جانتے اِسواسطے برہمنین اور جوگین ہند کے اور فلاسفہ یونان کے
تجلیات صوری یعنے ظاہر سے اور مکاشفات مثالی سے جو عالم مثالی ہین یعنے غور اور خیال اور خواب مین کشف
ہوتا ہی اور علوم توحید کے بہت رکھتے ہین لیکن سواے خرابی اور رسوائی کے اُسکا نتیجہ نہین رکھتے اور سواے
بعد اور دور رہنے اور محروم رہنے کے اُنکو کچھ نہین ملتا انتہی ٭ احوال کے معنے دل کے حال مثل محبت
انس حیا اتصال وغیرہ کے اور مواجید وجد کی جمع ہی اسکا بیان زاد التقوی مین دیکھین اور مکتوب
دو بیست ونہم مین فرماتے ہین اور اِس طریقہ علیہ کے بزرگون نے احوال اور مواجید کو تابع
احکام شرعیہ کے کیا ہی اور اذواق اور معارف یعنی دو قول اور معرفتون کو خادم علوم دینیہ کا مقرر کرکے
جواہر نفیس شرعیہ کو لڑکون کے طور پر وجد اور حال کے جوز اور مویز کے ساتھ عوض نہین کرتے ہین
اور ساتھ ترہات یعنی باطل بات صوفیہ کے مغرور اور فریفتہ نہین ہوتے ہین اور جو احوال کہ ممنوعات
شرعیہ اور سنت سنیہ کے خلاف کے ارتکاب سے حاصل ہو اُسکو قبول نہین کرتے اور نہین چاہتے ہین
یہی سبب ہی کہ سماع اور رقص کو درست نہین گنتے ہین اور ذکر جہری کی طرف متوجہ نہین ہوتے انتہی ٭
اِس بات کی حقیقت یہ ہی کہ نقشبندیہ طریقہ کا اصل مقصد سکون ہی جسمین آداب شرعیہ اور اتباع سنت
کے انتظام کا بالکل لحاظ رہتا ہی اور وجد اور حال بیقراری اور بیہوشی کی حالت مین اسوقت کی کچھ

نہین ہوتا اور ایسے وقت مین اکثر آداب شرعی کا لحاظ نہین رہتا اور وجد اور حال مین احتمال خطا کا بہت
ہی اور اشتباہ باطل کا حق کے ساتھ اس مقام مین بہت زیادہ ہی اس مضمون کو حضرت مجدد قدس سرہ
نے اِس مکتوب مین فرمایا اور مکتوب دو بیست و شصت و چہارم مین فرماتے ہین اپنے کام پر متوجہ ہین
یعنی اللہ سبحانہ تعالی کے ذکر مین لگے رہین اور اللہ تعالی و تقدس کے اسم ذات کے ذکر مین بے ملاحظے کے
اسما اور صفات کے اشتغال کرین یعنی اسما اور صفات کا ملاحظہ نہ کرکے صرف ذات مقدس پر ٹک لگا
اسم ذات کے ذکر مین مشغول رہین تاکہ معاملہ جہالت کیطرف کھینچے اور کام حیرت سے جا ملے انتہی ؛
یعنی اُس سبحانہ کی معرفت سے اپنے تئین جاہل جاننا اور حیرت مین پڑنا ہی کمال معرفت ہی جیسا کہ
اوپر کئی بار مذکور ہوا اور یہ منتہی کیواسطے ہی اور مبتدی کیواسطے تو خود ذکر مین برابر لگے رہنے کی تاکید کیا ہی
مکتوب صد و چہل و ششم مین پھر آگے فرماتے ہین اسواسطے کہ ملاحظہ اسما اور صفات کا ایسا بہت ہوتا
ہی کہ احوال کے ظاہر ہونے کا باعث اور وجدون کے ہونے کا واسطہ ہوتا ہی سنا ہوگا کہ احوال اور
مواجید مین احتمال خطا کا بہت ہی اور اشتباہ یعنی مشابہ اور مشکل ہو جانا باطل کا حق کے ساتھ اِس
مقام مین بہت زیادہ ہی انتہی ؛ یعنی وجد اور حال اور بیقراری اور بیہوشی کی حالت مین اسوقت کی سمجھ اور
حرکات کا اعتبار نہین ہوتا اور ایسے وقت مین اکثر آداب شرعی کا لحاظ نہین رہتا جیسا کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ
نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینگی لگایا تھا سو غلبہ کی حالت مین اُس خون کو پی گئے تھے اگرچہ سبب
مغلوب ہونے کے اُنپر مواخذہ نہین ہی مگر سکون کی حالت جسمین آداب شرعی اور اتباع سنت کا التزام کا بالکل
لحاظ رہتا ہی غلبہ کی حالت سے بہت افضل ہی اور یہی بات نقشبندیہ طریقہ کا اصل مطلب ہی جیسا کہ بار بار
مذکور ہو چکا اور حال اور وجد اور غلبہ اور سکون کے معنی زاد التقوی مین دیکھین اور نقشبندیہ طریقہ کا سلسلہ
جو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہی اور اُنکو سکون کی حالت تھی یہ بھی زاد التقوی مین دیکھین
اسواسطے نقشبندیہ طریقہ مین سکون کی حالت پسند ہونے کے سبب سے وجد اور حال اور سماع اور رقص
سے منع کرتے ہین انتہی ؛ اکیسوان مضمون اِس بات مین جو تین فرقہ گمراہ نکلے ہین سو اُنکی تفصیل ہی کہ ایک
فرقہ ایسے ہین کہ تقلید کو حرام جانتے ہین اور فقہ پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہین زبان سے اپنے تئین حنفی
کہتے ہین مگر حنفی مذہب پر عمل نہین کرتے ہین بلکہ آپ ہین کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام
حنیف تھے سو اُنکی طرف نسبت کرکے اپنے تئین حنفی کہتے ہین اور دوسرے گروہ نے بھی شریعت اللہ اور رسول اللہ
[illegible] کو سے اس ملک مین [illegible] ہین اور جمعہ کی نماز پڑھنے سے منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ
ملک دار الحرب ہی اسلئے اس ملک مین امیر اور قاضی نہین ہی جو شریعت کے احکام کو جاری کرے اور اتنا

تعدد کی کیے اِس سبب سے اِس ملک مین کہین مفر نہین اور مصر جمعہ کی شرط ہی اور اِس بات مین وے
لوگ سارے اہلسنت وجماعت کے خلاف ہین حالانکہ یہ ملک دار اسلام ہی اِس مضمون کو نسیم الحرمین
اور سبیل المرشد مین دیکھین اور امیر اور قاضی بھی موجود ہی اِس مضمون کو جامع الرموز اور مراق الفلاح مین
دیکھین اور تصرف سے انکار کرتے ہین اور مرید ہونے سے منع کرتے ہین اور عیدین اور جمعہ پڑھنے والے
اور مرید ہونیوالے کو کافر کہتے ہین اور اکثر باتون مین اُنکا عقیدہ خارجیون کا ہی چنانچہ بے نمازی کو کافر
کہتے ہین اُسکے جنازہ کی نماز نہین پڑھتے باوجودیکہ اِن دونون گروہ کا رد مکہ معظمہ سے کئی بار آچکا ہی مگر
ابتک اہلسنت وجماعت کے علما کی بات نہین سنتے سارے عالمون کی ایک راہ ہی اور اِن دونون فرقون
کی دوسری راہ ہی اور یہ دونون فرقے حرمین شریفین مین اپنا مذہب چھپاتے ہین اور اگر پکڑے جاتے ہین تو
اپنے مذہب سے توبہ کرتے ہین پھر جب اِس ملک مین آتے ہین تب اُس توبہ سے توبہ کرتے ہین اور شہر
چاٹگام مین ایک فرقے تیسرے نکلے ہین کہ میت کے ایصال ثواب کیواسطے کچھ رسمین اور وارثون نے مقرر
کیے ہین اور نفل عبادت کا ثواب پہچاننے کیواسطے جو لفظ شرح عقائد نسفی اور ہدایہ وغیرہ مین منقول ہی اسپر
قناعت نہین کرتے اور اپنی بنائی رسمین اور لوازمون کی سند بتا نہین سکتے اور اِس رسم کا نام فاتحہ رکھ
لیا ہی اور یہ نام بھی جعلی ہی کیونکہ شریعت مین سواے سورۂ فاتحہ کے کسی چیز کا نام فاتحہ نہین آیا ہی اور لغت
مین فاتحہ کے معنی کھولنے والی اور اِس فاتحہ کو لوگ فاتحہ رسمیہ بھی کہتے ہین اور وے لوگ فاتحہ رسمیہ کے
ضروری ہونیکا دعوی کرتے ہین یہانتک کہ بغیر اِس فاتحہ رسمیہ کے کھانیکو حرام کہتے ہین اور اہلسنت
وجماعت کے علما کی بات نہین سنتے اور اہلسنت کی جماعت سے انکار رکھتے ہین یہانتک کہ اُنسے دنگا
اور فساد کرتے ہین اور مولوی محمد انوار اللہ سلمہ اللہ تعالی واعانہ نے شوارق لمعیہ مین اِس جعلی فاتحہ رد بڑی
خوبی کے ساتھ لکھا ہی اور ایصال ثواب کو خوب ثابت کیا ہی اور مکہ معظمہ کے مفتی اور مدرس اور سارے
علمانے اِس رسالہ کی بہت تعریف کیا ہی اور سب نے اُسکے صحیح ہونے پر دستخط کیا ہی سو اُن دونون
گمراہ مذکور فرقون کیطرح سے یہ گمراہ فرقے بھی مکہ معظمہ کے علما کی بات قبول نہین کرتے اور اِس گروہ کے
سردار صرف دو تین شخص ہین اور سارے جہان کے خلاف یہ تینون شخص ہین اور اصل اِس عداوت
کی یہ ہی کہ اِس گروہ کا بڑا سردار مخلص الرحمن وجود یہ ہی اور وہ موسی علیہ السلام اور فرعون کو اور محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور ابو جہل کو ایک کہتا ہی نعوذ باللہ منہا اور ایسے بات کہنے سے کلمہ طیب
سے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون سے اور سارے حرام اور حلال سے انکار لازم آتا ہی اور
سارے احکام شریعت کے مٹ جاتے ہین جو کوئی چاہے اِس بات کو اُن لوگون سے پوچھ کے تحقیق

کر لے اور اُس بڑے سردار کے بیٹے نے قدم مبارک کی مسجد واقع شہر چاٹگام مین دو چار روز کا عرصہ ہوتا ہی کہا ہی کہ کتا بھی اللہ ہی اور بلی بھی اللہ ہی نعوذ باللہ منہا پھر باوجود اس گندے مذہب کے اہل سنت کا مذہب چھوڑ کے تفضیلیہ اور معتزلہ اور اتحادیہ کا مذہب بھی اختیار کیا ہی چنانچہ یہ بات اُسکے رسالہ خطرات سے ظاہر ہی اور تفضیلیہ مذہب بھی رفض کی شاخ ہی سگ زرد برادر شغال ان دونون مذہب کی مثال مین مشہور ہی اور یہ سب گندہ مذہب جو اُسنے اختیار کیا ہی سو اُسکے رسالہ خطرات سے صاف صاف ظاہر ہی اب ہمکو اُسکے گندے مذہب کے رد کرنیکی حاجت نہین اگر اُسکا مذہب سچا ہی تو پھر اُسکو چھپاتا کسواسطے ہی اپنے مذہب کی باتون کو کھول کے سب سے بیان کرے تب تماشا دیکھے کہ ہر عوام اور خواص اُسکا کیا حال کرتے ہین اور چارون طرف سے اُسپر کیا برستا ہی حقیقت مین اُسنے بڑا فریب کیا ہی کہ ہم اہلسنت و جماعت لوگون سے اپنی جماعت جدا کرنے کیواسطے عوام لوگون کو رسمیہ فاتحہ مین گرفتار دیکھ کے فاتحہ رسمیہ کو دھوکھے کی ٹٹی بنا کے آپ بھی اُن لوگون مین ملگیا اور اُنکی نفس کی خواہش کے موافق باتین کہنا شروع کیا تاکہ یہ عوام لوگ جب خوب قابو مین آجاوینگے تب اپنے مذہب کی بات سناویگا چنانچہ کئی برس کے بعد جب کسیقدر عوام اُسکے قابو مین آلیے تب اُسکے بیٹے نے کتا بلی سنایا اور اُس گروہ کی دغابازی اسی سے ظاہر ہی کہ فاتحہ رسمیہ کی دلیل نہ دینے کے سبب سے باوجودیکہ وے لوگ اِس ذلت اور رسوائی کو قبول کر لیتے ہین اور ان فرقون کے حال کو اِس رسالہ استقامت کے مضمونون سے ملانے سے صاف کھل جاتا ہی کہ ان فرقون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہین ہی اگر محبت ہوتی تو اُنکا یہ حال نہوتا اور چودھوین مضمون کے موافق اُنکی امت پر شفقت کرتے اور اُنکی خیر خواہی اور بھلائی مین اور اُنکے فائدہ پہونچانے مین اور اُنکے ضرر کے دفع کرنے مین کوشش کرتے سو اُسکے اُلٹے کیا اُنکے دین اور مذہب مین بھی خلل ڈالا اور عزت اور آبرو بھی برباد کیا اور بیچارے عوام لوگون نے جو اپنے بزرگون سے قدیم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پایا تھا اُسپر عمل کرنا بھی چھوڑ دیا یہانتک کہ اُس قدیم کلمہ کی لفظ بھی بدل دیا اِس حیلہ سے کہ مرید سے کہتا ہی کہ کلمہ طیب کے معنی ابتدا مین یون سمجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا الشَّیْخُ الْمُخْلِصُ نہین ہی کوئی معبود مگر پیر اخلاص والا مگر اسمین بھی فریب کرتا ہی کہ اگر کوئی عالم پکڑے تو کہے کہ ہمنے اخلاص والے پیر کو کہا اور عوام لوگ اُسی بڑے سردار کو معبود سمجھین مگر یہ سمجھنا دونون حال مین کفر ہی اور درمیان مین یون سمجھے لا الہ الا الرسول نہین ہی کوئی معبود مگر رسول انتہیٰ مین یون سمجھے لا الہ الا انا ٭ نہین ہی کوئی معبود مگر مین ان دونون حال مین بھی کفر ہی اُسکی سب باتون کا شریعت سے نہ ملنا اور شیطان کی راہ سے ملجانا نقشہ مین

معلوم ہوگا ان سب باتون کی دلیل وہ کہان سے لاویگا اُسکے فرقہ کے سارے لوگ اس فاتحہ رسمیہ
کے درست ہونے کی دلیل تو لاہی نہین سکتے اور یہ بات تم سب لوگون پر ظاہر ہی تخمیناً چار پانچ برس کا
عرصہ ہوتا ہی کہ یہ فقیر جب اس شہر مین آیا تھا تو وہی بڑا سردار مذکور بارہا مجسے بحث کرنیکا پیغام بھیجتا
تھا جب ہم مستعد ہوئے تھے تب ہٹ جاتا تھا آخر کو جب ہم کشتی کھولنے لگے تب ہمارے پاس رقعہ بھیجا
کہ تمام شہر مین ہم سے اور آپ سے بحث ہونیکا شہرہ تھا اب آپ بغیر بحث کے چلے جاتے ہین ایسا مناسب
نہین ہمسے اور آپ سے کل دس بجے دہرم گھر مین بحث ہوگا آپ کل دس بجے دہرم گھر مین آوین گے
اور تمام شہر کے لوگ بھی وہان جمع ہونگے تب ہمنے صدر گھاٹ مین کشتی لگا کے مقام کیا اور دہرم گھر
مین بموجب وعدہ کے حاضر ہوئے اور شہر چاٹگام کے رئیس اور عالم لوگ بھی وہان بیٹھے اور وہ بڑا
سردار بھی اپنے مقام سے آگے جہل خانہ مین بیٹھا دہرم گھر مین نہ آیا جب بہت تاخیر ہوئی تب منشی
فضل الرحمان مرحوم اور داروغہ کریم اللہ صاحب اور منشی محمد فیض صاحب سلمہم اللہ تعالی اُس سردار
کے بلانے کو گئے اور بہت طرح سے مخالبت کیا آخر کو ہرگز نہ آیا سو صاف ظاہر ہی کہ اگر اُسکے پاس
اُس رسمی فاتحہ کی دلیل کچھ بھی ہوتی تو اس ذلت کو اپنے اوپر کبھی گوارا نہ کرتا اور اُسی سال مین ہمنے
دستو سوداگر کے مکان پر اُس گروہ کے ایک شخص عبد القادر نام سے کہا کہ اگر اس رسمی فاتحہ کی
دلیل از روے فقہ یا عقاید یا تصوف کے لکھ کے دو تو ہم بھی اُسکو قبول کرلین گے اور پانچسو روپیہ
بھی تمکو نقد ہدیہ دین گے اور کاغذ اور قلم اُسکے سامنے دھر دیا آخر کو بہت سے گفتگو کے بعد کہا کہ ہم
اِن مذکور کتابون سے اُسکے دلیل نہین دے سکتے اب حال مین کئی روز کا عرصہ ہوتا ہی کہ جمعہ کے
روز در مختار اور بعضی کتاب لیکے اُس گروہ کے دو تین شخص جو اُس گروہ مین مولوی کہلاتے ہین
قدم مبارک کی مسجد مین بیٹھے اور دعوی کیا کہ ہم ان کتابون سے رسمی فاتحہ کے درست ہونے
کی دلیل دینگے آخر کو یہ ہوا کہ اُنھین کتابون سے اُسکا رد نکلا تب مولوی غلام شریف صاحب
اعانہ اللہ تعالی نے کہا کہ اب تمکو اپنا لاچار ہونا پکار دینا ہوگا آخر کو پکار دیا کہ ہم ان کتابون سے
رسمی فاتحہ کے درست ہونے کی دلیل نہ دیسکے یکشنبہ کو ہم دلیل دینگے پھر یکشنبہ موعود کو وے لوگ
دلیل کیا دینگے خود ذلیل ہوئے اور طرفہ یہ ہی کہ وہ بڑا سردار مذکور بھی پہلے اہل سنت و جماعت
اور حنفی مذہب مین مخلص تھا اور رسمی فاتحہ کو منع کرتا تھا اور اسکے نادرستی کے فتوا پر اُسکی مہر ابتک
شہر چاٹگام مین موجود ہی پھر اب چند روز سے شیطان اُسکے پیچھے لگا اور اُسکے مذہب سے کروٹ
لیا اور دوسرا شخص یعنے عبد القادر اُسکا باپ صاحب علم اور حقانی اور متقی تھا وہ اس فاتحہ کو

منع کرتا تھا اللہ تعالیٰ اُسکو بخشے اور یہ اُسکا بیٹا عبد القادر بھی پہلے منع کرتا تھا پھر اب چندروز سے اُس بیٹے مذکور کے مذہب نے بھی کروٹ بدلا ان دونون نے اپنا بڑا زیان کیا کہ پاک مذہب کو چھوڑ کے گندہ مذہب اختیار کیا ان دونون کے حق مین عرب کی یہ مثال ٹھیک اُتری قُوِّمَ مِنَ الْمَطَرِ قَامَ تَحْتَ الْمِيْزَابِ مینھہ سے بھاگا اور نابدان کے تلے کھڑا ہوا اور یہ سب حال جو ہمنے لکھا ہی تو اِسکے سیکڑون آدمی گواہ ہین اگر وے فرقے ان سب باتون سے انکار کرین تو اِن سب باتون کو چھوڑ کے اُنسے پوچھو کہ اب فاتحہ رسمیہ کو تم لوگ کیا کہتے ہو اگر نادرست کہین تو نادرست لکھ کے اشتہار دے دین کہ آپس کا فساد مٹ جاوے اور اگر درست کہین تو جس طرح سے علماے دین کے اور سب مسئلون کو بعینہ فقہ کی کتاب سے نقل کر کے نیچے کتاب کا نام لکھ دیتے ہین اُسیطرح سے وے لوگ بھی اِس رسمی فاتحہ کی ساری رسوم اور لوازمے کے درست ہونے کا مسئلہ کتاب سے لکھ کے نیچے اُس کتاب کا نام لکھدین یہ کیا سبب ہی کہ سارے چھوٹے بڑے مسئلہ کتاب مین نکلتے ہین اور یہ مسئلہ نہین نکلتا تو حق یہ ہی کہ اگر رسمی فاتحہ کا مسئلہ کتاب سے نہ نکلے تو یہ رسم وسوسۂ شیطانی مین سے ہی کیونکہ جو بات دین اسلام کی کتاب مین نہین ہی وہ شیطانی بات ہی اِس بات کی دلیل احقاق الحق اور اُسکے نقشہ مین دیکھو اُس نقشہ کا نمونہ مختصر اور جس حدیث سے وہ نقشہ نکالا ہی اُسکو ہم لکھتے ہین وہ حدیث یہ ہی مشکوٰۃ مصابیح مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی اُسنے کہا خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلٍّ مِنْهَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْا اِلَیْهِ وَقَرَءَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰیَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ کھینچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سمجھانے کے واسطے ایک خط سیدھا تاکہ سیدھی راہ کی مثال دکھلاوین بعد اِسکے فرمایا یہ خط جو مین نے سیدھا کھینچا ہی راہ خدا کی ہی بعد اُسکے کئی خط اور بھی اور سیدھے خط کے داہنے طرف اور بائین طرف سے کھینچا اور فرمایا کہ یہ سب راہین اُنہین سے ہر راہون کے سر پر شیطان ہی کہ لوگون کو بلاتا ہی اُس راہ کیطرف اور سیدھی راہ سے باہر کر دیتا ہی اور پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس آیت شریف کو پروردگار عالم فرماتا ہی کہ یہ راہ میری ہی سیدھی جیسا کہ مین نے تم لوگون کو دکھلادی ہی سو پیروی کرو تم اِس راہ کی آخر آیت تک اور آخر آیت کا یہ ہی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ اور پیروی مت کرو تم اُن راہون کی کہ بائین اور داہنے جاتی ہین یعنی مختلف مذہب اور ٹیڑھی راہین تاکہ پریشان نہ کرین

وہ راہین تمکو اور سیدھی راہ سے دور لیجاوین روایت کیا اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور نسائی اور دارمی نے اس حدیث کی شرح مین محقق دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہی جان تو کہ اس حدیث مین اور دوسری حدیثون مین جو اس مضمون کے آئین مین حدیث کی کتابون مین اِن خطون کا عدد دیکھنے مین نہین آیا مگر تفسیر مدارک مین اس آیت کی تفسیر مین حدیث روایت کی ہی کہ کھینچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مستوی یعنی سیدھا کھڑا اور فرمایا یہ راہ رشد کی یعنی ہدایت کی ہی اور راہ خدا کی ہی پیروی کرو اُسکی بعد اُسکے کھینچا ہر جانب مین چھ خطین مایل یعنی جھکنے والے اور فرمایا یہ راہین ہین ہر راہ پر ایک شیطان ہی کہ بلاتا ہی اُس راہ کی طرف سو پرہیز کرو اُس سے اور پڑھا یہ آیت کو انتہی اب اِس بیان بموجب اُن راہون کی یہ شکل ہی اور اُسی سیدھی راہ کو شریعت کہتے ہین اور داہنے بائین شیطان کی راہ ہی انتہی ؎

اِس حدیث کے بموجب اِس نقشہ کو ہم لکھتے ہین اُس نقشہ مین بیچ مین جو سیدھا خط ہی سو شریعت مطہرہ ہی اور اُس سیدھے خط کے داہنے بائین جو نیچے کیطرف جھکے ہوئے خط ہی سو شیطان کی راہین ہین سو جس مسئلہ کی سند از روے تفسیر حدیث شرح حدیث اور فقہ اور اصول فقہ اور عقائد اور تصوف کی کتابون کی شریعت مطہرہ سے جا ملی ہی اُس مسئلہ سے لیکے شریعت مطہرہ تک ہمنے ایک خط کھینچ دیا ہی اور شریعت مطہرہ سے ملنے کی یہی شناخت ہی کہ دو مسئلہ لکھ کے نیچے کتاب کا نام لکھ دیتے اور جس مسئلہ کی سند شریعت مطہرہ سے نہین ملی ہی یعنی وہ مسئلہ کسی کتاب مین نہین ملا اُسپر خط نہین کھینچا اُسکو جانو کہ وہ شیطان کی راہ ہی اور جسکو دعوی ہو کہ وہ شیطان کی راہ نہین ہی کہ وہ اُس مسئلہ کے نیچے مذکور کتابون مین سے کسی کتاب کا نام لکھ کے اُسکو بھی خط کھینچ کے شریعت سے ملا دے نرا خط کھینچنے سے کام نہ چلے گا اب اپنے مذہب کا یہ چھ مسئلہ بطور نمونہ کے ہم لکھتے ہین تب نقشہ کے دایرون مین ہر ایک ہندسہ کا مسئلہ لکھ کے اُس مسئلہ کو شریعت سے ملا دینگے اور دوسرے مذہب کا جو مسئلہ نہ ملیگا اُسکو بے ملا یا چھوڑ دینگے تا کہ اُسکو دیکھ کے لوگ پہچان جاوینگے کہ یہ شیطانی بات ہی اہل سنت وجماعت کے مذہب کا پہلا یہ مسئلہ مدارج النبوۃ کے نوین باب مین فرماتے ہین کہ فصل الخطاب مین حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہی کہ اُنکے پاس عراق کے لوگون مین سے ایک قوم آئی اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا بدی کے ساتھ ذکر کیا اور کچھ اُنکے حق مین کہا بعد اُسکے جلد سے حضرت عثمان رضی اللہ کی بدگوئی کرنے لگے تب امام نے اُنسے کہا کہ تم لوگ مجکو خبر دو کہ تم لوگ مہاجرون مین سے ہو کہ جنکے حق مین خدا تعالی نے سورہ حشر مین فرمایا ہی ؎ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ

وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی غنیمت کا مال واسطے اُن مفلسون وطن چھوڑنے والون کے جو نکالے ہوئے ہین اپنے گھرون سے اور مالون سے ڈھونڈھتے ہوئے آتے ہین اللہ کا فضل اور اُنکی رضامندی اور مدد کرتے ہیں اللہ تعالی کی اور اُسکے رسول کے لوگ وہی ہین سچے ٭ تب وے لوگ بولے ہم اُنمین سے نہین ہین تب امام نے کہا پھر تم لوگ انصار کی جماعت مین سے کہ اُنکے حق مین اللہ تعالی نے سورۂ حشر مین وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۵ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵ اور جو جگہ پکڑ رہے ہین اِس گھر مین یعنے مدینے مین اور ایمان مین اُنسے آگے محبت کرتے ہین اُس سے جو وطن چھوڑ آوے اُنکے پاس اور نہین پاتے اپنے دلمین غرض اُس چیز سے جو اُنکو دیا اور اول رکھتے ہین یعنے بہتر جانتے ہین یعنی مقدم رکھتے ہین اور پسند کرتے ہین دوسرون کو اپنی جانون سے اور اگرچہ ہو اُنکو بھوکھ اور جو بچایا گیا اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانیوالے ٭ ف ٭ پہلی آیت سے مہاجرین مراد ہین اور اس آیت سے انصار اور جو اس گھر مین رہتے ہین پہلے سے یعنی مدینہ مین اور مہاجرین کی خدمت کرتے ہین اپنی حاجت بند رکھکر اور اُنکو ملے تو حسد نہین کرتے بلکہ خوش ہوتے ہین اول رکھتے ہین اپنی جانون سے اگرچہ ہو اُنکو بھوکھ یعنے صدقہ کرتے ہین اور دوسرون کے دینے کو مقدم رکھتے ہین اپنی جانون پر اگرچہ اُنکو احتیاج ہو تب وے لوگ بولے ہم اُنسے بھی نہین ہین تب امام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم لوگ اس جماعت سے بھی نہین ہو کہ جنکی شان مین اللہ تعالی نے سورۂ حشر مین فرمایا ہو ٭ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور غنیمت کا مال اُنکے واسطے جو آئے اُنکے پیچھے یعنی مہاجرین اور انصار کے پیچھے کہتے ہوئے ای رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو آگے پہونچے ہمسے ایمان مین اور نہ رکھ ہمارے دلمین بیر ایمان والون کا ای رب تو ہی ہی نرمی والا مہربان ٭ ف ٭ یہ آیت سب مسلمانون کیواسطے ہی جو اگلونکا حق مانین اور انھین کے پیچھے چلین اور اُنسے بیر نہ رکھین امام نے کہا کہ تم لوگ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ اللہ تعالی کسیکو تمہارا راہنما یا نہ کرے تم لوگون نے اسلام کی صورت کو اپنا لباس بنا لیا ہی ولیکن باطن مین تم لوگ اہل اسلام مین سے نہین ہوا انتہی حضرت امام کے اِس بیان سے ظاہر ہی اور مہاجرین اور انصار اور اُنکے بعد کے وے لوگ جو اپنے اگلون کیواسطے مغفرت مانگین اور اُنسے دشمنی نہ رکھین یہی تین قسم مسلمان ہین تو جو لوگ مہاجرین اور انصار مین سے یا اپنے اگلے مسلمانون مین سے ایک سے

بھی عداوت رکھتے ہین وے لوگ مسلمان نہین ہین اور آنحضرت کے سارے اصحاب کے حق مین
شرح عقاید نسفی مین کہا اور زبان کو بند رکھین ہلوگ ذکر نہ کرین سارے اصحاب کا یا ایک کا مگر نیکی سے
ساتھ پھر آگے اس بات کی دلیل کیواسطے بہت سی حدیثین روایت کیا جو چاہے اُسمین دیکھے اور اس
رسالہ کے تیرھوین مضمون کو دیکھے اور اشعۃ اللمعات کی تیسری فصل مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی
روایت والی حدیث کی شرح مین فرمایا کہ آثار مین آیا ہی کہ پروردگار تعالی نے نظر کیا سارے بندون کے
دلون کیطرف تب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل کو روشن زیادہ اور پاک زیادہ پایا تب اُسمین نبوت
کا نور رکھا اور صحابہ کے دلکو صاف زیادہ اور لائق زیادہ پایا تب اُنکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت
کیواسطے قبول کرلیا اور یہ بات بلاشبہہ ظاہر ہی چنانچہ کوئی عاقل پسند نہ کریگا کہ جو لوگ پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کے یار اور مرید ہون اور عمر بھر آنکی تربیت کے سایہ مین رہے ہون اور آنکی خدمت کیے ہون اور
ابھی پاک اور صاف نہوئے ہون اور کمال کے درجہ کو نہ پہونچے ہون مشایخ کے مریدون کو دیکھو کہ
آنکی خدمت مین کسدرجہ کو پہونچ جاتے ہین آخر صوبہ کا نقصان بیان کرنے سے وہ نقصان آنحضرت
صلعم کیطرف عائد ہوتا ہی مگر جو منافق لوگ تھے سورہ توبہ کے اُترنے کے بعد متعین ہوگئے اور مخلصون
کے درمیان سے جدا ہوگئے اور فضیحت اور رسوا ہوگئے تھے نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد انتہی اس بیان سے
صاف ظاہر ہی کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ صحابہ لوگون مین بھی منافق باقی رہگئے تھے سو وہ خود منافق ہی +
دوسرا مسئلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تب آنحضرت نے فرمایا
کہ جب تو اس امت کے کام کا والی ہو یعنی خلیفہ ہو تب امت کے ساتھ نرمی کرنا تب اسی حدیث بموجب
حضرت معاویہ کو شک ہوا کہ وہ خلافت کے لایق ہین اسواسطے انھون نے خلافت کا دعوا کیا سو ایک
وجہ سے حق کو پہونچے اور ایک وجہ سے خطا کیا حق کو پہونچے اسوجہ سے کہ وے خلافت کے لائق تھے
کیونکہ قریشی تھے اور آنحضرت نے اُنکی خلافت کی خبر بھی دیا اور خطا کیا اسوجہ سے کہ بیعت خلافت کی
لوگون سے لینا اور خلافت کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کیواسطے پہلے حق تھا اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل تھے اور خلافت کے سزاوار تھے تو اُنکے وقت مین معاویہ رضی اللہ
عنہ کیواسطے خلافت درست نہ تھی بلکہ اُنکی خلافت کا وقت بعد علی رضی اللہ عنہ کے تھا اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرنے کے سبب سے باغی ٹھہرے مگر باغی کو اللہ تعالی نے سورۂ حجرات
مین مومن فرمایا ہی اور یہ بات بھی ثابت ہی کہ حضرت معاویہ فاسق نہ تھے اور اپنے دعوی سے انکا
توبہ کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کیوقت مین ظاہر ہوا تھا اور حضرت علیؓ نے معاویہ کے ساتھ صلح کیا

اسی سبب سے معاویہ پر لعن یعنی برا کہنا درست نہین کیونکہ اگر وہ لعن کے مستحق ہوتے تو حضرت علی اُنسے
صلح نہ کرتے یہ تمہید کے گیارھوین باب کے چھٹہین قول کا خلاصہ ہی پھر بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معاویہ
رضی اللہ عنہ امام تھے حق پر اور اللہ تعالی کے دین مین اور لوگون کے معاملہ مین عادل تھے اور یزید اُسکے
خلاف تھا اسواسطے کہ روایت کیا گیا ہی کہ اُسنے شراب پیا اور ملاہی یعنے ڈھول باجے اور غنا یعنی گانے
کا حکم دیا اور حق والون کا حق نہ دیا اور اللہ تعالی کے دین مین نافرمانی کیا یہ تمہید مذکور کے ساتوین
قول کا خلاصہ ہی اور شرح عقائد نسفی مین لکھا ہی کہ سلف مجتہدین اور علماے صالحین سے معاویہ اور اُسکے
گروہ پر لعن کا درست ہونا منقول نہین اور جامع ترمذی مین جو صحاح ستہ مین سے ہی مناقب معاویہ بن
ابی سفیان رضی اللہ عنہ مین سند کے ساتھ عبد الرحمن ابی عمیرہ جو اصحاب تھے اُنسے روایت کیا ہی انھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انھون نے معاویہ کو کہا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ اللہ کر تو
معاویہ کو ہدایت کرنیوالا ہدایت پایا ہوا اور ہدایت کر لوگون کو اُس سے اور اُسی حدیث کے بعد سند کے ساتھ
دوسری حدیث روایت کیا ہی کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو حمص سے معزول کیا
اور معاویہ کو وہان کا حاکم کیا تب لوگون نے کہا کہ عمیر کو معزول کیا اور معاویہ کو حاکم کیا تب عمیر نے
کہا کہ ذکر نہ کرو معاویہ کا مگر نیکی کے ساتھ اسواسطے کہ مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
یَقُولُ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بِهِ فرماتے تھے یا اللہ ہدایت کر تو لوگون کو معاویہ کے سبب سے انتہی ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ جو بعضے رافضی یا تفضیلہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کی حدیث کو موضوع کہا سو
رافضی یا تفضیلیہ ہونیکے سبب سے بھلا صحاح ستہ مین حدیث موضوع کہان تیسرا مسئلہ شرح عقائد نسفی
مین لکھا ہی کہ جبتک بندہ عاقل بالغ ہی تب تک ایسے مقام مین نہین پہونچتا ہی کہ اُسکے اوپر سے امر اور نہی
ساقط ہو جاوے اِس سبب سے کہ اللہ تعالی اور اُسکے رسول کے خطاب جو تکلیفات یعنی احکام شرعیہ
کے بیان مین وارد ہوئے ہین سو عام ہین اور اِس سبب سے کہ سارے مجتہدون کا اجماع اِسی بات
پر ہی اور بعضے اباحی کہتے ہین کہ جب بندہ محبت اور صفائی قلب کے نہایت تک پہونچگیا اور بغیر نفاق
کے کفر پر ایمان کو پسند کیا تب اُسپر سے امر اور نہی ساقط ہو جاتا ہی اور اُسکو اللہ تعالی آگ مین داخل نہ
کریگا کبیرہ گناہون کے کرنے کے سبب سے اور بعضے نسخہ مین بجاے اباحیہ کے مباحیہ لکھا ہی اور بعضے
اباحیہ نے کہا کہ مطلقًا ساری تکلیفات شرعیہ اُسپر سے ساقط نہین ہوتی ہین لیکن عبادت ظاہری اُسپر سے
ساقط ہو جاتی ہین اور تفکر یعنی مراقبہ اُسکی عبادت ہوتی ہی اور یہ بات کفر اور گمراہی ہی اسواسطے کہ سب لوگون
سے بڑے کامل اللہ تعالی کی محبت اور ایمان مین نبی لوگ ہین خصوصًا حبیب اللہ یعنے ہمارے پیغمبر صلعم

باوجودیکہ اُنکے حق مین تکلیفات شرعیہ بہت زیادہ اور بہت بڑھ کے تھی مثلاً آنحضرت پر تہجد فرض
نہ تھی لیکن آنحضرت کا یہ فرمانا کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ کسی بندے کو تب اُسکو ضرر نہین کرتا ہی
کوئی گناہ سو اُسکے یہ معنی ہین کہ اللہ اُسکو گناہ سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہی تب اُسپر گناہ کا ضرر نہین لگنے
سکتا انتہی ؛ چوتھا مسئلہ اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا اور عدم سے وجود مین لانیوالا اللہ تعالیٰ ہی اور
اُسکے متشابہ کوئی چیز نہین ہی اور صفات اللہ تعالیٰ کی نہ عین ذات مین نہ غیر ذات مین اور وہ خالق نہ جزو
والا ہی نہ بعض والا یعنے نہ اُسکے ٹکڑے مین نہ اجزا اہلسنت وجماعت کے عقائد کے ساری کتابون مین
مثل شرح عقائد نسفی اور تمہید وغیرہ مین ایسا ہی ہی جب اہلسنت وجماعت کے نزدیک صفات اللہ کی
نہ عین ذات ہین اور نہ غیریت دوسرے مخلوق کو عین خدا کہنے سے سنت وجماعت کسطرح باقی رہیگا
اور سارا کارخانہ شریعت اور طریقت کا اثنینیت پر یعنی دو ہونے پر موقوف ہی مثلاً خالق اور مخلوق کے
دو جاننے پر اور کلمہ طیب مین جو دو توحید ہی رسول کے بھیجنے والے کی توحید رب ہونے مین اور رسول کی
توحید تابعداری کے لائق ہونے مین سو اِس دونون توحیدون کے اقرار اور اعتقاد پر موقوف ہی
اور ایسا ہی قرآن شریف کے اُتارنے سے ظاہر ہی کہ قرآن شریف کو اُتارا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول
محمد صلعم پر اور ایسا ہی سارے احکام شرعیہ کے فرض کرنے اور اُس فرض کے قبول کرنے اور ادا
کرنے اور نہ کرنے کے احکام سے ظاہر ہی جسکا بیان فقہ کی لاکھون کتابون مین کتاب الطہارت
سے لیکے کتاب المواریث تک موجود ہی اور ایسا ہی حدیث اور تفسیر اور ساری دینی کتابون سے ظاہر ہی
اور سب کو ایک جاننا اور ہمہ اوست کہنا یا بندے کا اللہ کو جزو جاننا کفر ہی کیونکہ اُسمین دین اور شریعت
اور خالقیت کے سارے کارخانہ کا انکار ہے پانچوان مسئلہ ہدایہ مین باب الحج عن الغیر مین لکھا ہی
قاعدہ کلیہ اِس باب مین یعنی اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو دینے کے باب مین یہ ہی کہ آدمی کو اختیار
ہی کہ اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو دیدے نماز ہو یا روزہ یا صدقہ ہو یا اِسکے سوا جو عمل ہو نزدیک اہلسنت
وجماعت کے اسواسطے کہ روایت کیا گیا ہی نبی علیہ السلام سے کہ اُنھون نے قربانی کیا دو دُنبے چتکبرے اُنمین سے ایکو قربانی کیا اپنی طرف سے
اور دوسرے کو اپنی امت کیطرف سے جسنے اقرار کیا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اور گواہی دیا اُنکے واسطے
اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دینے کی آنحضرت صلعم نے دونون دنبون کی قربانی مین ایک کی قربانی کا ثواب
اپنی امت کو دیدیا۔ انتہی ؛ اِس بیان سے اِسقدر ثابت ہوا کہ اپنے عمل کے ثواب کو دوسرے کو دیدیا
اِس سے زیادہ ثواب دینے کیواسطے کچھ پڑھنا یا کوئی رسم کا بجالانا ثابت نہوا اور شرح عقائد نسفی مین
اِس بات کو خوب دلیل سے ثابت کیا ہی جسکو منظور ہو اُسمین دیکھے اور روایت کیا ہی کہ سعد بن عبادہ

نے کہا یا رسول اللہ صلعم سعد کی ماں مرگئی سو کون صدقہ افضل ہی فرمایا پانی تب سعد نے ایک کنوان کھودا اور
کہا هٰذَا لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی اس کنوئین کا ثواب سعد کی ماکیواسطے ہی انتہی اور بہت سی کتاب مین ایسا ہی ہی
پس اس مقدمہ مین اس سے زیادہ کسی کتاب سے ثابت نہین اور اس مقدمہ مین شارع کی تعلیم پائی
گئی اور فتاوی عالمگیری مین کتاب الکراہتہ کے چوتھے باب مین لکھا ہی ایک شخص نے میت کی طرف سے
صدقہ کیا اور میت کیواسطے دعا کیا تو درست ہی اور اسکا ثواب پہنچیگا میت کو ایسا ہی ہی خزانتہ الفتاوی مین
اس سے یہی اپنے عمل کا ثواب میت کو دینے کیواسطے دعا کرنے سے زیادہ کچھ ثابت نہین تو ایصال
ثواب کیواسطے تعلیم سے زیادہ کوئی بات زیادہ کرنا بدعت ہی اور رسمی فاتحہ کے درست کہنے والے
اور عمل کرنیوالے کہتے ہین کہ جو رسمین ہندؤن کے مشابہ ہین مثلاً زمین کو لیپنا اور نیا برتن منگانا اور اس
چیز پر پان اور پھول رکھنا سو ہم چھوڑ دینگے مگر اسکے کھانے کے کھلانے اور کھانے کے پہلے سورہ فاتحہ
اور سورہ اخلاص پڑھ لینگے تو اسمین کیا قباحت ہی تو انکا یہ جواب ہی کہ ثواب پہونچانے کی صورت
جو ہدایہ سے لکھ چکے اسکے سوا جو کچھ کریگا سو بدعت ہی پھر اسبات کو سنکے کہتے ہین کہ کیا قرآن شریف پڑھنا
بدعت ہی تو انکا جواب یہ ہی کہ فتاوی عالمگیری کے باب مذکور مین لکھا ہی تمام سورہ کا قرآن پڑھنا جماعت
کے ساتھ یعنی سب کسیکا ایکبارگی مل کے پڑھنا مکروہ ہی اسواسطے کہ یہ بدعت ہی صحابہ اور تابعین
رضی اللہ عنہم سے منقول نہین ایسا ہی ہی محیط مین اور اسی باب مین لکھا ہی کہ قرآن ختم کرنے کیوقت
جماعت کے ساتھ درست کرنا یعنے سبکا ایکبارگی دعا کرنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسا کرنا منقول نہین ہی
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہی ٭ تو آنحضرت سے منقول ہونا یہی دلیل ہی مکروہ ہونیکی حالانکہ دعا
کرنا سنت ہی بدعت نہین ہی ٭ چھٹا مسئلہ فتاوی عالمگیری مین کتاب الکراہتہ کے بیسوین باب مین
لکھا ہی اتفاق کیا سارے مشایخون رحمہم اللہ نے کہ خضاب سرخ رنگ کا کرنا مردون کے حق مین سنت
ہی اور بیشک وہ نشانی مسلمانون کی ہی لیکن سیاہ رنگ کا خضاب کرنا سو غازیون مین جو کوئی ایسا کرے
تاکہ دشمن کو بڑی ہیبت معلوم ہو تو اسکو ایسا کرنا نیک اور پسندیدہ ہی اس بات پر سارے مشایخ رحمہم اللہ
نے اتفاق کیا اور جسنے سیاہ خضاب کیا اسواسطے کہ عورتون کو وہ شخص بھلا معلوم ہوا اور عورتین اسکو
پیار کرین تو یہ مکروہ ہی اور اسپر بہت سے مشایخ ہین اور بعضے مشایخ نے اسکو بھی درست کہا بغیر کراہیت
کے اور روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رحمتہ اللہ سے کہ انھون نے کہا جیسا کہ مجکو بھلا معلوم ہوتا ہی کہ مین
اسکے واسطے زینت کرون ایسا ہی ہی ذخیرہ مین اور امام سے یعنی ابو حنیفہ رحمتہ اللہ سے روایت کیا ہی
کہ خضاب کرنا نیک ہی لیکن حنا اور کتم اور وسمہ سے اور زیادہ کیا امام نے خضاب کرنا ڈاڑھی اور سر کے

بال کا اور خضاب کرنا لڑائی کی حالت کے سواے صحیح روایت مین لاباس بہ ہی یعنی مستحب ہی ایسا ہی
کہ دری کے دجیز مین انتہی ✤ اور چونکہ تصوف مین دل کے حال اور نیت کے درست کرنیکا بیان ہوتا
ہی اِسواسطے تصوف کی کتاب عین العلم مین لکھا ہی اور سالک روادار نہو داڑھی کے زرد کرنے اور
اور سرخ کرنیکا بڑھوتی کے چھپانے کی نیت سے یعنی بڑھوتی کو عیب جان کے خضاب نہ کرے کیونکہ وہ
نور ہی مگر جہاد مین جس نیت سے ہو مطلقًا درست ہی اور آگے چل کے کہا کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ
دونون یعنی زرد اور سرخ دونون خضاب مسلمین اور مومنین کے ہین یعنی بڑھوتی چھپانے کی نیت سے
خضاب کرنا کیا ضرور سنت کی نیت پر خضاب کرے انتہی ✤ تو جو فقہ کی کتاب ہین ہی فتوا مین اُسکو
نقل کرنا ہوگا اور جسکو نیت کی درستی منظور ہو گی وہ تصوف دیکھ کے نیت درست کریگا اور علاوہ
اِسکے یہ مسئلہ تصوف کا فقہ کے خلاف بھی نہین ہی اور اِس مسئلہ مین کوئی بحث اور تقریر بھی نہین کرتا
مگر ایک شخص خارجی مذہب کا مسلمانون کے دلمین فتنہ ڈالنے کیواسطے غازی کے سواسب کیواسطے
سرخ اور زرد خضاب کو بھی منع کرتا ہی سو وہ سارے مشایخ کا مخالف ہی اور اُسکی بات شریعت سے
نہین ملتی اور وہی شخص کلمہ گو مسلمان کو جو نماز نہین پڑھتا اُسکو کافر کہتا ہی اور اُسکے جنازے کی نماز
پڑھنے کو منع کرتا ہی ایسا شخص کا خارجی ہونا شرح عقائد نسفی مین صاف صاف موجود ہی اور ایسے عقیدے
والیکو اُسمین اجماع کے خارج لکھا ہی سو اُسکی یہ بات بھی شریعت سے نہین ملتی اب اہل سنت وجماعت
کے مخالفون کی مفسدی لکھتے ہین ✤

پہلا مفسد ✤ شیعہ لوگ کہتے ہین کہ صحابہ مین بعضے منافق تھے اور ظالم اور غاصب تھے اور خارجی لوگ بھی
اِسی طرح کا افترا کرتے ہین اور یہ دونون فرقہ مہاجرین اور انصار اور اگلے مسلمانون کو جو گذر گئے ہین بد کہتے
ہین اور گالی دیتے ہین سو اِس مفسدہ کا کفر ہونا پہلے مسئلہ سے ثابت ہو چکا اور یہ مفسدہ شریعت سے
نہین ملتا ✤ دوسرا مفسدہ رسالہ خطرات مین بڑا طول وطول افترا لکھا ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ اکثر سردارین
قریش کے جو قوت اور شوکت اور جاہ وثروت مسلمانون کا دیکھ کے مسلمان ہوئے تھے اُنکا کفر اور
نفاق نبوت کے زمانہ مین اور خلفاے راشدین کے خلافت کے زمانہ تک ویسا ہی رہا آخر کو کربلا کی
لڑائی مین کھلا سو اِس مفسدہ کا رد پہلے مسئلہ مین بخوبی ہوا اور ایسے اعتقاد والا منافق ہی اور یہ مفسدہ
شریعت سے نہین ملتا اور کربلا کے فساد کا بانی جو یزید تھا سو اِس مفسدہ کا لکھنے والا جو راگ اور
باجے مین غرق ہی سو یزید کا فرمبردار ہی کیونکہ اِس کام کا حکم اُسی نے دیا تھا جیسا کہ دوسرے مسئلہ مین
معلوم ہوا ✤ تیسرا مفسدہ ✤ رسالہ خطرات مین لکھا ہی کہ حضرت علی کے ساتھ معاویہ کا محاربہ تھا یہ ساعم

کے ساتھ دشمنی کرنا اور خلیفۂ زمان پر خروج کرنا تھا اجتہاد مین خطا نہ تھی اسواسطے سلف نے اُسکو ظالم اور غاصب کہا اور آنحضرت کے صحبت کے حرمت کے حق کی رعایت کرکے صرف معاویہ کو باغی اور خارجی لکھا اور گالی دینے اور لعنت کرنے کو تجویز نہ کیا اور بعضے متعصب نے جو معاویہ کے فضائل مین چند حدیث نقل کی سو موضوع ہی انتہی ✤

اِس مفسدی کا رد دوسرے مسئلہ مین بخوبی ہوچکا اور یہ مفسدہ شریعت سے نہین ملتا ✤

چوتھا مفسدہ ✤ جو رسالہ خطرات مین لکھا ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ اہل عقائد کہتے ہین کہ بندہ ایسے مقام مین ہرگز نہین پہونچتا کہ تکلیفات شرعیہ اُسپر سے ساقط ہوجاوے سو بعضے عارفون نے جو اپنے اوپر سے فرض عبادتون کے ساقط ہونیکو کہا ہی تو یہ کیسا ہی تب اُسکا جواب لکھا ہی کہ بندے کیواسطے کوئی حد معین نہین ہی اِس حد پر پہونچنے سے ساقط ہونا چاہا جاوے لیکن اللہ تعالیٰ جو مکلفون کے اوپر سے فرض عبادت کو ساقط کرے تو کچھ دور نہین اور اِس بات کا انکار اہل حق مین سے کسی نے نہ کیا بلکہ اِسکا ثبوت شریعت سے پاسکتے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِس مقام مین چونکہ آیت کے مضمون کی عربی لکھا تھا وہ آیت نہ تھی اِسواسطے ہمنے اُسکو خوف سے نہ لکھا وہ آیت سورۂ انا فتحنا کی اس طرح سے ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے انتہی بعد اِسکے اپنی راے سے اِس آیت کی تفسیر اِس طرح سے کیا اور پچھلے گناہون مین سے جنکے ساقط ہونیکا احتمال ہی ترک کرنا عبادت مفروضہ کا ہی اِس مفسدہ کا رد تیسرے مسئلہ مین بخوبی ہوا اور اُسکی گمراہی یہانتک پہونچی کہ اباحیہ کو عارف ٹھہرا اور اہل سنت کے عقائد کا رد کیا اور قرآن شریف کی آیت کو کفر کے حق ہونیکی دلیل مین لکھا یعنی کسی تفسیر مین نہین اور یہ مفسدہ شریعت سے نہین ملتا ✤ پانچوان مفسدہ ✤ جو ہی اُسمین بڑی دغابازی کیا ہی کہ کفر بکتا ہی پھر اُسکو سنبھالتا ہی مگر وہ اور بھی بگڑتا جاتا ہی سچ ہی گدھا پیٹنے سے کہین گھوڑا ہوتا ہی اب سنو لکھتا ہی چھبیسوان خطرہ یہ ہی کہ جب سالک حق کی ذات اور صفات مین فنا ہوا اور مٹ گیا اور بشریت کی آمیزش بالکل مٹ گئی تب اُسکو کیا حاجت ہی کہ مقید صوم و صلوٰۃ کا ہو اور جس چیز کی ضرورت نہین ہو اُسمین مشغول رہے اُسکا جواب یہ ہی کہ بندہ عین خدا ہی بعد ترقی کے یعنی اوپر کے درجہ پر چڑھنے کے بعد اور خدا عین بندہ ہی بعد تنزل کے یعنی نیچے کے درجہ مین اُترنے کے بعد لیکن بعد اِس ترقی اور تنزل کے کلیت خدا کی اور جزئیت بندہ کی دور نہین ہوتی اور اسیواسطے لوگون نے کہا کہ بندہ بندہ ہی اگرچہ اونچے درجہ پر چڑھ جاوے اور رب رب ہی اگرچہ نیچے درجہ مین اُتر آوے اور فنا سے جزئیت کا بندہ ہونے کے سوا کچھ نہین انتہی ✤

اس مفسدہ کا رد چوتھے مسئلہ مین بخوبی ہی یہ مفسدہ شریعت سے نہین ملتا مسلمانون ہشیار رہو جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح دجال کے سوا آخری زمانہ مین بڑے جھوٹے دجالون کے ہونے کی خبر
دیا ہی سو ایسا ایسا مفسدہ برپا کرنیوالا بلا شبہہ دجال ہی ایسے دجال سے دور رہنے اور بچے رہنے اور
اُنکو پاس نہ آنے دینے کا حکم آنحضرت نے دیا ہی یہ گروہ اپنے اوپر بڑا ظلم کرتے ہین کہ باوجودیکہ ملحد
ہین اپنے تئین درویش جانتے ہین اور دعوا معرفت کا رکھتے ہین اور اُنکی معرفت کا یہی حد ہوا کہ بندہ
کا عین خدا ہونا اور خدا کا عین بندہ ہونا سمجھا اور رب العالمین کے جز ثابت کیا اور ایسے اللہ کا فر
کوئی فرشتے نہین جب یہ عقیدہ کھلیگا تب گل پھولیگا اور جو بیچارے عوام وغیرہ کہا کہا کے ان ملحدون
سے مرید ہوگئے ہین وے اب دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جوش سے ان
ملحدون کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دینگے انشاء اللہ تعالی اسی طرح سے جو اس رسالہ مین تمام عالم کے
مثال ہاتھ پاؤن وغیرہ اعضا کی سی دیا ہی اور آنحضرت کی مثال قلب کی سی اور اللہ تعالی کی مثال روح
کی سی سو وہ بھی چوتھے مسئلہ سے رد ہوگیا چھٹیان مفسدہ میت کو ثواب دینے کیواسطے جو منقول اور تعلیم کے
سوا کچھ رسمین اور لوازمے مقرر کیا ہی اور اُسکا نام فاتحہ رکھہ دیا سو اُسکا یہ نام بھی شریعت سے نہین ملتا
اور وہ سب رسمین بھی شریعت سے نہین ملتی اور اُسکا رد پانچوین مسئلہ مین بخوبی موجود ہی ساتوان
مفسدہ ایک شخص ایسا ظاہر ہوا ہی کہ غازی کے سوا سب کیواسطے خضاب کو مطلقاً منع کرتا ہی
کسی رنگ کا ہو اور جو کلمہ گو نماز نہین پڑھتا اُسکو کافر کہتا ہی اور اُسکے جنازہ کی نماز کو منع کرتا ہی سو
اُسکی مفسدی کا رد چھٹے مسئلہ مین موجود ہی اور اُسکی دونون بات شریعت سے نہین ملتی خاتمہ
درود شریف کے بعضے فائدون کے بیان مین جنکے لکھنے کا وعدہ گیارھوین مضمون مین کیا تھا اُس
فائدہ مین جو ہم جذب القلوب سے جنکے مختصر مضمون بیان کرینگے اُسکو سمجھ کے دنیا اور دین کی حاجت
روا ہونے کیواسطے لوگ درود شریف مین مشغول ہونگے اور اپنا مقصد انشاء اللہ تعالی بالیقین حاصل
کرینگے اور اس فائدہ مین چار افادہ ہی

پہلا افادہ جذب القلوب کے ستروین باب کی پہلی فصل مین لکھا ہی اور درود کے فائدون مین سے
یہ فائدہ ہی کہ درود بھیجنے والے کی ساری مشکلین آسان ہوجاتی ہین اور ساری حاجتین برآتی ہین اور
سارے گناہ بخشے جاتے ہین اور ساری برائیون کا کفارہ ہوجاتا ہی اور اُسکا کرب یعنی بے کلی اور
غم اور گھبراہٹ دور ہوجاتی ہی اور بیماری سے شفا پاتا ہی اور خوف اور گھبراہٹ دور ہوجاتی ہی اور
جو کسی گناہ مین متہم ہوتا ہی تو اُسکا اُس گناہ سے بری اور پاک ہونا سب پر کھل جاتا ہی اور دشمنون

پہر فتح پاتا ہی اور حق تعالی راضی ہوتا ہی اور اُسکی محبت دل مین پیدا ہوتی ہی اور فرشتے اُسکے حق مین
دعا کرتے ہین اور اُسکا عمل اور مال پاک ہوجاتا ہی اور بڑھتا ہی اور اُسکی ذات پاک ہوجاتی ہی
اور دل صاف ہوجاتا ہی اور فراغبالی یعنے دل کی بیفکری اور سارے کامون مین برکت حاصل
ہوتی ہی یہانتک کہ اسباب مین اور اولاد مین اور اولاد کی اولاد مین چوتھے طبقہ تک یعنی چار
پشت تک اور قیامت کے ہولون سے نجات پاتا ہی اور سکرات یعنی سختی موت کی آسان ہوتی
ہی اور دنیا کے مہلکہ اور تنگی سے خلاص پاتا ہی اور بھولی چیز یاد آجاتی ہی اور فقر یعنے محتاجی اور حاجت
دور ہوجاتی ہی اور اقسام بخل اور ظلم سے اور رغم الف کی دعا سے یعنے اُسکی ناک کی خاک مین
ملنے کی دعا سے سلامت رہتا ہی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص کہ اُس صلے اللہ علیہ وسلم کے
ذکر کے وقت درود نہ بھیجے وہ بخیل ہی اور گویا کہ اُسنے اُنپر جفا اور ظلم کیا اور اُنپر دعا کیجاتی ہی اُسکی
ناک کی خاک آلودہ ہونے کی وعلی ہذا القیاس بہت سے فائدے ہین جو چاہے جذب القلوب مین
دیکھے اور اُسی سترھوین باب کی دوسری فصل مین لکھا ہی کہ سخاوی اور دوسرے محدثون نے
اللہ اُن سب پر رحم کرے نقل کیا ہی کہ محمد بن سعید بن مطرف کیواسطے سونے کے قبل درود پڑھنے کا
کوئی حد معین نہ تھا یعنے جسقدر ہوسکتا تھا رات کو سونے کے قبل ہمیشہ درود پڑھ لیتے تھے ایک
رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین کیا دیکھتا ہی کہ اُسکے گھر مین تشریف لائے اُسکے گھر کو اُنکے
جمال باکمال کے نور سے روشن کیا ہی اور فرماتے ہین کہ لے اپنے اِس مُنھ کو جو درود بہت پڑھتا ہی
لا تاکہ مین اُسپر بوسہ دون وہ کہتا ہی کہ مین نے شرم کیا کہ اپنے مُنھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مُنھ کے سامنے کرون اور اپنے رخسارہ کو پھیرا اور آنحضرت کے منھ کے سامنے کیا تب آنحضرت نے
میرے رخسارہ پر بوسہ دیا جب مین جاگا تو تمام گھر مین مشک کی خوشبو پھیلی ہوئی پایا اور آٹھ روز تک
میرے رخسارہ سے مشک کی بو آتی تھی اور شیخ احمد بن ابی بکر رداد صوفی محدث اپنی کتاب مین اُس سند
کے ساتھ جو شیخ المجد دین فیروز آبادی سے رکھتا ہی روایت کرتا ہی کہ اقلمنسی نے کہا ہی کہ ایک روز شبلی ابوبکر
مجاہد کے پاس آیا ابوبکر مجاہد تعظیم کیواسطے کھڑا ہوگیا اور اُسنے معانقہ کیا اور اُسکی دونون آنکھون کے
درمیان مین بوسہ دیا تب مین نے کہا کہ یا سیدی تو شبلی کی ایسی تعظیم کرتا ہی حالانکہ تو بھی اور جتنے بغداد کے
لوگ ہین وے بھی کہتے ہین کہ وہ دیوانہ ہی تب ابوبکر مجاہد نے کہا کہ مین نے نہین کیا مگر پیغمبر صلعم کو دیکھکر مین نے
خواب مین دیکھا کہ شبلی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آنحضرت اُسکے آنے سے کھڑے ہوگئے اور اُسکو
گود مین لیا اور اُسکی دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ ایسی تعظیم

آپ شبلی کی کرتے ہین فرمایا ہان وہ بعد نماز کے یہ آیت پڑھتا ہی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ آیا ہی تم پاس رسول تمھارے مین کا بھاری ہوتی ہی اُسپر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہی تمھارے ایمان والون پر شفقت رکھنا مہربان اور اُسکے بعد مجھپر درود بھیجتا ہی اور وہی شیخ احمد اپنی کتاب مذکور مین شبلی قدس سرہ سے نقل کرتا ہی کہ شبلی نے کہا کہ میرے پڑوسیون مین سے ایک شخص مرا تھا اُسکو مین نے خواب مین دیکھا تب مین نے کہا کہ اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا کیا اُسنے کہا کہ کیا پوچھتا ہی کہ بڑی بڑی عجائب ہولین مجھپر گذرین اور منکر نکیر کے سوال کے وقت مجھپر نہایت تنگ وقت پڑا مین نے اپنے دل مین کہا کہ شائد مین دین اسلام پر نہین مرا ہون آواز آئی کہ یہ عذاب اپنی زبان کو دنیا مین تیرے بیکار رکھنے کے سبب سے ہی جب عذاب کے فرشتون نے میرے عذاب کا قصد کیا تب ایک مرد بڑا خوبصورت پاکیزہ خوشبو والا میرے اور اُنکے درمیان مین آڑ ہو گیا اور ایمان کی دلیل مجکو یاد دلا دیا مین نے کہا کہ اللہ تعالی تجھپر رحمت کرے تو کہہ کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایک شخص ہون کہ جو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت درود بھیجتا تھا مین اُس سے پیدا کیا گیا ہون اور مجکو حکم ہوا ہی کہ ہر سختی اور بےچینی اور گھبراہٹ مین تیری مدد کرون انتہی

اور اسی فصل مین خضر علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرمایا کہ جو شخص کہے صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اُسکا دل پاک کیا جاوے نفاق سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا پانی سے انتہی اور اُس فصل مین اس حکایت کو نقل کیا ہی کہ لوگون نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ طواف اور صفا مروہ کی سعی مین اور سارے مقام اور ارکان کہ حج مین سید کائنات صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے سوا دوسری کسی دعا مین مشغول نہوتا تھا لوگون نے کہا کہ تو دعاے ثورہ کیون نہین پڑھتا یعنی حدیث مین جو ہر ایک مقام مین پڑھنے کی علحدہ علحدہ تعلیم کیا ہی اُن دعاؤن کو تو کیون نہین پڑھتا تب اُسنے کہا کہ مین نے عہد کیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے ساتھ دوسری دعا کو شریک نہ کرونگا اور اِس عہد کرنیکا یہ سبب ہی کہ جب میرے باپ نے وفات پایا تب مین نے اُسکے مُنھ کو دیکھا کہ گدھے کی شکل پہ ہو گیا ہی اِس حال کو دیکھ کے مجکو بڑا غم ہوا پھر مین سو گیا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اُنکے دامن کو پکڑ لیا اور اپنے باپ کی شفاعت کیا اور اِس حال کا سبب پوچھا فرمایا کہ وہ سود خور تھا اور جو شخص کہ سود خور رہوتا ہی اُسکی جزا دنیا اور آخرت مین ایسی ہوتی ہی ولیکن باپ تیرا ہر رات کو سونے کیوقت سو بار مجھپر درود بھیجتا تھا اِس سبب سے مین نے اُسکی شفاعت کیا اور شفاعت قبول ہو گئی پھر مین بیدار ہوا اور اپنے باپ کے مُنھ کو دیکھا کہ مثل چودھوین

رات کے چاند کے ہو گیا ہی اور اُسکے دفن کیوقت بھی ہاتف سے یعنے غیب سے آواز دینے والے
سے سُنا کہ کہتا ہی کہ سبب عنایت اور بخشش دینے اللہ جل وعلا کا تیرے باپکو اُسکا صلوٰۃ اور سلام بھیجنا
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نقل کرتے ہین کہ علم حدیث کے طالب علمون مین سے کسی کو
لوگون نے خواب مین دیکھا کہ وہ کہتا ہی اللہ رب العزت جل جلالہ نے مجھے بخشدیا اور سارے مجلس
کے لوگون کو بخشدیا جو اُس مجلس مین حدیث سنا کرتے تھے بسبب ذکر درود کے اُس حضرت کا اُس
علم شریعت کے پڑھنے کے لوازمہ مین سے ہی یعنے حدیث پڑھنے مین بار بار صلی اللہ علیہ وسلم کہنا ہوتا ہی اور
شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب جمع الجوامع کے دیباچہ مین لکھتے ہین کہ ابن عساکر اپنی
تاریخ مین حفص بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ مین نے ابو زرعہ کو بعد موت کے خواب مین
دیکھا کہ دنیا کے آسمان یعنے پہلے آسمان مین فرشتون کے ساتھ نماز مین امامت کرتا ہو تب مین نے
کہا کہ یہ رتبہ تو نے کس سبب سے پایا کہا کہ مین نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہزار حدیث خوب لکھا ہی
اور ہر حدیث مین مین نے کہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے یہ حدیث فلانے نے روایت کیا یا سُنا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی من صلی علیّ صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشرًا
یعنی جو شخص کہ مجھپر ایک درود بھیجتا ہی تو اُسپر اللہ تعالی دس درود بھیجتا ہی اور یہ نقل کیا ہی کہ صالح لوگون
مین سے ایک مرد صالح کے ذمہ پر تین ہزار دینار قرض ہو گیا تھا صاحب دین نے قاضی کے پاس
نالش کیا تب قاضی نے اُس مرد صالح کو ایک مہینے کی مہلت دیا وہ مرد صالح قاضی کے پاس سے
آیا اور محراب مین تضرع اور انکساری اور عاجزی اور گریہ وزاری کے ساتھ حضرت پروردگار کے حضور
مین نبی مختار صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے مین مشغول ہو کے بیٹھا مہینے کی ستائیسوین رات کو کیا دیکھتا
ہی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہی کہ اللہ تعالی تیرا قرض ادا کرتا ہی تو علی بن عیسی وزیر کے پاس جا اور اُس سے
کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تین ہزار دینار میرے قرض ادا کرنیکو تو مجکو دے مرد
صالح کہتا ہی کہ جب مین خواب سے بیدار ہوا تو اپنے اندر خوشی کا اثر پایا لیکن اپنے دل مین کہا کہ اگر
وزیر کہے کہ اس خواب کی سچائی کی کیا نشانی ہی تو مین کیا کہونگا اُسدن مین وزیر کے پاس نہ گیا
پھر دوسرے رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ جو پہلی رات کو حکم فرمایا تھا وہی
حکم پھر مجکو فرماتے ہین بڑی خوشحالی کے ساتھ مین خواب سے اُٹھا ولیکن بمقتضاے طبع بشریت کے
اُس روز بھی علی بن عیسی وزیر کے پاس نہ گیا تیسری رات کو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا
ہون کہ مجھ سے میرے وزیر کے پاس نہ جانے کا سبب پوچھتے ہین مین نے کہا کہ یا رسول اللہ مین

اِس خواب کی سچائی کی نشانی چاہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بات پر مجھکو نشانی بتائی
دیا اور فرمایا کہ اگر وزیر نشانی طلب کرے تو اُس سے کہنا کہ ہر روز بعد نماز فجر کے آفتاب کے طلوع
ہونے تک قبل اِسکے کہ تو کسی سے بات کرے پانچہزار بار تحفہ درود کا تو میرے حضور مین بھیجا کرتا
ہی اور اِس تیرے راز کو کوئی شخص نہین جانتا ہی سوا اللہ تعالی اور کراما کاتبین کے یہ خواب دیکھ
کے جب مین وزیر کے پاس گیا اور قصہ خواب کا اُس سے بیان کیا اور جو نشانی آپ نے ارشاد
کیا تھا سو ظاہر کیا وزیر خوشحال ہوا اور کہا مرحبا رسول اللہ حقا یعنی بڑی خوشی کی بات ہی
کہ اللہ کے قاصد کا قاصد جو سچا ہی سو میرے پاس آیا بعد اِسکے تین ہزار دینار میرے پاس لایا
اور کہا کہ اِس سے تو اپنا قرض ادا کر اور تین ہزار دینار اور بھی لا کے دیا اور کہا کہ اِس سے اپنے عیال
کا نفقہ کر اور تین ہزار دینار اور بھی لا کے دیا اور کہا کہ اِس سے تجارت کر اور مجھکو قسم دیا کہ تو مجھ سے
دوستی کا علاقہ قطع نہ کرنا اور تجھکو جو حاجت پڑے مجھکو حکم کرنا پھر اُس تین ہزار دینار کو مین قاضی کے پاس
لیگیا تاکہ قاضی کے سامنے مین صاحب دین کو دون صاحب دین کو دیکھا کہ مظلوم اور دیوانہ بنا ہوا قاضی
کے پاس آتا ہی مین نے دیناروں کو گن دیا اور سارا قصہ اُسسے بیان کیا قاضی نے کہا کہ یہ سب بزرگی
ایک وزیر کو کیون ملی مین نے تیرا قرض ادا کیا تب صاحب دین نے کہا کہ یہ سب بزرگی تم لوگون کو کسواسطے
ہوگی مین سزاوار زیادہ ہون کہ تجھکو اِس قرض سے بری کرون مین نے اپنا دین معاف کیا اللہ اور اُسکے
رسول کیواسطے تب قاضی نے کہا کہ خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے مین نے جو نکالا ہی سو اُسکو
پھر نہ لونگا وہ مرد صالح کہتا ہی کہ مین وہ سب مال لیکر اپنے گھر آیا اور حقتعالی کی نعمت کا بہت شکر بجا لایا
وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ وَعَلٰی رَسُوْلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ اور احسان کرنا اللہ ہی کا کام ہی اور اُسکے رسول پر صلوٰۃ
اور تحیت ✽ دوسرا افادہ اور باب مذکور کی تیسری فصل مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اور دوسرے روزون سے زیادہ مجھپر درود بھیجو روشن رات مین اور روشن روز مین مراد ہی شب
جمعہ سے اور روز جمعہ سے اور بعضے علما نے کہا ہی کہ شب جمعہ کے خصوصیات سے ہی کہ آنحضرت ساتھہ ذات
شریف اپنے کے اُس شخص کے صلوٰۃ اور سلام کا جواب دیتے ہین جو اُنپر اُن شب مین صلوٰۃ اور سلام
بھیجتا ہی مفاخر السلام مین حدیث روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
مجھپر شب جمعہ مین سو بار درود بھیجے اللہ تعالی اُسکی سو حاجت بر لاوے ستر حاجت دنیا کی حاجتون مین
سے اور تیس حاجت آخرت کی حاجتون مین سے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو شخص کہ جمعہ کے روز
ہزار بار یہ درود پڑھے جبتک کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ بہشت مین دیکھے دنیا سے انتقال نہ کرے وہ

درود یہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۞ یا اللہ رحمت بھیج تو محمدؐ پر اور اُنکے آل پر ہزار ہزار ہزار بار یعنے دس لاکھ بار سخاوی نے نقل کیا ہی کہ حدیث مرفوع مین آیا ہی جو شخص کہ سات جمعہ مین ہر روز سات بار یہ درود پڑھے اُسکے واسطے میری شفاعت واجب ہو جاوے ۞ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاٰتِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یا اللہ درود بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر ایسا درود کہ ہو تیری خوشی کے لائق اور اُنکے حق ہین ادا ہونے کے لائق اور دے تو اُنکو وسیلہ اور مقام محمود جسکا تو نے اُنکو وعدہ فرمایا ہی اور جزا دے اُنکو ہماری طرف سے جیسے جزا کے وے سزاوار ہین اور جزا دے ہماری طرف سے اُس سے افضل جزا کہ جزا دیا تو نے کسی نبی کو اُسکی امت کیطرف سے اور درود بھیج اُنکے سب بھائیون پر جو نبی لوگ اور صدیق لوگ اور شہید لوگ اور صالح لوگ ہین اے سب رحم کرنیوالون سے زیادہ رحم کرنیوالے اور مفاخر الاسلام مین سعید بن المسیب سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ درود بھیجے مجھپر جمعہ کے روز اسّی بار تو بخشے جاوین اُسکے گناہ اسی برس کے اور اُسی باب کی چوتھی فصل مین کہا کہ جمعرات یعنے پنجشنبہ کے روز درود بھیجنے کی فضیلت مین بھی ایک حدیث آئی ہی مفاخر الاسلام مین لایا ہی کہ جو شخص درود بھیجا کریگا جمعرات یعنی پنجشنبہ کے دن سو مرتبہ تو وہ شخص کبھی محتاج نہو گا ۞ تیسرا افادہ اسی باب کی پانچوین فصل مین لکھا ہی کہ اسمین شک نہین کہ سارے مقام خیر مین اور برکت کی جگہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مستحسن اور مستحب ہی ولیکن علما نے چند مقام کو جہان جہان اِس درود کی فضیلت کے مستحب ہونیکی بہت تاکید اور فضیلت آئی ہی شمار کیا ہی اور وہ سب جو دیکھنے مین آیا سو یہ کئی مقام ہی جو بیان ہوتا ہی طہارت کے پیچھے یہان تک کہ تیمم کے بعد اور نماز مین تشہد کے بعد اور شافعی لوگون کے نزدیک قنوت کے بعد بھی اور نماز کے بعد اور اذان اور اقامت کے بعد اور رات کو سو اُٹھنے کیوقت تہجد کی نماز کیواسطے اور بعد وضو اور حمد کے یعنی جب اللہ تعالی کا حمد کرے تب درود بھی بھیجے مانند الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ اور حامداً و مصلیاً اور نحمدہ ونصلی علی رسولہ کے اور تہجد کے بعد اور مسجد مین ہو کے گذرنے کیوقت یعنی ایسی مسجد ہی کہ اُسکے ایک دروازہ سے ہو کے دوسرے دروازہ سے نکل جانیکی راہ ہی تو جب ایسی مسجد مین جا پڑے تب درود پڑھے اور مسجد مین داخل ہونیکے وقت اور مسجد سے نکلنے کیوقت اور جمعہ کے روز مین اور جمعہ کی رات مین خصوصاً بعد نماز

جمعہ کے اور پنجشنبہ کے روز مین اور شنبہ کے روز مین اور یکشنبہ کے روز مین اور ان روزون مین سے
ہر ایک مین درود پڑھنے کی حدیثین آئی ہین اور سارے خطبون مین اور اول روز مین اور آخر روز مین
اور سحر کیوقت اور خطبون مین بسم اللہ کے بعد اور شافعی لوگون کے نزدیک عید کی تکبیرون مین اور
اور جنازہ کی نماز مین اور احرام مین تلبیہ کے بعد اور صفا پر اور مروہ پر اور تہلیل اور تکبیر کے بعد یعنے
لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد یعنی جس مقام مین تہلیل اور تکبیر کہنا ہوتا ہی وہان تہلیل اور تکبیر کہنے
کے بعد درود پڑھے اور کعبہ دیکھنے کے وقت اللہ تعالی کے کعبہ کی بزرگی زیادہ کرے اور حجر اسود
کے چومنے کیوقت اور طواف مین اور ملتزم کے پاس اور حج مین جن جن مقام مین وقوف کرنا یعنی
ٹھہرنا ہوتا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس جو سب مقامون سے خاص زیادہ ہی اور
اللہ تعالی کے قرب جلد حاصل ہونے کا اور انوار اور برکات کے ملنے کا مقام ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار
یعنے نشان دیکھنے کیوقت جسطرح سے کوئی لباس یا موی مبارک ہو اور جن جن مقام مین آنحضرت صلعم حاضر
ہوئے اور تشریف فرما ہوئے ہین مانند قبا اور مدینہ منورہ اور وادی بدر اور جبل احد اور مانند اسکے اور کچھ
نفع اور فائدہ پانیکے وقت اور بیچنے اور خریدنے کیوقت اور وصیت لکھنے کیوقت اور سفر کے ارادہ کرنیکے
وقت اور سواری پر سوار ہوتے وقت اور منزل پر اترتے وقت اور بازار جانے کیوقت اور بازار مین
داخل ہونیکے وقت اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جس بازار مین کہ خرید و فروخت مین لوگون کا
مشغول رہنا اور انکی غفلت کو زیادہ دیکھتے تھے اس بازار مین آتے تھے اور حمد اور صلوۃ کہتے تھے
اور دعوت مین حاضر ہونیکے وقت اور دعوت سے پھرنے کیوقت اور گھر مین داخل ہونیکے وقت
اور حاجت درپیش ہونیکے وقت اور احتیاج کے خوف کیوقت یعنی جب ڈرے کہ مجھکو احتیاج ہوگی کیونکہ
احتیاج بھی بڑی مصیبت ہی کیسا ہی سخت مزاج اور لاپروا آدمی ہوتا ہی احتیاج ہونے سے نرم مزاج
ہو جاتا ہی اور لوگون کی خوشامد کرتا ہی اور لونڈی اور غلام کے بھاگنے کیوقت اور غم اور سختی کے وقت
اور طاعون یعنی وبا کے وقت اور ڈوبنے کیوقت اور ڈوبنے کے خوف کیوقت اور کان بولنے
کیوقت یہ عبارت ملا کے ذکر اللہ من ذکرنی بخیر اس شخص کو اللہ یاد کرے جسنے مجھکو یاد کیا بھلائی کے
ساتھ اور پانون مین جھن جھنی چڑھنے کیوقت اور چھینکنے کیوقت اور کسی بھولی چیز کو یاد کرنیکے وقت اور
بھول جانیکے خوف کیوقت اور مولی کھانے کیوقت اسواسطے کہ اسمین حدیث آئی ہی اور برتن سے پانی
پینے کیوقت اور گدھا بولنے کیوقت اور گناہ ہو پڑنے کے بعد تاکہ اسکا کفارہ ہو جاوے اور دعا کی
اول و آخر مین اور مسلمان بھائی اور صاحب کی ملاقات کیوقت اور اپنے گروہ کے لوگون کے جمع

ہونیکے یعنی جماڑ دری کے وقت متفرق ہونیکے قبل اور مجلس سے اُٹھنے کیوقت غیبت سے بچے رہنے
کیواسطے اور ہر اجتماع کے یعنی جماوڑے اور میلے مین جو اللہ کیواسطے اور شعائر اسلام کیواسطے ہو اور
قرآن شریف کے ختم کرنیکے وقت اور[77] قرآن شریف حفظ ہوجانیکی دعائین اور ہر کلام کے شروع کرتے
وقت جو کلام کہ منع نہین ہی اور ابتدا[78] مین درس دینے اور علم کے جاری کرنے اور وعظ کرنے کے اور
حدیث[79] کی قراءت کے اول اور آخر مین اور کسی چیز کے پسند کرنیکے وقت اور بعضے علماے مالکیہ نے
تعجب کے مقام مین درود کے ذکر کو مکروہ کہا ہی جیسا کہ تسبیح اور تہلیل حرام کام کیوقت اور تجارت کا
مال واسباب دکھانیکے وقت ہمارے مذہب مین بھی منع ہی اور درود کے مستحب ہونیکا بڑی تاکید کا
وہ مقام ہی جہان رسول اللہ صلعم کا نام ذکر کیا جاوے اور جہان اسم شریف اُس صلعم کا لکھا جاوے
اور حدیث مین آیا ہی جو شخص کہ درود لکھتا ہی مجھپر کتاب مین ہمیشہ اُسکے واسطے فرشتے استغفار کیا کرتے
ہین جبتک کہ میرا نام اُس کتاب مین ہوتا ہی اور اس حدیث کو بہت سے علماے حدیث نے روایت
کیا ہی ولیکن سند اسکی ضعیف ہی اور ابن جوزی نے اسکو موضوع کہا واللہ اعلم یہ خاکسار کہتا ہی کہ ابن
جوزی کا موضوع کہنا کم معتبر ہی نقل کرتے ہین کہ ایک شخص تھا کہ بسبب بخل کاغذ کے سید کائنات صلعم
پر درود نہین لکھتا تھا اُسکا ہاتھ سڑکے گر گیا اور دوسرا شخص تھا کہ فقط صلی اللہ علیہ لکھتا تھا اور
اُسکے ساتھ وسلم کا لفظ نہین ملاتا تھا خواب مین حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسپر عتاب
کیا اور ارشاد فرمایا کہ تو اپنے تئین چالیس نیکیون سے کسواسطے محروم کرتا ہی یعنی لفظ وسلم مین چار
حروف ہین اور ہر حرف کے بدلے ہین دس نیکیان ہین تو اس حساب سے ثواب اس لفظ کا چالیس
نیکیان ہوتی ہین اور اسیقسم سے ہی جو بعضے رمز اور اشارات پر کفایت کرتے ہین چنانچہ بعضے لکھنے
والے علامت صلعم کی ص اور م یا صلم رکھتے ہین اور رمز علیہ السلام کا عم اور میم کرتے ہین وعلی ہذا القیاس
نقل کرتے ہین ایک مرد کو خواب مین دیکھا اُس سے پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تجھ سے کیا معاملہ کیا اور تجھکو
کس سبب سے بخشا کہا کہ رسول اللہ کا نام لکھنے کے پاس مین صلعم لکھتا تھا اس سبب سے مجھکو بخشا
اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تجھ سے کیا معاملہ کیا کہا کہ
مجھپر رحمت کیا اور میری مغفرت کیا اور مجھکو اُٹھا کے بہشت مین لے گیا جیسا کہ عروس یعنی دولہا
کو لیجاتے ہین اور مجھپر موتی اور یاقوت نثار کیا جیسا کہ دولہا پر نثار کرتے ہین یہ سبب کہنے میرے
کے رسالہ کے لکھنے مین صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ
یعنی درود بھیجے اللہ محمد صلعم پر شمار اُس چیز کے کہ ذکر کرین اُسکو ذکر کرنیوالے اور شمار اُس چیز کے کہ

غافل ہوں ذکر اُسکے سے غافل لوگ ۞

چوتھا افادہ اُسی باب کی چھٹی فصل مین لکھا ہو کہ پیغمبر کو خواب مین دیکھنے کی بزرگی کے پانے کے اسباب مین سے ایک سبب یہ ہو کہ بلا زیست یعنی ہمیشہ دن رات طہارت کے ساتھہ اِس عبارت کے ساتھہ درود پڑھتا رہے ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ یا اللہ رحمت بھیج تو محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ دوست رکھتا ہو تو اور پسند کرتا ہو تو اُنکے واسطے رحمت بھیجنا اور اِس درود کی ملازمت سے بھی یہ سعادت حاصل ہوتی ہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ یا اللہ رحمت بھیج تو روحون مین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر یا اللہ رحمت بھیج تو جسمون مین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر یا اللہ رحمت بھیج تو قبرون مین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر اور مفاخر الاسلام مین نقل کرتا ہو کہ جو شخص کہ جمعہ کے روز ہزار بار درود بھیجے اِس عبارت کے ساتھ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ یا اللہ تو درود بھیج محمد پر ایسے محمد کہ نبی امی ہین تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھے یا جگہ اپنی بہشت مین دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو اُسکو مکرر یعنی بار بار کرے پانچ جمعہ تک اللہ تعالی کے فضل سے وہ چیز دیکھے گا جو اُسکو خوش کریگی اور جو شخص کہ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد سلام کے سو بار درود پڑھے اِس عبارت کے ساتھہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ یا اللہ درود بھیج تو محمد پر ایسے محمد کہ نبی امی ہین اور اُنکے آل پر اور سلام بھیج تو وہ شخص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے اگر اُسکا نصیب ہوگا تو تین جمعہ سے نہ گذریگا انشاء اللہ تعالی اور بیشک آزمایا ہو اِسکو بعضے فقرانے والحمد للہ اِس بات کا اشارہ مصنف اپنی طرف کرتے ہین اور یہ بات بھی روایت ہو کہ جو شخص کہ شب جمعہ کو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچیس بار پڑھے اور بعد سلام کے ہزار بار درود پڑھے اِس عبارت کے ساتھہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ درود بھیجے اللہ نبی امی پر تو دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اور سعید بن عطا سے مروی ہو کہ جو شخص کہ پاک بچھونے پر سوئے اور سوتے کیوقت یہ دعا پڑھے اور اپنے داہنے ہاتھہ کو بجائے تکیہ کے رکھہ کے سو رہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے وہ دعا یہ ہو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تُرِيَنِيْ فِيْ مَنَامِيْ وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَةً تُقِرُّ بِهَا عَيْنِيْ وَتَشْرَحُ بِهَا صَدْرِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِيْ وَتُفَرِّجُ

بِهَا كُرْبَتِي وَتَجْمَعُ بِهَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى ثُمَّ لَا تُفَرِّقُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ اَبَدًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ یا اللہ مین تجھسے پناہ مانگتا ہون تیری ذات بزرگ کی بزرگی کے وسیلہ سے یہ کہ دکھاوے تو مجکو خواب مین اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ایسا دکھانا کہ ٹھنڈھی کردے تو اُس سے میری آنکھ کو اور کھولدے تو اُس سے میرے سینہ کو اور جمع کردے تو اُس سے میری پراگندگی کو اور کھولدے تو اُس سے میرے غم کو اور اکٹھا کردے تو مجکو اور اُنکو قیامت کے دن اور حیات بلند مین پھر جدا نکرے تو مجکو اور اُنکو کبھی اے سارے رحم کرنیوالون سے زیادہ رحم کرنیوالے اگرچہ اِس طریق مین تحفہ درود کا بھیجنا ذکر نہ کیا ؂ لیکن اگر اِس سعادت کا طالب اِس دعا کو درود پڑھنے کے بعد پڑھے تو شک نہین ہی کہ اتم اور اکمل ہوگی یعنی اِس دعا کی زیادہ تاثیر ہوگی اور اِس سعادت کے حاصل کرنیکے واسطے اور بھی طریق بیان کیا ہی اور سب کا خلاصہ یہ ہی کہ ظاہر اور باطن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاد کرنے مین استغراق ہو اور غرق رہے اور درود کا زیادہ پڑھنا اور ہمیشہ متوجہ رہنا اور اللہ ہی توفیق دینے والا۔ تمام ہوا مضمون جذب القلوب کا۔ خاکسار کہتا ہی کہ اِس خلاصہ کی یہ شرح ہی کہ اللہ تعالی کی ذات پاک کا ذکر اور یاد تو برابر رہیگا مگر اُسکی محبت کے جوش سے اُسکے رسول کے اتباع کرنیکے واسطے اُسکی صفات کا مظہر کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھکے جیسا کہ ربط القلب بالشیخ ہوتا ہی ویسا ہی دل مین اُنکا خیال بھی جما رہے اور محبت کے جوش کے سبب سے زبان پر بھی اُنکا ذکر جاری رہے مثلاً کہتا رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنکی شکل ایسی تھی اُنکا لباس ایسا تھا وعلی ہذا القیاس حضرت ابونا آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے جو اپنے بیٹے شیث کو وصیت کیا تھا کہ جب تو یاد کرے اللہ تعالی کو تو اُسکے ساتھ ہی یاد کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سو اُس مضمون سے بھی یہی بات سمجھی جاتی ہی اور اُنکی صورت مثالی کی طرف ہمیشہ متوجہ رہے اِس خاکسار پر اِس مراقبہ کی تعلیم اللہ تعالی نے آسان کردیا ہی۔ والحمد للہ علی ذلک وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واتباعہ وتوابعہ اجمعین آمین یارب العالمین ؂

زینت المصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و علی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واتباعہ اجمعین بعد اسکے خاکسار علی جونپوری معروف کرامت علی نے مسلمان بھائیون کی خیرخواہی کی راہ سے اس مختصر رسالہ زینت المصلی مین ایسی باتین جمع کیا ہی کہ نمازیون کے دل کا شبہہ دفع ہوجاوے اور نماز کو حضور دل سے ادا کرین اور نماز مین نفس اور شیطان کے خلل اندازی سے محفوظ رہین اور اس رسالہ مین تین باب مقرر کیا پہلے ✤ باب مین نماز کے مسایل ضروری لکھا ✤ دوسرے باب مین وہ باتین لکھا جس سے نماز مین نفس اور شیطان کی خلل اندازی سے محفوظ رہے اور وسواس دفع ہو اور حضور دل سے نماز ادا ہو تیسرے ✤ باب مین نماز کی نیت کے الفاظ اور نماز کی تسبیحات اور دعائین مع ترجمہ لکھا اور اس باب مین اللہ ہی سے مدد مانگتا ہون ✤ پہلا باب نماز کے مسائل ضروری کے بیان مین اور اس باب مین تیرہ فصل ہی ✤ فصل ✤ وضو مین چار فرض ہی ✤ ۱ ✤ منہ دھونا بال جمنے کی جگہ سے ٹھنڈی کے نیچے تک اور کان کی جڑ سے دوسرے کان کی لہر تک ✤ ۲ ✤ دونون ہاتھون کا دھونا کہنیون تک ۳ دونون پاؤن ٹخنون تک وہ ایک ہڈی ہی پاؤن اور پنڈلی کے جوڑ پر باہر ابھری ہوئی ✤ ۴ ✤ مسح کرنا چوتھائی سر کا اور گھنی ڈاڑھی والیکو چوتھائی ڈاڑھی کا مسح کرنا یہ پانچوان فرض ہی ✤ فصل ✤ سنت ہی وضو مین ✤ ۱ ✤ دونون ہاتھ گٹے تک دھونا تین بار ✤ ۲ ✤ اللہ کا نام لینا وضو شروع کرتے وقت یعنی ✤ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْکُفْرُ ظُلْمَۃٌ ✤ ۳ ✤ مسواک کرنا ✤ ۴ ✤ کلی کرنا تین بار ✤ ۵ ✤ غرغرہ کرنا اسی پانی سے جو کلی کے ساتھ ہو ✤ ۶ ✤ تین بار

ناک مین پانی دینا ✤ ۷ ✤ ڈاڑھی کا خلال کرنا ✤ ۸ ✤ ہاتھ پیر کی انگلیون کا خلال کرنا ✤ ۹ ✤ ہر بدن کا
تین تین بار دھونا ✤ ۱۰ ✤ ایکبار تمام سر کا مسح کرنا ✤ ۱۱ ✤ دونون کان کا مسح کرنا اُسی پانی سے جو سر
کے پانی سے بچا ہو ✤ ۱۲ ✤ نیت کرنی ✤ ۱۳ ✤ ترتیب نگاہ رکھنی ✤ یعنی پہلے منھ تب دونون ہاتھ دھووے
تب سر کا مسح کرکے دونون پانون دھووے ✤ ۱۴ ✤ تر بتر دھونا ہر بدن کا ✤ ۱۵ ✤ استنجا کرنا پتھر یا
ڈھیلے سے اور پانی سے دھونا افضل ہے ✤ مستحب وضو مین ✤ ۱ ✤ داہنی طرف سے بدن دھونا شروع کرنا
۲ ✤ گردن کا مسح کرنا ✤ مکروہ وضو مین ✤ پانی منھ پر سخت مارنا اسقدر کہ چھینٹ پڑے ✤ ۲ ✤ بغیر بائین
ہاتھ سے ناک مین پانی دینا ✤ ۳ ✤ وضو کے درمیان دنیا کی بات کرنی ✤ ۴ ✤ تین بار سے زیادہ پانی
دھونا ✤ فصل ✤ ناقص وضو ✤ ۱ ✤ جو چیز کہ پاخانہ اور پیشاب کے مکان سے باہر نکلے وضو کو توڑے
۲ ✤ اور بدن سے خون اور پیپ اور پھوڑے کے پانی کا نکلنا اور بہنا اور اُس جگہ کا حکم لگتا دھونا غسل
اور وضو مین فرض ہے وضو کو توڑتا ہے اور اگر بہا نہین یا آنکھ کے اندر خون نکلا مگر باہر نہ بہا
تو وضو نہ ٹوٹا ✤ ۳ ✤ اور پیٹ بھر کر قے ہونا خواہ کھانا خواہ پت خواہ پانی خواہ خون ہو وضو کو توڑتا ہے
اور پتلا خون تھوک برابر یا تھوک سے زیادہ قے کرے تو ٹوٹے اور تھوک سے کم ہووے خواہ پیٹ بھر قے
ہووے خواہ بلغم قے کرے تو نہ ٹوٹے ✤ ۴ ✤ اور نیند سے ٹوٹے جو کسی چیز پر ٹیک لگا کے اس طرح پر
سو جاوے کہ اگر اُس چیز کو ٹال لین تو گر پڑے اور نماز مین کھڑا یا بیٹھا رکوع یا سجدے مین سو جاوے
تو نہین ✤ ۵ ✤ اور بیہوشی ✤ ۶ ✤ اور دیوانگی ✤ ۷ ✤ اور نشے سے ٹوٹے ✤ ۸ ✤ اور قہقہہ مارنے رکوع
سجدہ والی نماز مین بالغ نمازی کے ہنسنے سے ٹوٹے ✤ اور نماز مین لڑکا ہنسے خواہ جنازے کی نماز
یا تلاوت کے سجدہ مین کوئی ہنسے تو نہین مگر انہین سے جسمین ہنسا سو باطل ہوا ✤ ۹ ✤ اور مباشرت فاحشہ
سے ٹوٹے اُسکے یہ معنی کہ عورت مرد ننگے ہووین اور دونون کا اندام نہانی آپسمین چھوٹے نہ دخول ہو نہ
انزال ✤ مسئلہ ✤ اگر مرد عورت کو یا عورت مرد کو چھووے یا زخم سے کیڑا یا گوشت گرے یا چھاتی سے
دودھ نکلے یا تھوک یا ناک یا آنسو یا پسینا نکلے تو وضو نہ ٹوٹے ✤ مسئلہ اگر مرد کے پیشاب کے سوراخ
سے کیڑا گرے تو شرح وقایہ مین ہے کہ نہ ٹوٹے اور عالمگیری مین ہے کہ اگر عورت یا مرد کے پیشاب کے مقام
سے کیڑا نکلے ٹوٹے تو احتیاط ہے وضو کر لینے مین ✤ فصل ✤ غسل مین تین چیز فرض ہے ✤ ۱ ✤ کلی کرنا ✤ ۲ ✤
ناک مین پانی دینا ✤ ۳ ✤ تمام بدن دھونا ✤ مسئلہ ✤ غسل مین سنت ہے ✤ ۱ ✤ کہ گٹّے تک دونون ہاتھ
دھووے ✤ ۲ ✤ اندام نہانی غسل کے پہلے دھوئے ✤ ۳ ✤ بدن سے ناپاکی دھووے جو لگی ہووے ✤ ۴ ✤
وضو کرے جسطرح نماز کے لیے کرتا ہے مگر پانون نہ دھووے ✤ ۵ ✤ پھر بدن پر تین بار پانی جاری کرے

تب اُس مکان سے ٹل کر پانون دھووے ✽ جب ایسی جگہہ پر ہو کہ پانی جمع ہووے اور اگر تختے یا پتھر
پر ہو تو اسی جگہہ وضو کے ساتھہ ہی پانون دھووے ✽ مسئلہ غسل مین مستحب ہی ✽ ۱ ✽ بدن کا ملنا ✽ —
مسئلہ گوندھی چوٹی کا کھولنا اور تمام چوٹی تر کرنا عورتون پر فرض نہین جب بال کی جڑ بھیگی کفایت
ہی اور اگر چوٹی کھلی ہو تو تمام بال مین پانی پہونچانا فرض ہو ✽ مسئلہ موجب غسل کا ✽ ۱ ✽ نکلنا منی کا کود
کے شہوت کے ساتھ جاگتے مین ہو خواہ سوتے مین عورت کو یا مرد کو ✽ ۲ ✽ اور غائب ہونا حشفہ
کا اندام نہانی مین اگرچہ انزال نہو ✽ ۳ ✽ اور سو اُٹھکر کپڑے مین منی یا مذی کا دیکھنا ✽ ۴ ✽ اور
حیض اور نفاس کا موقوف ہونا ✽ مسئلہ ✽ چار غسل سنت ہی ✽ ۱ ✽ جمعہ کا ✽ ۲ ✽ عیدین کا ✽ ۳ ✽
عرفے کے روز کا ✽ ۴ ✽ احرام کے وقت حاجیون کے تئین ✽ مسئلہ ✽ دو غسل واجب ہی ✽ مردہ
کا غسل زندون پر ✽ ۲ ✽ اور غسل اُس آدمی کا کہ پہلے کافر تھا اور جنب بھی تھا اور اب مسلمان
ہوا ✽ مسئلہ ✽ اور تین غسل مستحب ہی ✽ ۱ ✽ جب کافر مسلمان ہووے اور ناپاک نرہا ہووے
تو اُسکو غسل کرنا مستحب ہی ✽ ۲ ✽ اُس لڑکے کا غسل کرنا کہ بغیر نشانی بلوغ کے جس طرح احتلام
وغیرہ ہی اُسپر حکم بلوغ کا دیا جاوے یعنی پندرہ برس کی عمر ہونے سے اُسکو بالغ کا حکم دین
✽ ۳ ✽ اور غسل شب برات کا ✽ **فصل** ✽ تیمم کرنا وضو اور غسل دونون کے بدلے مین درست
ہی جب پانی کی قدرت نہووے کسی عذر سے ✽ اور فرض ہی تیمم مین ✽ ۱ ✽ ایکبار ہاتھہ مارنا
پاک چیز پر جو زمین کے جنس سے ہی جس طرح خاک اور بالو اور سرمہ اور ہرتال اور پتھر اگرچہ
اُسپر گرد نہ بھی ہو اور گرد پر بھی ✽ ۲ ✽ اور دوسرے بار ہاتھہ مارنا دونون ہاتھون کے مسح کے
لیے کہنیون تک ✽ ۳ ✽ اور نیت کرنا کہ مین نماز کے واسطے تیمم کرتا ہون وضو کا بدلا خواہ غسل
کا اور فرض نفل جو چاہے سو اُسی تیمم سے ادا کرے ✽ مسئلہ ✽ جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہی تیمم کو
بھی توڑتی ہی اور پانی کا مقدور ہونا اُسکے طہارت کے لائق یعنے محدث کو وضو کے لائق جنب کو
غسل کے لائق پانی ملے ✽ نماز کے باہر ہی اُسکو شرط نماز کی کہتے ہین سو شرط نماز کی چھہ ہی ✽ ۱ ✽ پہلی یہ
کہ نمازی کا بدن پاک ہووے یعنی محدث ہو تو وضو کر لے اور بدن مین کچھہ نجاست لگی ہو تو دھو لے
✽ ۲ ✽ دوسرے یہ کہ کپڑا پاک ہووے اگر کوئی شخص بغیر عذر کے ناپاک کپڑے سے نماز پڑھے تو نماز
باطل ہووے ✽ تیسرے یہ کہ نماز کا مکان پاک ہووے اسقدر کہ دونون پانون اور دونون زانو
اُسپر رکھہ سکے ✽ ۴ ✽ چوتھی شرط عورت کا چھپانا ✽ عورت کہتے ہین اُس بدن کو جسکا چھپانا فرض
ہی ✽ مسئلہ ✽ مردون کیواسطے ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک عورت ہی ✽ اور لونڈیون

کے لیے عورت مرد کے طرح ہی مگر اُسکے لیے پیٹھ اور پیٹ بھی عورت ہی اور آزاد عورتون کے لیے
تمام بدن عورت ہی مُنھ اور دونون ہتھیلی اور دونون قدم کے سوا ✤ یہ نماز کے واسطے ہے
لیکن شہوت کی نظر سے دیکھنے مین یہ تینون عضو بھی عورت ہین اور بیگانے مرد کو ان تینون بدن کا
دیکھنا شہوت کی نظر سے حرام ہی ✤ پانچوین شرط قبلہ کیطرف مُنھ کرنا مگر جو شخص کہ دشمن یا پھاڑنیوالے
جانور کے خوف سے قبلہ کیطرف مُنھ نہ کرسکے وہ جس طرف سکے اُسی طرف نماز پڑھے خواہ کھڑے
خواہ بیٹھے خواہ لیٹے ✤ اور اگر کسی مکان پر قبلہ نہ معلوم ہو تو جو کوئی حاضر ہو اُس سے پوچھے کے پڑھے
بے پوچھے اگرچہ قبلہ کی طرف پڑھیگا نماز نہ درست ہوگی ✤ اور جو کوئی نہ موجود ہووے تو اپنے دلمین
تجری کرے یعنی دلمین ٹھہرالیوے جس طرف اُسکے دلکو یقین ہووے اُسیطرف پڑھے ✤ چھٹھین شرط نیت
کرنا ✤ اور نیت کے معنی دل مین قصد کرنا یعنی دلمین جاننا کہ یہ کون نماز ادا کرتا ہی ✤ اور نیت کرنا دلمین
فرض ہی ✤ اور زبان سے مستحب ✤ فصل ✤ نماز کے اندر معات فرض ہین اُنکو نماز کی صفت کہتے ہین ✤ پہلا
فرض تحریمہ ہی اور تحریمہ کہتے ہین پہلی تکبیر کے تئین جو نماز کے شروع کرتے وقت کہتے ہین ✤ دوسرا فرض
قیام ہی اور قیام کے معنی کھڑا ہونا ✤ تیسرا فرض قراءت ہی اور قراءت کہتے ہین قرآن پڑھنے کو ✤ مسئلہ
نماز مین ایک آیت دراز جیسے آیۃ الکرسی یا آیہ ✤ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ✤ یا مانند اسکے
یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہی ✤ چوتھا فرض نماز کا رکوع ہی اور رکوع کے معنی پیٹھ خم کرنا ✤ پانچوان
فرض نماز کا سجدہ ہی سجدہ کے معنی زمین پر پیشانی رکھنا اور سجدہ مین پیشانی اور ناک دونون لگاوے
چھٹا فرض قعدۂ اخیرہ ہی یعنی آخری بیٹھنا اسقدر کہ تشہد پڑھ سکے ✤ ساتوان فرض باہر آنا نمازی کا نماز
سے اُس کام کے سبب سے جو نماز کا نباہ کرنیوالا ہی ✤ فصل نماز مین بارہ واجب ہی ✤ پہلے سورۂ فاتحہ
پڑھنا ✤ دوسرے فاتحہ کے ساتھہ تمام سورہ خواہ تین آیۃ چھوٹی یا ایک آیۃ بڑی کا ملانا ✤ تیسرے مقرر کرنا
قراءت کا پہلی دو رکعت مین یعنی قراءت دو رکعت مین فرض ہی ولیکن غیر معین خواہ پہلی دو رکعت مین
پڑھے خواہ پچھلی مین مگر دو رکعت پہلی مین پڑھنا واجب ہی ✤ چوتھے ترتیب نگاہ رکھنا یعنی ہر فرض
کو اُسکے مقام پر ادا کرنا ✤ پانچوین تعدیل ارکان کی یعنی ٹھہرنا رکوع اور سجدہ مین ایکبار تسبیح کہنے کے
موافق ✤ چھٹھین پہلا قعدہ یعنی درمیان کا بیٹھنا چار رکعت والی نماز مین فرض ہووے یا نفل یا سنت ✤
ساتوین تشہد پڑھنا دونون قعدہ مین اور تشہد کہتے ہین التحیات کو ✤ آٹھوین نماز سے باہر آنا لفظ سلام
کا کہکر ✤ نوین وتر مین دعاے قنوت پڑھنا وتر مین اور دعاے قنوت یہ ہی ✤ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ

مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَ
نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ۔ دسوین عیدین کی نماز مین تکبیرون کا کہنا ٭ گیارہوین
بلند پڑھنا جسمین بلند پڑھا جاتا ہو بارھوین آہستہ پڑھنا جسمین آہستہ پڑھا جاتا ہو ٭ فصل ٭ نماز مین
سنت ہی ٭ ۱ ٭ دونون ہاتھ کا اُٹھانا تحریمہ کی تکبیر اور دعاے قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیر کیواسطے
کان کی لو تک اور عورتین کندھے تک اُٹھاوین ٭ ۲ ٭ ہاتھ اُٹھاتے وقت اُنگلیون کو سیدھی سے کھلا
رکھنا ٭ ۳ ٭ امام کے تئین تکبیرین بلند کہنا ٭ ۴ ٭ ثنا پڑھنا تحریمہ کی تکبیر کے بعد فرض سنت وتر نفل
سب مین اور امام مقتدی اکیلا سب اسمین برابر ہین اور ثنا یہ ہی ٭ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ
اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ٭ ۵ ٭ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم آہستہ کہنا اکیلا ہو یا امام ٭ ۶ ٭
بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم آہستہ کہنا امام مقتدی اکیلے سب کو ٭ ۷ ٭ مردون کیواسطے داہنا ہاتھ بائین پر
رکھنا ناف کے نیچے اور عورتین چھاتی پہ رکھین ٭ ۹ ٭ رکوع جاتے وقت تکبیر کہنا ٭ ۱۰ ٭ رکوع مین
دونون ہاتھ سے دونون زانو پکڑنا ٭ ۱۱ ٭ زانو پکڑتے وقت اُنگلیون کو کھلی رکھنا ٭ ۱۲ ٭ رکوع مین
سبحان ربی العظیم تین بار کہنا ٭ ۱۳ ٭ رکوع کے بعد سیدھے کھڑا ہونا ٭ ۱۴ ٭ رکوع سے سر اُٹھاتے
حَمِدَہٗ وَرَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا امام کو اور مقتدی کو ربنا لک الحمد کہنا ٭ اور اکیلے کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا ٭ ۱۵ ٭ سجدہ مین جاتے وقت تکبیر کہنا ٭ ۱۶ ٭ سجدہ مین دونون ہاتھ اور دونون زانو
زمین پر رکھنا ٭ ۱۷ ٭ سجدے مین تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا ٭ ۱۸ ٭ مردون کو قعدہ مین بائین
پانون بچھانا اور اُسی پر بیٹھنا اور داہنا پانون کھڑا رکھنا ٭ اور عورتون کو بائین چوتڑ پر بیٹھنا اور دونون
پانون داہنی طرف نکالنا ٭ ۱۹ ٭ دو سجدے کے بیچ مین بیٹھنا ٭ پیغمبر صلے اللّٰہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا
٭ ۲۱ ٭ دعاے ماثورہ پڑھنا ٭ ۲۲ ٭ دونون طرف سلام پھیرنا ٭ فصل ٭ مستحب ہی نماز مین ٭ ۱ ٭ سجدہ
کی جگہ پر دیکھنا قیام مین ٭ ۲ ٭ رکوع مین پشت پانون پہ دیکھنا ٭ ۳ ٭ سجدہ مین ناک کی طرف دیکھنا
۴ ٭ قعدہ مین گودی کیطرف دیکھنا یہ حکم فرض نفل سب مین برابر ہی ٭ ۵ ٭ جمہائی آتے وقت منہ بند
کرنا ٭ ۶ ٭ تحریمہ کہتے وقت دونون ہتھیلی آستین سے باہر نکالنا ٭ ۷ ٭ کھانسی کا دفع کرنا اپنے مقدور
بھر ٭ ۸ ٭ جب موذن اقامت مین حی علی الفلاح تک پہونچے سب نماز کیواسطے کھڑے ہو جانا ٭ ۹ ٭
جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ تک پہونچے تب امام کے تئین نماز شروع کرنا ٭ ۱۰ ٭ ترتیل قرآن پڑھنے مین
یعنی حروف ادا کرنا اور وقف کا نگاہ رکھنا ٭ رکوع مین سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا ٭ ۱۲ ٭ سجدہ مین جاتے
وقت پہلے دو زانو تب دونون ہاتھ تب ناک تب پیشانی رکھنا اور اُٹھتے وقت پہلے سر تب ہاتھ

تب زانو اٹھانا ✤ ۱۳ ✤ سجدے مین دونون ہاتھ کے بیچ مین سر رکھنا ✤ ۱۴ ✤ ہاتھ پانون انگلیون کو قبلہ طرف متوجہ کرنا ✤ ۱۵ ✤ قیام مین دونون پانون کے بیچ مین چار انگل کا فرق رکھنا ✤ ۱۶ ✤ قعدہ مین دونون ہاتھ دو زانو پر رکھنا ✤ ۱۷ ✤ منھ داہنے بائین پھیرنا سلام مین ✤ ۱۸ ✤ رکوع سجدہ کی تسبیح تین بار سے زیادہ کہنا اس شرط پر کہ طاق کہے یعنی پانچ سات بار تو یہ حکم اکیلے کیواسطے ہی امام کو چاہیتا ہی کہ پانچ مرتبہ کہے ✤ ۱۹ ✤ سجدہ مین مرد کو بازوون کا کشادہ رکھنا شکم سے شکم کو ران سے ران کو ہتھیلی سے ہتھیلی کو زمین سے اور عورت ہووے تو اسکا الٹا کرے یعنی وہ خوب سمٹی ہوئی سجدہ کرے اور پیٹ کو ران مین چپٹا دے ✤ ۲۰ ✤ مسبوق کو منتظر رہنا کہ امام فراغت کرے تب باقی نماز کے لیے کھڑا ہو ✤ ۲۱ ✤ فجر کی نماز مین پچاس آیت پڑھنا تیس آیت پہلی رکعت مین بیس دوسری رکعت مین ✤ ۲۲ ✤ ظہر کی نماز مین دونون رکعت مین تیس آیت کے موافق پڑھنا ✤ ۲۳ ✤ عصر اور عشا کی نماز مین بیس آیت کے موافق پڑھنا ✤ ۲۴ ✤ مغرب مین چھوٹی سورتین پڑھنی اور وہ لم یکن سے آخر قرآن تک ہی ✤ یہ حکم اختیار کی حالت مین ہی ضرورت کی حالت مین جو ہوسکے وہی پڑھے ✤ فصل ✤ نماز کو فاسد کرتا ہی سہو سے ہو خواہ قصد سے سوتے مین خواہ جاگتے مین تھوڑا یا بہت ✤ ۱ ✤ قصد سے سلام کرنا اور سہو سے سلام کرنا نہین فاسد کرتا ہی ✤ ۲ ✤ اور فاسد کرتا ہی قصد یا سہو سے سلام کا جواب دینا ✤ ۳ ✤ نالہ کرنا بلند آواز سے ✤ ۴ ✤ آہ کرنا ✤ ۶ ✤ اف کرنا ✤ ۷ ✤ آواز سے رونا درد یا مصیبت سے ✤ ۸ ✤ کھنکھارنا بغیر عذر کے ✤ ۹ ✤ چھینک کا جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا ✤ ۱۰ ✤ بری خبر کے جواب مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا ✤ ۱۱ ✤ خوشخبری کے جواب مین الحمد للہ کہنا ✤ ۱۲ ✤ عجیب خبر کے جواب مین سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا ✤ ۱۳ ✤ لقمہ دینا اپنے امام کے سواے دوسرے کو اور اپنے امام کو لقمہ دینے سے نماز نہین باطل ہوتی لقمہ دینے کے معنی بھولی قراءت یاد دلا دینا ✤ ۱۴ ✤ نماز مین قرآن دیکھ کے پڑھنا ✤ ۱۵ ✤ نجس جگہ پر سجدہ کرنا ✤ ۱۶ ✤ نماز مین وہ چیز مانگنا جو آدمی سے مانگتا ہی مثلاً کہے یا اللہ تعالیٰ فلانی عورت سے میرا نکاح کردے یا مجکو ہزار دینار دے یا مثل اسکے جو بات ہی ✤ ۱۷ ✤ نماز مین کھانا ✤ ۱۸ ✤ پینا ✤ ۱۹ ✤ عمل کثیر کرنا یعنی نماز مین جو کام کہ زیادہ کرے نماز کو باطل کرے ✤ اور زیادہ کام کے یہ معنے ہین کہ ایسا کام کرے کہ جو کوئی دیکھے سو جانے کہ یہ شخص نماز نہین پڑھتا ہی ✤ یا نمازی آپ بوجھے کہ مینے زیادہ کام کیا تا نمازی کا شغل پیچھوڑ دے اور نماز کو نہین فاسد کرتا ✤ ۱ ✤ بہشت کے ذکر یا دوزخ کی دہشت سے رونا بلکہ یہ رونا مستحب ہی ✤ کھنکھارنا عذر سے یعنے آواز بنا نیکو جسمین قراءت ہوسکے ✤ ۳ ✤ دو ✤

جو آدمیون سے نہین طلب کرتا اللھم اغفرلی وغیرہ ؛ ۴ ؛ تھوڑا کام کرنا ؛ ۵ ؛ کسی کا گذرنا نمازی
کے آگے سے نماز کو نہین باطل کرتا مگر وہ شخص گنہگار ہوتا ہی ؛ فصل مکروہ ہی نماز مین کپڑا سر پر یا کندھے
پر ڈالنا اُسکے کنارون کا چھوڑنا اِسطرح کہ لٹکی رہین ؛ ۲ ؛ کپڑے کا سمیٹنا کہ مٹی نہ لگے ؛ ۳ ؛ کپڑے
یا بدن سے کھیلنا ؛ ۴ ؛ بال کا باندھنا جوڑے کے چاندی پر ؛ ۵ ؛ اُنگلیون کا توڑنا ؛ ۶ ؛ داہنے
یا بائین گردن پھیر کے دیکھنا اور بغیر گردن پھیرے آنکھون کے کنارے سے دیکھنا مکروہ نہین ؛ ۷ ؛
مکروہ ہی کنکڑیون کا ٹالنا سجدہ کے لیے مگر ایکبار مضائقہ نہین ؛ ۸ ؛ ہاتھ کمر پر رکھنا ؛ ۹ ؛ انگڑانا
۱۰ ؛ کہنی کی بیٹھک بیٹھنا اِسطرح پر کہ زانو کھڑا کرے اور چوتڑ پر بیٹھے ؛ ۱۱ ؛ مردون کے تئین دونون
بازوون کا بچھانا سجدہ مین ؛ ۱۲ ؛ چار زانو بیٹھنا بغیر عذر کے ؛ ۱۳ ؛ امام کا اکیلے کھڑا ہونا مسجد کے
محراب مین ؛ ۱۴ ؛ امام کا اکیلے کھڑا ہونا قد آدم کے اونچے پر یا امام اکیلا نیچے ہو اور مقتدی اونچے پر
۱۵ ؛ اکیلے کھڑا ہونا صف کے پیچھے جبکہ صف مین جگہ خالی ہو ؛ ۱۶ ؛ جاندار کی صورت ہونا نمازی
کے آگے یا سامنے یعنے قبلہ کیطرف دیوار مین یا بازو کے برابر یا چھت پر یا اوپر لٹکی ہوئی ؛ اور اگر پیچھے
یا قدم کے نیچے ہو مکروہ نہین ؛ ۱۷ ؛ نماز کے ادب مین سستی کرے اور بے لحاظی سے ننگے سر پڑھے
تو مکروہ ہی ؛ ۱۸ ؛ اچھا کپڑا ہوتے ہوئے برا کپڑا پہرنا جس سے بڑے آدمیون کے پاس نہ جا سکے
۱۹ ؛ نماز مین پیشانی کی خاک پوچھنا ؛ ۲۰ ؛ آسمان کیطرف دیکھنا ؛ ۲۱ ؛ پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرنا ؛
۲۲ ؛ اُنگلی سے آیت اور تسبیح کا شمار کرنا ؛ ۲۳ ؛ اُس کپڑے کا پہرنا جسمین صورت بنی ہو ؛ ۲۴ ؛
مسجد کے اوپر جماع کرنا ؛ ۲۵ ؛ پیشاب کرنا ؛ ۲۶ ؛ جاضرور پھرنا ؛ ۲۷ ؛ مسجد کا دروازہ بند کرنا ؛
۲۸ ؛ تکبیر دو بار کہنا ؛ ۲۹ ؛ پھونکنا اِسطرح کہ پاس کا آدمی نہ سنے اور اِسقدر کہ سنے نماز کو باطل کرتا
ہی ؛ ۳۰ ؛ بلند کہنا تسمیہ اور آمین اور تشہد کا ؛ ۳۱ ؛ تمام کرنا قرأت کا رکوع مین جا کر ؛ ۳۲ ؛ رکوع
کی تسبیح قومہ کے شروع مین کرنا ؛ ۳۳ ؛ سجدہ کی تسبیح جلسہ کے شروع مین کہنا ؛ ۳۴ ؛ پہلی رکعت
دراز کرنا نفل مین ؛ ۳۵ ؛ دوسری رکعت دراز کرنا پہلی رکعت سے سب نماز مین ؛ ۳۶ ؛ پیراہن
اور تاج کا اُتارنا پہرنا اور موزے کا اُتارنا تھوڑے کام سے ؛ ۳۷ ؛ خوشبو اور پھول کا سونگھنا
۳۸ ؛ ہوا کرنا کپڑے یا پنکھے سے ایک دو بار ؛ ۳۹ ؛ آنکھ بند کرنا ؛ ۴۰ ؛ کسی سنت کا ترک
کرنا ؛ ۴۱ ؛ وہ چیز منھ مین رکھنا جسکے رکھنے سے قرأت نہو سکے ؛ ۴۲ ؛ جو چیز دانتا مین ہی
گوشت وغیرہ اگرچہ تھوڑی ہو اُسکا نگلنا ؛ ۴۳ ؛ سجدہ مین جاتے وقت دونون ہاتھ زانو کے
پہلے زمین پر رکھنا بغیر عذر کے ؛ ۴۴ ؛ اُٹھتے وقت ہاتھ کے پہلے زانو اُٹھانا بغیر عذر کے ؛

۴۵ کشادہ رکھنا انگلیون کا سوائے رکوع کے ۴۶ تھوکنا ۴۷ ناک چھینکنا ۴۸ کسی سورہ کا مقرر کرنا کہ سوائے اُسکے نماز مین دوسری سورۃ نہ پڑھے ۴۹ ایک رکعت مین دو سورہ پڑھنا بیچ کی ایک سورۃ چھوڑ کے ۵۰ پچھلی زرہ کو پہلے پڑھنا اگرچہ دو رکعت مین ہو مثلاً پہلے مین قل ہو اللہ دوسری مین تبت یدا ۵۱ نماز کا طول کرنا اسقدر کہ مقتدیون کو گران معلوم ہو ۵۲ نماز کو ہلکی کرنا مقتدیون کی جلدی کرنے سے ۵۳ فرض نماز مین ایک رکعت مین ایک ہی سورۃ دو بار پڑھنا ۵۴ آستین کہنیون کے اوپر تک اُٹھانا ۵۵ تکیہ کرنا لاٹھی یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کے اور مصحف اور شمشیر شمع اور چراغ آگے ہو تو کچھ دہشت نہین مگر جلتی آگ مکروہ ہی اور کمر باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ نہین ۔ فصل ۔ نماز کے کسی واجب کو سہو سے ترک کرنے کے سبب دو سجدہ سہو کا ایک سلام کے بعد واجب ہوتا ہی اور سجدہ سہو کی یہ ترکیب ہی کہ آخری قاعدہ مین تشہد کے ایک طرف سلام پھیر کے دو سجدے کرے تب بعد اُسکے بیٹھے التحیات اور درود اور دعاء ماثورہ پڑھے نماز سے فراغت کرے ۔ مسئلہ ۔ فرض کے ترک کرنے سے سہو سے ہووے یا قصد سے نماز باطل ہوتی ہی اور قصد سے واجب کے ترک کرنے مین گناہ ہی اور نماز اُسکی بغیر سجدہ سہو کے درست ہووے مگر نقصان کے ساتھ اور واجب کو سہو سے ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہی اور سجدہ سہو کا اُس نقصان کے درست کرنیکے واسطے ہوتا ہی اور سنت ترک کرنا قصد سے موجب گناہ کا ہی اور ثواب کو دور کرتا ہی اور اگر بھول کے سنت ترک کرے تو اُسپر کچھ نہین ۔ یا اللہ صاحب سب مسلمان بھائیون کا دونون جہان مین بھلا کر آمین یا رب العالمین ۔

دوسرا باب

مخالات عبادات یعنی عبادتون مین خلل ڈالنی والی چیزون کی تفصیل کے ساتھ بیان مین اور اُنکی علاجون کے طریق کے بیان مین اور اس باب کی تین فصل ہی ۔ فصل ۔ مخل نماز کا نفس اور شیطان دونون ہوتا ہی نفس اسطور چلین گے کہ کسالت اور ڈھیلنگی اور پہلی اسکت کرتا ہی اور اپنا آرام چاہتا ہی اور ارکان کے ادا کرنے مین جلدی کرتا ہی تاکہ جلد تر فارغ ہوکے سو رہے یا آرام کرے اور اپنی خواہش کی چیزون مین مشغول ہووے اور نماز پڑھنے مین قیام اور رکوع اور سجود اور قعود کو بطور مسنون کے ادا نہین کرتا بلکہ مثل دبلے پتلے کمزورون اور فالج والون کے اُسکے اعضا مین ایک اسکت اور سستی ڈھیلنگی پیدا ہوتی ہی اور نماز کے ارکان کی پروا نہ رکھنے کے سبب سے جسطرح سے اتفاق پڑ جاوے اُسی طرح سے یا جس وضع سے بدن کو آرام ملتا ہی اُسی وضع سے ادا

ہاتھ پاؤن وغیرہ اعضا کو رکھتا ہی مثلاً بے عذر سجدہ مین ران پیٹ سے لگے یا دونون ہاتھ دونون
کان کے برابر نہ رہیے دونون زانو کے برابر رہے یا ہاتھ ناف تلے قریب ناف کے باندھنا چاہیے پیڑو
یا اُس سے بھی نیچے جا پڑے و علیٰ ہذا القیاس تو کچھ پروا نہین رکھتا اور اسی طرح سے تپ والون کیطرح
سے حواس باطنی اور وہم و خیال پراگندہ اور پریشان رہتا ہی اُس سبب سے حواس باطنی اور اعضا کے
ظاہری کو نماز کیطرف متوجہ کرنے مین بڑا خلل پڑتا ہی نفس کے اِس طور سے نماز کا مخل ہوتا ہی ٭ اور
شیطان اِس طور سے مخل ہوتا ہی کہ وسوسہ ڈالتا ہی اور سب سے بڑا وسواس شیطان کا یہ ہی کہ نماز کی
شان کو ہلکی معلوم کرنا اور نماز کی پروا کم کرنا اور نماز کو چندان کار آمدنی نہ جاننا اور یہ وسواس
بہت جلدی کفر تک پہونچا دیتا ہی کیونکہ اِس صورت مین نماز کی فرضیت کا انکار اور اُسکا ہلکا اور
حقیر جاننا ہوتا ہی اور آدمی کافر ہوجاتا ہی ادنا وسواس شیطان کا یہ ہی کہ رب العزت کے حضور
مین کھڑے ہوکے اُسکو حاضر سمجھ کے عرض کرنے اور اُس سے کلام کرنے اور سننے اور مناجات
کی لذت پانے سے غافل کرتا ہی اِس طریق سے کہ رکعات اور تسبیحات کے شمار کو بخوبی یاد رکھنا
چاہیے مبادا کوئی سہو یا غلطی واقع ہو یا حافظ کو قرآن مجید کے متشابہات مین ڈالتا ہی کہ متشابہات
کو خیال مین رکھے ایسا نہو کہ غلط پڑھ جاوے ایک مقام کی آیت دوسرے مقام مین پڑھ جاوے
باوجودیکہ اُسی نمازی نے ایکبار یا دو بار یا سو بار آزمایا ہی کہ حضوری کے خیال کے باقی رہنے مین
بھی نہ رکعات اور تسبیحات کے عدد مین کچھ خلل پڑتا ہی اور نہ قرآن پڑھنے مین متشابہ لگتا ہے
یہ کام شیطان کا ہی اور اُسکی غرض رکعات اور تسبیحات اور متشابہات کا یاد دلانا نہین ہے
بلکہ اُسکی غرض یہ ہی کہ نمازی کو اعلیٰ مرتبہ سے ادنیٰ مرتبہ مین اُتارے تاکہ ایسا ہی کرتے کرتے
اپنے اصلی مقصود کو پہونچے اور اُس رجیم کا اصلی مقصود وہی انکار اور کفر ہی اگر اللہ تعالی کے
فضل سے اُسکا یہ مقصود نہ حاصل ہوا تو ناچار ہوکے موافق مضمون اِس مثال کے ٭ اِذَا
فَاتَكَ اللَّحْمُ فَاشْرَبِ الْمَرَقَةَ یعنے جب تجکو گوشت نہ ملے تو شوربا ہی پیا لے آہستہ آہستہ گاؤخر
کے خیال مین پہونچاتا ہی تاکہ نمازی کی یہ صورت ہوجاتی ہی کہ ٭ مصرع ٭
بر زبان تسبیح و در دل گاؤخر ٭ جو کچھ کہ حق کے حضور کے سوا ہی سب گاؤخر کی تمثیل مین داخل
ہی گاؤ ہو یا خر یا ہاتھی ہو یا اونٹ ٭ اب طالب العلم لوگ یہ نہ جانین کہ ہمارا غور کرنا صیغہ اور ترکیب
مین اِس قسم مین داخل نہین ہی ہیہات ہیہات ایسا نہین ہی جو وہ خیال کرتے ہین بلکہ یہ مضمون
گاؤخر کے خیال سے زیادہ نماز کا مخل ہی ٭ اور عالم لوگ یہ نہ معلوم کرین کہ عربی کے قاعدہ بموجب

قرآن شریف سے مسئلہ نکالنے کا غور کرنا نماز کو کاہل کرنا ہی بلکہ نماز کو ناقص کرتا ہی اس مقام مین نماز کے ناقص ہونے اور نقصان سے یہ مراد ہی کہ نماز کا درجہ مقبولیت کا کم ہوتا ہی وہ نقصان مراد نہین ہی ٭ اور مکاشفی والے لوگ یہ نہ معلوم کرین کہ نماز مین اپنی ہمتون اور قصدون کو متوجہ کرنا مرشد کے برزخ یعنی صورت کا خیال کرکے یا ارواح یا فرشتون کی ملاقات کی تلاش نماز کے انداز کرنا بھی نماز ہی کا حاصل کرنا ہی کیونکہ نماز مومنون کی معراج ہی سو ایسا ہرگز نہین ہی یہ متوجہ کرنا ہمتون کا ایک شاخ ہی شرک کی گوکہ شرک جلی بلکہ خفی یعنے بڑا پوشیدہ ہو اور کوئی یہ نہ جانے کہ نماز مین عجیب اور غریب مسئلون کا ظاہر ہو جانا اور ارواح اور فرشتون کا ظاہر ہونا نماز مین برا ہی بلکہ ہمت اور قصد کا متوجہ کرنا اس کام مین اور اس مدعا کو دل کی نیت مین ملانا مخلصون کے خلوص کے مخالف ہی اور لیکن ظاہر ہو جانا اور کھل جانا مذکور چیزون کا جو ہی سو عمدہ خلعتون کے قسم سے ہی کہ حق کی حضوری کے دریا مین جو مخلص لوگ دو لے رہتے ہین اُنکو زیادہ عنایات کے سبب سے اُن خلعتون سے سرفراز کرتے ہین تو ان چیزون کا کھل جانا اُنکے حق مین ایک کمال ہی کہ اُسنے عالم مثال مین صورت پکڑا ہی خواب یا نفی کی حالت مین جو ارواح ملاقات اور سیر اور سیر کرتی ہی وہ عالم مثال ہی ظاہری آنکھ اُس عالم کو نہین دیکھتی تو مخلصون کی نماز ایک عبادت ہی کہ اُسکا ثمرہ اُنکو نظر آتا ہی یعنے وہ لوگ اُس نماز کی برکت سے بلند مکان کے قابل ہین اسواسطے بلند مکان کے لوگون کو دیکھتے ہین ٭ ہان مصلے باکمال سے اس اعتقاد کے سبب سے کہ حاجت روائی ذات صمد مین منحصر ہی عین نماز مین مشاہدہ کی حالت مین جو اپنی حاجت کی دعا گو کہ وہ حاجت دنیاوی تھوڑی سی ہو دل کی زبان سے صادر ہوتی ہی سو وہ دعا نماز کا کمال ہی ٭ اور اپنے نفس کے ساتھہ اپنی حاجتون مین مشورہ کرنا بڑے وسواسون کے قسم سے ہی جو بموجب نقصان نماز کا ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو منقول ہی کہ وے لشکر کے سامان درست کرنے کی تدبیر نماز مین فرماتے تھے سو اس قصہ پر مغرور ہونا اور اپنی نماز کو خراب کرنا نہین چاہتا ہی ٭ بیت ٭ کار پاکان را قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ٭ یعنی پاک لوگون کے کام اپنے کام پر قیاس نہ کر اگرچہ لکھنے مین شیر اور شیر مشابہ ہی مگر شیر اور شیر مین بڑا تفاوت ہی حضرت خضر علیہ السلام کے تئین کشتی توڑنے اور بیگناہ لڑکے کے قتل کرنے مین ثواب عظیم تھا اور دوسرون کو اس کام مین بڑا گناہ ہی جناب فاروق کے تئین ایسا مرتبہ حاصل تھا کہ نماز مین لشکر کا سامان درست کرنا نماز مین مخل نہین ہوتا بلکہ وہ بھی نماز کی کامل کرنیوالی چیزون مین اعلی ہوتا تھا کیونکہ وہ سب تدبیر حضرت حق کیطرف سے اُنکے دل مین الہام ہوتی تھی بخلاف اُس شخص کے کہ وہ آپ نماز مین کسی دینی یا دنیوی کام کی تدبیر مین متوجہ ہو جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہی وہ اس بات

کے بھید کو جانتا ہی ہان بموجب اِس آیت کے ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اندھیرے مین ایک پر ایک ٭ وسواس مین فرق ہوتا ہی کوئی کم برابر ہوتا ہی کوئی بہت برا مثلاً زنا کے وِاس سے اپنی زوجہ سے مجامعت کا خیال بہتر ہی اور قصدکرکے اپنے پیر کا خیال نماز مین کرنا اور مانند اُسکے دوسرے بزرگون کا خیال کرنا اور اپنے دلکو اُسی طرف متوجہ کرنا گاؤخر کی صورت کے خیال مین غرق ہونے سے کہین زیادہ برابر ہی بلکہ اِس مقام مین خود حضرت جناب رسالتمآب کے خیال کا کام نہین کیونکہ بزرگون کا خیال تعظیم اور بزرگی کے ساتھ آدمی کے دل مین چپھ جاتا ہی بخلاف گاؤخر کے خیال کے کہ اسقدر دلمین چپتا ہی اور نہ اسقدر تعظیم ہوتی ہی بلکہ اُسکو اپنے خیال مین حقیر اور ذلیل جانتا ہی اور یہ تعظیم اور بزرگی اللہ کے سوا دوسرے کی جو ہی سو جب نماز مین اُسکی طرف دل متوجہ ہو رہتا ہی اور اُسکو اپنا مقصود سمجھتا ہی تب شرک کی طرف لیجاتا ہی حاصل کلام کا اِس مقام مین منظور ہی وسواسون کے مرتبون کے تفاوت کا بیان کردینا آدمی کو مناسب ہی کہ ہوشیار رہو کے حق کے حضوری کے قصد سے کسی آڑ اور پردے کے سبب سے باز نہ رہے اور پیچھے نہ ہٹے اِس بیان مین کوئی نادان مرشد اور جناب رسالتمآب کی بے ادبی نہ سمجھے بلکہ اُسی جناب کا حکم ہی کہ نماز مین حق کے سوا اور دوسری طرف متوجہ نہووے اور مشاہدہ کے دربار مین غرق رہے آنحضرت نے فرمایا کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ یعنے بندگی کرے تو اللہ کی اِسیطرح پر کہ گویا تو اللہ کو دیکھتا ہی اور فرمایا اللہ صاحب نے پندرھوین سیپارۂ سورۂ کہف مین فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا پھر جسکو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے سو کرے کچھ کام نیک اور ساجھا نہ رکھے اپنے رب کی بندگی مین کسی کا ٭ غرض اِس مقام مین اِس خلل کے علاج کا بیان کرنا ہی اُس وضع کے ساتھ کہ پھر کس و ناکس کی سمجھ مین آوے سو علاج یہ ہی کہ اگر وسوسہ اِس قبیح ترین وسواسون کے قسم کا ہو جو مذکور ہوا تو آپ بڑی التجا کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے اُسکو دفع کرے کیونکہ اگرچہ ہر چیز فضل الہی پر موقوف ہی لیکن بعضی چیزون مین اسباب ظاہری چندان دخل نہین رکھتا اور اُنکا حاصل ہونا صرف فضل الہی پر موقوف ہوتا ہی سو اِس وسواس کا دفع ہونا بھی اِسی قسم سے ہی اِسواسطے آپ بڑی التجا کے ساتھ دعا کرے اور اپنے شیخ کی خدمت مین عرض کرے کیونکہ مرشد اُس سے زیادہ دانا ہی اِس کام مین شاید کہ وہ کوئی تدبیر مفید بتلا دیگا اور دعا کریگا اور اگر وسوسہ یا نفس شیطان کیطرف سے اِس وسوسہ مذکور کے سوا ہی تو اُسکا علاج یہ ہی کہ جتنی رکعت مین وسوسہ پیش آیا ہی اُسقدر رکعتون کے ہر ایک رکعت کے بدلے مین چار رکعت نفل پڑھے مثلاً اگر ظہر کے چار رکعت فرض مین وسوسہ پیش آیا تو

فرض اور سنت سے فراغت ہونے کے بعد اکیلے مکان مین اس محنت اور کوشش کے ساتھ کہ وسوسہ
نگذرے سولہ رکعتین پڑھے اور اگر سب رکعتون مین وسوسہ کا خیال نہین رہا تھا کچھ حضوری کے ساتھ
بے خیالات کے ادا کیا اور کچھ وسوسہ کے ساتھ تو ان ہر رکعتون کے مقابل مین جن رکعتون مین وسوسہ
ہوا ہی چار چار رکعت مقرر کرے اسی حساب سے موافق ادا کرے اور عصر کی نماز کا تدارک مغرب کے بعد
کرے اور مغرب کا تدارک اُسکے بعد اور فجر کا تدارک آفتاب طلوع ہونے کے بعد کرے تاکہ نفل نا مشروع
نہو اور چونکہ یہ کام نفس پر سخت ہی اسواسطے وسوسہ سے البتہ باز آویگا اور اپنے تئین وسوسہ اور واہی
تباہی خیالات سے باز رکھیگا اور جبکہ نفس ایک کام مین قابو مین آوے تب شکر الٰہی بجا لاوے اور
نفس کے ساتھ صلح اور سلوک کرے اور محنت کشی کے بدلے مین اُسکو آرام دیوے اور شرع کے بموجب
جو کچھ اُسکی خواہش ہو اُسکو بجا لاوے اور اگر نفس یا شیطان کے فریب کے سبب سے اُس شخص نے
جسنے اپنے اوپر تہجد کو لازم کر لیا ہی تہجد قضا ہو جاوے تو اُسکے صبح کو روزہ رکھے اور اگر روزہ مین بھی
مخالفات شرعیہ مین سے کوئی مخل نفس اور شیطان ظاہر کرین تو جو رات کہ اُس روزے سے ملی ہی اُس رات
کے تمام رات جاگنے سے اُنکی تنبیہ کرنا چاہیے اور شیطان جب اپنے وسواس کے اثر سے نا امید ہوتا
ہی تب نفس کو اپنا شریک کرتا ہی تاکہ اُسکا مدعا حاصل ہو سو نفس کی تنبیہ اور تادیب سے نفس اور
شیطان دونون شرارت سے باز آتے ہین بلکہ نفس حکم الٰہی کے تابع ہو جاتا ہی اور شیطان کو آدمی مین
فرمانروائی کی قدرت نہین باقی رہتی ۞ فصل دوسری ۞ اس فصل مین نماز کے ارکان اور آداب کے
بھیدون کے دریافت کرنیکا بیان کرتے ہین کیونکہ بھیدون کے دریافت کرنے سے نماز حضور دل
کے ساتھ ادا ہوگی جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین جا بجا نماز کی اقامت کا حکم
فرمایا ہی اقامت کے معنی ٹھیک اور درست ادا کرنا اب اس مقام مین تفسیر فتح العزیز سے اقامت نماز کا
بیان لکھتے ہین اب جاننا چاہیے کہ نماز ایک چیز ہی اور نماز کی اقامت ایک دوسری چیز ہی اور قرآن مجید
مین جا بجا مدح اور تاکید کے مقام مین نماز پڑھنے کا ذکر نہین فرمایا ہی بلکہ نماز کی اقامت کا بیان فرمایا
ہی اور اقامت لغت مین قیام سے لیا ہی یعنے سیدھے کھڑا کرنا اور قاعدہ ہی کہ جب کسی چیز کو سیدھی
کھڑی کرتے ہین تب اُسکا ہر ہر جزو اُسکی جگہ مناسب پر جو اُسکی اصلی وضع ہی سیدھے بیٹھ جاتے ہین
تو اقامت صلوٰۃ کے معنے یہ ہین کہ ہر نماز کو ہر خلل اور کجی سے محافظت کرین خواہ وہ خلل اور
کجی دل کے کام مین ہو یا زبان کے کام مین یا ہاتھ یا پاؤن وغیرہ اعضا کے کام مین اور خواہ یہ محافظت
فرائض مین ہو یا نماز کی شرطون مین یا سنتون مین یا مستحبات مین اسواسطے حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اقامت نماز کے یہ معنی ہین کہ رکوع اور سجدہ اور تلاوت اور خشوع کا پورا پورا
جیسا کہ حق ہی ویسا بجا لانا اور نماز مین ان چیزون کا خوب بجا لا رکھنا ٭ اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے
کہا ہی کہ اقامت نماز کے یہ معنی ہین کہ نماز کی محافظت کرو اور اُسکے وقتون کی اور اُسکے وضو اور اُسکے
رکوع اور اُسکے سجود کی محافظت کرنا اور صوفیہ رحمہم اللہ کے نزدیک اقامت نماز مین یہ معنی افضل
ہی کہ نماز کے ارکان اور آداب کے ادا کرتے وقت ہر ایک ارکان اور آداب کے بھید کو دریافت
کرے اور قصد کرے کہ وہ سب ہمارے درمیان مین پائے جاوین اور اپنے بیچ مین اُس بھید کے
کے ثابت ہونے کے تہید پر نماز کے بھیدون کا دریافت کرنا نمازیون کے مرتبے اور استعداد کے اختلاف
کے سبب سے مختلف قصد سے سو جو کچھ کہ مبتدی کے حال کے مناسب ہی سو لکھا جاتا ہی اُن بھیدون کا
یون بیان کیا جاتا ہی کہ طہارت کرنا نجاست حکمی سے کہ چھوٹا حدث اور بڑا حدث ہی یعنی حاجت وضو کی
اور حاجت غسل کی ہی اور نجاست حقیقی سے یعنی پیشاب اور پاخانہ اور خون اور پیپ وغیرہ نجاستون
سے طہارت کرنا اسواسطے نماز مین مقرر ہوا ہی تاکہ اِس طہارت سے لوگ سمجھین کہ دنیا کے علاقون
سے کہ سب حادث یعنی نئے پیدا ہونیوالے ہین اور گندگی سے خالی نہین ہین طہارت حاصل کرنا چاہیے
تاکہ حق کیطرف متوجہ ہونے کیوقت مین حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کے جناب پاک کے ساتھ ایک مناسبت
حاصل ہو اور اِس جناب مین حاضر ہونے کی قابلیت اور جس خدمت کیواسطے مامور ہین اُس خدمت
کے بجا لانے کی قابلیت حاصل ہو جیسا کہ بادشاہون کے حضور مین بغیر حمام اور غسل کے اور بغیر خوشبو
ملے اور بغیر صفائی کپڑے اور بدن کے جا نہین سکتے اور اُنکے حضور کا کام نہین کرسکتے ٭ اور ظاہر مین
متوجہ ہونا قبلہ کی طرف کہ اُس جگہ پاک کی زمین آدمی کے جسم کی اصل ہی کیونکہ تمام زمین اُسی جگہ سے
کشادہ ہی اور زمین سے آدمی کا جسم بنا ہی اِس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ باطن کو بھی حق کے جانب کی طرف
متوجہ کرنا چاہیے جو آدمی کی روح کی اصل ہی خلاصہ یہ ہی کہ دو چیز مل کے آدمی کہلاتا ہی جان اور تن
سو جب آدھا آدمی یعنی جسم اپنی اصل کی طرف متوجہ ہو تب آدمی آدھا بھی اپنی اصل کی طرف متوجہ
ہوا اور تکبیر تحریمہ کی دونون ہاتھون کو کان کی لو تک اُٹھا کے جو ہی اُسمین یہ اشارہ ہی کہ مین نے دونون
عالم سے ہاتھ اُٹھایا اور حق کے جناب کو سارے مخلوقات سے بزرگ نہ اور معلوم کیا اور دعا ٭
استفتاح یعنی ثنا سبحانک اللھم آخر تک پڑھنا اِس اعتقاد کو مضبوط کرتا ہی ٭ اور کھڑا ہونا اِس سے
سمجھا جاتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین استقامت کیا اور چل چل نہین ہوسکتا ٭ اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا
کہ اُنھین زبان سے ثنا اور صفت اور تعریف کہنا ہی اور زبان دل کا ترجمان یعنی دو بھاشی سا ہی

اِس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ میرا دل بالکل اُسکی طرف جھکا ÷ اور سورۂ فاتحہ مین جو الفاظ خطاب کے ہین مثل ایاک نعبد و ایاک نستعین کے یعنی تجھکو ہم بندگی کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین اِس مضمون مین اُسکی بندگی کو ٹکیو جو خاص کرکے فرمایا ہی سو اِس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ اُسکی طرف کمال متوجہ ہونے اور ڈھلنے کے سبب سے مین نے مشاہدہ اور مخاطبہ کا رتبہ پایا ÷ مشاہدہ دل اور عقل اور ایمان کی آنکھ سے اللہ کو دیکھنا ÷ اور مخاطبہ آمنے سامنے اور رو برو بات کرنا تو مصلی ایمان اور دل کی آنکھ سے اللہ کو دیکھکے اُسکو خوب حاضر سمجھ کے کہتا ہی کہ تجھی کو بندگی کرتے ہین ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم اور یہ سمجھا جاتا ہی کہ عبادت اور مدد چاہنا کہ اُن دونون شغل مین بنی آدم کو اللہ کے سوا دوسرے سے علاقہ رکھنا نہین ہونا سو اِس دونون شغل مین مین نے تیرے سوا سب سے بالکل منھ پھیر لیا اور علاقہ توڑ دیا اور اِس سورہ مین جو ہدایت کا سوال کرنا ہی اور جن لوگون پر غضب ہوا ہی اور جو لوگ گمراہ ہین اُنکی راہ سے دور بھاگتا ہی اِس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ میری محبت اور میرا بغض اور میری خواہش اور نفرت سب تابع اُس جناب کی ہوئی ÷ پھر رکوع سے یہ بوجھا جاتا ہی کہ اُسکی عظمت کے مشاہدہ کے سبب سے میری پیٹھ خم ہو گئی پھر قومہ سے یہ بوجھا جاتا ہی کہ مین عاجزی اور انکساری مین مین نے استقامت یعنی مضبوطی اختیار کیا کہ چل بچل نہونگا ÷ پھر سجدہ جو انکساری کے بعد کمال قدقل ہی یعنے اپنی لاچاری اور ذلت بدرجہ کمال ظاہر کرنا ہی اُس سے بوجھا جاتا ہی کہ سجدہ کمال تقرب کا مقام ہی کیونکہ جو تقرب کہ بشر کے مقدور مین ہی سو اسقدر ہی کہ اپنے اجزا مین سے جو بہت بزرگ جزو ہی اُسکو اسقدر پست کرے کہ اپنی خاکی اصل مین ملجاوے اور تقرب بمعنی اللہ کی نزدیکی طلب کرنا ÷ اور دوسرا سجدہ جو ہی اُس سے سمجھا جاتا ہی کہ مجکو جو سجدہ مین قرب یعنی اللہ کی نزدیکی حاصل ہوئی سو مین اُس درجہ کو پاکے تکبر نہین کرتا بلکہ اپنی ذلت اور لاچاری دوسرے سجدہ مین ظاہر کرتا ہون ÷ اور قعود جو ہی سو اُس سے بوجھا جاتا ہی کہ مجکو اُس جناب سے اعزاز و اکرام حاصل ہوا کہ میرے مجرے کو قبول فرماکے بیٹھنے کی پروانگی دی اور سلام سے بوجھا جاتا ہی کہ اِس سفر باطنی سے پھرے یعنی تحریمہ کے ساتھ ہی جو ظاہری کاروبار سے ایکبارگی بیہوشی اور غفلت آگئی تھی گویا دوسرے عالم مین چلے گئے تھے سو جب سلام پھیرا تب عالم ظاہر کی طرف پھرے ÷

تیسری فصل نماز کے ارکان کی حقیقت کے بیان مین

حضرت حق جل علا نے اپنے خلیفہ یعنی آدم کی دربارداری کیواسطے کچھ قاعدے مقرر کیا اور طریقہ ارشت کے سارے بنی آدم مین اُسی ستعداد کی بیشیدہ کیا اور اُس استعداد کے ظاہر کرنیکو اُنکے اختیار پر موقوف

فرمایا اور کمال لطف اور عنایت سے رسولون کو بھیجکے اور کتابون کو اُتارکے اور کتابون کو اُٹھانیوالون
اور نبی کے نائبون یعنی دین کے عالمون کو پیدا کرکے طرح طرح کی ہدایت ظاہر کرکے اور مثل اِسکے اور بھی
اسباب اُس پوشیدہ استعداد کے ظاہر ہونیکا پیدا کرکے بنی آدم کی دین فرمایا سو پانچون وقت کی نماز
کا وقت جو اُس اشرف المخلوقات کے کمال نزدیک ہونے اور حضوری کا وقت ہی اور اسواسطے امت
محمدیہ پر جو ساری امتون سے بہتر ہی فرض ہوا ہی موجودہ اوقات دربارداری کے اوقات ہین اور اُسکے فرض
اور مقرر کرنے سے ہر کسی مین ایک شاخ خلافت کی موجود ہی جو کوئی چاہے اپنے نفس کو پاک کرکے اُس
خلافت کو رونق دے اور جو کوئی چاہے اُسکو برباد کرے فرمایا اللہ صاحب نے ۱ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ
خَابَ مَنْ دَسّٰهَا تحقیق مراد کو پہونچا اور خلاص ہوا جسنے پاک کیا سنوارا اُسکو یعنے اپنے نفس کو اور نامراد ہوا
اور محروم رہا جسنے اُس نفس کو خاک مین ملایا اور گمنام کیا نفس اسی طرح گمنام ہوتا ہی کہ شرع کی تابعداری
چھوڑکے شہوت اور غضب کی تابعداری کرے اور پانچون وقت کی نماز جو بندون پر فرض ہوتی ہی سو یہ
ایک گواہ معقول الشہادت ہی تمام مخلوقات کی حقیقت سے انسان کی حقیقت کے افضل ہونے پر اگرچہ بعضا
انسان ناقص ہو بلکہ نیچے سے درجہ مین اُترکے اسفل السافلین یعنے دوزخ مین پہونچے یعنی سب نیچون سے
نیچا ہو جاوے کہ جانورون کے رتبہ سے بھی گذر جاوے اور دوزخ مین ڈالا جاوے اور فی الحقیقت انسان
کا اسفل السافلین مین جانا بھی انسان کے درجہ کی بلندی کا باعث ہی کیونکہ سب سے بڑی بلا مین گرفتار ہونا
اور بہت بڑے قسم کے عذابون مین گرفتار ہونا بادشاہ کے حضور کے ملازمون کے نصیب ہوتا ہی مصرعہ
ہم بیشتر عنایت وہم بیشتر عنا یعنے حضور کے ملازمون پر عنایت بھی زیادہ ہوتی ہی اور رنج بھی زیادہ
ہوتا ہی جو مومن کہ ایمان کے کمال کا طالب ہی اُسکو چاہیے کہ حقیقت نماز کی اسطور پر جانے کہ حضرت
رب العزت نے جسکی بادشاہت کی عظمت اور سارے اوصاف کا کچھ حد و پایان نہین ہی تمام مخلوقات
سے مجکو قبول کرکے اور جنکی بڑی تاکید کے ساتھ پانچ وقت کی دربارداری کیواسطے اذن مطلق دیکے
پھر اذن مانگنے کا محتاج نہ رکھا اور دربانون اور نقیبون کی منت برداری سے سبکدوش کیا اور غیر حاضری
مین سخت وعید یعنے عذاب کا وعدہ فرمایا سو اِس بڑی بھاری نعمت سے جو تمام عالم کے رشک کا مقام ہی
اپنے تئین محروم کرکے عذاب کے قابل ہونا کیسی جہالت اور نادانی ہی بس اسی طرح سے نماز کی عظمت
کو سمجھکے کمال آداب اور خشوع کے ساتھ جو بارگاہ حقیقی مین قبول کے لائق ہو نماز کے ارکان اور حرکات
کو بجالاوے اور اپنے تئین ہمیشہ اللہ تعالی کے کام مین مشغول رکھکے نماز کے اوقات کو بلاشبہ دربار اور
حضوری کا وقت معلوم کرے اور تلاوت اور تسبیحات اور دعاؤن کو مناجات یعنے چپکے بات کرنا اور

کلام سننا اور اپنی حاجتون کا عرض کرنا معلوم کرے مجمل حقیقت نماز کی یہ ہی لیکن نماز کے ارکان کی
حقیقت جو تفصیل کے ساتھ ہی سمجھنے کیواسطے ایک مثال بیان کرنا چاہیے وہ مثال یہ ہی
کہ جسوقت بادشاہ کا چیلہ خاص بیچ بات کرنے اور اپنی حاجتون کے عرض کرنے کا قصد اپنے دلمین
مصمم کرکے اپنے آقا کے دربار مین حاضر ہو کے کمال عاجزی اور تعظیم کے ساتھ کھڑا ہوتا ہی اور بادشاہ
کے سوا سب سے منھ پھیر کے اور اسکی سلطنت کی ہیبت سے نگاہ نیچی کرکے عرض کرنیکی امید کے دبے
اسکی طرف تاکتا رہتا ہی تب وہ بادشاہ عالیجاہ اسکے چیلے عرض کرنے کے قصد پر اطلاع پاکے
اور اسکی حاجتون کے عرض کرنیکی امید کو دیکھنے کے ساتھ ہی اسکے حال پر خاص عنایت فرماتا ہی اور
قبول اور محبت کی نگاہ سے اسکی طرف دیکھتا ہی اور جسقدر کہ باتین اور کامین تعظیم کے اس فرمانبردار چیلے
سے صادر ہوتے ہین بادشاہ کی عنایتین اس چیلے کے حق مین زیادہ ہوتی ہین پھر جسوقت کہ وہ چیلہ
فرمانبردار اپنے آقا کی عنایتین اپنی طرف بہت زیادہ متوجہ پاتا ہی تب اسوقت تحفہ نذر کے بجالانے کے
واسطے یا شکل اسکے جو مقدمین کہ مناجات کرنے اور حاجتون کے عرض کرنیکا اذن مانگنے سے پہلے مناسب
ہوتی ہین اسکے بجالانے کیواسطے جھکنا اور سر خم کرنا ہی اور اس تعظیم کے ظاہر ہونے کے سبب سے بادشاہ
کی عنایتین بے نہایت اسکی طرف متوجہ ہوتی ہین اور اسکو مناجات کا اذن اور عرض حاجات کی پروانگی ملتی ہی
تب وہ چیلہ فرمانبردار مناجات کے اذن حاصل ہونے کے شکر مین اپنی زبان کو اس ثنا اور مدح مین جو اسکے
مولی کے لائق ہی کھول کے اور جو کام کہ اسکے آقا کی تعظیم کا ہی بجالا کے مناجات مین مشغول ہوتا ہی اور چونکہ
یہ وقت اس فرمانبردار چیلے کے نہایت کمال کا وقت ہی اور اس بادشاہ عالیجاہ سے نہایت نزدیک ہونیکا
وقت ہی اور سلطنت کی ہیبت کے نہایت ظاہر ہونیکا اور بادشاہت کے دبدبہ کے نہایت ظاہر ہونیکا وقت
ہی اسواسطے اس شبہ سے کہ مناجات بعضا مضمون سہو ہوا ہو اور بعضے حاجتون کا عرض کرنا بھول گیا ہو اس
چیلہ کو حکم ہوتا ہی کہ ایک لحظہ مناجات کے مقام سے جدا ہو کے اپنی عقل اور خیال کو درست کرکے پھر نزدیکی کے
مکان مین داخل ہووے تاکہ جو عرض معروض باقی رہا ہو اسکو بخوبی ادا کرے اور جسوقت کہ اس طرح کے
حالات قرب کے اور مقامات نزدیک ہونیکے اس چیلہ فرمانبردار ادھر ادھر آ کے گذرتے ہین تب خوش معاملگی
اور قدردانی اور بڑی قبولیت کا قانون ایسا چاہتا ہی کہ اس چیلہ کی عزت اور بزرگی زیادہ کرنیکے واسطے
بیٹھنے کا اذن دیا جاوے لیکن چونکہ بادشاہی دربار مین بیٹھنا کمال بے ادبی ہی اسواسطے حکمت سلطنت کی
یہ تدبیر کرتی ہی کہ اس چیلہ کو اسی خدمت کا حکم فرما دیتی ہین جیسے بیٹھنا ہوتا ہی مثلاً اسکی طرف اپنے پاؤن
دراز کر دیتے ہین تاکہ پانؤن کی خدمت کی تقریب سے بیٹھے اسطرح سے جسوقت کہ دشمن پاک سارے

قسم کے شرک سے بیزار اور پاک صحیح العقیدہ خالص النیت بدعت سے پرہیز اور کنارہ کرنیوالا اور ایک
خالی فضائل کے زیور سے آراستہ اپنے جان کو ہمیشہ یعنی شہوت کی خواہش کی آلائشون اور باطنی خیانتون سے
صاف کرکے اور اپنے تن کو حقیقی نجاستون اور حکمی حدثون سے پاک کرکے اور اپنی خاطر کی تختی کو ماسواے اللہ
کی طرف التفات کرنے کے نقشون سے صاف کرکے اور اپنے دلکو غیر اللہ کے علاقون سے خالی کرکے
اپنے قلب اور قالب سے یعنی دل اور تن سے اللہ کیطرف متوجہ ہوکے کمال محبت اور بڑی خواہش
کے ساتھہ مضمون ﴿ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ﴾ کا اپنے دل کے اندر جما کے
تحریمہ باندھتا ہی تب تحریمہ باندھنے کے ساتھہ ہی رحمت الٰہی کے جوش مین آتی ہی اور عنایت خاص
اُسکی طرف متوجہ ہوتی ہی چنانچہ اِس معاملہ کا اشارہ اِس حدیث مین موجود ہی اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْصُقْ
قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ جب نماز پڑھے تم مین
سے کوئی تو نہ تھوکے اپنے منہہ کے سامنے کیونکہ تحقیق اللہ تعالیٰ اُسکے اور قبلہ کے درمیان ہی اور ایک روایت
مین یہ ہی کہ تحقیق رحمت اللہ کی اُسکے سامنے کیطرف متوجہ ہوتی ہی اور جسقدر کہ تلاوت قرآن اور دعاؤن سے
تعظیم کی باتین اُس مصلی سے ظاہر ہوتی ہین اُسیقدر اللہ کی عنایت اور فیض اُس مصلی کے حق مین انعام ہوتا ہی
یہانتک کہ رکوع جو نہایت تعظیم اور نہایت قرب کے ارکان یعنی سجدہ کا سامان ہی بجالاتا ہی اور اپنا سر جھکاتا ہی
اور جسوقت اپنی خالص عقل سے دریافت کرتا ہی کہ ایسے مقام بلند مین جسکو سجود کہتے ہین مجھکو اُس مالک نے
حاضر ہونیکا اذن مطلق فرمایا اور اُس مقام کے حاضر ہونیکا کوئی منع کرنیوالا اور روکنے والا نہ باقی رکھا تب
اِس بڑی نعمت اور انعام کے اداے شکر مین سیدھا کھڑا ہوکے اور جیسی مدح اور ثنا کہ اُسکی شان کے لائق
ہی بجالاکے اپنی پیشانی کو عاجزی کی خاک پر گھس کے مناجات اور عرض حاجات مین مشغول ہوتا ہے
اور چونکہ سجود نہایت قرب کا مقام ہی اور جمال کی تجلیون کے ظاہر ہونے اور جلال کے پردون کے ظاہر
ہونیکا محل ہی اِسواسطے مناجات کے بعضے مضمونون کے سہو ہونیکا شبہ ہوا تب اِس سبب سے ایسا حکم
ہوا کہ اپنے تئین ایکدم اُس بلند مقام سے نیچے اُتار کے یعنی جلسہ مین جا کے پھر دوسری بار اُسی بلند
مقام پر جاوے اور جو کچھہ حرف معروض سہو ہوا تھا اُسکو بخوبی ادا کرے اور جب وہ مومن پاک پر یہ
پسندیدہ حالات بار بار گذرتے ہین کہ کم سے کم تو دو رکعت مین دو بار یہ حال ہوتا ہی تب مومن بیٹھنے
کی پروانگی کی قابلیت پیدا کرتا ہی کیونکہ بار بار تعظیم کا کام کرنے سے بڑی تابعداری ثابت ہوتی ہی
بخلاف اِسکے کہ تعظیم کا کام ایکبار ہو چکے کیونکہ اِس صورت مین احتمال ہی کہ وہ تعظیم کا کام اُس سے
اتفاقاً ہو گیا ہو پھر بیٹھنے کی پروانگی تو ملتی ہی لیکن عظمت کے قانون کی محافظت کیواسطے نماز مین بیٹھنے کو

عبادت سے خالی نہین چھوڑا اُسمین تشہد کا حکم فرمایا کہ اُسمین نہایت تعظیم کی باتین بھری ہین اور قومہ مین دوسرا
بھید جو رکھا ہی اُسکا بیان یہ ہی کہ نماز کے ہر رکن مین ایک نئی طرح کی شیرینی اور ایک تازی لذت بھری ہی
اسواسطے ضرور ہوا کہ رکوع سجدہ کے درمیان مین ایک اجنبی کام کر واسکے فرق کرین تاکہ ہر رکن کی لذت
جدا جدا مصلے کے نصیب ہو اور اسیطرح دونون سجدون کے درمیان مین جو جلسہ ہی اُسمین بھی ایک بڑا
پوشیدہ بھید ہی اُسکا بیان یہ ہی کہ جسوقت کہ کوئی شخص بے قدر ایک اونچے مقام اور مرتبہ بلند مین یکایک
اچکے مین پہونچ جاتا ہی مثلاً بادشاہی تخت کے پاے پر اُسکا ہاتھہ پہونچ جاتا ہی بادشاہ کے سر کی بندھی
دستار اُسکو ملتی ہی تو اس صورت مین اُسکے یار آشنا اور برابر والون کو البتہ یہ شبہہ خیال گذرتا ہی کہ اسکو
یہ نعمت اتفاقاً مل گئی ہی اور جب یہ بات کئی بار ثابت ہوتی ہی تب وہ خیال باطل مٹ جاتا ہے
اسی طرح سے جسوقت کہ اس ایک مشت خاک کو قرب ملے بڑے سے بڑے مرتبہ کے ساتھ
جو سجود مین حاصل ہوتا ہی سرفراز کرتے ہین تب البتہ تمام عالم کے لوگون کے دلون مین بلکہ خود
اس مصلے کے دل مین اس شبہہ گذرنے کا محل ہی کہ یہ بات اتفاقاً ہوگئی ہی سو اس شبہہ کے دفع کرنے
کے واسطے مومن پاک کو ہر رکعت مین اس خلعت کے ساتھہ دو بار سرفراز کرتے ہین بس ارکان
صلوٰۃ کے بھیدون کی طرف یہ مجمل اشارہ ہی ❊ اور لیکن اُسکی تفصیل سو مقام کی تنگی کے سبب سے
دانا لوگون کی عقل کی تیزی کے حوالہ کیا اور اسقدر بھی کافی ہی جبکہ اس مضمون پر بخوبی آگاہ ہو کے
ہمیشہ اسی سوچ کے ساتھہ نماز پر مستعد رہیگا تب اللہ تعالے کے فضل سے امید ہی کہ اپنی استعداد
کے موافق سیچے الہام پاتا رہیگا اور اسی مضمون سے حضرت فاروق کے بھید کو اُجَھِّزُ
جَیْشِیْ وَ اَنَا فِی الصَّلٰوۃِ مین سامان درست کرتا ہون اپنی لشکر کا نماز کی حالت مین دریافت کرنا
چاہیے کہ وہ جناب اپنے دربار مین مسلمانون کے لشکر کی تدبیر فرماتے تھے سب کے سبب سے دین
متین کے دبدبہ کی قوت زیادہ ہوتی تھی اور اسی سبب سے سقدر فتحین اور اسلام کی زیادتی کہ
اُس جناب کے عہد مین ہوئی ویسی کسی عہد مین معلوم نہین ❊
قصہ کوتاہ انسان کے دلمین ایمان کے مضمون کا ثابت ہو جانا بجاے اس تخم کے ہی جو زمین مین پوشیدہ
کیا گیا ہی اور جسوقت کہ کلمہ شہادت زبان سے بولا اور اُسکی عبودیت یعنے اپنے مالک کی غلامی اور
فرمانبرداری خلق اللہ مین مشہور ہوئی اور اُسکی عبودیت اور قبولیت کی مبارکبادی ملا اعلے
یعنے اوپر کے لوگون کی زبان حال سے ہونے لگی تب کلمہ شہادت کا پڑھنے کے ساتھہ ہی اُسکو
پانچون وقت دربار مین حاضر ہونیکا حکم ہوا اور بہت سے احکام طہارت کے جنکا بجالانا دربار کے

قصد کے پہلے لازم ہی اور آداب قولی اور فعلی اور عرضداشت جہریہ اور سریہ یعنی بلند آواز سے عرض کرنے اور چپکے عرض کرنے کے آداب اور قاعدہ سیکھ کے معزز اور سرفراز ہوا ❊

تیسرا باب

❊ اِس بیان مین کہ نماز کی نیت کے الفاظ زبان سے کہنا مستحب ہی اور نماز کی تسبیحات ❊

❊ اور دعاؤن کے ترجمہ کے بیان مین ❊

اور اِس باب مین تین فصل ہی ❊ پہلی فصل اِس بیان مین کہ نیت کے الفاظ زبان سے کہنا مستحب ہی مسئلہ۔ بعضے لوگ جو منع کرتے ہین کہ نیت کے الفاظ زبان سے نہ کہے سو اُنکی بات سننے کے قابل نہین ہی یہی مسئلہ صحیح ہی کہ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا مستحب ہی اور زبان سے اسواسطے کہنا ہوتا ہی تاکہ اُسکے دل کا قصد تحقیق اور ثابت ہو جاوے اور جو شخص نیت کے وقت دلکو حاضر کر نہین سکتا ہی یا اُسکو شک ہوتی ہی کہ نیت کیوقت دل حاضر ہوا یا نہین تو اُسکو زبان سے بولنا کفایت کرتا ہی کیونکہ اللہ تعالی کسی شخص کو اُسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا یہ فقہ کے مضمون کا خلاصہ ہی شرح وقایہ مین دل سے نیت کرنا اور زبان سے اُسکا بولنا افضل لکھا ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نیت کیا ہی دل کا قصد اور اُسکی یہ شرط ہی کہ اپنے دل مین جانے کہ یہ کون نماز پڑھتا ہی یعنے اگر یہ شرط نپائی جاویگی تو نماز نہوگی لیکن زبان سے نیت کے الفاظ بولنا سو یہ شرط ہونے کے باب مین اُسکا اعتبار نہین ہی یعنے اگر زبان سے نہ بولا اور دل کا قصد پایا گیا تو نماز ہوگئی اور مستحب ہی زبان سے نیت کے الفاظ بولنا اِسواسطے کہ زبان سے بولنے کے ساتھ اُسکے دل کا قصد جمع ہو جاویگا یہان تک کہ ہدایہ کا مضمون ہی (مسئلہ) اور شرح وقایہ مین جو لکھا ہی کہ کفایت ہی نفل اور تراویح اور ساری سنتون کے واسطے مطلق نماز کی نیت یعنے یہ نیت کرین کہ نماز پڑھتا ہون اور فرض کے واسطے شرط ہی کہ اُس فرض کو مقرر کرے یعنے جانے کہ مین فلانا فرض مثلاً فجر یا ظہر یا مغرب یا عشا کا فرض پڑھتا ہون اور رکعت کے عدد کی نیت شرط نہین ہی اور مقتدی کے واسطے شرط ہی کہ اپنی نماز اور اقتدا دونون کی نیت کرے سو اِس مضمون سے بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ نفل اور تراویح اور سنتون مین مطلق نماز کی نیت کرے اُسکا نام لینا منع ہی اور فرض مین فقط اُس فرض کو مقرر کرے کہ مین فلانا فرض پڑھتا ہون اُسکی رکعتون کا عدد مقرر کرنا یعنے رکعتین اربع رکعات یا ثلث رکعات کہنا منع ہی سو یہ سمجھ غلط ہی بلکہ شرح وقایہ کا یہ مضمون ہی کہ اگر نفل اور تراویح اور سنتون کا نام نہ لیا مطلق نماز کی نیت کیا تو کفایت ہی نماز درست ہوگی اور فرض مین

اگر اُسنے رکعات کا عدد نہ مقرر کیا تو کفایت ہی نماز درست ہو گی کیونکہ فرض پایا گیا یہ نہین کہ نفل اور تراویح اور سنتون کا نام لینا یا فرض کی رکعت کا عدد مقرر کرنا منع ہی بلکہ وہ افضل اور مستحب ہی ❊ دوسری فصل ❊ نیت کے الفاظ اور اُسکے مقام کے بیان مین جب نماز پڑھا چاہے تب پہلے قبلہ رخ کھڑا ہووے اور دونون پانؤن کے درمیان مین چار اُنگل کا فرق چھوڑے اور دونون ہاتھ لٹکا دے اور پڑھے ❊ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مین نے اپنا مُنھ کیا اُسکی طرف جسنے بنائے آسمان و زمین ایک طرف کا ہو کر اور مین نہین شریک کرنیوالا تب نیت کرے اور دونون ہاتھ کان تک اُٹھاوے اسطرح پر کہ دونون انگوٹھے کان کی لہ مین چھو جاوین اور تکبیر تحریمہ کی کہے یعنے اللہ اکبر کہے اور اگر عورت ہووے تو کندھے تک ہاتھ اُٹھاوے اور تکبیر تحریمہ کی کہے اور سراجیہ مین ہی کہ تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکاوے بلکہ تکبیر کے بعد داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے ناف کے نیچے اور عورت ہووے تو چھاتی پر ہاتھ رکھے ❊

مسئلہ — ہدایہ مین لکھا ہی کہ پہلے ہاتھ اُٹھاوے تب تکبیر تحریمہ کی کہے کیونکہ ہاتھ اُٹھانے مین اللہ کے سوا کے کبریا اور بزرگی کی نفی کرتا ہی اور جب اللہ اکبر کہا تب اللہ تعالیٰ مین کبریا اور بزرگی ثابت کیا اور نفی کو اثبات پر مقدم کرنا ہوتا ہی جیسا کہ کلمۂ شہادت مین ❊ اب نیت کے الفاظ لکھتے ہین فجر کی سنت کی نیت ❊ نَوَيْتُ أَنْ أُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُتَوَجِّهًا إِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللّٰهُ أَكْبَرُ ❊ نیت کیا مین نے یعنے دل سے قصد کیا مین نے یہ کہ نماز پڑھون مین اللہ تعالیٰ کیواسطے دو رکعت نماز فجر کی جو سنت ہی اللہ تعالیٰ کے رسول کی مُنھ کرنیوالا کعبہ شریف کیطرف اللہ اکبر فجر کے فرض کی نیت ❊ نَوَيْتُ أَنْ أُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَرْضُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَرْضَ هٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّهًا إِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللّٰهُ أَكْبَرُ نیت کیا مین نے یہ نماز کہ پڑھون مین اللہ تعالیٰ کیواسطے دو رکعت نماز فجر کی جو فرض اللہ تعالیٰ کا ہی فرض اسوقت کا منھ کرنیوالا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر مقتدی ہو تو ہذا الوقت کے بعد کہے سب وقتون مین اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْإِمَامِ مُتَوَجِّهًا الخ ❊ قصد کیا مین نے اِس امام سے ہی سکے متوجہا سے آخر تک کہے اور امام ہو تو ہذا الوقت کے بعد کہے ❊ أَنَا إِمَامٌ لِمَنْ حَضَرَ وَمَنْ يَحْضُرُ مُتَوَجِّهًا الخ مین امام ہون اُسکا جو حاضر ہی اور اُسکا جو حاضر ہوگا بعد اُسکے متوجہا سے آخر تک کہے اسیطرح سے دو رکعت والی نماز مین رکعتی کہا کرے اور چار رکعت والی نماز مین اربع رکعات اور تین رکعت والی نماز مین ثلث رکعات کہا کرے اور اُسوقت کا نام لے اور سنت ہو تو جس طرح مذکور ہوا اُسی طرح سے سنت رسول اللہ تعالیٰ اور فرض ہو تو فرض اللہ تعالیٰ کہا کرے اور اسی طرح سے اقتدا کی نیت

اور امام کی نیت جو سب وقت کی ایک ہی کہا کرے اور متوجہا الی آخر تک سب نمازمین کہا کرے ظہر کی
سنت کی نیت ٭ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ آخر تک اور
فرض ہو تو ٭ اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فَرْضِ اللّٰہِ تَعَالٰی آخر تک دو رکعت ظہر کی سنت کی
نیت ٭ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی آخر تک عصر مین
سنت ہو تو ٭ اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اور فرض ہو تو ٭ فَرْضِ اللّٰہِ تَعَالٰی
آخر تک اور مغرب کے فرض مین نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی کے بعد ثَلٰثَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ
الْمَغْرِبِ فَرْضِ اللّٰہِ تَعَالٰی ٭ آخر تک اور سنت مین رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ ٭ آخر تک اور عشا کے قبل
بعد کی سنت مین اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ سُنَّۃَ آخر تک اور فرض مین اَرْبَعَ رَکَعَاتِ
صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ فَرْضِ اللّٰہِ آخر تک اور عشا کی دو رکعت سنت مین رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ سُنَّۃَ آخر تک
وتر مین ثَلٰثَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الْوِتْرِ وَاجِبِ اللّٰہِ تَعَالٰی آخر تک اور جمعہ کے قبل کی سنت مین اَرْبَعَ رَکَعَاتِ
صَلٰوۃِ قَبْلِ الْجُمُعَۃِ سُنَّۃَ آخر تک اور بعد کی سنت مین اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ سُنَّۃَ
آخر تک اور جمعہ کے فرض مین نَوَیْتُ اَنْ اُسْقِطَ عَنْ ذِمَّتِیْ فَرْضَ الظُّھْرِ بِاَدَاءِ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ
فرض اللّٰہ تعالیٰ الخ نیت کیا مین نے یہ کہ اتر جاوے میرے کندھے سے فرض ظہر کا جمعہ کی دو
رکعت ادا کرنے سے فرض اللہ تعالیٰ کا آخر تک اور جمعہ کی چار رکعت بعد الجمعہ کے بعد دو رکعت
سنت مین کہے ٭ رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ آخر تک یا یون کہے رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْوَقْتِ سُنَّۃَ آخر تک اور احتیاط
کے واسطے جو جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے ہین اسکی نیت اسطرح کرے ٭ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ
لِلّٰہِ تَعَالٰی اٰخِرَ ظُھْرٍ اَدْرَکْتُ وَقْتَہٗ وَلَمْ اُصَلِّہٖ بَعْدَہٗ مُتَوَجِّھًا اِلٰی اٰخِرِہٖ نیت کیا مین نے
کہ نماز پڑھون مین اللہ تعالیٰ کیواسطے جو آخر ظہر ایسی ہو کہ مین نے اسکا وقت پایا ہو اور اسکو وقت
پانے کے بعد نہ پڑھا ہو اور عید فطر کی نماز مین کہے ٭ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ عِیْدِ الْفِطْرِ مَعَ سِتَّۃِ
تَکْبِیْرَاتٍ وَاجِبِ اللّٰہِ تَعَالٰی الخ اور عید الضحیٰ مین کہے رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ عِیْدِ الْاَضْحٰی مَعَ سِتَّۃِ
تَکْبِیْرَاتٍ وَاجِبُ اللّٰہِ تَعَالٰی الخ کسوف کی نماز مین کہے رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ سُنَّۃَ آخر
تک خسوف کی نماز مین رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْخُسُوْفِ سُنَّۃَ آخر تک اور تراویح کی نماز مین کہے
رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ آخر یا نفل مین رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ النَّفْلِ مُتَوَجِّھًا
آخر تک اور تہجد کی نماز مین رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ التَّھَجُّدِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ٭ آخر تک اور اشراق مین
رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْاِشْرَاقِ سُنَّۃَ آخر تک اور چاشت مین رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الضُّحٰی سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

تعالےٰ آخر تک ❊ مغرب کے بعد جو چھ رکعتیں مستحب ہیں اُسکا نام لوگ اوابین کہتے ہیں سو یہ نام معتبر کتاب
سے ثابت نہیں اسکو دو دو رکعت نفل کی نیت سے پڑھے یعنی یوں نیت کرے ❊ رکعتی صلوٰۃ النفل
آخر تک اور وتر کے بعد جو دو رکعت بیٹھ کے مستحب ہو اُسمین بھی رکعتی صلوٰۃ النفل ❊ آخر تک
اور شفیعاً للوتر نہ کہے اور صلوٰۃ التسبیح میں اربع رکعات صلوٰۃ التسبیح سنت رسول اللہ
تعالےٰ آخر تک اور استخارہ کی نماز میں رکعتی صلوٰۃ الاستخارۃ متوجہاً ❊ آخر تک اور صلوٰۃ الحاجت
میں رکعتی صلوٰۃ الحاجت متوجہاً آخر تک اور صلوٰۃ التوبہ میں رکعتی صلوٰۃ التوبۃ متوجہاً
آخر تک اور قضا نماز کی نیت میں ❊ نویت ان اصلی للہ تعالیٰ یا اقضی للہ تعالےٰ کہے ❊
دونوں درست ہیں مگر فرض ہذا الوقت نہ کہے نیت کے بعد تکبیر تحریمہ کہکے ہاتھ باندھے تب پڑھے
سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک پاکی کے
ساتھ یاد کرتا ہوں میں تجکو اے اللہ اور تیری تعریف کے ساتھ اور بڑی برکت کا ہے نام تیرا اور بہت
بلند ہے مرتبہ تیرا اور نہیں کوئی معبود لائق بندگی کے سوا تیرے ❊ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے ❊ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ❊ سبحان ربی العظیم پاک ہے میرا رب
بڑی عظمت والا ❊ سمع اللہ لمن حمدہ سنا اللہ نے اُسکی بات جسنے سراہا اُسکو ربنا
لک الحمد ❊ اے رب ہمارے تیرے ہی لیے سب تعریف ہے سبحان ربی الاعلیٰ پاک ہے میرا
رب جو سب اونچوں سے اونچا ہے تشہد التحیات للہ والصلوات والطیبات
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ سب بندگیاں قولی یعنی زبان
کی اللہ کو ہیں اور سب بندگیاں فعلی یعنے بدن کی اور سب بندگیاں مال پاک کی سلام تجپر ہو جیو اے
نبی اور مہر اللہ کی اور برکتیں اُسکی ❊

حق سبحانہ نے اپنی کتاب مجید میں مومنوں کو حکم دیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں سو
سلام کا طریق اِس التحیات میں ہے اور صلوٰۃ کا درود میں سلام ہو جیو ہمپر اور جتنے بندے اللہ کے
اچھے ہیں سب پر گواہ ہوں اِس بات کا کہ کسیکی بندگی نہیں سوا اللہ کے اور گواہ ہوں میں اسکا
کہ محمد بندے اُسکے ہیں اور رسول اُسکے ❊ صلوٰۃ یعنے درود ❊ اللہم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد

کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید یا اللہ
رحمت خاص بھیج محمدؐ پر اور محمدؐ کے آل پر جیسا کہ رحمت خاص بھیجی تو نے ابراہیم اور ابراہیم کے آل پر
مقرر تو ہی ہی سراہا گیا بزرگی والا اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی
ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید یا اللہ برکت بھیج محمدؐ پر اور محمدؐ کے آل پر جیسا کہ برکت
بھیجی تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کے آل پر مقرر تو ہی ہی سراہا گیا بزرگی والا ۞ دعاء ماثورہ اللہم انی
ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة
من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم یا اللہ بیشک مین نے ستم کیا
اپنی جان پر بہت سا ستم اور کوئی نہین بخشتا ہی بندون کے گناہون کو مگر تو ہی سو تو بخشدے خاص بخشنا
اپنے پاس سے اور رحمت اور مہربانی کر مجھپر بیشک تو ہی ہی بخشنے والا بندون کے گناہون کا
اور بندون پر مہربانی کرنے والا السلام علیکم ورحمة اللہ ۞ سلام ہو تمپر اور اللہ کی رحمت

دعاے قنوت

اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک
ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولا نکفرک ونخلع
ونترک من یفجرک اللہم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد
ونرجو رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق

اے اللہ ہم یاری اور مدد چاہتے ہین تجھ سے دنیا اور آخرت کے سارے کامون مین علی الخصوص طاعت
وعبادت مین جو تیرے خاص بندون کیواسطے مخصوص ہی اور اُس سے تیری نزدیکی حاصل ہوتی ہی کہ یہ
بات بغیر تیری توفیق اور مدد کے میسر نہین ہوتی اور گناہ بخشنا چاہتے ہین ہم تجھ سے اور ایمان لاتے ہین
ہم تجھپر کہ تو ہمارا گناہ بخشنے والا خدا ہی یعنی ایمان تو ہم پہلے سے لا چکے ہین اب لا الہ الا اللہ کہکے اور
تیری ذکر کرکے اُسکو تازہ اور نیا کر لیتے ہین اور توکل اور بھروسا کرتے ہین ہم تجھپر اور اپنے سارے
کامون کو تجھکو سونپ دیتے ہین اور تعریف کرتے ہین تجھپر نیکی کی یعنے تیری تعریف اور حمد کرتے ہین
اور ساری نیکیون کی نسبت تیری کرتے ہین اور شکر کرتے ہین ہم تیرا تیری نعمتون پر اور تیرا انکار نہین
کرتے ہین اور تیری نعمتون کی ناشکری اور کفران نہین کرتے اور دور کرتے ہین اور نکال ڈالتے
ہین ہم یعنے اپنے باطن سے اور چھوڑ دیتے ہین ہم یعنے ظاہر مین اُس شخص کو جو نافرمانی کرے
تیری خواہ وہ انسان ہو خواہ مخلوق ۱۲

جب اللہ کے سوا کو اپنے باطن سے نکالا لا الٰہ الا اور غیرون کو ترک کیا سو اب اخلاص کے ساتھ کہتا ہی
یا اللہ تجھی کو بندگی کرتے ہین ہم اور ہمارا مطلوب اور مقصود تو ہی ہی یعنی عبادت کرکے تجھی کو چاہتے ہین
دنیا کی غرضون کو نہین چاہتے اور تیری ہی واسطے اور تیرے ہی حکم کی فرمانبرداری کے اسکے اور
تیرے ہی رضا کی طلب مین نماز پڑھتے ہین ہم اور سجدہ کرتے ہین ہم اور تیری ہی طرف دوڑتے
ہین ہم اور تیرے ہی خدمت کرتے ہین ہم اور امید رکھتے ہین ہم تیری رحمت کی یعنی اگرچہ اپنی طاقت
کے لائق خدمت کرتے ہین اور تیری نزدیکی کی راہ مین دوڑتے ہین لیکن آسرا تیری رحمتکا رکھتے ہین
اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہین کیونکہ کسی کا کوئی حق تیرے اوپر ثابت نہین ہی ثواب محض تیرا فضل
ہی اور عذاب تیرا عدل اور چونکہ تو نے مومنون کو اور متقیون کو ثواب اور نیکی اور انعام کا وعدہ کیا ہی
اور اپنے دشمنون کو وعید یعنے عذاب کا وعدہ فرمایا ہی اور ثواب کو بندگی کے ساتھ اور عذاب کو
گناہ کے ساتھ لگا رکھا ہی اور بندگی اور گناہ کو ثواب اور عذاب کا سبب مقرر کیا ہی اسیواسطے
جب بندگی کرتے ہین تب تیری رحمت کے امیدوار ہوتے ہین اور جب گناہ ہو پڑتی ہی تب تیری
غضب اور عذاب سے ڈرتے ہین کیونکہ ایمان خوف اور امیدواری کے بیچ مین ہی اور چونکہ اسکی
رحمت اور اسکے عذاب پر بڑھ گئی ہی اسواسطے رحمت کی امیدواری کو پہلے کہا اور عذاب اور غضب
سے ڈرنے کو پیچھے مقرر کیا تیرا عذاب کافرون کو لگنے والا لگایا گیا ہی ملحق کے جار کو کسرہ اور فتحہ
دونون سے پڑھا ہی معنے دونون کے ایک ہین اور فتحہ جار کا افضل ہی

خاتمہ ۞ نماز کی سب تسبیحات اور دعاؤن کے معنے جو لکھ چکے اسکو خیال رکھے اور سمجھے کہ ہم اللہ تعالےٰ
سے عرض کرتے ہین اور اللہ کی حضوری کا خیال برابر رکھے اگر دوسرا خیال داہنے بائین سے آوے
تو اسکو خیال کے ہاتھ سے مار کے ہٹا دے مگر دل کا منھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسری طرف
پھرنے نہ پاوے اور مشاہدہ مین غرق ہو کے کہ گویا اللہ کو دیکھتا ہی کہے ۞ اِیَّاكَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یعنی تجھی کو بندگی کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ایسا نہ کرے کہ
منھ سے کہے تجھی کو خیال دوسری رہے کیونکہ یہ بہت بری بات ہی مثلاً خیال مین حاکم کے روبرو
مقدمہ کرنیکو کھڑا ہو یا بازار مین دوکاندار سے سودے کا سوال کرنے لگے اور زبان سے کہے کہ
تجھی کو ہم بندگی کرتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین اسواسطے کہ یہ سب گاؤخر کے خیال مین
داخل ہی باقی مشاہدہ کا بیان جو رفیق السالکین مین ہمنے لکھا ہی اور جو کچھ نماز کی حقیقت حقیقت الصلوٰۃ
مین لکھی ہی اسکو بھی یاد رکھے تو اور بھی زیادہ فائدہ ہی و صلے اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ

واتباعہ اجمعین ؛

؛ تمام ہوا رسالۂ زینت المصلی ؛

اب جاننا چاہیے کہ جب بندہ اپنے مالک کی فرضون سے ادا ہو چکا تو اسوقت مین بقدر فرصت کچھ کچھ وظیفہ پڑھ لیا کرے کہ واسطے کشایش امور دین و دنیا کی بہت مفید ہی سو اسمین پانچون وقت کے وظیفہ سے ایک ایک کلمہ یہان بیان کر دیا ہی اگر زیادہ نہو سکے تو ان کامون سے ہرگز غفلت نہ کرے اور ذخیرہ عاقبت کا اپنی تھوڑی سی فرصت مین حاصل کر لے یہ وظیفہ بعد نماز پنجگانہ کے مقرری ہین اسکے پڑھنے سے ثواب عقبیٰ اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہی اسیواسطے اس جگہ پر لکھ دیا ہی اور یہ وظیفے بہت مستند ہین کلام مجید اور حدیث شریف سے سو ہر فرد بشر کو لازم ہی کہ اس ثواب سے محروم نہ رہے اور اسکے فائدہ علما فضلا سے دریافت کر لیوے اس جگہ اسناد لکھنے کی گنجایش نہین ہی ؛ فائدہ بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کہے اگر اسدن مین مریگا تو اللہ تعالیٰ اسکو بچا دیگا آتش دوزخ سے ؛ اور جو مغرب کیوقت سات مرتبہ اس کلمہ کو پڑھے اس رات کو نجات پاوے آتش دوزخ سے یہ حدیث صحیح ابن حبان مین ہی ؛ فائدہ بعد ہر نماز کے آیۃ الکرسی ایکبار اور ہر چار قل ایک ایک بار پڑھنا نجات دیتا ہی عذاب دوزخ سے ایک نماز سے دوسری نماز تک اسکا پڑھنے والا اگر اس درمیان مین مریگا تو جنتی ہوگا اسیطرح ہر نماز سے ہر نماز تک اور اسکے فائدہ بہت ہین کسی وعظ مین کسی عالم سے سُن لینا چاہیے ؛ فائدہ ؛ بعد نماز فجر کے سو مرتبہ ؛ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ؛ پڑھے عقبیٰ کے عذاب سے نجات اور دنیا مین کشایش رزق کی حاصل ہو اور بعد نماز ظہر کے پانچسو بار ؛ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے اور اگر فرصت کم ہو پچیس مرتبہ ضرور پڑھے اور بعد نماز عصر تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پڑھے کہ واسطے کشایش امور دینی اور دنیوی کے بہت فائدہ مند ہی اور حضرت نے اپنی صاحبزادی کو تعلیم فرمایا تھا اور تینتیس ۳۳ بار ؛ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور تینتیس ۳۳ بار ؛ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور چونتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور بعد نماز مغرب کے سو بار کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہی جو شخص ستر ہزار مرتبہ اپنی عمر بھر مین اسکو پڑھیگا بیشک جنتی ہوگا اور اگر مان باپ یا عزیز اقربا یا دوست آشنا کیواسطے ایک دفعہ بھی ستر ہزار بار کلمہ پڑھکے بخشیگا بیشک وہ شخص جنتی ہو جائیگا اور بعد نماز عشا کے سو بار درود پڑھے درود کی بہت بہت قسمین ہین ایک قسم اختیار کر لے چاہے یہی پڑھے ؛ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ بعد اسکے سورہ تَبَارَكَ الَّذِیْ ۔۔۔ واسطے

رفاہیت عذاب قبر کے پڑھا کرے آگے اُسکے جو توفیق عبادت کی اللہ تعالیٰ زیادہ دے زیادہ
پڑھے لیکن ہر مسلمان کو چاہیے کہ پڑھا کرے اور اُسکے ثواب سے کہ بہت بڑا ہے محروم نہ رہے ٭

وَاللّٰهُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ ٥

٭ طریقہ نکاح ٭ نکاح پڑھانے والا قبل نکاح پڑھانے کے سامنے نا کح کے بیٹھکر
خطبہ بآواز بلند پڑھے ٭

خطبہ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ
لَهٗ ٥ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِیْمًا ٥

بعد اُسکے خطبہ پڑھنے والا کہ ولی دلہن کا ہو یا وکیل دولہا سے کہے کہ نکاح کر دیا میں نے تیرا ساتھ
فلانی عورت یا موکلہ اپنی کے کہ فلانی بیٹی فلان کی ہے اتنے مہر پر اور دولہا کہے میں نے قبول کیا
نکاح اس عورت کا یا موکلہ تیری کا کہ یہ ہے اس مہر پر اور بجائے فلانی کے نام دولھن کا اور بجائے
فلان کے نام دولھن کے باپ کا لیوے اور تعین مہر کی صاف بیان کرے اور ان الفاظ کو چپکے چپکے
نہ کہے جیسا کہ اکثر ناواقف کرتے ہیں اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے دعا سے برکت واسطے
دولہا دولھن کے کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَفِیْكَ وَعَلَیْكَ
وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا عَلٰی خَیْرٍ ۔ اگر کوئی اجنبی باجازت ولی یا وکیل دولھن کے بطریق مسطور نکاح پڑھاوے
تو بھی درست ہے ٭

ضمیمہ نماز تراویح

طریقہ نماز تراویح کا جو خلفاے راشدین اور ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین سے آجتک چلا آیا ہی
اور اس رسالہ مین بقدر ضرورت مذکور ہوا لیکن بعض ارباب ظواہر نے جو اپنے تئین عامل بالحدیث
مشہور کر رکھا ہی تراویح کی بیس رکعتون کی بدعت عمری قرار دیا ہی اور اسکے سنت موکدہ ہونے سے
انکار کیا ہی حتی کہ بیس رکعتون مین سے بارہ کی تخفیف کرکے آٹھ رکعتین تراویح کی پڑھنے لگے
اور گیارہ رکعتون کے قایل ہوئے اور دلیل اُسپر ظاہر حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لاتے
ہین جو باین الفاظ مروی ہی * قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ
فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَ رَکْعَۃً حالانکہ یہ حدیث دربارۂ نماز تراویح نہین ہی
بلکہ دربارۂ نماز تہجد ہی چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف مین کثرت عبادت کی ترغیب
دیتے تھے اور قیام رمضان مین زیادہ جد وجہد کرتے تھے چنانچہ اُنھین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
یہ حدیث بھی وارد ہی * قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْتَہِدُ فِیْ رَمَضَانَ
مَا لَا یَجْتَہِدُ فِیْ غَیْرِہٖ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جسقدر عبادت اور قیام رمضان مین جد وجہد اور کوشش فرماتے تھے اسقدر غیر رمضان مین
نہین کرتے تھے اس بیان سے لوگون کو شبہ ہوا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف
مین تعداد رکعات نماز تہجد مین کچھ بڑھا دیا ہو لہذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے واسطے رفع اس
شبہ کے فرمایا * مَا کَانَ الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان وغیرہ مین نماز تہجد کی
مع وتر کے گیارہ رکعتین پڑھتے تھے اُسپر کچھ زیادہ نہ فرماتے تھے اور لفظ لَا فِیْ غَیْرِہٖ سے صاف
ظاہر ہی کہ یہ حدیث دربارۂ نماز تہجد کے ہی کہ رمضان اور غیر رمضان مین آپ برابر پڑھتے تھے
نہ دربارۂ تراویح پڑھنا غیر رمضان مین بھی جائز ہو حالانکہ یہ ناجائز ہی * اور جناب مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب قدس سرہ کے فتوی سے بھی جو مولانا رفیع الدین صاحب مرادآبادی نے
اپنے رسالہ فوائد مین نقل کیا ہی یہ سمجھا جاتا ہی کہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی محمول اوپر
نماز تہجد کے ہی اور نفی زیادت نماز تہجد پر دلالت کرتی ہی اور دلیل اس حمل پر یہ ہی کہ راوی اس حدیث
کے ابو سلمہ اس روایت کے تتمے مین فرماتے ہین * قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَقُلْتُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ هٰذَا

فِی الْجِہَادِ یٰ وَ الْمُسْلِمِ یعنی حضرت عایشہ رضی اللہ فرماتی ہین کہ پوچھا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے سوتے ہین پس آپ نے فرمایا کہ ای عایشہ
بیشک دونون آنکھین میری ظاہر مین سوتی ہین مگر دل میرا سوتا نہین ہی اسیطرح صحیح بخاری اور
صحیح مسلم مین مروی ہی* پس ہونا نوم کا قبل وتر کے نماز تہجد مین ظاہر اور قرین قیاس ہی* اور یہ
حدیث صلوٰۃ اللیل مین وارد ہی کہ مراد اُس سے تہجد ہی نہ قیام رمضان مین کہ اُسوقت کے عرف مین
قیام رمضان تراویح کو کہتے تھے جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہی اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْکُمْ صِیَامَہٗ
وَسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَہٗ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان
کے روزہ رکھنے کو تمپر فرض کیا اور اُسمین قیام یعنی نماز تراویح پڑھنے کو تمھارے واسطے مسنون قرار
دیا باقی رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کی بیس رکعتین پڑہی ہین یا کم سو
بیس رکعتین پڑھنا آپ کا ثابت ہی چنانچہ ابن ابی شیبہ بروایت ابن عباس رض اپنی سند مین لکھتے
ہین* اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ یعنی
بے شبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف مین تراویح کی بیس رکعتین پڑھتے تھے اور
وتر کی تین* اور بیہقی بھی ابن عباس رض سے روایت کرتے ہین* اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ
رَمَضَانَ بِغَیْرِ جَمَاعَۃٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَّالْوِتْرَ یعنی تحقیق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف
مین بغیر جماعت کے بیس رکعتین تراویح کی پڑھتے تھے اور وتر کی تین نہایۃ المراد مین جمع الجوامع
سے منقول ہی* اَنَّہَا سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّاہَا لَیْلَتَیْنِ وَقَدْ
صَلَّاہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بِعَشْرِ تَسْلِیْمَاتٍ ثُمَّ تَرَکَ مَخَافَۃَ اَنْ تَجِبَ عَلَی
الْاُمَّۃِ وَکَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَصْحَابِہٖ حِرْصٌ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ کَانَ الرَّجُلُ
مِنْہُمْ یُصَلِّیْ مِائَۃَ رَکْعَۃٍ وَاَکْثَرَ وَکَذَا فِیْ زَمَنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَلَمَّا ظَہَرَ
الْکَسَلُ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ خَافَ اَنْ یَنْدَرِسَ فَالْقِمَامَۃُ اِتَّقُوْا مَعَہٗ
اَنْ یُّصَلُّوْا بِجَمَاعَۃٍ وَزَیَّنُوْا الْمَسَاجِدَ بِالْقَنَادِیْلِ وَلَمْ یَکُنْ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ حَاضِرًا فَلَمَّا رَاَی الْجَمَاعَۃَ وَالْقَنَادِیْلَ قَالَ اَقَامَ اللّٰہُ اُمُوْرَ عُمَرَ
کَمَا اَقَامَ سُنَّۃَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَثَبَتَ وَصَحَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلَّاہَا عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً یعنی جمع الجوامع مین جو حدیث کی معتبر کتاب ہی لکھا ہی کہ نماز تراویح
سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی پڑھا تھا آنحضرت صلعم نے اُسکو دو رات اور بے شبہ

حضرت صلعم نے تراویح پڑھی بیس رکعت ساتھ دس سلاموں کے پھر آپ نے چھوڑ دیا اسلئے اس خوف سے کہ امت پر واجب ہو جاوے تو مشکل پڑیگی اور تھا رسول اللہ اور انکے اصحاب کو بڑا شوق نماز پڑھنے مین رمضان کی راتون کو کوئی اُنمین سے سورکعتین پڑھتا اور کوئی زیادہ اس سے اور اسیطرح حضرت ابوبکر کے زمانہ مین پڑھتے پھر جب سستی ظاہر ہوئی حضرت عمر رضی اللہ کے زمانے مین تو آپ کو اس سنت کے چھوٹ جانیکا خوف ہوا پس اصحاب رضی اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ کے ساتھ اس بات پر اتفاق کیا کہ نماز کی تراویح بجماعت پڑھین اور مسجدون کو قنادیل سے روشن کرین اور اُسوقت حضرت علی رضی اللہ حاضر تھے جب آپ نے جماعت نماز تراویح اور قنادیل کو دیکھا تو فرمایا حق تعالی حضرت عمر رضی اللہ کے کامون کو قایم رکھے جیسا کہ اُنھون نے ہمارے نبی صلعم کی سنت کو قایم رکھا پس یقینی ثابت اور صحیح ہوگیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کی بیسون رکعتین پڑھین ۔ اور خزانۃ التقوی ۔ اور کبیری ۔ اور کافی ۔ اور مضمرات مین وارد ہی ۔ اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی مَعَ الصَّحَابَۃِ اَرْبَعَ لَیَالٍ یعنی بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار راتون تک مع جماعت صحابہ کے تراویح کی بیس رکعتین پڑھین ۔ اور غنیہ مین مرقوم ہی ۔ صَلّٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مَعَ الصَّحَابَۃِ ثَلٰثَ لَیَالٍ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین راتون تک صحابہ کے ساتھ نماز تراویح پڑھی ۔ اور زاہدی مین لکھا ہی ۔ صَلّٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَیْلَتَیْنِ وَلَمْ یَخْرُجْ لَیْلَۃً ثَالِثَۃً ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو راتون تک نماز تراویح کی بیس رکعتین باجماعت پڑھین مگر تیسری شب آپ نماز تراویح پڑھنے کو نہین نکلے اس خوف سے کہ امت پر فرض نہو جاوے اور فتاوی الحجہ مین مرقوم ہی سُنَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ بِاِجْمَاعِ الصَّحَابَۃِ وَمَنْ بَعْدَھُمْ مِنَ الْاُمَّۃِ وَمُنْکِرُھَا ضَالٌّ مُبْتَدِعٌ مَرْدُوْدُ الشَّہَادَۃِ یعنی نماز تراویح باجماع صحابہ کرام اور تابعین عظام کی سنت موکدہ ہی اور انکار کرنے والا اُسکا گمراہ اور بدعتی ہی کہ گواہی اُسکی مقبول نہوگی بہرحال ثابت ہوگیا کہ نماز تراویح بیس رکعتون کے ساتھ سنت نبوی ہی فقط ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنھین بیس رکعتون کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھین باتفاق دیگر صحابہ رض کے جماعت سے پڑھا اور سنت نبوی کو رواج دیا پس بیس رکعت نماز تراویح کو سنت عمری اور بدعت عمری کہنے والا خود گمراہ اور بدعتی اور مردود الشہادۃ بلکہ رافضی ہی جیسا کہ فتاوی تاتارخانیہ مین لکھا ہی ۔ اِنَّ التَّرَاوِیْحَ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَھَا لَیْلَتَیْنِ وَقَالَ الرَّوَافِضُ اِنَّھَا سُنَّۃُ عُمَرَ یعنی بیشک نماز تراویح

سنت پیغمبر خدا کی ہی پڑھا اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو راتون تک اور رافضی اسکو سنت
عمری کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے اسکی اختراع نہین کی چنانچہ امام ابو یوسف
نے جب امام اعظم رح سے دربارہ تراویح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوچھا تو آپ نے فرمایا ؛ اَلتَّرَاوِیْحُ
سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَلَمْ يَتَخَرَّجْهَا عُمَرُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهَا مُبْتَدِعًا وَلَمْ يَأْمُرْ بِهَا اِلَّا عَنْ اَصْلٍ
لَدَيْهِ وَعَهْدٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یعنی امام ابو یوسف سے حضرت
امام اعظم رحمہما اللہ نے فرمایا کہ تراویح سنت موکدہ ہی اور نہین نکالا ہی اسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اپنی طرف سے اور نہین ہین انہین وہ نیا ایجاد کرنیوالا اور نہین حکم کیا تھا تراویح جماعت کی
پڑھنے کو مگر مطابق اسی اصل کے کہ جسکا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو پہونچا تھا ؛ اور
اگر ہمنے فرض کیا کہ وہ اِس امر کے موجد تھے تو بھی بدعت عمری کہنا کب جائز ہی اسواسطے کہ جس
طرح سنت پیغمبر خدا کی امت پر سنت ہی اسیطرح سنت خلفاے راشدین کی بھی ہر مسلمان کے حق
مین سنت ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہی ؛ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ یعنی لازم پکڑو اپنے اوپر ہماری سنت
اور سنت ہمارے سب خلیفون کی کہ رشد اور ہدایت پائے ہوئے ہین اور چنگل مارو ان سب سنتون
پر اور سخت پکڑو ان سب کو اپنے دانتون سے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
فعل صحابہ بھی مثل میری سنت کے سنت واجب التعمیل ہی تو فعل صحابہ کو بدعت کہنا اسر جہل
نادانی ہی بلکہ سنت کا نام بدعت رکھنا ہی نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات
اعمالنا اور اختیار شرح مختار مین مرقوم ہی ؛ اَلتَّرَاوِيْحُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ لِاَنَّ النَّبِيَّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقَامَهَا فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِيْ وَبَيَّنَ الْعُذْرَ فِيْ تَرْكِ الْمُوَاظَبَةِ
وَهُوَ خَشْيَةُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْنَا وَوَاظَبَ عَلَيْهَا الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ وَجَمِيْعُ
الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا یعنی تراویح سنت موکدہ ہی اسواسطے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو رمضان شریف کی بعض راتون مین جماعت کے ساتھ پڑھا ہی
اور پھر اسکو چھوڑ دینے کا یہ عذر بیان کیا کہ ہم لوگون پر تراویح کے فرض ہو جانے کا خوف ہی
پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین صحابہ کبار اور سب مسلمانون نے اسکو جماعت کے
پڑھا ؛ اسی طرح آجتک سب مسلمان پڑھتے چلے آتے ہین ؛
اور جو عمل کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم سے اسوقت تک برابر جاری ہی اور خلفاے راشدین

ائمہ مجتہدین اور اولیاے کاملین اور فقہاے مستندین اور سب سلف صالحین نے تراویح کی
بیش رکعتین پڑھی ہین اور شرقاً و غرباً وجنوباً وشمالاً تمام عالم مین اہل اسلام کا اسی پر عمل ہے
اور بدلایل روایت صحیحہ کے بھی ثابت ہوچکا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بیش
رکعتین تراویح کی پڑھی ہین ✤ اور کوئی مخالفت اور معارضہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کی نسبت نہ رہا جیساکہ اوپر بیان ہوچکا پھر اسمین رخنہ ڈالنا اور ایک نیا فساد نکالنا جہالت
اور حماقت کا کام ہی بلکہ بانی اسکا دشمن دین اسلام ہی اللہ تعالی بہ تصدق رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کے ہم سب مسلمانون کو شریعت کی سیدھی راہ پر چلاوے اور سلف صالحین کے طریقہ
دینی مین رخنہ ڈالنے والون کے مکر و فریب سے بچاوے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عقائد حقّہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحمَدُ اللّٰہَ وَبِہٖ نَستَعِینُ ۔ وَنُصَلِّی عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّینَ ۔ وَاٰلِہِ الطَّاهِرِینَ وَاَصحَابِهِ الطَّیِّبِینَ

سوال ایمان کے کیا معنی ہین جواب جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے پاس سے لائے اُسکو دل سے سچ جاننا اور زبان سے اقرار کرنا سوال اعمال یعنی کام جزو ایمان ہین یا نہین جواب جزو ایمان نہین ہین مگر اعمال نیک سے ایمان کی رونق زیادہ ہوتی ہے سوال ایمان مین زیادتی اور کمی ہوتی ہے یا نہین جواب اصل ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم مگر کیفیت ایمان کی بسبب اعمال کے زیادہ اور کم ہوتی ہے سوال ایمان اور اسلام ایک چیز ہے یا دو چیز جواب ایمان کے معنے یقین کرنا اور اسلام کے معنے گردن جھکانا یعنی تابع و فرمانبردار ہونا اور حقیقت دونون کی ایک ہے جو مومن وہی مسلم اور جو مسلم ہے مومن سوال جب دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار پایا گیا اپنے تئین مومن کہہ سکتا ہے یا انشاء اللہ کے ساتھ کہے جواب جب تصدیق بالقلب اور اقرار بزبان ہوا کہہ سکتا ہے کہ اَنَا مُؤمِنٌ حَقًّا یعنی مین سچا مسلمان ہون اور انشاء اللہ سے شبہ نکلتا ہے نہ کہے اگرچہ برکت کیواسطے ہو سوال ایمان مفصل کسکو کہتے ہین جواب اٰمَنتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالیَومِ الاٰخِرِ وَالقَدرِ خَیرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالبَعثِ بَعدَ المَوتِ اِسکے کیا معنی ہین جواب ایمان لایا مین اللہ پر اور اُسکے فرشتون پر اور اُسکی کتابون پر اور اُسکے پیغمبرون پر اور پچھلے دن پر اور اُسپر کہ اندازہ کرنا نیکی اور بدی کا اللہ سے ہوا ہے

ایمان لایا اوپر اُٹھنے کے بعد موت کے **سوال** ایمان مجمل کیا ہی اور اُسکے کیا معنے ہین **جواب** اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا وہ اپنے نامون اور صفتون کے ساتھ ہی اور قبول کیا مین نے اُسکے سب حکمون کو **سوال** کلمۂ طیب کیا ہی اور اُسکے کیا معنے ہین **جواب** لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجے خدا کے ہین اور کلمۂ طیب کلمۂ توحید کو کہتے ہین **سوال** کلمۂ شہادت کیا ہی اور اُسکے معنے کیا ہین **جواب** اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے اکیلا ہی اُسکا کوئی ساجھی نہین اور گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اُسکے اور بھیجے اُسکے ہین **سوال** کلمۂ تمجید کیا ہی اور اُسکے معنے کیا ہین **جواب** سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پاک ہی اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہی اور کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پھر سکتا ہر چیز سے اور قوت پانی ہر چیز پر مگر اللہ کی مدد سے کہ سب سے اوپر ہی بڑا **سوال** کلمۂ رد کفر کیا ہی اور اُسکے معنے کیا ہین **جواب** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا اَعْلَمُ بِہٖ وَلِمَا لَا اَعْلَمُ وَتُبْتُ عَنْہُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ یا اللہ مین بیشک پناہ چاہتا ہون تجھی سے اس بات کی کہ شریک نہ بناؤن مین تیرا اور کسی چیز کو اور مین جانتا ہون اُسکو اور گناہ بخشتا ہو مین تجھی سے وہ جو مین جانتا ہون اور وہ جو مین نہین جانتا ہون اور توبہ کی مین نے اس سے اور ایمان لایا مین اور کہتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجے اللہ کے ہین **سوال** بناء اسلام کی کے ہین **جواب** پانچ ہین **سوال** کیا کیا **جواب** پہلے کلمۂ شہادت اور دوسرے نماز اور تیسرے زکوٰۃ اور چوتھے روزہ اور پانچوین حج خانۂ کعبہ **سوال** عالم کسکو کہتے ہین **جواب** جو خدا کے سوا ہی سب عالم ہی **سوال** عالم حادث ہی یا قدیم **جواب** عالم کیا ذات کیا صفات سب حادث ہی **سوال** حادث اور قدیم کے کیا معنے **جواب** حادث وہ جو پہلے عدم رہا ہو اور پیچھے وجود پایا ہو اور قدیم جو کبھی نیست نہ تھا ہمیشہ سے ہو **سوال** عالم صانع یعنے بنانیوالا عدم سے وجود مین لانیوالا کون ہی **جواب** اللہ ہی **سوال** کیسا اللہ ہی **جواب** اللہ واحد قدیم ہی حی یعنے زندہ ہی قادر ہی علیم ہی یعنے دانا ہی سمیع یعنے سنتا ہی بصیر یعنے دیکھتا ہی شائی یعنے چاہتا ہی مرید یعنے ارادہ کرنیوالا **سوال** اللہ عرض ہی یا نہین عرض یعنے قایم ساتھ غیر کے جیسے رنگ و بو و مزہ **جواب** عرض نہین ہی **سوال** جسم ہی یعنے کسی چیز سے ملکر بنا ہی **جواب** نہ

جسم نہین ہی **سوال** جوہر ہی یعنے وہ ذات جسمین عرض ملا رہتا ہی یا وہ چیز جس سے جسم بنتا ہو **جواب**
دونون معنون کر جوہر نہین **سوال** مصور یعنے صورت والا اور محدود یعنے حد و نہایت والا اور معدود یعنے
گنا گیا ہو **جواب** نہ مصور ہی نہ محدود ہی اور نہ معدود ہی **سوال** متبعض ہی اور متجزی یعنے رکھنے والا
اور مرکب یعنے ترکیب والا حصہ سے ہی **جواب** متبعض متجزی اور مرکب نہین ہی **سوال** خدا ماہیت
اور کیفیت کرکے موصوف ہوسکتا ہی یعنے کہہ سکتے ہین کہ یہ اُسکی ماہیت اور حقیقت ہی اور یہ کیفیت **جواب**
ماہیت اور کیفیت کے ساتھہ موصوف نہین ہوسکتا ہی **سوال** متمکن کسی مکان مین ہی یا نہین **جواب**
کسی مکان مین متمکن یعنے جگہ لینے والا نہین سو وہ مکانی نہین **سوال** اسپر زمانہ جاری ہوسکتا ہی یعنے
ماضی مستقبل اور حال کے نیچے آسکتا ہی **جواب** زمانہ جاری اُسپر نہین ہوسکتا ہی اُسکے پاس جیسا
گذرا ویسا آنیوالا ویسے ہی موجود سو وہ زمانی نہین ہی **سوال** اُسکے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر
ہوسکتی ہی **جواب** اُسکے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہین سب چیز جانتا ہی اور سب چیز پر قدرت رکھتا
ہی **سوال** خدا کی صفتین ہین **جواب** صفات ہین اپنے کلام پاک مین بہت صفتین بیان کی ہین
سوال کیسی صفتین ہین **جواب** ازلی ہین یعنی سدا سے ہین اور اُسکی ذات سے قائم ہین اور اُسکی صفتونکو
نہ اُسکا عین کہتے ہین نہ اُسکا غیر جیسے آفتاب اور اُسکی روشنی **سوال** صفتین کی ہین اور کیا کیا **جواب** آٹھ
ہین علم اور قدرت اور حیات اور سمع اور بصر اور ارادہ اور کلام اور تکوین یعنے ہست کرنا **سوال** خدا متکلم ہی
یا نہین **جواب** متکلم ہی حکم کرنیوالا خبر دینے والا یعنے اُسکا کلام امر و نہی و اخبار ہی **سوال** اللہ کا کلام
کیسا ہی **جواب** ازلی ہی آواز حرف کی جنس سے نہین ہی **جواب** جو قرآن کہ کلام اللہ تعالیٰ کا ہی
مخلوق ہی یا نہین یعنی پیدا کیا گیا ہی یا نہین **جواب** جو قرآن کہ اللہ کی صفت ہی مخلوق نہین ہی **سوال**
جو مصحفون مین لکھا رہتا ہی اور دلون پر محفوظ رہتا ہی اور زبان سے پڑھا جاتا ہی اور کانون سے سنا
جاتا ہی وہ کیا ہی **جواب** کلام اللہ کے دو معنے ہین ایک تو وہ جو صفت اللہ تعالیٰ کی ہی وہ ازلی ہی
حرف اور صورت نہین اور ایک یہ الفاظ جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نازل ہوئے ہین
اُسکو بھی کلام اللہ کہتے ہین یہ الفاظ مخلوق نہین اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ بشر کے اُنکو پیدا کیا ہے
سوال رویت اللہ تعالیٰ کی یعنے دیدار خدا کا ہوسکتا ہی یا نہین اور بہشت مین ہوگا یا نہین **جواب**
رویت اللہ تعالیٰ کی عقل کے نزدیک ہوسکتی ہی اور حدیثون اور آیتون سے ثابت ہی کہ مومنین خدا
[illegible] قیامت کے [illegible] بہشت مین دیکھینگے یقیناً انھین آنکھون سے انکو خدا قدرت دیگا کہ دیکھین گی خدا کو بے علاقہ مکان
[illegible] اُسکے دیدار کی یہ کیفیت

اور حال نہین معلوم [illegible] سوال بندون کے کام [illegible]
خالق یعنی پیدا کرنیوالا کون ہی جواب بندون کے کام کفر ہو خواہ ایمان طاعت ہو خواہ عصیان خدا
اُسکا خالق ہی سب کام اُسی کے ارادہ اور مشیت اور قضا اور قدرت سے ہی سوال بندونکو ثواب اور
عذاب کن کامون پر ہوگا جواب بندون کے کام جو اختیار سے ہوتے ہین اُنھین پر ثواب اور عذاب
ہوتا ہی اچھے اور نیک کام سے خدا راضی ہوتا ہی اور بُرون اور بُرے سے ناراض ہوتا ہی سوال بندہ مختار محض
ہی یا مجبور محض ہی جواب نہ مختار محض ہی نہ مجبور محض ہی اسقدر مان لینا چاہیے کہ اللہ تعالی نے بندہ کو
اختیار دیا ہی مگر اختیار پر مختار نہین ہی سوال اللہ اپنے بندون کو استطاعت سے زیادہ تکلیف دیتا
ہی یا نہین جواب خدا قدرت سے زیادہ تکلیف بندونکو نہین دیتا ہی سوال مارنے کے بعد جو چوٹ
لگتی ہی اُسکا خالق کون ہی جواب اُسکا خالق اللہ ہی اور اسیطرح ہر کام کا خالق خدا ہی اور کام سب بندہ
سوال جو کوئی کسیکو مارتا ہی وہ مقتول اپنی موت سے مرتا ہی یا بے موت جواب وہ مقتول اپنی موت سے
مرتا ہی اور موت کا جب وقت آیا نہ پیچھے ہٹے نہ آگے بڑھے سوال حرام رزق ہی یا نہین جواب جیسے حلال رزق ہی ویسے ہی
حرام بھی رزق ہی مگر بڑی بدبختی اُسکی جسکا حرام رزق ہو اور جسکی تقدیر مین جتنا رزق ہی اُتنا خواہ نخواہ پہونچیگا
سوال کوئی دوسرے کا رزق کھا سکتا ہی جواب کوئی کسی کا رزق نہین کھا سکتا سوال ہدایت اور گمراہی
کسکے اختیار مین ہی جواب اللہ جسکو چاہے گمراہ کرے اور جسکو چاہے راہ پر لاوے سوال جو بندے
کے حق مین اصلح یعنے بہتر ہو خدا پر واجب ہی یا نہین جواب بندے کا اصلح خدا پر واجب نہین خدا
پر کوئی چیز واجب نہین سوال کافرون اور بعضے گنہگارون کو عذاب قبر کا اور نیکونکو قبر مین راحت اور نعمت
ہوگی یا نہین جواب سب کافرون کو اور بعضے گنہگارون کو قبر مین عذاب اور نیکون کو اور راحت
نعمت مقرر ہوگی کچھ شبہ نہین سوال منکر اور نکیر کا آنا قبر مین حق ہی یا نہین جواب قبر مین منکر اور
نکیر کا آنا اور دین اور خدا اور رسول کا سوال کرنا حق ہی سوال بعث حق ہی یا نہین جواب اُٹھنا بعد
مرنے کے قیامت کو حق ہی اور اسیکو بعث کہتے ہین سارے مخلوق اُٹھائے جاوینگے سوال وزن یعنے
تولنا اعمال کا اور نامہ اعمال کا حق ہی یا نہین جواب حق ہی جسکا نیکی کا پلہ غالب ہوگا وہ نجات پاویگا
اور جسکا بدی کا پلہ غالب ہوگا وہ دوزخ مین جاویگا سوال کتاب یعنی نامہ اعمال حق ہی یا نہین
جواب حق ہی قیامت کے دن نیکون کا نامہ اعمال دہنے ہاتھ مین دیا جاویگا اور کافرون کو پیچھے
سے بائین ہاتھ مین دیا جاویگا سوال پرسش اعمال کی حق ہی یا نہین جواب خدا تعالی مومنون
اور کافرون سے اُنکی کمائیون کا سوال کریگا مومنون پر رحمت ہوگی اور کافرون پر فضیحت ہوویگی

سوال حوض حق ہی یا نہین **جواب** ہمارے پیغمبر کو قیامت مین حوض ہوگا کوثر نام پانی اُسکا
دودھ سے سپید اور شہد سے زیادہ میٹھا مشک سے زیادہ خوشبو لنبی چوڑی دو مہینون کی راہ سے
زیادہ آبخورے اُسمین جتنے آسمان مین تارے **سوال** صراط حق ہی یا نہین **جواب** حق ہی دوزخ
کی پیٹھ پر صراط یعنے پل رکھا جاویگا بال سے زیادہ پتلا اور تلوار سے زیادہ تیز اور سب اُسپر چلینگے
کوئی بجلی کیطرح پر ہوگا اور کوئی ہوا کیطرح کوئی تیز گھوڑے کے مانند اور کوئی پیادہ وضع کوئی چیونٹی
کی چال اور کوئی کٹ کر دوزخ مین گریگا **سوال** جنت اور نار حق ہی یا نہین اور اب موجود ہی یا قیامت
کے دن مخلوق ہووینگے **جواب** حق ہی اور مخلوق ہی اور آدم اسی جنت مین بسائے گئے **سوال**
بہشت اور دوزخ کے لوگ اور چیزین فنا ہونگی یا باقی رہینگی **جواب** سدا رہینگی فنا نہونگی **سوال**
گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے باہر نکلتا ہی اور کفر مین داخل ہوتا ہی یا نہین **جواب** کبیرہ کرنے سے نہ ایمان
سے باہر نکلتا ہی نہ کفر مین داخل ہوتا ہی بلکہ مومن فاسق ہوتا ہی **سوال** گناہ کبیرہ کے کیا معنے **جواب**
کبیرہ یعنی بڑا گناہ وہ یہ ہی جسپر خدا اور رسول نے وعدہ بڑے عذاب کا کیا ہو **سوال** کبیرہ کون گناہ ہے
جواب بہت ہین لیکن چند گناہ کبیرہ مین بتلاتا ہون قتل ناحق اور زنا کی گالی کسیکو دینا اور زنا کرنا
اور لواطت کرنا اور جہاد سے بھاگنا اور جادو کرنا یا کرانا یتیم کا مال ناحق کھانا اور پرایا مال غصب کرنا اور
مسلمان ماں باپ کو رنج دینا یا ناراض کرنا اور بیاج کھانا اور کعبہ مین الحاد کرنا اور چوری کرنا تھوڑی
خواہ بہت اور نشہ کی چیز کھانا پینا اور دو طرفہ شرط بدنا اور جوا کھیلنا اور غیبت کرنا اور جھوٹھ بولنا
اور کسیکو گالی دینا اور راگ باجے کے ساتھ سننا ناچ دیکھنا ہندؤن کے اور بدعتیون کے میلے مین جانا
اور قرآن پڑھکر بھول جانا **سوال** خدا تعالی بے توبہ بندون کے گناہ بخشیگا یا نہین **جواب**
سب گناہ چاہے بے توبہ بخشے سواے شرک کے کہ اسکو جتا چکا نہ بخشونگا **سوال** شرک کے کیا معنی
جواب اللہ کی خاص باتون مین کسیکو ساجھی بنانا جیسے نماز روزہ حج **سوال** شرک کی کَے قسمین ہینا
جواب تین ہین اور بہت قسمین اور بھی ہین **سوال** پہلے کون ہی **جواب** فی العبادہ یعنی خدا
کی بندگی مین کسیکو شریک ٹھہرانا یا کسیکو سجدۂ عبادت کرنا یا کسیکی نماز پڑھنا یا کسیکا اللہ کے سوا
روزہ رکھنا یا کسیکی زکوۃ یعنے بھیک دینا یا کسی کے گھر کا میلہ مانند گھر خدا کے کرنا یا کسیکی قربانی کو
ماننا **سوال** دوسرا کیا ہی **جواب** شرک فی العلم یعنی خدا کا سا علم دوسریکو سمجھنا جیسا دور دور سے
لوگ اولیاؤن کو حاضر ناظر جان کے پکارتے ہین **سوال** تیسرا کیا ہی **جواب** شرک فی القدرۃ
یعنی جیسی قدرت اللہ کی ہی ویسی دوسرے مین ثابت جسوقت جو چاہی سو کر ڈالی فتح اور شکست لے

یہ نقشہ ہی نقشبندیہ طریقہ کا مجددیہ طریقہ کے موافق عالم امر کے پانچون لطیفون اور اُنکے اصول کا ترتیب
کے ساتھ اور جتنے مقام کو چھوڑ کے مثلاً ایک یا دو یا تین یا چار مقام کو چھوڑ کے کسی لطیفہ کی جڑ اُسکے
اوپر کے مقام پر ہی تو اس چھوٹے ہوئے مقام کے داہنی جانب کو ایک خط دراز کھنچا ہوا ہی اور
بائین طرف کو اس لطیفہ سے لیکے اسکے جڑ تک ایک خط کھنچا ہی +

بیماری اور آرام دیوے پھر کسی سے کوئی مراد مانگنا یا کسی کی نذر اپنے ذمہ پر لازم کر لینا شرک ہی سوال صغیرہ گناہ
پر خدا عذاب کریگا یا نہین جواب خدا چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے چاہے نہ کرے سوال صغیرہ کسکو کہتے
ہین جواب وہ گناہ جسپر شرع مین وعید نہ آئی ہو وہ صغیرہ ہی جیسے مسجد مین تھوک دینا سوال گناہ
کبیرہ کا عفو جائز ہی یا نہین جواب جائز ہی خدا گناہ کبیرہ عفو کریگا جبکہ حلال جان کے نہ کرے سوال
پیغمبر شفاعت گنہگارون کی کرینگے یا نہین جواب پیغمبر اور نیک لوگ بھی گنہگارون کی شفاعت کرینگے جب
اللہ کا اذن جسکے واسطے پاوینگے سوال شفاعت بے اذن خدا کے ہوسکتی ہی جواب نہین ہوسکتی سوال
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت کا اذن ہو چکا ہی یا قیامت کو ہوگا یا اُسمین کچھ شبہ ہی کہ
چاہے اللہ تعالیٰ اذن دے چاہے نہ دے جواب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا
اذن قیامت کو ملنے اور مقام محمود مین کہ شفاعت کرنیکا مقام ہی کھڑا کرنیکی خبر قرآن اور حدیث صحیح سے
ثابت ہی تو جیسے قیامت کے روز کی سب چیزین سچ ہین اُنپر ایمان لانا فرض ہی ویسے یہ خبر بھی ہی
اسپر شبہ کرنا کفر ہی مگر ظہور اس خبر کا اُسکے وقت مین ہوگا جیسا کہ بہشتیون کا بہشت مین اور دوزخیون کا
دوزخ مین داخل ہونا اور اللہ کے دیدار کا ہونا سب اپنے وقت پر ہوگا تو ان سب باتون کو حق جاننا
فرض ہی اور انمین شک کرنا کفر ہی اور زیادہ بحث اور تقریر سے کیا کام ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی کتاب فقہ اکبر مین فرمایا ہی اُسکا ترجمہ یہ ہی اور شفاعت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گنہگار مسلمانون
کیواسطے جو لایق عذاب کے ہین حق ہی اور تولنا اعمال کا ترازو مین قیامت کے دن حق ہی اور
حوض نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حق ہی تو اب شفاعت مین شبہ نہ باقی رہا سوال مرتکب کبیرہ کا
سدا دوزخ مین جلیگا یا نہین جواب سدا نہ جلیگا بعد عذاب کے بہشت مین پہونچایا جاویگا سوال
رسولون کے بھیجنے مین کیا حکمت ہی جواب بہت حکمت ہی ایک تو یہ کہ وسیلہ ہووین خدا اور آدمیون
کے بیچ مین اور لوگ نجات پاوین سوال رسولون کے کیا معنے اور نبی کے کیا معنے جواب رسول
وہ آدمی کہ خدا اُسکو احکام لیکر خلق کیطرف بھیجے اور اُسپر کتاب آئی ہو اور نبی بھی وہی ہی مگر کتاب آئی ہو
یا نہین سوال اللہ نے رسولون کو کیون بھیجا جواب اللہ نے آدمیون مین سے آدمیون پاس رسول
بھیجا تا مژدہ دیوین مومنون کو اور ڈرسناوین مشرکون کو اور بیان کرین آدمیون سے وہ جسکے محتاج
ہین دین اور دنیا کے کام مین سوال نبیون کی سچائی کی کیا نشانی ہی جواب معجزات سے دی اللہ
نے پیغمبرون کو سوال معجزہ کیا ہی جواب معجزہ کام خلاف عادت کے کہ پیغمبری کے دعوی کرنیوالے
سے ظاہر ہووے منکرون کے مقابلہ کیوقت جیسے پتھر کا بولنا درخت کے بلانے سے چلا آنا سوال

سب پیغمبرون مین پہلے کون ہی جواب آدم علیہ السلام کہ سب آدمیون کی جڑ ہین سوال پچھلے سب پیغمبرون کے کون ہین جواب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب خلق سے افضل ہین سوال پیغمبر سب کتنے ہین جواب بعضی روایت مین ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعضے روایت مین دو لاکھ چوبیس ہزار مگر ایمان لانے مین گنتی کے ساتھ نہ گنے جتنے پیغمبر ہون سب پر ایمان لاوے کہ اللہ کے حکم پہونچانیوالے سچے خیر خواہ تھے سوال سب پیغمبرون مین افضل کون ہی جواب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمامی سب پیغمبرون کے ہین سوال محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پھر کوئی پیغمبر ہوویگا جواب نہین ہوونگے یہ تمامی سب پیغمبرون کے ہین انکا دین قیامت تک رہیگا سوال ملائکہ کیا ہین جواب انکو فرشتہ کہتے ہین بندہ اللہ کے ہین نور سے پیدا اُسکے حکم پر چلتے ہین کم اور زیادہ نہین کرتے سوال فرشتہ نر ہین کہ مادہ جواب نر اور مادہ ہونیکی انمین صفت نہین ہی جیسے روشنی سوال اللہ نے کتابین اُتاری ہین یا نہین جواب پیغمبرون پر کتابین اُتارین اور انمین اپنا امر و نہی وعدہ اور وعید بیان کیا سوال معراج حضرت کا ثابت ہی یا نہین جواب ثابت ہی جاگتے مین اس بدن کے ساتھ آسمان پر گئے اور وہانسے جہانتک خدا نے چاہا گئے سوال اولیا کسکو کہتے ہین جواب اللہ کی ذات او صفات پہچانتا ہو اور گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور بندگیون مین چالاک اور دنیا کی لذتون مین بہت نہ درآتا ہو سوال کرامت کیا ہی جواب خلاف عادت کا کام اولیا کے ہاتھ سے ہووے جیسے دور کی راہ تھوڑی مدت مین جاوے مانند آصف بن برخیا کے یا پانی یا ہوا پر چلے یا کھانا پانی حاجت کیوقت ملجاوے سوال کرامات اُسکے اختیار مین ہی یا نہین جواب اختیار مین نہین ہی اللہ چاہتا ہی اُنکی عزت بڑھانیکو اُنکے ہاتھ سے ظاہر کرادیتا ہی سوال کرامت اولیا سے کیا فائدہ جواب ولی کی کرامت معجزہ پیغمبر کا ہی کہ اُسکی ادنی امت سے یہ بات ظاہر ہووے اُسمین لوگ ہدایت پاوین گے سوال بعد پیغمبر کے سب آدمیون مین بزرگ اور افضل کون ہی جواب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو پیغمبر کے سُسرے ہوتے تھے سوال ابوبکر کے بعد کون ہی جواب عمر فاروق جو پیغمبر کے سُسرے اور حضرت فاطمہ رض کے داماد بھی ہین سوال بعد فاروق کے کون افضل ہی جواب عثمان ذی النورین جنکو دو لڑکیان پیغمبر کی بیاہی تھین ایک بعد ایک کے سوال بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے کون افضل ہی جواب علی مرتضی رضی اللہ عنہ جو پیغمبر کے چچیرے بھائی اور داماد بھی یعنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے شوہر تھے سوال خلافت بعد پیغمبر کے کس طرح پر پائی گئی جواب پہلے ابوبکر پھر عمر پھر عثمان رض پھر علی رض سوال خلافت کیا مراد ہی جواب جا نشین پیغمبر کی مراد ہے

جسمین کچھ خلافت پیغمبر اور نئی بات اور ظلم نہو **سوال** اسیطرح خلافت کی برس رہی **جواب** تیس
برس آخر سب کے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوئے انھین پر خلافت ختم ہوئی **سوال** امامت کے
کیا معنے **جواب** ریاست مسلمانون کی احکام شریعت اور اقامت اور حدود اور برپا کرنا لشکر
مسلمانون کا اور لینا صدقات کا اور قائم کرنا جمعہ اور جماعات اور فیصلہ معاملات اور قسمت غنایم
اور نکاح کر دینا بے وارثون کا اُسکے سبب سے ہوسکے **سوال** امام کیونکر ہوسکتا ہی **جواب** جسکو نیک
مسلمانون نے ملکر امام کیا سو امام ہوا اور جو اس سے لڑا سو باغی کہلایا **سوال** امام کیسا چاہیے
جواب امام چاہیے کہ ظاہر ہو چھپا نہو انتظار اُسکے نہ کرنا ہو اور قریش کی قوم سے ہو کچھ بنی ہاشم ضرور
نہین اور مسلمان حر ہو کسیکا غلام نہو عاقل بالغ ہو مسلمانون کے کام مین اپنی قوت رائے سے تصرف
کرے اور حکم جاری کرنے اور حدود اسلام کے نگاہ رکھنے اور مظلوم کے انصاف دینے پر قدرت
رکھتا ہو **سوال** امام کو معصوم ہونا شرط ہی **جواب** شرط نہین ہی **سوال** عصمت کے کیا معنی **جواب**
یہ کہ اللہ بندہ مین گناہ نہ پیدا کرے اور قدرت اور اختیار بندہ مین ہووے **سوال** امام اپنے زمانے
والون مین افضل چاہیے **جواب** کچھ افضل ہونا اہل زمانہ پر ضرور نہین **سوال** امام فاسق ہوجاوے
تو امامت سے نکل جاتا ہی یا نہین **جواب** امامت سے نہین نکل جاتا ہی مگر مستحق عزل ہی **سوال** ہر
نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہی یا متقی شرط ہی **جواب** ہر نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہی **سوال**
ہر نیک و بد پر نماز جنازہ درست ہی یا نہین **جواب** ہر نیک و بد پر نماز جنازہ درست ہی **سوال** صحابہ
رسول کی برائیون کا ذکر کیسا ہی **جواب** صحابہ کا ذکر سوا ے خیر کے نہ چاہیے وہ صحبت مین سے
رسول مقبول صلعم کی اُنکا ذکر نیک کرو **سوال** اصحابون مین جو آپسمین جھگڑے کی باتین ہوئین اُس قصہ
کا دیکھنا درست ہی یا نہین **جواب** نہین درست ہی **سوال** کسواسطے **جواب** اسواسطے کہ سارے
صحابہ نانم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حقانی تھے دنیا کو چھوڑ کے دین کو اختیار کیے تھے جو کچھ
حق سمجھتے تھے کہنے کرنے مین کسی کا خوف نہ کرتے تھے مگر بشر تھے جیساکہ دستور ہی کہ مجتہد سے اجتہاد
مین خطا ہوتی ہی اُسیطرح بعضے صحابہ نے اجتہاد مین خطا کے سبب سے بعضا کام حق جان کے کیا
اور دوسرے نے اُسکو ناحق جان کے منع کیا تو اسمین اول مین کچھ بحث یا جھگڑا ہوا پھر جب حق
کھل گیا تو اُسکی خطا تھی اُسنے اپنی خطا کو مان لیا اور پھر آپسمین ملگئے تو عوام اُس اول کی بحث اور
جھگڑے کو دیکھ کے اُسکے آخر کی خبر نہ رکھ کے شبہ مین پڑجاوینگے اسواسطے اُس قصہ کا دیکھنا منع کیا
علی جونپوری **سوال** کسی کے جنتی ہونے مین گواہی یقیناً دینا چاہیے **جواب** اُنکو یقینی جنتی کہنا درست ہے

جنکا نام پیغمبر نے لیکر فرمایا جیسے دس بار جنتی چار خلیفہ اور سعید اور سعد اور ابو عبیدہ اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور اوہ جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ **سوال** مسح موزہ پر درست ہی یا نہین **جواب** حضر اور سفر مین مسح موزہ پر درست ہی **سوال** نبیذ خرما یعنی رس خرمے کا پینا درست ہی یا نہین **جواب** درست ہی **سوال** نبید تو خرمے کا پھل بھگا کے جو اُسکا عرق نکلتا ہی اُسکو کہتے ہین کھجور کے درخت کا جو رس نکلتا ہی وہ حلال ہی یا نہین **جواب** حلال ہی جبتک کہ اُسکو سکر یعنے نشا کرنیوالا نہ بناوین اگر وہ حلال نہوتا تو اُسکا گڑ اور چینی حلال نہوتی کیونکہ گڑ چینی نشے کو دفع نہین کرتی جیساکہ ہدایہ مین صاف لکھا ہی **سوال** کوئی ولی نبی کے درجے کو پہونچ سکتا ہی یا نہین **جواب** کوئی ولی نبی کے درجے کو نہین پہونچ سکتا ہی **سوال** آدمی اس مرتبہ کو بھی پہونچ سکتا ہی کہ نماز اور روزہ اور امر و نہی اُسپر سے ساقط ہوجاوے **جواب** کوئی نہین پہونچ سکتا ہی پیغمبر سے زیادہ کوئی نہین مرتبہ مین تھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس مرتبہ کو نہ پہونچے اور کون دوسرا پہونچ سکتا ہی **سوال** قرآن ورحدیث کے بھی معنی ظاہر مین جو سمجھے جاتے ہین یا کچھ اور مراد ہی **جواب** یہی معنے ظاہر مراد ہی **سوال** معنے ظاہر قرآن ورحدیث کے چھوڑ کر صرف باطنی سمجھنا کیسا ہی **جواب** الحاد اور کفر ہی **سوال** رد کرنا آیتون اور حدیثون کا کیسا ہی **جواب** کفر ہی **سوال** ہنسنا شریعت پر کیسا ہی **جواب** کفر ہی **سوال** ناامیدی اللہ سے کیسی ہی **جواب** کفر ہی **سوال** نڈر ہونا اللہ سے کیسا ہی **جواب** کفر ہی **سوال** کاہن کسکو کہتے ہین **جواب** جو اگلی باتین تبلادے اور دعوی کرے کہ مجکو جنات خبر کرتے ہین یا مین غیب جانتا ہون **سوال** دعا زندون کی مردون کو اور صدقہ زندون کا مردون کو پہونچتا ہی یا نہین **جواب** پہونچتا ہی **سوال** اگر کوئی بندگی بدنی یا مالی للہ کرکے ثواب مردون کو دے پہونچتا ہی یا نہین **جواب** پہونچتا ہی **سوال** ہندوستان مین جو طور فاتحہ کا معروف ہی کہ جگہ پاک کرکے کھانے یا عزت تمام رکھکر اُس کھانے پر کچھ صورتین قرآنی پڑھ فاتحہ کسی بزرگ کا کرتے ہین اور کھانیکو تبرک جان کر بانٹ کر کھاتے ہین کیسا ہی **جواب** اِسطور کی اصل کچھ نہین ہی **سوال** بدعت کسکو کہتے ہین اور اُسکا حکم کیا ہی **جواب** بدعت وہ کام یا عقیدہ جو دین مین نہو نیا نکالا جاوے اور اُسکو دین مین سمجھے یعنی فعل موجب ثواب اور ترک موجب عقاب جانے اور نہ رہا ہو زمانے مین رسول مقبول ورصحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اور وہ گمراہی ہی **سوال** جس کھانے پر بدستور فاتحہ کیا جاوے اُسکا کھانا درست ہی یا نہین **جواب** جو فاتحہ کہ کسی بزرگ کی خوشامد کیواسطے بخوف ضرر پہونچانے کے کیا جاوے یا منت اُس بزرگ کی مانی ہو تو حرام ہی

اور اگر صرف ثواب پہونچانے کی نیت سے ہو تو کھانا درست ہی اور حلال ہی **سوال** اللہ تعالی دعاؤن کو
قبول کرتا ہی اور حاجتون کو بندون کی روا کرتا ہی یا نہین **جواب** اللہ تعالی دعاؤن کو قبول کرتا ہی
اور حاجت روا کرتا ہی **سوال** جن چیزون کی خبر پیغمبر نے دی کہ نشانی قیامت کی ہی جیسا دجال کا آنا
اور امام مہدی کا نکلنا دابۃ الارض یاجوج ماجوج کا نکلنا اور حضرت عیسی کا آسمان سے اُترنا
اور پچھم سے سورج کا نکلنا حق ہی یا نہین **جواب** حق ہی **سوال** مجتہد خطا کرتا ہی یا نہین **جواب**
مجتہد کبھی خطا کرتا ہی کبھی نیک بات تک پہونچا آتا ہی تو مجتہد مخطی اور مصیب دونون ہوا **سوال** مجتہد
اپنی خطا سے گنہگار ہوگا یا نہین **جواب** گنہگار نہوگا تو جو خطا کرے ایک ثواب محنت کا پاوے
اور جو مصیب ہو وہ دس ثواب سے پاوے **سوال** مجتہد کسکو کہتے ہین **جواب** جو قرآن اور حدیث
کے معنے بخوبی جانتا ہو اور ناسخ منسوخ پہچانتا ہو اور مطابق قرآن اور حدیث کا قیاس کرنا جانتا ہو
سوال جو مجتہد نہو سو کیا کرے **جواب** وہ مجتہد کی تابعداری کیا کرے بشرطیکہ مجتہد قرآن اور حدیث
سے خلاف نہ کہے اگر شاذ کسی مسئلہ مین یقینًا ظاہر ہو کہ مخالف قرآن اور حدیث کے مجتہد نے کیا تو
اُس مسئلہ مین تابعداری نہ کرے **سوال** اسکے کیا معنے بشرطیکہ مجتہد قرآن اور حدیث سے خلاف نہ کہے کیا
مجتہد قرآن اور حدیث کے خلاف قصدًا کہتا ہی **جواب** اسکے یہ معنے ہین کہ اصل تابعداری قرآن اور
حدیث کی منظور ہی مگر غیر مجتہد کو ان دونون سے مسائل نکالنے کی طاقت نہین تو اسواسطے غیر مجتہد کو مجتہد کی
تقلید واجب ہوا مجتہد قصدًا قرآن اور حدیث کے خلاف کبھی نہین کہتا جو ایسا کرتا ہی وہ مجتہد نہین کہلاتا
غرض یہ ہی کہ اگر مجتہد نے خطا کی ہو اور کسی مسئلہ مین اُسکی خطا معلوم ہو تو اُس مسئلہ مین اُسکی تابعداری
نکرے اور مجتہد کی خطا کو جو اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہوگا اُسی کو معلوم ہوگی جیسا کہ امام ابو یوسف اور
امام محمد وغیرہ **سوال** مجتہد کس زمانہ تک ہوتے ہین **جواب** مجتہد قیامت تک ہوتے جائینگے اور
اجتہاد کسی پر ختم نہین ہی **سوال** جب مجتہد ختم نہین ہونگے تو اس زمانے مین اگر کوئی مجتہد پیدا ہو تو اُسکی
تقلید درست ہی یا نہین **جواب** جیسا کہ اُن چارون کے مجتہد ہونے پر علماء کا اتفاق ہوا اور جنکو
اجتہاد کی لیاقت تھی اُنھون نے اُنکو مجتہد جانا تو اگر ویسا ہی علما کا اتفاق ہوا اور ویسے اجتہاد کی
لیاقت کے لوگ کسی کے مجتہد ہونے پر اتفاق کرین تو اُسکی تقلید درست ہوگی مگر یہ بات فرضی ہی
ایسا ہونا نظر نہین آتا **سوال** چار مجتہد جو مشہور ہین سو کون کون ہین اور کسواسطے چار مشہور ہین
جواب وہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل ہین جو اُنکے بعد کوئی
آجتک قرآن اور حدیث سے مسئلہ نکالنے مین نہین ہوا اسواسطے مشہور ہین **سوال** [illegible]

چارون کی تقلید لوگ کسواسطے کرتے ہین اور مجتہدون کی تقلید مثل اوزاعی یا سفیان ثوری وغیرہ کے کسواسطے نہین کرتے ہین **جواب** مولانا سخاوت علی صاحب کے جواب سے صاف ظاہر ہی کہ آجتک اُنکے برابر کوئی نہین ہوا تو افضل کے ہوتے مفضول کی تقلید کسواسطے کرین اور دوسرے یہ کہ اور مجتہدون کے اجتہادی مسئلے مشہور نہین ہین گویا گم ہوگئے ہین اسیواسطے ان ہی چارون کی تقلید لوگ کرتے ہین **سوال** جو شخص چار مذہب مین سے کسی مذہب پر قائم نہ رہے اور چارون امامون سے کسیکی تقلید نہ کرے تو اُس شخص کو کیسا جانین اور اُسکے ساتھ کیا معاملہ کرین **جواب** جیسا رافضی خارجی وغیرہ باطل مذہب والون کو جانتے ہو ویسا ہی اُسکو بھی جانو اور جیسا معاملہ ان باطل مذہبون والون کے ساتھ کرتے ہو ویسا اُنکے ساتھ بھی کرو علی جونپوری **سوال** آدمیون مین جو پیغمبر ہین سو افضل ہین یا فرشتون کے پیغمبر **جواب** آدمیون کے رسول افضل ہین **سوال** فرشتون مین رسول کسطرح پر ہین **جواب** جیسے جبرئیل ع اور میکائیل ع اور اسرافیل ع اور عزرائیل ع **سوال** فرشتون کے رسول افضل ہین یا عوام مومن **جواب** فرشتون کے رسول افضل ہین **سوال** عوام مومن افضل یا عوام ملائک **جواب** عوام مومن افضل ہین **سوال** جو کلمہ کہتے ہین اُنکو کافر کہنا درست ہی یا نہین **جواب** کسی کلمہ گو کو کہ اہل قبلہ ہین کافر کہنا درست نہین **سوال** اہل قبلہ کون ہین **جواب** جو کعبہ کی تعظیم کرتے ہین ضروریات کے منکر نہین **سوال** تم ایمان دلیل کے ساتھ لائے ہو یا تقلید کرتے ہو **جواب** تحقیق اور دلیل سے **سوال** کیا دلیل رکھتے ہو **جواب** خدا پر اُسکی قدرتین دلیل ہین اور پیغمبر کی پیغمبری پر معجزہ گواہ اور دلیل اور ساری باتین پیغمبر کی خبر سے معلوم ہوئین ؁

علی جونپوری معروف کرامت علی

قطعہ تاریخ طبع کتاب ذخیرۂ کرامت از بندۂ ناقابل ماجد علی تخلص قابل

کاتب کتاب ہذا ؁

خدا کے فضل و کرم سے یہ نسخۂ نادر	بحسن و خوبی دلکش پہونچ گیا انجام
جو سال طبع کی تھی فکر مجکو ای قابل	سروش غیب یہ بولا زہے بخیر انجام

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب مستطاب فوائد انتساب موسومہ بہ ذخیرۂ کرامت از تصنیفات ہدایت آیات کاشف مقامات خفی وجلی حضرت مولانا شاہ کرامت علی صاحب مرحوم جونپوری ملتزمین محمد فخر الدین مطبع [illegible] واقع لکھنؤ محلہ وکٹوریہ گنج مین بماہ اگست ۱۹۰۲ع طبع ہو کر سرمہ چشم ناظرین [illegible]